جدید ہی لُطف حاصل ہوتا رہا جس سے وہ روز بروز زیادہ خوش ہوتے تھے۔ اور
اِنکی محبّت کو استحکام ہوتا جاتا تھا۔ آخر کار ایک روز چارلس نے وَرجنیا کو ویسٹ اینڈ
کے ایک نہایت عالیشان اور عمدہ بازار چلنے کی جہان اُمرا اور رُوسا کا گذر رہوتا ہی
ترغیب دی اور وہان پہونچ کے اُسنے کمال لحاظ سے اپنی اِس آرزو کا اظہار کیا کہ
وہ کسی جوہری کی دوکان مین چل کے جو جو زیور اُسکو پسند آئے اور جو شادی کے لیے
ضرور اور مطلوب ہو لے لے۔ لیکن اِس تجویز سے نوجوان ناکتخدا لڑکی نے قطعًا انکار کیا
اور اِس بات کا اپنے چاہنے والے کو یقین دلایا کہ اِس بارہ مین زیادہ اصرار سے
اُسکو ملال ہوگا کیونکہ جو احسان اُسنے اُسکے ساتھ کیا تھا وہی کافی و بس تھا زیادہ
گران بار احسان ہونا اُسکو گوارا نہ تھا۔ پھر مارکوئس نے بھی ضد کرنا مناسب نہ جانا
اُس روز جدا ہونے سے پہلے وَرجینیا نے اپنی رضامندی اس امر کی نسبت ظاہر کی کہ
دو ہفتہ بعد نکاح ہوگا چنانچہ اِس رضامندی کے حاصل کرنے مین کامیاب ہو کے
مارکوئس خوش خوش رخصت ہوا۔

وہ چھوٹا سا واقعہ ویسٹ اینڈ کی طرف سیر کو جانے کا ناظرین کے نزدیک
گو ابھی بہت ہی خفیف ہو مگر چند روز بعد ہی ایک بہت بڑا معلوم ہوگا۔ کیونکہ جس وقت
مارکوئس آف آرڈن اور وَرجینیا مارڈنٹ اُس بازار مین چلے جاتے تھے اِنکو میڈمی مُوسلی
کلیمنٹائن ڈچز آف بلمانٹ کی فرانسیسی خواص نے دیکھہ لیا تھا۔ اِس کھوج لگانے اور
بھید لینے والی خواص کو نوجوان سینے والی کا پہچان لینا جسکو اُسنے ایک مرتبہ ایک موقع
گروس ونز اسکوئر مین دیکھا تھا کچھ مشکل نہین تھا۔ اِس کینہ وَر کیبٹی کلیمنٹائن کے سینے
مین رشک و حسد کی آگ بھڑکی کیونکہ باوجودیکہ وہ غریب تھی تاہم وہ اِس نوجوان فیشنیبل
رئیس اعظم کا عشق اپنے دِل مین چھپائے ہوے تھی بلکہ بڑی بڑی اُمیدون کے حاصل
کرنے مین اور بڑی بڑی بلند پردازیون کے خیال مین اُسنے اپنی محبّت کو پوشیدہ
رکھا تھا۔

القصہ کسی قدر فاصلے سے میڈمی مُوسلی کلیمنٹائن جہان سے اُسکو اِن دونون

نوجوان چاہنے والون کی حرکات وسکنات نظر آتین وہ انکے پیچھے پیچھے ہولی اور انکو اُسکی کچھ بھی خبر نہ تھی - اور اُسکی تیز نگاہ نے فوراً اُسکو اس بات کا یقین دلایا کہ لحاظ کی بھری ہوئی توجہ اور باادب تعریف اور گفتگو جو نازکوئین کی طرف سے ہوتی تھی وہ ایسی نہ تھی جیسے کوئی آدمی اپنی یومیہ وار آشنا کے ساتھ کرتا ہو - اس لیے کلیمنٹائن نے یہ نتیجہ نکالا کہ صرف معمولی تعشق سے کوئی زیادہ بات اس معاملے مین پائی جاتی ہے اور وہ اُس نوجوان زوج کے پیچھے پیچھے جو اپنی باتون مین محو و مستغرق تھے اور جن کے خواب و خیال مین بھی نہ تھا کہ انکو کوئی دیکھتا ہے یا اُنکا کوئی پیچھا کیے آتا ہے چلی گئی -
اُسنے اُن دونون کو ایک دوسرے سے رخصت ہوتے دیکھا اور جب وہ علحدہ ہوگئے کلیمنٹائن اُسوقت تک ورجینیا کے پیچھے پیچھے لگی رہی جب تک اُسکو اس نوجوان ناکتخدا لڑکی کا مسکن معلوم نہ ہوگیا -

بیسوان باب

(ڈیوک کی بیٹیان)

ناظرین براہِ مہربانی یاد کرین کہ اُس عظیم الشان دعوت کو جسکا الیارج آور اور ہولناک طور پر قصرِ بلیانٹ مین خاتمہ ہوا تھا تین مہینے کے قریب گذر گئے تھے - اس عرصہ مین نوجوان اور شکیل ذی جوہر اور صاحب لیاقت ارل آف مانسٹڈیل کی آمد و رفت دولت خانہ فیض کاشانہ ڈیوک مین بہت کثرت سے بڑھ گئی تھی اور لیڈی میری میلکوم سے درخواست شادی کی کوششون مین بڑا تپاک پیدا ہوگیا تھا - یہ خوشرو اور خوش خو لیڈی اپنے قبول کیے ہوے بیاہ کے لیے عشق بازی کی کثرت سے خوبیون اور نیک صفتون کو بے پروائی اور استغنائی سے نہین دیکھتی تھی - اور جب اُسنے ایک گران بہا موقع پاکے اپنی محبت و عشق کی داستان چپکے سے اُسکے کان مین کہی اُسکے شرم و حجاب نے اُن امیدون کو جنکے رکھنے کی اُسنے جراٗت کی تھی منظور کیا - ہان ہمین شک نہین کہ وہ بھی اُسکو پیار کرتی تھی - اور چونکہ اُنکی مسرت کی سدِ راہ کوئی روک نہین تھی اسلیے

لارڈ ماسٹنڈیل نے لیڈی کی اجازت حاصل کی کہ وہ اس کے باپ سے اس بارے مین گفتگو کرے۔

بہتر ہوتا کہ اس امر کا بھی تذکرہ کرنے کے لیے ہم یہان کسی قدر توقف کرتے کہ صرف ارل آف ماسٹنڈیل ہی چند ہفتون سے قصر بلمانٹ مین اکثر نہین آتا تھا بلکہ مسٹر کالنسن نے بھی یکایک ڈیوک سے وہ ارتباط اور اختلاط پیدا کیا تھا کہ جب جی چاہتا فوراً یہان دوڑا آتا اور جب تک چاہتا رہتا۔ جب چاہتا چلا جاتا۔ اور دعوت بغیر اکثر کھانے کے وقت تک ٹھہرا رہتا تھا۔ ڈیوک کا اس طور پر اسکے ساتھ بے تکلف دوستانہ برتاؤ تھا کہ خاندان کی بیگمات مین سے کسی کو اس قدر زہرہ اور یارانہ تھا کہ وہ اسکی اس طور پر ہر وقت کی حاضر باشی اور موجودگی کی نسبت اپنی ناراضی ظاہر کر سکتین۔ تاہم لارڈ ماسٹنڈیل اس مختار سے ہمیشہ چین بجبین اور علٰحدہ ہی رہتا تھا اور اسکو منھ نہین لگاتا تھا کیونکہ اسکو باوجودیکہ وہ خلقی فیاضی اور اعزاز کا بڑا اعزاز کرتا تھا ایسے شخص کی صحبت سے بدرجہا نفرت تھی جسکی نسبت ہر کہ ومہ جانتا تھا کہ اسنے ہر ناجائز اور نامعقول طریقے سے بہت سا روپیہ جمع کیا ہی اور جو اکثر اپنی گفتگو مین انتہا کی طمع اپنی خاصیت اور اصل کی ظاہر کرتا تھا۔

لیکن کالنسن کو کچھ پروا نہ تھی کہ وہ ارل آف ماسٹنڈیل کے بیرخی سے پیش آنے اور ناآشنا مزاجی سے ظاہر مین رنجیدہ معلوم ہوتا۔ وہ اسی مین خوش تھا کہ اسنے ایک ایسے اونچے گھرانے مین بے محابائی اور بے تکلفی سے جگہ پائی ہی جہان سے اسکو یقین کامل تھا کہ نہ تو ارل اور نہ کوئی دوسرا شخص نکال سکتا تھا۔ اگر کبھی ایسے وقت آ پہونچا جب دونون بہنین اور لارڈ ماسٹنڈیل دیوان عام مین اکٹھا ہوتے تو اسکے چہرے سے یہ نہین پایا جاتا تھا کہ انکو اسکی موجودگی کی ضرورت نہین تھی بلکہ وہ اس طور کا برتاؤ اختیار کرتا کہ گویا وہ سمجھتا تھا کہ سب لوگ اسکے مشتاق و منتظر تھے اور وہ ایک خواندہ مہمان ہی۔ وہ آتے ہی یا تو لیڈی کلیرسا یا لیڈی میری کے قریب چپیا اسکے دلمین آتا کرسی گھسیٹ کے بیٹھ جاتا اور خانۂ بے تکلف سمجھ کے

دُنیاوی معاملات یا اخبارات دیار و امصار کا تذکرہ شروع کرتا۔ بعض وقات
جب وہ دیکھتا کہ لارڈ ماسٹنڈیل مخصوص چھوٹی بہن سے ملتفت ہی اُسوقت
وہ اُنکے کھجانے کو دونون کے بیچون بیچ مین جا کھڑا ہوتا اور نوجوان لیڈی کو بنی ہی
سُنانے کو مجبور کرتا۔ اور یہ کام وہ ایسی حکمت عملی ایسی کارسازی اور خوبی سے کرتا
ایسا روغن قاز ملتا کہ اُسکا فعل خفگی کی نگاہ سے نہین دیکھا جاسکتا تھا اور نہ اسکو
اکھڑپن کہہ سکتے تھے۔ بعض اوقات اِسکو اسی مین خوشی حاصل ہوتی کہ وہ لیڈی کلیرسا
کو اپنی جانب مخاطب اور متوجہ کرتا اور لیڈی میری پر کوئی خاص توجہ نہ کرتا اور اسطور
پر وہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ سمجھتا ہی کہ گویا اُسنے اس بات کا اجارہ لے لیا ہی اور حق پیدا
کر لیا ہی کہ اپنی خوشی اور مرضی سے دونون بہنون مین سے جسکو پسند کرے اُس کے
ساتھ باتین کرے اور اُسکی صحبت مین رہے۔

جب یہ چھوٹے چھوٹے تماشے دیوان عام مین ہوا کرتے تھے ڈچز آف بلمانٹ
شاذونادر وہان ہوتی تھی۔ جب سے اُسنے صحت پائی تھی اُسکو تنہا نشینی ہی پسند
تھی اس لیے وہ اپنے ہی خاص کمرون مین ہر روز دیر دیر تک رہا کرتی تھی حتیٰ کہ
کھانے کے وقت بھی اکثر علالت کا عذر کہلا بھیجتی تھی۔ باقی رہا مارکوئس آف
آرڈن اُسکی عادت ہی نہ تھی کہ وہ بہنون کے پاس بیٹھتا یا اُنسے زیادہ ربط ضبط رکھتا
جب وہ اپنی معشوقہ وَرجینیا کے ساتھ ساتھ سیر و گلگشت رجینٹ پارک مین مصروف
نہ ہوتا تو تنہا اِدھر اُدھر گھوما کرتا یا اپنے کمرے مین دروازہ بند کرکے بیٹھ رہتا اور اپنے
تعشق کے خیالات مین دِن اور اُسی کے خواب مین رات بسر کرتا۔

ہمنے پہلے لکھا ہی کہ لیڈی کلیرسا مغرور خودغرض اور حاسد تھی اور لیڈی
میری بامروت دِل کی اچھی اور نیک بخت تھی۔ بڑی بہن نے جہان کسی کو چھوٹی
بہن کیطرف متوجہ پایا اِسکو رشک سے خار ہوتا تھا اور بہت بُرا معلوم ہوتا تھا اس
اسلیے جب اُسنے دیکھا کہ اَرل آف ماسٹنڈیل کا اشتیاق لیڈی میری کی طرف زیادہ
سچا اور زیادہ غور طلب اور زیادہ پُرمعنی روز بروز ہوتا جاتا ہی اسکے غم و غصہ کا

پایان نہین تھا لیکن سواے اسکے وہ کیا کرسکتی تھی کہ اپنی معاندانہ کینہ وری کے جوش کو حتی الامکان چھپاے رہتی - اور دل کا بخار ایکدفعہ ہی نکل نہ جانے کے سبب سے اُسکا جوش روز بروز بغض وحسد بڑھتا ہی جاتا تھا - آخرالامر جب اسکو ثابت اور متحقق ہوگیا کہ ارل آف ماسٹنڈیل درحقیقت اُسکی بہن پر دل و جان سے مرتا ہے اور اسکو بجدے چاہتا ہے اور اسکے ساتھ ازدواج کا عزم بالجزم رکھتا ہے تو وہ اُس رئیس اعظم کو نہایت ہی بُرا سمجھنے لگی اُس سے بغایت متنفر ہوگئی اور اُسکی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہ تھی - اب اسکو بدلا لینے کی فکر ہوئی مگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی تھی جس سے بدلا لیتی - آخر کار رفتہ رفتہ اُسکے ذہن مین یہ بات آگئی کہ چونکہ لارڈ ماسٹنڈیل کھُلّم کھُلّا کالنسن سے نفرت کرتا ہے اسلیے بہتر ہو کہ کالنسن کی آمدورفت اور زیادہ بڑھے تاکہ اُسکی بہن کا بیاہ کے لیے قبول کیا ہوا عشقباز رئیس اعظم دق ہو اور کُڑھے - پس کلیرسا کے اطوار دیکھ کے مختار تاڑ گیا کہ اُسکی توجہ اب اُسکی طرف پہلے سے زیادہ ہے اور زیادہ ہوتی جاتی ہے اور جو اصل بات تھی اُسکا ایسے مکار دغاباز فطرتی اور بات کی تہ کو پہونچنے والے شخص کے نزدیک جیسا وہ تھا سمجھ جانا کچھ بات نہ تھا - پھر اب کیا تھا ایک سے دو ہوگئے یعنی کالنسن لیڈی کلیرسا کے حسد اور رشک اور بغض اور کینہ کا شریک ہوگیا - اور جو بےرُخی اور رُکھائی لارڈ ماسٹنڈیل کے اطوار سے اُسنے اپنی نسبت پائی تھی اُسکا عوض لینے کے اب ہزار موقع پیدا ہوگئے اور بغیر اسکے کہ اسکا کوئی خاص یا ذاتی مطلب ہوتا اُسنے لیڈی کلیرسا کی کارسازی کے ذریعہ سے چھوٹی چھوٹی باتون مین اُس رئیس اعظم کو بیحد وحساب ستانا اور دق کرنا شروع کیا -

بعض اوقات ایسا ہوتا کہ جب لیڈی میری اور لارڈ ماسٹنڈیل کسی دریچہ کے پیش طاق مین بیٹھ کے پیار کرنے والون کی زبان اور نگاہ سے باتون مین مصروف ہوتے تو مسٹر کالنسن لیڈی کلیرسا کو سکھاتا کہ کسی تصویر یا کسی شعر کی نسبت جو مرقع مین لکھا ہوتا راے لینے کے حیلہ سے وہ اُس رئیس اعظم کو اپنے پاس

میز کے قریب جہان وہ بیٹھی ہوتی بُلائے اور اِس طور پر اُنکی مُخل ہو۔ اور جب اپنی
شرارت سے لیڈی کلیرسا ارل کو باتون مین لگا لیتی تو کالنسن لیڈی میری کے
پاس چلا جاتا اور جو کرسی اُسکے پاس رکھی ہوتی اُسپر بے محابا جاکے بیٹھ جاتا اور
اس طور پر اُسکے چاہنے والے کی جگہ روک لیتا کہ پھر وہ وہان واپس نہ جا کے
کبھی ایسا ہوتا کہ کالنسن لیڈی کلیرسا کو کسی شاعرِ غرّا کے کسی شعر کی طرف متوجہ کرتا
اور جب کلیرسا کہتی کہ اسکو باواز بلند پڑھو تو یہ مکار قانونی اپنی بدلیاقتی اور کم استعدادی
ظاہر کرکے یہ کام کاسٹنڈیل کی گردن پر ڈال دیتا اور یہ کہتا کہ وہ اِس عمدہ شعر کو اچھی طرح
سے پڑھینگے اور اسکے معنی بخوبی سمجھا دینگے۔ اِس طور پر اور ایسے سیکڑون حیلون اور
فریبون سے ارل اور لیڈی میری کی دل آویز اور دلپذیر بات چیت مین یہ دونون ہمیشہ
خلل انداز ہوا کرتے تھے۔ اور جب یہ رئیس اعظم اپنے فرط اخلاق اور عالی منصبی کے
کبر و غرور سے چاہتا تھا کہ اُسکا اس طور پر دق ہونا اور ستایا جانا اسکے بشرے سے
ثابت نہ ہونے پائے تو وہ روباہ باز قانونی بھی اپنی اِن فتحیابی اور غلبہ کو جو اُسکو ان
سلسلہ وار بدلون مین لیڈی کلیرسا کی ساکت سازش سے حاصل ہوتا لیڈی میری
کے قبول کئے ہوے بیاہ کے لیے عشقباز رئیس اعظم سے پوشیدہ کرتا تھا۔

کالنسن کی حرکات ناشایستہ اور نابایستہ سے بدمزہ ہو کے اور خفیف خفیف
تصدیعات سے تنگ آکے جنکا علیحدہ علیحدہ اور یکے بعد دیگرے اظہار بھی ایک
خفیف بات مین داخل تھا اور اِس لائق نہ تھا کہ اُنپر ظاہری طور پر لحاظ کیا جاتا
اور لیڈی کلیرسا کی معاندانہ کینہ توزی کی خصلت کا حال دریافت کر کے
لارڈ کاسٹنڈیل کی طبیعت اِس بات پر راغب ہوئی کہ کسی قدر جلد لیڈی میری کے
ساتھ عقد ہو جائے تو انسب ہے اور یہی وجہ ہوئی کہ اُسنے اپنے نکاح کا پیام ڈیوک
کو دینے اور اُنسے اُسکے عقد کی درخواست کرنے کا مصمم قصد کرلیا حالانکہ بیاہ کیلیے
عشقبازی کو ہنوز بہت ہی کم زمانہ ہوا تھا۔

اس لیے اِس ارادے کے مطابق اِس بارے مین نوجوان لیڈی کی اجازت

حاصل کر کے ارل آف ماسٹنڈیل ایک روز صبح کو ڈیوک آف بلمانٹ سے تنہائی مین ملاقات کرنے گیا اور ڈیوک اُس سے کتب خانہ مین ملا۔ اِس نوجوان رئیس اعظم شادی کے مستدعی نے اپنی اُمیدین اور اپنی اُمنگین آزادانہ اپنے دِل کی صفائی سے جو اُسکی جبلی خاصیت تھی ظاہر کین۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر اُسکی خوش نصیبی سے ڈیوک نے اپنی رضامندی نکاح کی نسبت ظاہر کی تو نہایت مسرت اور فخر سے وہ بڑا بھاری مہر نوجوان لیڈی کو جسکے ساتھ وہ شادی کی اُمید مین محبت کرتا ہی دیگا۔

لیکن ہنوز ارل آف ماسٹنڈیل گفتگو کر ہی رہا تھا کہ اُسنے ڈیوک آف بلمانٹ کے چہرے پر تعجب انگیز آثار پائے جو رفتہ رفتہ نمایان ہوتے جاتے تھے اور دفعۃً ایک ہی مرتبہ نمایان نہین ہوگئے تھے۔ یہ آثار ایسے تعجب خیز اور غیر قابل البیان تھے کہ نوجوان رئیس اعظم کی سمجھ مین نہ آیا کہ آیا وہ خوشی یا ملال کے آثار ہین اور آیا وہ انکو اپنی اُمید یا نا اُمیدی کی علامت سمجھے۔ تاہم ڈیوک کمال توجہ سے سُنتا جاتا تھا اور جب تک ارل گفتگو کرتا رہا اُسنے ایک مرتبہ بھی ایک لفظ تک اپنی زبان سے نہین نکالا۔ لیکن جب ارل نے اپنی گفتگو ختم کی تو ڈیوک اپنی کُرسی پر آہستہ سے پھرا اور اپنا سر اپنے ہاتھ پر اُسنے جُھکایا اور فوراً خیالات کے مراقبہ مین مستغرق ہوگیا۔

آخر کار آہستہ آہستہ اپنی آنکھین اُٹھا کے اُسنے نوجوان رئیس اعظم کی طرف دیکھا اور اِس تقریر سے ابتدا کی۔

ڈیوک "میرے پیارے لارڈ ماسٹنڈیل۔ مجھے ایسے درد اور جوش نے بیتاب کر دیا ہی۔ جو مجھ سے بیان نہین ہو سکتا۔ آپ نے میری چھوٹی بیٹی کو ترجیح دینے سے افتخار بخشا ہی۔ اور آپ فرماتے ہین کہ وہ بھی آپ کو پیار کرتی ہی۔ مگر اِس امر کا یقین مین آپ کی زبان سے نہین چاہتا تھا۔ بحیثیت باپ کے جو اپنی اولاد کی بڑی فکر و تردد سے نگرانی کرتا ہو مین نے بھی اُس محبت کا نقش جو آپ نے اُسکے دِل پر ثبت کیا ہی دیکھا ہی۔ اور اِسمین کوئی تعجب کی بات نہین ہی کیونکہ آپ مین ہر طرح کے صفات حسنہ اور عمدہ عمدہ خوبیان موجود ہین جو ایسی ہی سچی اور معزز محبت کے

قابل لڑکی کے مہر و اُلفت جیت لینے کی سزاوار ہین۔

اَرل ماسٹنڈیل ''لیکن باوجودیکہ حضور نے میری نسبت اس طور پر براہ نوازش ارشاد فرمایا تاہم حضور کو کچھ پس و پیش سا معلوم ہوتا ہے''۔

لارڈ ماسٹنڈیل کی یہ تقریر آزردگی اور استعجاب کی وجہ سے ہوئی اور یہ استعجاب ڈیوک کی گول گول باتون سے پیدا ہوا تھا جنسے لطائف الحیل پائے جاتے تھے

ڈیوک آف بلمانٹ (رنج کشیدہ آواز سے) ''ای میرے لارڈ مجھے ضرور پس و پیش ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مین ایک سخت حیرانی اور پریشانی کی حالت مین ہون''۔

ماسٹنڈیل۔ (جلدی سے) ''اور وہ حیرانی اور پریشانی کیا ہے''!

ڈیوک ''مجھے اُسکا بیان کرنا نہین آتا۔ اور تاہم آپ کے روبرو مجھے اپنے دل کا بوجھ اُتار دینے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اگر کُل نہین تو کسی قدر حضور کے روبرو بیان کرنا ضرور ہے۔ لیکن مین مطمئن ہونا چاہتا ہون کہ جو کچھ میرے اور آپکے درمیان اسوقت گفتگو ہوگی اُسکا افشا نہ ہونے پائیگا اور وہ ایک مخفی راز متصوّر ہوگا''۔

اَرل ''اس امر مین مین اپنا قول ہارتا ہون اور اپنی عزّت کو مکفول کرتا ہون''۔ یہ جواب دیتے ہوے اور تقریر کا عجب رنگ ڈھنگ سے پلٹا کھانا دیکھ کے اَرل کا استعجاب بڑھتا گیا۔

اسکے بعد ڈیوک کسی قدر متوقف ہوا اور ایسے اضطراب اور گھبراہٹ کی حالت مین اُسنے الفاظ مندرجۂ ذیل زبان سے نکالے جس سے ثابت ہوتا تھا کہ اُنکے تلفظ مین وہ بہت کوشش کرتا ہے۔

ڈیوک ''اس یقین دلانے سے مین حضور کا بہت شکرگزار ہون۔ آپ میری بیٹی میری کو پیار کرتے ہین۔ اور بے شائبہ ریب اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لینے کے لئے آپکو کچھ نقصان اُٹھانا پڑیگا''!

ماسٹنڈیل۔ (تکلیف دہ حیرانی سے) ''نقصان۔ نقصان کیسا۔ برائے خدا حضور فرمائین توکہ اُس سے مُراد کیا ہے۔ میرے قیاس مین بھی یہ بات نہین آتی''!

ڈیوک ارعجب طرح کی گھبراہٹ کے بس مین آکے) "مثلاً فرض کیجئے میرے لارڈ کہ آپ کا دِل کسی شے پر آگیا ہی اور بغیر زرکثیر صرف کرنے کے وہ نہین مل سکتی اور نہ مطلب حاصل ہو سکتا ہی تو کیا ایسے موقع پر آپ کو نقصان اُٹھانے مین کچھ پس وپیش ہوگا"

ارل۔ (ایسی آواز سے جسپر کسی قدر زور ڈالا گیا تھا اور جس سے استکراہ جسکو وہ تمام وکمال روک نہین سکتا تھا پایا جاتا تھا) "اگر میرا دِل کسی خاص گھوڑے یا کتے پر آگیا تو مجھے اپنا شوق پورا کرنے کے لیے ایک رقم معقول کے دے ڈالنے مین پس وپیش نہ ہوگا۔ حالانکہ اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا نازیبا ہی تاہم مین گذارش کرتا ہون کہ مین اِس قسم کا آدمی ہی نہین ہون کہ میرے دِل مین ایسی حماقت کے شوق یا توہمات پیدا ہوتے ہون۔ لیکن جب مین ایک نیک بخت صاحب ہنر ذی جوہر حسین اور نوجوان خاتون کی نسبت خیال یا گفتگو کرتا ہون جسکو زوجہ بنانے کی میری آرزو ہی تو مین اُن شرائط پر خالص تاجرانہ یا آمدنی کی شکل پیدا کرنے کی غرض سے غور کرنے کی توقع نہین رکھتا ہون"

ڈیوک "لیکن اگر مین بحیثیت تمھارے خسر کے تم سے روپیہ کی مدد چاہون"

آخر کار ڈیوک نے مطلب کی بات کہہ ہی ڈالی کیونکہ اصل بات پر جلد آجانے کے لیے اسکو ایک طرح کی مایوسی اندر ہی اندر مجبور کرتی تھی۔

ارل "جو بات مین بکشادہ پیشانی اپنی خوشی سے دوستانہ کر سکتا ہون اسکو شرائط نکاح کے پیرایہ مین کرنا مین تضحیک سے ناپسند کرتا ہون اور ذلت سمجھتا ہون۔ اور صاف صاف التماس یہ ہی کہ اگر حضور یہ چاہتے ہون کہ مین آپکی بیٹی کو خرید لون تو مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ مین اپنی اُمیدون کا بر نہ آنا اور اُنکی بربادی دیکھ کے اور اپنی پہلی پہلی محبت کے گل فرد کو مرجھایا ہوا پاکے ہمدوش رنج والم ہو جاؤنگا۔ بہر حال شرط خدمت جسکا مجھے خاص اپنی ذات کی اور اس نوجوان خاتون کی نسبت لحاظ ہی مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہی کہ مین اس معاملے سے یکقلم قطع تعلق کرون"

اور یہ کہہ کے لارڈ ماسٹنڈیل اپنی چوکی سے اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اپنی ٹوپی اُٹھالی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ڈیوک کے فیصلۂ قطعی کا منتظر ہے۔

ڈیوک آف بلمانٹ۔ (آہستہ اور کانپتی ہوئی آواز سے اور عجز و الحاح کے طریقے سے) "آپ نہین جانتے ہین۔ آپ خیال ہی نہین کر سکتے کہ کسقدر رنج آمود۔ کسقدر ذلیل کرنے والی۔ کسقدر دل خراش۔ اسوقت میری کیفیت ہے۔ لیکن مین کیا کرون مجھپر ایک اشد ضرورت غالب ہے"

لارڈ ماسٹنڈیل "تو پھر اُس تجویز کے جواب مین جسکے پیش کرنے مین بندہ نے جرأت کی ہے حضور کو کوئی خوش آیند اور دل پسند بات کہنا منظور نہین ہے"

ڈیوک۔ (ناامیدی سے اسکا ہاتھ لے کے) "اے میرے پیارے جوان دوست تم میری غریب بیٹی کو غم کے غار مین ڈال دو گے۔ اوہ۔ کیونکہ وہ تمھین پیار کرتی ہے وہ تمھین پیار کرتی ہے"

لارڈ ماسٹنڈیل۔ (نصف اُٹھی ہوئی جوش کی آواز سے) "اور خدا آگاہ ہے کہ اسکے بدلے مین مین کتنے شوق سے اُسکو پیار کرتا ہون تاہم مجھے جرأت نہین ہوتی کہ مین ہونیوالی کونٹس آف ماسٹنڈیل کو ایک حقیر اور ذلیل اور خفیف تجارت کی جنس بنانے مین اپنی حمیت اور اُسکی غیرت کا خون کرون۔ مین نے خود اپنی رضا و رغبت سے تجویز کیا تھا کہ ایک بڑی خود مختاری کی ریاست حضور کی بیٹی کے نامزد کر دونگا لیکن اس سے زیادہ"

ڈیوک۔ (دل خراش آواز اور مایوس نگاہ سے) "میرے لارڈ اس سے زیادہ کچھ اور بھی چاہیے۔ کسی کو تلاش کر لاؤ کہ وہ مجکو بارہ لاکھ روپیہ قرض دے۔ اور میری ایک بیٹی تمھارا مال ہے ــــــ"

لارڈ ماسٹنڈیل "اوہ۔ بہتر ہوتا کہ حضور اُس متمول اور لائق شخص سے جسکا مسٹر کالنسن نام ہے اور جسکا اِس خاندان مین بہت بے تکلفانہ خلا ملا ہے ایسی درخواست کرتے"

اِس جواب کے دیتے وقت ممکن نہ تھا کہ لارڈ ماسٹنڈیل اپنے استکراہ اور غضب کو جو اِسکو ڈیوک کے تجارتی فیصلۂ قطعی سے پیدا ہوا تھا اخفا کرسکتا۔

ڈیوک "آہ۔ کالنسن۔ وہ کمبخت۔ میرے پیارے ماسٹنڈیل تم مجھپر رحم کرو۔ مجکو یہ سمجھو کہ تمھارے سامنے ایک دِل شکستہ آدمی کھڑا ہے"

یہ کہتے ہوے نواب نامدار اُسی کُرسی پر جسپر سے وہ بھی اُٹھ کھڑا ہوا تھا پھر بیٹھ گیا۔

اَرل۔ (بات کاٹ کے آواز کی رُکھائی اور طریقہ بدل کے) "لیکن مین اِس بات کو تو بھول ہی نہین سکتا ہون کہ حضور اپنی نیکبخت اور نادان بیٹی کو ایک رائج الباذار جنس قرار دیتے ہین۔ اور اِس تجارتی خیال سے جو جناب کو ہے میری ہمدردی جو مین کسی موقع پر دوسرے طور پر حضور کے ساتھ کرتا بالکل نیست و نابود ہوگئی ہے۔ مین اب آداب عرض کرتا ہون"

کشیدہ اور ناملائم صاحب سلامت کے بعد ارل آف ماسٹنڈیل کتب خانے سے چلا گیا۔

چند منٹ کے بعد لیڈی میری میلکومب کو معلوم ہوا کہ اُسکے باپ کی ملاقات کے بعد ہی فوراً اُسکا چاہنے والا دولتخانے سے چلا گیا اور بدشگونی اُسکے پیرامون خاطر ہوئی۔ لیڈی میری کی مسرت کے اُس بدشگون موقع پر لیڈی کلیریسا اپنی خوشی مشکل سے چھپا سکتی تھی۔ یہانتک اِسکو تاب نہ آئی کہ وہ کتب خانہ جانے اور اپنے باپ ڈیوک کو ٹٹولنے اور ملاقات ارل کی نسبت حالات دریافت کرنے کے لیے مستعد ہوگئی۔ لیکن باوجودیکہ طرح طرح کے عذاب و عقوبت دینے والے شبہات اِسکو شدت سے تکلیف دے رہے تھے تاہم یہ کمبخت بہن اپنے قصد سے باز آئی اور سوچ گئی کہ یہ فعل بالکل نامناسب اور خارج ازمحل ہے اور یہ ایک نازک معاملہ ہے۔ اِس طور پر دو گھنٹے گذر گئے۔ اور وہ بھید جو نیکبخت اور نرم دِل لیڈی میری کا سوہان روح ہو رہا تھا نہ کھلا اور نہ اِسکا کچھ پتہ نشان معلوم ہوا۔

آخرکار ایک خط لیڈی میری کے نام اِسکو دیا گیا۔ اُسنے اُسیوقت لفافہ کھولا اور اِسکی آنکھین اُسکے مضمون پر بجلی کی سی سُرعت سے دوڑین مضمون مختصر تھا مگر محبت اور ملال سے مملو تھا۔ اَرل نے اِسکو اِس بات کی اطلاع دی تھی کہ اُسنے اپنا مطلب ڈیوک سے ظاہر کیا تھا اور جو اسباب اچانک پیدا ہو گئے اور اُنکی یکجائی کے سدِراہ اور دُشمن بن گئے اور جو حالات یکایک اُنکی مسرت کے مخالف واقع ہوے اِنکو وہ خود اپنے باپ سے دریافت کرے۔ لیکن لارڈ کَماسٹنڈل نے یہ بھی لکھا تھا کہ یہ اپنی دلی محبت اور کامل پرستش نو اور لگن کے ثبوت مین جو اِسکو لیڈی میری کے ساتھ ہو وہ ہرگز ہرگز اپنا نکاح اُسوقت تک نہ کریگا جب تک وہ خود نا کتخدا رہے گی۔

اِسلیئے نوجوان لیڈی کے غم کا پیالہ بالکل تلخی سے مِلا ہوا نہین تھا اِسمین شہد کا مزہ ضرور تھا مگر زہر کی بھی تلچھٹ دی گئی تھی۔ اور پنڈورا کی بلاؤن اور مصیبتون اور بدیون کے بھرے ہوے صندوق کے نیچے پھر بھی اُمید باقی تھی۔ اِس امیرزادی کو یقین کامل تھا کہ ماسٹنڈل اُسپر دل وجان سے فِدا ہو اور یہی ایک یقین تھا جو اُس زخم کے لیے جسکو بیرحم نا اُمیدی نے لگایا تھا مرہم کا کام دیتا تھا۔ علاوہ اِسکے اُسکی اُتنی ابھی عمر بھی نہین تھی کہ جس عمر مین پیار کرنے والا دِل بالکل مایوس ہو کے بیٹھ رہتا ہو۔ جب صدمہ کا پہلا اثر باقی نہین رہا تو اُسنے اَرل کے محبت نامہ کے اُس حصّہ سے جسمین اُسکی غیر تبدل پذیر محبت کا ثبوت درج تھا اپنے دِل کو تسلی دی اور اِسمین اُسکو آرام مِلا۔

سہ پہر کے وقت لیڈی میری کے پاس اُسکے باپ کی طرف سے پیغام آیا کہ کتب خانہ مین بُلایا ہو اور جو ملازم یہ پیام لایا تھا اُسنے یہ بھی کہدیا تھا کہ تنہا ہی جائین کوئی دوسرا ساتھ نہ ہو۔ اِس مشورے سے خارج کردیے جانے سے کلیرسا کو کمال رنج ہوا جب یہ نرم دل میری اپنے باپ کے روبرو گئی اُسوقت وہ بالکل بے قابو تھی اور کسی طرح سے اپنے جوش کو روک نہین سکتی تھی۔ چنانچہ روتے روتے وہ اپنے باپ سے

چمٹ گئی۔ ڈیوک بھی رو دیا۔ لیکن اُسنے نہایت مہربانی اور نہایت دلجوئی اور دلداری کی باتون سے اپنی رنج کشیدہ بیٹی کی دلجمعی اور تسلی کی اور جب اُن دونون کی کسی قدر تسکین ہوئی تو باپ نے بیٹی سے پوچھا کہ آیا اسکے پاس اَرل آف ماسٹنڈیل کا کوئی خط تو نہین آیا ہی؟"

نوجوان لیڈی نے بلا پس وپیش اپنے سینے سے خط نکال کے ڈیوک کے روبرو پیش کیا۔ اُسنے کانپتی ہوئی اُنگلیون سے اُسکو کھولا اور تکلیف رسیدہ اندیشہ ناک نگاہون سے پڑھا اور اسکے مضمون کو میزان عقل مین تولنا اور مقیاس فہم مین اندازہ کرنا شروع کیا۔ لیکن جون ہی وہ اُس فقرے پر پہونچا جسمین وہ اقرار صالح درج تھا جسکی رائے سے لارڈ ماسٹنڈیل لیڈی میری میلکومب کا پابند ہوتا تھا اور اپنے تعلق کو اُسوقت تک قائم رکھتا تھا جب تک خود وہ نوجوان خاتون اُس تعلق کو قطع نہ کرے۔ اُسوقت ڈیوک آف بلمانٹ کا چہرہ یکایک خوشی سے چمکتا ہوا معلوم ہوا اور اپنی بیٹی کو اپنے سینے سے لگاکے اُسنے گرما گرم شکر گذاری سے کلمات ذیل کہے۔

"اے میری پیاری میری مایوس نہ ہو۔ مایوس نہ ہو۔ کیونکہ پھر بھی تو ہی کونٹس آف ماسٹنڈیل ہوگی۔ کیا پروا ہی اگر کمبخت کالنس موجود ہی"

لیکن نوجوان لیڈی نے آخری الفاظ اپنے باپ کے نہین سُنے کیونکہ شروع ہی کے الفاظ سُنکے اُسپر مسرت اسقدر غالب آئی تھی کہ اُسکو اپنے باپ کی گود مین غش آگیا تھا۔

اکیسوان باب

(رئیس اعظم اور خواص محل)

اُسی روز جب واقعات متذکرۂ بالا وقوع مین آئے تھے رات کے نو بجے بعد ہم پھر دیکھتے ہین کہ ڈیوک آف بلمانٹ کتب خانہ مین تنہا بیٹھا ہی۔ ایک کتاب سامنے کھلی ہوئی ہی اور آنکھین گو کتاب کی طرف ہین اور معلوم ہوتا ہی کہ وہ پڑھ رہا ہی

مگر اُسکے خیالات اُس جلد کے مطالب اور مضامین سے بہت دور ہین۔ اُسیوقت اُسکے کان مین دروازے پر دستک کی آواز آئی اور تعمیل ارشاد حاضری میڈم مُوسِلی کلیمنٹائن کمرے مین تھرکتی ہوئی خرامان ہوئی۔

ڈیوک اِسکو دیکھتے ہی چونک پڑا اور اِسکے بدن مین لرزہ پیدا ہوگیا کیونکہ فوراً ہی اِسکو یہ خیال گذرا تھا کہ اِس ملاقات کا کچھ نہ کچھ تعلق ڈچز کی ذات خاص سے ہوگا حالانکہ یہ بات بالکل خلاف معمول تھی کہ ڈچز کی کوئی خواص ڈیوک کے پاس کسی قسم کا پیغام لیجاتی کیونکہ یہ خدمت خاص امر و خواصون سے متعلق تھی۔ اِس لیے جب فرانسیسی عورت حاضر ہوئی ڈیوک نے معمولی طور پر خیال کیا کہ اُسکا کوئی خاص اور خفیہ مطلب ہے۔

کلیمنٹائن نے جسکی ادا اور اطوار بھید اور حکمت سے پُر تھے حسب ذیل عرض کی

کلیمنٹائن "حضور میری اِس آزادی کو معاف فرمائین کیونکہ نہایت ہی ضروری بات عرض کرنی ہے اور اِس لیے حضور چند منٹ میری طرف متوجہ ہوتے تو کمال خاوندی تھی"

ڈیوک "کہو کیا کہنا ہے کلیمنٹائن۔ کیا کوئی بات ڈچز صاحبہ سے متعلق ہے"

کلیمنٹائن۔ (فوراً) "نہین میرے لارڈ۔ لیکن میرا مطلب حضور کے صاحبزادہ مارکوئس آف آرڈن سے متعلق ہے"

ڈیوک۔ (بے صبری سے) "اُنکا کیا ذکر ہے۔ کہو"

کلیمنٹائن "اگر معاملے پر اطمینان اور صبر سے غور کیا جائیگا تو کوئی قباحت کی بات نہین ہے اور نہ کوئی بات ایسی ہے جو لاعلاج ہو یا جسکا انسداد نہ ہوسکے اِس لیے مین بکمال انکسار حضور سے التجا کرتی ہون کہ حضور غیر ضروری جوش مین نہ آئین اور جو مین بیان کرون اُسکو صبر سے سماعت فرمائین"

ڈیوک آف بلمانٹ "ایسا ہی ہوگا۔ کلیمنٹائن۔ چلو اب کہو"

کلیمنٹائن "ای میرے لارڈ۔ کچھ عرصہ ہوا ہے۔ ماہ جنوری کے وسط کا ذکر ہے۔

ہاں بیشک ۔ اب مجھے یاد آیا کہ اُسی دِن سہ پہر کو جس روز وہ غمناک حادثہ کنسرویٹری مین ہوا تھا۔

ڈیوک بیچینی سے "خیر خیر۔ تم اُسکا حوالہ نہ دو"

کلیمنٹائن "زیادہ حوالہ دینے کی ضرورت ہی نہین ہو۔ میرے لارڈ۔ لیکن چونکہ مین ایک خاص تاریخ مقرر کر چکی ہون ۔ اب فوراً حضور کو مطلع کرتی ہون کہ اُسی دوپہر کے قبل ایک نوجوان سینے والی اس دولتخانے مین آئی تھی انصاف سے درگذر نہ چاہیئے وہ بہت ہی حسین تھی اور بڑی عفیفہ پرہیزگار اور معصوم معلوم ہوتی تھی خیر میرے لارڈ۔ آج مین نے مارکوئس آف آرڈن اور اُس لڑکی کو ایک ساتھ جاتے دیکھا تھا"

ڈیوک (ناخوشی سے اچانک چہرہ نیچے کرکے) "بس یہی کہنا تھا کلیمنٹائن ۔ مین خوب جانتا ہون کہ جوان جوان ہی ہین یعنی یہ اُمید اُنسے نہین رکھی جاسکتی کہ وہ بےعیب اور پاک بنے رہین اور جب تک مین دیکھتا ہون کہ اُسکے افعال و کردار سے اس قدیم خاندان کی حقارت نہین ہوتی جس سے اُسکو تعلق ہو اور خود اُس کے ممتاز و معزز نام کو بٹہ نہین لگتا تب تک مین اپنے بیٹے کی حرکات و افعال مین خلل انداز ہونا پسند نہین کرتا"

اِس قسم کی جھڑکی سے بھی خوف مین نہ آکے اُسنے پھر کہا۔

کلیمنٹائن "لیکن ختم تک تو حضور نے بات ہی نہین سُنی ۔ اگر یہ فعل ایک معمولی معاملے کا ہوتا تو مین ہرگز ہرگز مارکوئس آف آرڈن کی جاسوس نہ بنتی اور بھلا چغلخوری تو مجھ سے ہو ہی نہین سکتی تھی ۔ لیکن چونکہ مجکو یقین کلی ہو کہ یہ معاملہ عارضی عیش و عشرت سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہو"

تقریر ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ڈیوک کے زرد زرد رخسارے غصہ سے سُرخ ہو گئے ۔ اور اُسنے کہا ۔

ڈیوک "میڈم موسلی! اِس جملات کے معنی کیا ہین ۔ کچھ مطلب بھی ۔ کوئی مدعا بھی

کیا تھارا ارادہ مجھے یہ بات سمجھانے کا ہے کہ ڈیوک آف بلمانٹ کا نورِ نظر اور لختِ جگر وارث ایک لباس سینے والی سے نکاح کا خیال رکھتا ہے"۔

کلیمنٹائن۔ (بے شرمی اور رُکھائی سے) "میرا تو ایسا ہی خیال ہے میرے لارڈ"۔

ڈیوک "نہیں۔ یہ بالکل غیر ممکن ہے"۔

یہ کہتے ہوئے رئیس اعظم نے ایک گھونسا کتاب کے اوپر جو میز پر کھلی ہوئی رکھی تھی مارا۔

کلیمنٹائن۔ (اُسی ناتبدیل پذیر بُردباری کی آواز اور اطوار سے) "بس اگر حضور کا اس بارے میں اطمینان کامل ہے تو مجھے اب زیادہ عرض کرنیکی ضرورت نہیں ہے"۔

یہ کہکے اُس نے کمرے کے باہر جانے کو اپنا منھ پھیرا۔

ڈیوک "ٹھہرو۔ یہ بھی مناسب ہوگا کہ اس معاملے کو امعان نظر سے دیکھا جائے"۔

کلیمنٹائن۔ (اپنے آقا کی طرف پھر کے) "یہی تو میری بھی التماس ہے۔ یہی تو میری بھی ناچیز مؤدبانہ رائے ہے"۔

ڈیوک "تو پھر مہربانی سے۔ میڈی موسلی مفصل حال بیان کرو"۔

کلیمنٹائن "میں بپاس اطلاع حضور عرض کرنے کو تھی کہ آج صبح جناب ڈچز صاحبہ کے کسی کام کے لئے جون ہی میں رجینٹ اسٹریٹ میں پہونچی کہ میں نے مارکوئس آف آرڈن کو دیکھا کہ ایک نوجوان عورت کے ساتھ ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ ہے۔ میں نے اس عورت کو فوراً پہچان لیا کہ وہی سینے والی تھی جسکو میں نے اس مکان میں بھی ایک مرتبہ دیکھا تھا"۔

ڈیوک (اب اس معاملے میں غور کرکے) "ہاتھ میں ہاتھ۔ ایک سینے والی کے ساتھ۔ رجینٹ اسٹریٹ میں۔ اور دن دوپہر"!

خواص "یہی کیفیت تھی میرے لارڈ۔ نوجوان عورت جو پوشاک پہنے تھی وہ نہایت صاف اور پاکیزہ تھی۔ ایسی صفائی تھی جسمیں درحقیقت زیبائش اور نفاست پائی جاتی تھی۔ صاف بات یہ ہے کہ وہ ایک خاتون بنی ہوئی نظر آتی تھی اور کوئی شخص

جو اُسکو نہ جانتا ہو یہ کبھی نہ کہہ سکے گا بلکہ شک بھی نہ کریگا کہ یہ سلائی کا کام کرنیوالی عورت ہی "۔

ڈیوک۔ (آزردگی کی آواز سے) "خیر یہ جو کچھ ہوا۔ ہوا۔ مگر میرے بیٹے نے یہ بڑی بدلحاظی اور بدعقلی کا کام کیا کہ وہ اپنی آشنا کو اس طور پر عوام مین لیے دکھاتا پھرتا تھا "۔

کلیمنٹائن "مجھے تو سرکار ایک ذرا بھی ہرگز یقین نہین ہی کہ وہ عورت حضور لارڈ صاحب کی آشنا ہی۔ حضور خود واقف ہین کہ بعض معاملات مین عورت کا دخل اور اُسکی فراست بہ نسبت مرد کے بہت زیادہ تیز ہوتی ہی۔ اور حضور کو اس امر سے مطلع کرنے کی ضرورت معلوم نہین ہوتی کہ یہ صفت فراست اور دخل کی میری قوم اور میرے فرقے کی عورتون کے لئے مخصوص ہی "۔

یہ پچھلا فقرہ کلیمنٹائن نے مسکرا کے کہا جس سے اُسکی بتیسی کھل گئی تھی۔

"خیر میرے لارڈ۔ اس صفت کا بھلا ہو۔ مین نے جو یہ نتیجہ نکالا کہ نوجوان مباس تیار کرنیوالی مارکوئس آف آرڈن کی آشنا نہین ہی اسکی یہ وجہ ہی کہ مین ایک عرصہ تک اُنکی چال ڈھال اور اُنکے رنگ ڈھنگ کی نگران رہی تھی۔ گو مین فاصلے پر تھی مگر مین نے بخوبی اُنکی دیکھا بھالی کی تھی اور جسقدر زیادہ غور سے مین نے دیکھا اُسی قدر زیادہ میری فراست اور دخل کی قوتین بھی تیز ہوتی اور بڑھتی گیئن۔ ای میرے لارڈ۔ ہزار چھوٹی چھوٹی باتین ہین جنسے یومیہ دار آشنا پہچان لیجاتی ہی۔ ہزار طرز و انداز ہین جنکی وضع اور طریق کو بغور دیکھتے ہی جاننے والا جان لیتا ہی ایک شوہر کا طرز گفتگو اور برتاؤ اُسکی زوجہ کے ساتھ اور ایک چاہنے والے کی روش اور طریقہ اُس عورت کی نسبت جسکو وہ زوجہ بنانا چاہتا ہی ایسا صاف اور علیحدہ ہی۔ جیسا ممکن ہے جو نوجوان شخص کسی نوجوان معشوق کو اپنی منکوحہ بنانا چاہتا ہی اسکا رویہ ہی جدا ہوتا ہی "۔

ہر چند ڈیوک آف بلمانٹ یہ سب حال کلیمنٹائن سے سُنکے مضطرب ہو گیا تھا تاہم اُسنے دریافت کیا۔

ڈیوک :- لیکن اگر معشوق ہی خلقی حیادار اور کھنچا ہوا رہتا ہو تب - اور اگر وہ اپنے عاشق سے سچائی اور دل سے لگاوٹ کرتی ہو تب "

کلیمنٹائن - (الفاظ پر زور ڈال کے) :- تاہم یہ دریافت ہو جانا کہ وہ معشوق ہی ہی بہت آسان ہی - اے میرے لارڈ - مین نے اُس نوجوان جوڑی کو بڑے غور سے دیکھا تھا - مین نے دیکھا کہ وہ دونون ایک جوہری کی دوکان کے دریچہ تک گئے - اور صریحًا معلوم ہوتا تھا کہ مارکوئس اپنی حسین ساتھی کو دوکان کے اندر جانے کی ترغیب دیتے تھے - اب دیکھنا چاہیے کہ جب کوئی امیر یا شریف کسی عورت کو اس قسم کی دوکان مین اپنے ہمراہ چلنے کہے تو ہمین صرف ایک ہی مطلب ہوتا ہی - یعنی یہ کہ وہ وہان جا کے جو چیزین پسند کرے اُسکو خرید کے اُسکی نذر کرے اور ایسی حالت مین کوئی معشوق یا آشنا ایسے تحفے تحائف لینے سے انکار نہین کرتی گو کیسا ہی وہ پیار سچا اور صدق دل سے ہو - مگر وہ لباس سینے والی انکار ہی کرتی رہی اس کو اصرار ہی رہا اور آخر کار اُسی کی بات ور رہی - اور باوجودیکہ مین فاصلے پر تھی تاہم بخوبی دکھیتی جاتی تھی کہ یہ انکار نہایت متانت اور مستقل مزاجی سے ہوتا رہا - اِس ہماری فسق و فجور کی دُنیا مین کسی آشنا یومیہ دار نے تو اس طور پر انکار نہین کیا ہی اور نہ کریگی "

ڈیوک ان باتون کو سن سُن کے اِسقدر خواص سے ناخوش تھا کہ وہ اپنے دلمین بھی خواص کے دلائل قاطع اور براہین ساطع کو تسلیم کرنا نہین چاہتا تھا اُسنے کہا -

" ڈیوک - تم تو کلیمنٹائن بات کا بتنگڑ بنائے دیتی ہو اور ان چھوٹی چھوٹی اور خفیف خفیف باتون کو ایک غیر واجب مہم کیے دیتی ہو "

خواص :- نہین میرے لارڈ - مین ایک عورت ہون اور عورت ہی کے تجربے کے مطابق ہر بات کی جانچ بھی کرتی ہون - علاوہ اِسکے کیا حضور کا یہ خیال ہی کہ مین نے اُن ایک اوپر ہزار علامتون کو دیکھا ہی نہین ہی جنکو غور سے نظر کرنیوالا ایسی صورتامین دیکھ کے بات بات سمجھ لیتا ہی اور ہر بات سے ایک ایک نتیجہ پیدا کرتا ہی - سُنیے میرے سرکار - وہ طریقہ ہی اور تھا جس طور پر وہ نوجوان عورت لارڈ صاحب کے

بازو پر جھکی ہوئی تھی۔ وہ برتاؤ ہی اور تھا جسکا متانت ملائمت اور ادب سے وہ عالیجناب لحاظ کرتا تھا۔ وہ طرز جس سے وہ نوجوان عورت اُن توجہات کو جو ایک چاہنے والا اپنی مرغوب و مطلوب پر جسکو وہ زوجہ بنانا چاہتا ہی نثار کرتا ہی تسلیم کرتی تھی اور ہی طرز تھا۔ وہ نگاہیں جنمیں بدی مخلوط ہوتی ہی بالکل نہین تھین قصہ کوتاہ اُن دونون کا رُخ۔ طریقہ۔ وطیرہ۔ اور چلن دیکھ کے مجھے یقین واثق ہوگیا تھا کہ اُنکا تعلق نہ تو ناجائز ہی اور نہ خلاف شرع۔ اور سوا اسکے یہ بھی ہی کہ مین اُن دونون کے پیچھے پیچھے رجینٹ پارک تک گئی تھی اور وہ اُس پھاٹک کے پاس سے جہان سے کیمڈن ٹون کی راہ ہی رخصت ہوے تھے۔ یہانتک نہ ہوا کہ مارکوئس اُسکے ہمراہ اُسکے مکان کے دروازے تک تو اُسکو پہونچانے جاتے حالانکہ جس مقام سے وہ علحدہ ہوے تھے وہان سے وہ زیادہ فاصلے پر نہین رہتی ہی"

ڈیوک " تو پھر کیا تم اُسکے گھر تک پیچھے پیچھے گئی تھین"

خواص " ہان۔ میرے لارڈ۔ اور وہ ایک چھوٹے سے غریبانہ مگر معزز نظر آنیوالے مکان مین رہتی ہی۔ اب بھی ای میرے حضور۔ آپ خیال کرتے ہین کہ وہ مارکوئس آف آرڈن کی آشنا ہی۔ اگر وہ آشنا ہوتی تو کیا کوئی اچھا مکان اُسکے واسطے نہ ہوتا اور اگر زیادہ نہین تو کم سے کم اُسکے دروازے تک تو وہ اُسکو پہونچانے جاتے لیکن نہین اُنکی تمام کارروائیون مین حد درجہ کی معقولیت اور شایستگی اور متانت اور احتیاط پائی جاتی تھی۔ آس پڑوس مین حال دریافت کرنے کو مین ایک دوکان پر چند منٹ تک ٹھہر بھی گئی تھی۔ اور مجھے دریافت ہوا کہ اُس مکان کے رہنے والے جنمین پوشاک سینے والی رہتی ہی نہایت ہی ممتاز اور معزز لوگ ہین مگر غریب ہین اور تحقیقات سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ خود اُس نوجوان عورت کا چال چلن نہایت ہی اچھا ہی اور اُسپر کوئی اعتراض نہین کر سکتا"

ڈیوک آف بلمانٹ " اُسکا نام کیا ہی"

کلیمنٹائن " ورجنیا مارڈنٹ"

ڈیوک (غور آمیز آواز سے) "کیا پیارا اور اچھا نام ہے۔ لیکن تم کو درحقیقت اور صحیح صحیح یقین ہے کہ میرے بیٹے کا ایسا مجنونانہ ارادہ ہے کہ وہ اُس گمنام چھوکری کے ساتھ نکاح کریگا"

خواص "مجھے خوب یقین ہے کہ لارڈ آرڈن کا ایسا ہی ارادہ ہے اور یہی نیت ہے وہ اُسکے حسن دلفریب پر شیفتہ۔ دلدادہ۔ فریفتہ۔ اور دیوانہ ہو رہے ہیں۔ اور جبکہ حضور جانتے ہیں کہ اکثر رُوسائے عظام نے رقاصہ عورتوں کے ساتھ نکاح کر لیا ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ مارکوئس آف آرڈن نے بھی ایک لباس تیار کرنے والی کے ساتھ اپنے عقد کی ٹھہرائی ہو"

ڈیوک آف بلمانٹ "کیا کچھ سڑی ہو گیا ہے۔ اور ہاں میں بھی جو چند روز سے اپنے بیٹے کے اوضاع واطوار دیکھتا ہوں تو میں خیال کرتا ہوں اور مجھے یاد آتا ہے کہ اُنمیں تبدل عظیم واقع ہوا ہے لیکن اس تبدیلی کا سبب میں نے کچھ اور ہی خیال کیا تھا۔ میں سمجھا تھا کہ خاندان کے بعض اہم اور سنجیدہ معاملات کی وجہ سے وہ کبیدہ اور رنجیدہ رہتا ہے۔ بیشک اُسکے طریقے بدل گئے ہیں اور اب وہ بہت قائم المزاج اور مستقل الطبیعت ہو گیا ہے۔ کئی ہفتہ سے وہ گھر میں بہ اوقات معینہ اور مناسب آتا ہے۔ اکثر اپنے کمرے میں تنہا ہی رہتا ہے۔ پڑھتا بھی زیادہ ہے۔ اور اُسکو دعوتوں رقص کی ضیافتوں۔ اور تفریح کی صحبتوں سے برابر انکار ہی رہا ہے۔ بدنصیب لڑکا کیا وہ بلمانٹ کا معزز نام ڈبویا چاہتا ہے۔ کیا وہ خاندانی اعزاز واکرام خاک میں ملایا چاہتا ہے!"

کلیمنٹائن "مجھے کیا معلوم ہے۔ میرے لارڈ۔ کہ آیا کوئی نوجوان رئیس اعظم کسی غیر خطاب یافتہ عورت سے شادی کرلے تو بعزتی ہوتی ہے اور حقارت سمجھی جاتی ہے مگر میں درحقیقت حضور کو یہی صلاح دونگی کہ اس تعلق کے قطع کرنے کے لئے جو مارکوئس آف آرڈن نے پیدا کیا ہے ضروری تدبیریں حضور مجھی کو کرنے دیں"

ڈیوک۔ (تکبر سے) "وہ تدبیریں کرنا میرا کام ہے۔ لیڈی موسلی میں فوراً مارکوئس کو اُس دکم

یہان بلاؤنگا - اور اُسکی اس حماقت پر اُس سے بحث کرونگا"۔
کلیمنٹائن - (مختصراً) "اس صورت مین آپ مارکوئس کو ضدی بنا دینگے اور وہ اپنا ارادہ پورا کرنے مین زیادہ مستقل ہوجائینگے۔ قصور معاف ہو تو عرض کرون کہ مارکوئس اب سن بلوغ کو پہونچ گئے ہین - پس جس طور پر اُنکی مرضی ہوگی اُسی مطابق کرینگے"۔
رئیس اعظم "یہ تو سچ ہے"۔
تھوڑی دیر تامل کرکے -
"کلیمنٹائن تم کیا تدبیر بتاتی ہو"۔
خواص "حضور اس معاملے کو میرے ہی سپرد کیجیے"۔
ڈیوک "بہتر ہے - تم نے اپنی سریع الفہمی کی تیزی - اپنی ہر فن کاردانی اور انسان کی خصلت پہچان جانے کی اپنی عجیب واقفیت کے ابھی ابھی اس کثرت سے ثبوت دیے ہین کہ مجکو اس معاملہ عظیم کا تمام و کمال اہتمام اور انتظام تمھارے سپرد کردینے مین کسی طرح کا پس و پیش نہین ہے مین قیاس کرتا ہون کہ شاید تمھاری یہ غرض ہے کہ مین اپنا ظاہر ایسا بنائے رہون کہ گویا مجکو اس معاملے کا بالکل علم ہی نہین ہے"۔
کلیمنٹائن "درحقیقت مین ایسا ہی چاہتی ہون - یہ بھی ضرور نہین کہ بیگم صاحب کو بھی ان حالات کی خبر ہو"۔
ڈیوک "کسی طرح ایسا نہ ہوگا - وہ ابھی اچھی طرح سے تندرست نہین ہین - اور یہ عقل کی بات نہین کہ انکو کسی قسم کا صدمہ یا رنج پہونچایا جائے تمھین کچھ اور کہنا ہے"۔
کلیمنٹائن "جی حضور - صرف ایک بات اور عرض کرنی ہے - جو تدبیر مین کرنیوالی ہون وہ تو ابھی سے میرے دل مین آگئی ہے لیکن ایک امر مین حضور کی مدد کی بھی ضرورت ہے"۔
ڈیوک "وہ بھی کہو - مین بہت خوشی سے تمھاری تدبیر مین تمھاری

مدد دونگا چاہے جو ہو"۔

خواص :- ایسا ہو سکتا ہے کہ مارکوئس آف آرڈن اور لیڈی کلیریسا کو حضور آمادہ کریں کہ کل چار اور پانچ بجے کے اندر ہی وہ حضور کے ساتھ فیٹن پر سوار ہو کے ریجنٹ پارک سے گذریں ۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ مارکوئس آف آرڈن اور لیڈی کلیریسا پاس پاس بیٹھیں اور گفتگو میں ہنسی ٹھٹھا بھی ہو اور قہقہہ بھی ہو"۔

ڈیوک :- "میں ان سب باتوں کے انجام کا ذمہ لیتا ہوں کلیمنٹائن"۔

خواص :- "پھر تو حضور میری تدبیر کے چل جانے اور کامیابی میں کسی طرح کا شبہہ نہ فرمائیں بشرطیکہ وُرجینیا مارڈنٹ دراصل ویسی ہی سادہ دل اور معصوم صفت لڑکی ہو جیسا کہ میرا اُسکی نسبت خیال ہے۔ لیکن کاش میں اس تدبیر میں ناکامیاب ہوئی۔ حالانکہ ناکامی کی کوئی وجہ نہیں ہے تو میں دوسری تدبیر کرونگی"۔

ڈیوک :- "میں نے اب اس معاملے کو تمھارے اوپر چھوڑ دیا ہے میڈمی موسلی اب تم جانو اور تمھارا کام"۔

اسکے بعد فرانسیسی عورت کتب خانہ سے چلی گئی اور ڈیوک تن تنہا اُن باتوں پر غور کرنے لگا جنپر غور کرنا خواص کے آنے سے چھوٹ گیا تھا۔

بائیسواں باب

دغل

دوسرے دن صبح کو مارکوئس آف آرڈن اور وُرجینیا مارڈنٹ حسب معمول ریجنٹ پارک میں ملے۔ اور چونکہ دن بہت اچھا اور مطلع صاف تھا اس لئے دو گھنٹہ کے قریب تک وہ سیر و گلگشت میں مصروف رہے اور اُن گھنٹوں کے منٹ ایسے جلد جلد گذر گئے گویا معلوم ہوتا تھا کہ کسی تیز پرواز طائر کے پروں پر وہ اُڑے جاتے تھے۔

آہ۔ نوجوان سینے والی کے لیے وہ دن کیسی خوشی کے تھے کیونکہ اس سے

بڑھ کے اور کیا خوشی ہوسکتی تھی کہ وہ ایسے شخص کے ساتھ جسکو اُسنے اپنے دل جان سے پیار کرنا سیکھا تھا اور جو خود اُسکا والہ وشیدا تھا پھرتی ہوئی سیر کرتی ہوئی بہشت کی سی تازہ اور تر ہوا مین دم لیتی تھی۔ اُسکے رُخسارون پر لالی آگئی تھی۔ ہان وہ صحت کی گلابی رنگت اُسکے پیارے پیارے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی اور اُسکی بڑی بڑی کنجی کنجی تر مگین آنکھون مین چمک ساکن و بحرکت پائی جاتی تھی۔ لبون کی سُرخی مین چُلبلاپن آگیا تھا۔ اور گھڑی گھڑی مسکرانے سے وہ دانتون کی موتی کی سی لڑیان باربار نظر آتی تھین۔ یا خدا غضب ہے کہ ایسی حسین و جمیل لڑکی کی مسرتون کو جسکا پری کا سا حسن و جمال ہے زیان پہونچانے کے لئے وہ فریب و دغل مستعجل بکار ہو۔

مگر ہونا یہی تھا۔ اور جیسے وہ اپنے چاہنے والے سے جدا ہوکے اور دوسرے روز ملنے کا حسب معمول وعدہ کرکے سہ پہر کو ایک بجے کے قریب اپنے گھر کی طرف واپس آتی تھی راہ مین میڈمی موسلی کلیمنٹائن سے ملگئی۔ وَرجِنیا نے ڈچز آف بلمانٹ کی خواص کو فوراً پہچان لیا لیکن اُس حرّاف نے فوراً عمداً اپنے حافظہ کی شکایت کی اور کہا کہ جیسا نوجوان سینے والی کا حافظہ تیز ہے ویسا اُسکا نہین ہے۔

وَرجِنیا نے چلتے چلتے معمولی صاحب سلامت کے بعد اپنی راہ لی لیکن کلیمنٹائن نے یہ کہہ کے اِسکو ٹھہرالیا۔

"بالتحقیق مِس مَین نے پہلے تم کو کہین دیکھا ہے مگر یاد نہین کہ کہان؟"

وَرجِنیا "مَین جانتی ہون کہ تم ڈچز آف بلمانٹ کے دولتخانہ سے تعلق رکھتی ہو"

جب جواب ہان کا دیا گیا تو پھر اُسنے کہا۔

"شاید تم کو یاد ہوگا کہ ایک روز بی ڈبلیسی کی طرف سے مَین جناب بیگم صاحبہ کے لئے مخملی لباس لے گئی تھی"

کلیمنٹائن "ہان سچ کہا۔ اَب مجھے بھی یاد آیا۔ تم نے جناب عالیہ کو اپنا نام مارڈنٹ بتایا تھا۔ خیر مِس مارڈنٹ اَب دُنیا کا برتاؤ تمھارے ساتھ کیسا ہے۔ مجھے تمھارے اتفاقیہ ملجانے سے بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ اُسی وقت سے جبکا تم نے

حوالہ دیا ہو مجھے تمھارا بہت خیال ہو گیا تھا۔ مگر مجھے قسم ہو کہ تم پہلے سے بہت توانا اور تندرست معلوم ہوتی ہو اور بہت ہی خوبصورت ہو گئی ہو"

فرانسیسی عورت کی تعریف سے وَرجنیا کے رُخسار و نپر اور زیادہ گاڑھی گلابی رنگت پھیل گئی اور اُسنے کہا۔

وَرجنیا "مین بہت اچھی ہون۔ شکر ہی۔ کیا جناب عالیہ کو اُس خوفناک زخم سے جو اُنکو ایسے ہولناک طور پر لگا تھا اب بالکل صحت ہی"

کلیمنٹائن "زخم سے تو بالکل صحت ہو گئی ہو لیکن جناب بیگم صاحب کی ہمت بالکل ٹوٹ گئی۔ بالکل باقی ہی نہین رہی ہو"

یہ پچھلا فقرہ فرانسیسی عورت نے اِس طور پر گردن ہلا کے کہا جس سے اُسکا یہ ارادہ تھا کہ وَرجنیا کے دل مین زیادہ حال دریافت کرنے کا خیال گذرے اور گفتگو کے جاری رکھنے کا ایک حیلہ ملجائے۔

مگر وَرجنیا کو گپ شپ کی عادت نہین تھی۔ علاوہ اِسکے اُسکو گھر واپس آنے اور محبّت کی محنت مین مصروف ہونے کی جلدی تھی یعنی وہ شادی کا جامہ ابھی سینے کو پڑا تھا۔

یہ جان کے کہ اب نوجوان عورت چلنے کو تیار ہو اور کوئی بات نہین کرتی جس سے اُسکو باتون مین لگانے کی اِسکو جرأت ہو اور کوئی مشرح حال ڈچز آف بلمانٹ کا بھی نہین پوچھتی۔ فرانسیسی عورت اِس طور پر گویا ہوئی۔

کلیمنٹائن "تم شاید کہین اِسی طرف رہتی ہو"

وَرجنیا "ہان میرا مسکن یہان سے بہت ہی قریب ہو۔ اگر تکلیف نہ ہو تو چلو کسی قدر آرام کرو کچھ بطور ناشتا تناول کرو"

کلیمنٹائن نے جسکی نیت مین فساد اور طبیعت مین دغابازی تھی اِس موقع کو بہت غنیمت سمجھا اور یہ کہا۔

کلیمنٹائن "بہت خوشی سے۔ اتفاق حسنہ سے ملاقات ہو گئی ہی۔ مین اِس

موقع کو بہت غنیمت سمجھتی ہون چلو تھوڑی دیر تمھارے پاس بیٹھون گی اور ربط بڑھاؤنگی
آخرکار ورجینیا رہنما ہوئی اور اپنے مسکن پر پہونچی اور کلیمنٹائن کو ایک چھوٹے مگر نفاست سے آراستہ کمرے مین لیجا کے بٹھایا۔ اگرچہ مارکوئس آف آرڈن کے فیاضانہ مسلوکات کی وجہ سے وہ بہرحال آرام سے رہتی تھی۔ روپیہ کی کمی نہ تھی تاہم اُسنے اُن نیک ذات نیک نہاد آدمیون کا گھر جو اُسپر بہت مہربان تھے چھوڑ دینا اور دوسرے مکان مین جا کے رہنا پسند نہین کیا تھا اور نہ کسی بہتر کمرے کی اور جگہ تلاش تھی۔ اِس لئے اُسنے اپنے اسی کمرے کو حتی الامکان اپنے آرام و آسایش کے لائق بنانے پر قناعت کی تھی۔ اور یہی حالت تھی جسمین اب کلیمنٹائن نے اُسکو پایا۔
پلنگ پر ادھ بنا شادی کا جامہ رکھا ہوا تھا اور اُسمین ورجینیا نے اپنی خوش مذاق سادگی کو خوش قطعی کے ساتھ ملایا تھا جسوقت فرانسیسی عورت کی متلاشی آنکھ اُسپر پڑی اُسکے شبہہ کو یقین کا درجہ حاصل ہوگیا کہ مارکوئس آف آرڈن نے درحقیقت اس غریب سینے والی کو اپنی زوجہ بنانے کا ارادہ کیا ہے۔
لیکن جون ہی اُسکی پہلے سے رائے قائم کی ہوئی کی اس امر مین تصدیق ہوئی اُسکے دل مین یہ خیال آیا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ مارکوئس نے ورجینیا کا ایسے مکان مین رہنا گوارا کیا جو بالکل اُس منصب اور درجہ کے موافق نہین ہے جس منصب پر اُسے اُسکا پہونچانا ٹھان لیا ہے اور اس خیال سے فوراً ایک دوسرا یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید نوجوان سینے والی نہین جانتی ہے کہ درحقیقت اُس سے نکاح کی درخواست کرنیوالا کس درجے کا آدمی اور کون ہے۔ چنانچہ اس پچھلے خیال کی تصدیق ایک سابق کے واقعہ سے بھی ہوتی تھی۔ اور وہ واقعہ یہ تھا کہ جب پہلے خاندان بلیمانٹ کا تذکرہ آیا تھا تو اُسوقت ورجینیا کے بشرے سے ذرا بھی حیرانی یا گھبراہٹ پائی نہین گئی تھی۔
کلیمنٹائن (دل ہی دل مین) "اگر اس نوجوان عورت کو معلوم ہوتا کہ اُسکا چاہنے والا اور خواستگار ڈیوک آف بلیمانٹ کا بیٹا اور وارث ہے تو وہ خواہ مخواہ یہ نتیجہ نکالتی کہ یہ شادی کتخدائی بلا مرضی اور رضامندی اُسکے ہونے والے شوہر کے

رشتہ مندون اور یگانون کے ہو اور اِس لئے جو کوئی خاندان بلیمانٹ کا متوسل ملجاتا تو بالضرور اُسکے سامنے وہ مشوش ہوجاتی۔

یہ سب خیالات کلیمنٹائن کے چست و چالاک دل مین ایک ہی لحظہ مین گذرے اور ابھی تک اُسکی نگاہ دُلھن کے جامہ ہی کی طرف تھی کہ اُسنے یہ کہا۔

کلیمنٹائن "مس مارڈنٹ۔ وہ ریزہ کام کا تو تمھارے پاس بہت خاصہ ہی"

ورجنیا۔ (مسکراتے ہوئے) "کیا تم اِسکو اچھا خیال کرتی ہو"

یہ کہتے ہوے ناکتخدا لڑکی کے رخسار و نپر انتہا کی شرم چھاگئی۔ گو اِس خیال سے کہ شادی کا لباس خود اُسکا اپنا ہی جامہ ہو اُسکی آنکھین ایک قسم کی حیادار غرور اور مسرت سے مسرور اور مکیف تھین۔

کلیمنٹائن "مجھے بھی تو دیکھنے دو۔ تم جانتی ہوگی کہ ایسی پوشاک دیکھنے کا ہر ایک کو شوق ہوتا ہو اور مجھ سے پوچھو تو جب تک میرے منھ سے آہ نہ نکلجائے اور مجکو تعجب نہ ہولے کہ دیکھون میری کب نوبت آتی ہو۔ مین دُلھن کے جامہ کیطرف دیکھتی ہی نہین ہون"

یہ فقرہ میڈی موسلی نے مسکراتے ہوے کہا اور پھر کہا۔

"اُوہو کیا ہی خوبصورت ہی"

اور یہ فقرہ اُسنے اُسوقت کہا جب شرمیلی ورجنیا نے لباس پلنگ پر سے اُٹھا کے خواص کو دکھایا۔ پھر اُسنے کہا۔

"لیکن میری پیاری مس مارڈنٹ اگر تم خود اِسکو پہنو تو کیسی دلکش و دلفریب نظر آنے لگو"

حیادار لڑکی حیرانی سے مغلوب ہوگے۔ شدت سے شرماتی لجاتی۔ اور اب گُھلم گُھلا کانپتی ہوئی مگر نہ تو رنج سے اور نہ کسی ہونے والے رنج یا بُرائی کے خیال سے ورجنیا نے لباس کو پلنگ پر ڈالدیا اور ناشتے کے واسطے کچھ چیزین لالے گئی۔ یہ ایک ایسا کام تھا کہ اپنی حیرانی اور شرم چھپانے کو ورجنیا نے اچانک اختیار کرلیا اور نقل لاکے

میز پر رکھنے لگی۔
کلیمنٹائن:۔ میری پیاری مس مارڈنٹ میرے واسطے تم اتنی تکلیف نہ کرو کیونکہ یقین جانو کہ مین کچھ بھی کھا نہین سکتی۔ افسوس ہو کہ آج جس مطلب کے لئے مین اس نواح مین آئی تھی وہ کوئی خوشی کا کام نہ تھا"
پچھلا فقرہ کہتے ہوے اُسنے رنج کی شکل بنالی اور بڑی لمبی سانس لی۔
اِس کسیقدر کامیابی سے اپنا کام شروع کرنے سے جسکو مکار دغاباز فرانسیسی عورت نے اپنی تدبیر کی انتہا قرار دیا تھا اس غریب سینے والی کا موم کا سادل پہلے ہی پگھل چکا تھا اور دردمند ہوگیا تھا کہ اُسنے یہ سوال کیا۔
ورجینیا:۔ خیریت تو ہو۔ میڈم موسلی۔ کیا کسی ناخوش آیند واقعہ کا وقوع ہوا ہو جس سے تم رنجیدہ ہو"
کلیمنٹائن۔ (پھر وہی رونی صورت بنا کے) "تم ہی انصاف کروگی کہ آیا میری رنجیدگی کے اسباب جب مین اُنکا خیال کرتی ہون مجھے رنج دینے کو کافی ہین یا نہین میری ایک بہن مجھ سے ایک سال چھوٹی ہو اور کسی وقت مین اُسکا ایسا حسن تھا جیسا فرشتہ حسین ہوتا ہو۔ اُسکی ایک شریف آدمی سے شناسائی پیدا ہوئی۔ جوان رعنا شباب کا عالم۔ حسین ایسا جیسے زہرہ۔ اور روباہ باز ایسا جیسا شیطان۔ اُسنے اپنے نکاح کی معزز تجویزین اُسکے روبرو پیش کین۔ نکاح کا دن بھی مقرر ہوگیا۔ اور سب شروع شروع کی تیاریان ہوگئین۔ اُسکی محبت اور ضعیف العقلی کی حالت دیکھ کے وہ اُسکی عصمت پر غالب آیا اور پھر وہ پھسلانے والا تمام اپنے تحریری قول وقرار اور عہد وپیمان سے منکر ہوا اور پورا پورا بیوفا بن کے اپنے مقتول سے کنارہ کش ہوگیا اور اُسکو چھوڑ کے اُسنے کسی دوسری سے عقد کرلیا۔ چند مہینے ہوے ہونگے کہ میری غریب بہن کے اولاد ہوئی۔ اور اُسنے کبھی بات تک نہ پوچھی اور ذرا بھی تعلق اپنے معصوم بچے کے ساتھ نہین رکھا۔ شکستہ دل۔ تندرستی مین خلل۔ مبتلاے رنج ومحن۔ بیدل۔ وناتوان۔ زندگی برباد۔ وہ خانہ خراب ہے۔

نہ وہ حسن ہی نہ وہ شکل وصورت شبانہ روز دہ ہی اور ضطراب ہی - اور اب وہ زمانہ قریب ہی کہ میری بہن جسکی وہ بدذات خبر تک نہین لیتا اور جسنے اُسکی فرشتہ صفتی اور دلکشی کو غارت اور خراب کیا ہی اسی حالت مین لقمۂ گور ہوگی "

یکے بعد دیگرے آنسو روان تھے - رخسار و نہر دوان تھے کہ ورجنیانے کہا -

ورجنیا " ہاے ہاے - فی الحقیقت یہ سب باتین وحشت انگیز ہین "

اس دغاباز اور فریبی کلیمنٹائن نے انتہا کا رنج والم اپنی آواز اور نگاہون مین پیدا کر کے پھر کہا -

کلیمنٹائن " اگر تم باتین ہی سُن کے اور غم کا خیال ہی کر کے جسکو تم نے دیکھا نہین ہی روتی ہو - اے میری پیاری مس مارڈنٹ تو اُسکے رنج والم کی شدت کو خیال کرو جسکے نصیب مین اُنکا ہمیشہ کے لیے دیکھنا بدا ہی اور جو اس بربادی اور تباہی کو بھی اپنی آنکھون دیکھتی ہی جو اُس رنج والم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہی - بس یہی میرے نصیبون کا لکھا ہی یہی میرا ماجرا ہی - اور اب تم ہی انصاف کرو کہ میرا رنج و اضمحلال بے سبب تو نہین ہی "

ورجنیا " کیونکر بے سبب ہی - کیونکر بے سبب ہی "

نہایت پیاری اور ہمدردی کی آواز اور نہایت غمخواری اور ترحم کی نگاہ سے یہ کلمات ورجنیانے کہے -

خواص " کئی مہینے گذر گئے ہین کہ جب مین نے اپنی بہن کے پھسلانیوالے کو دیکھا تھا اور پھر نہین دیکھا - یا پھر دیکھا تو آج صبح پورٹ لینڈ اسٹریٹ مین جاتے ہوے دیکھا - رجینٹ پارک کی طرف وہ بڑھا جاتا تھا میرا ارادہ ہوا کہ مین بھی اُسکے پیچھے پیچھے جاؤن اور اُسکو لعنت ملامت کرون - جو مصیبتین وہ اپنی مقتول پر لانیکا باعث ہوا ہی اُنکو بیان کرون - جن جفاکاریون اور ستم شعاریون کا انبار اُسنے اُسکے سر پر رکھا ہی اُنکی شرح دون - مگر مین اُسکو پکڑنے نہ پائی تاہم بڑھی چلی آئی پھر اتنا تو دیکھا کہ وہ رمنے مین گیا پھر نہین دیکھا کہ کس طرف گیا کہان

غائب ہوگیا مین وہان اِسی امید مین پھرتی رہی کہ شاید ملجائے کیونکہ مجھے معلوم نہین کہ وہ کہان اور کس مقام پر رہتا ہی"
ورجنیا "آخر کار تم سے وہ پھر ملا بھی"
کلیمنٹائن "کہان ملا۔ دو تین گھنٹے تک اُسکی تلاش مین ادھر اُدھر خراب رہ کے مین نے پھر اُسکا پیچھا چھوڑ دیا کہ پھر تم سے ملگئی۔ اے مس مارڈنٹ۔ بس تمھین خیال کرو کہ کس خوشی سے مین نے اِس تمھاری تجویز کو کہ مین تمھارے گھر جاؤن اور تھوڑی دیر بیٹھ کے دم لون منظور کیا"
ورجنیا نے جسکی پلکون پر ابھی تک آنسوؤن کی تری چمک رہی تھی کلیمنٹائن سے کہا"
ورجنیا "تمھارے اِس بیان سے میرے دِل مین درد پیدا ہوا ہی۔ ہائے تمھاری بہن کی کیا حالت ہوجاتی ہوگی جب وہ اُس شخص کی دغابازی اور فریب کو جسنے اُسپر یہ ستم ڈھایا ہی یاد کرتی ہوگی"
کلیمنٹائن نے یہان دوسرا رنگ بدلا اور اپنی آواز مین جوش پیدا کرکے پھر تقریر شروع کی۔
کلیمنٹائن "ہائے مس مارڈنٹ اگر تم اُسکو دیکھو تو تمکو ہرگز یقین نہ آئے کہ اُسکے یہ گُن ہین اور وہ ایسے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہی۔ اب بھی وہ کبھرو جوان ہی برس بائیس ایک کا بھی سِن نہ ہوگا اور ایسا خوبصورت ایسا حسین ہی ایسا اچھا چہرہ پایا ہی کہ اُسکی مردانہ سختی کو زنانہ ملائمت نے دبالیا ہی شکل تو فرشتہ کی سی ہی مگر دِل شیطان کا سا ہی۔ طریقون کی دلکش نرمی مین دغابازی چھپانے کی قدرت ہی کہ اُسکی نگاہون مین جادو اور محبت ہی مگر جب دِل مین وہ گھُستی ہین اُنمین اپنے ساتھ زہر بھی لیجاتی ہین"
ورجنیا "کیسا خوفناک معاملہ ہی کہ کوئی شخص ظاہر آباد ہو اور باطن خراب"
کلیمنٹائن "اے میری ورجنیا مین تمکو دوستانہ سمجھاتی ہون کہ کسی کے ظاہر پر

نہ بھولنا۔ اور اپنی رائے اُسکی نسبت اچھی نہ قرار دینا۔ تم جوان ہو حسین ہو شرمگین ہو اور ممکن نہیں کہ وہ اشرار زیان کار جو ہمیشہ گربۂ مسکین بنے ہوئے اِنھیں فکرون مین گھوما کرتے ہین کہ کوئی سیدھی سادی خوبصورت عورت پھنس جائے۔ تمکو دیکھ پائین اور تمھین نقصان نہ پہونچائین۔ وَرجنیا مجھے معاف کرو کہ مین تم کو یہ صلاح دیتی ہون مگر یہ صلاح مین سچی خیر خواہی سے دیتی ہون کہ تم اُن ہزار ہا ابلیسون سے جن کو دغا بازی ہی خوب بدلنا جانتی ہی خبردار ہو رہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جن لبون مین زیادہ شہد بھرا رہتا ہی وہی زہریلے ہوتے ہین۔ اور جو لوگ ظاہر مین دل صاف اور فیاض معلوم ہوتے ہین اُنھین کے باطن مین فریب چھپا رہتا ہی۔ خلاصہ یہ کہ جہان کوئی بھید کی بات پاؤ اور دیکھو کہ راز نہین کھُلتا وہان خبردار رہنا اور سوچ سمجھ کے اعتبار لانا۔"

وَرجنیا۔" اِس تمھاری عمدہ نصیحت کا میڈی موسلی مین شکریہ ادا کرتی ہون۔ لیکن تم سے مجھے پردہ کیا ہی مجھے دغا بازی اور گناہ کا خطرہ نہین ہی اور ان دونو کی قربانی بنجانا تو بہت دشوار ہی مجھے تو یہی اُمید ہی۔" (غرور سے) کہ میرا نیک چلن مجھے پچھلی بات سے محفوظ رکھیگا۔ اور پہلی بات کی بھی مجھے فکر نہین ہی کیونکہ بہت ہی جلد مین ایک جوان صالح اور شریف کی زوجہ بنی جاتی ہون۔"

اِس پچھلے فقرے پر سینے والی کے رُخسارون پر ایک مرتبہ اور شرم نمودار ہوئی۔

اِس بات کو سُنکے کلیمنٹائن بالکل انجان بن گئی اور اُسنے ایسی ناواقفی کی صورت بنائی کہ گویا یہ خیال پہلی ہی مرتبہ اُسکو آیا تھا اور اُسنے کہا۔

کلیمنٹائن۔" آہا۔ کیا وہ تمھاری ہی شادی کا جامہ ہی جسکو تم تیار کر رہی ہو اب مجھے یاد آیا کہ میرا قیاس صحیح تھا۔ ای میری پیاری شفیق۔ وہ جھلملاہٹ جو تمھارے چہرے ہی کی کہے دیتی ہی اور میرے شکوک رفع کرتی ہی۔ لیکن مین مبارکباد دیتی ہون تم کو مِس مارڈنٹ۔ تہ دِل سے مبارکباد دیتی ہون۔ تمھارا شوہر تم سے خوش ہیگا اور قوی اُمید ہی کہ وہ اِس خزانہ کی جو خدا اُسکو دیگا نہایت ہی قدر کریگا۔"

اِس طور پر یہ دونون جوان عورتین باہم گفتگو کرتی رہین۔ اور چونکہ کلیمنٹائن نے اپنے طرز وروش کو ایسا دلچسپ بنایا تھا اور وُرجنیا کو شادی کے لباس کی تراش وقطع فیشن اور وضع کی بابت مشورہ دیا تھا اِس سبب سے جو مسرت اُس ناتجربہ کار نوجوان لڑکی کو اپنی نئی ساتھی کی صحبت مین حاصل ہوئی وہ کچھ کم نہین تھی۔ آخر کار میڈمی مُوسلی کلیمنٹائن نے یکایک یہ یاد کرکے کہ بہت دیر ہوگئی ہے اور زیادہ غیر حاضری سے مبادا ڈچز صاحبہ ناراض ہوجائین ایک اور رنگ بدلا۔ ایک نفیس طلائی گھڑی اِس نامحرم کے سامنے اپنی محرم سے نکال کے دیکھی اور یہ معلوم کرکے کہ اب چار بج گئے ہین اُسنے بناوٹ سے اضطراب کے سے آثار ظاہر کیے۔ اور اِس مکار فرانسیسی عورت نے کرسی سے کھڑے ہوکے کہا۔

کلیمنٹائن "اور مین تو اِس نواح سے ایسی ناواقف ہون کہ مجھے اپنے گھر کی راہ بھی معلوم نہین ہے"

وُرجنیا نے جسکی سرشت ہی مین اخلاق مِلا ہوا تھا جلد جلد اُٹھ کے اپنی ٹوپی پہنی اور شال اوڑھی۔ اور کہا۔

وُرجنیا "مین نہایت خوشی سے تمھاری رہنما بنونگی اور اُس مقام تک تمکو پہونچا دونگی جہان سے تم اپنے مکان کا راستہ جانتی ہوگی"

کلیمنٹائن "پہلے مجھے پورٹ لینڈ مین ایک دوست سے ملنا ہے پھر کہین گروسونر اسکوئر کو واپس جاؤنگی"

مِس مارڈنٹ "پھر سب سے نزدیک راہ تو ریجنٹ پارک ہوتے ہوے جانے کی ہے"

اِس جواب کی یہ دغاباز فرانسیسی عورت اپنی ساتھی کے مُنھ سے نکلنے کی جسکو کسی طرح کا شک وشبہہ بھی نہین تھا منتظر تھی۔ پس وہ دونون ساتھ ساتھ چلین اور اِس غرض سے کہ مارکوئس آف آرڈن اور لیڈی کلیرا جنکے رمنے مین ملنے کی اُمید تھی پہچان نہ لین کلیمنٹائن نے نقاب اور نیچا کرکے مُنھ پر ڈال لیا۔ جب وہ وُرجنیا کے ساتھ وسیع احاطہ کے اندر داخل ہوئی اُسنے اِس بات کے دریافت کرنے کو کہ آیا ڈیوک کی

گاڑی آتی ہی یا نہین سڑک کیطرف دیکھا تین چار گاڑیان اور لوگونکی مختلف فاصلے پر نظر آئین کہ اسی طرف چلی آتی ہین اور چند منٹ مین کلیمنٹائن نے بلمانٹ کے ملازمون کی وردی پہچانی۔

اب کلیمنٹائن نے ورجینیا کو اِدھر اُدھر کی باتون مین لگایا اور ڈیوک آف بلمانٹ کی گاڑی کیطرف بھی دیکھتی رہی کہ اس عرصے مین گاڑی پہونچ گئی اور پھر جون ہی وہ برابر سے گذری اُسنے زور سے ورجینیا کا بازو پکڑا اور سخت آواز سے کہا کہ "وہ دیکھو۔ وہ دیکھو!!"

نوجوان ناکتخدا لڑکی چونک کے خوف مین آگئی اور اُسنے اپنی نگاہ اُٹھتی ہوئی بروس گاڑی پہ ڈالی جسکو گھوڑے اُڑائے ہوے لیے جاتے تھے۔ ایک جانب ایک بوڑھا شریف آدمی بیٹھا تھا اور دوسری جانب اُسکا عاشق زار مسٹر اوسمنڈ ایک حسین و جمیل خاتون کو ساتھ لیے ہوے بیٹھا تھا۔ اُسوقت وہ تینون بہت خوشی سے قہقہہ لگا رہے تھے مگر چارلس نے اپنی ورجینیا کو نہین دیکھا کیونکہ گھوڑے بہت تیز جا رہے تھے۔

اُسوقت خرابی کا ایک ہیبت ناک ظہور اچانک پیدا ہو جانیوالی شدت کی پژمردگی سے ورجینیا کو محسوس ہوا کہ یکایک وہ کلیمنٹائن کی طرف پھری جو خود لڑکھڑاتی ہوئی احاطہ کے کٹہرے کا سہارا ڈھونڈھتی ہوئی کنارے تک پہونچی تھی اور اُسنے کہا "یا خدا۔ یہ کیا معاملہ ہی!!"

خواص۔ (بناوٹ سے ہولناک جوش مین آکے) "کیا تم نے اِسکو نہین دیکھا وہ نوجوان شریف جو اِس گاڑی مین تھا۔ جو ابھی اِدھر سے گذری تھی!"

ورجینیا کی حالت سر سے پانوٴن تک ایسی ہو گئی تھی جیسی بےجان کندنی کی ہوتی اور اُسکا دل پاش پاش ہو گیا تھا کہ اُسنے کہا۔

ورجینیا "ہان۔ یا میرے خدا۔ ہان اُسکا کیا ذکر ہی!!"

کلیمنٹائن (بناوٹ کے غصہ سے مجنونانہ) "وہی بدذات ہی۔ اُسی نے میری

بن کو پھسلایا ہی جو اسوقت اپنی دلھن کے ساتھ ہی"
ورجینیا (غم سے آہستہ آہستہ) "یا اللہ کیا یہ سچ ہی"
یہ کہتے ہوئے کمبخت ورجینیا بیہوش ہو کے فرانسیسی عورت کے پانوٗن کے پاس
پڑپی اور اسکو غش آگیا۔

تئیسوان باب

(انعام کا دعویٰ)

اِس واقعہ کو جو ابھی تحریر ہوا ہی تین مہینے گذر گئے۔ اور اب جولائی کا مہینہ اخیر تھا۔
معلوم ہوتا تھا کہ اِن تین مہینون مین رنج و ملال نے اپنا عیاری اور قابو پرستی کا کام کر کے بعض بڑے بڑے قصر بلمانٹ کے مکینون کے دِل مین راہ پائی تھی۔ نوجوان شکیل لیڈی میری میلکومب پژمردہ اُمید اور بیرحم مایوسی کے اثر سے نالان و گریان تھی کیونکہ ماسٹنڈیل نے ڈیوک کے دولتخانہ مین اپنی آمدورفت بالکل ترک کر دی تھی۔ دوسرے معلوم ہوتا تھا کہ مارکوئس آف آرڈن کو ایسے غم نے کھا لیا تھا جو اُسکی صحت کی جڑ کھود رہا تھا اور اُسکے شباب کے زور و طاقت کو اندر ہی اندر گھلا کے ڈالتا تھا جس سے اُسکی زندگی بھاری ہو گئی تھی اور وہ عذاب مین گرفتار تھا۔ تیسرے ڈیوک آف بلمانٹ اپنے دونون پیارون یعنی اپنے اکلوتے بیٹے اور اپنی پیاری بیٹی کو اُس رنج و الم کے بوجھ سے دبا ہوا دیکھ کے جسکے اصلی بھید سے وہ خود بخوبی واقف تھا حد درجہ کے غم اور افسوس سے پست ہو گیا تھا۔ اور سب سے آخر خود ڈچز کو تنہا نشینی او گوشہ گیری ایسی مرکوز خاطر ہو گئی تھی کہ وہ اپنے ہی کمرون کو جنکی چوکھٹ کے باہر وہ قدم نہین رکھتی تھی یا چھوٹی سی دُنیا سمجھتی تھی جسکو اُسنے اپنے غمگین خیالات سے بسایا تھا اور جسکے باہر نکلنے کی اُسکو مطلق پروا نہین تھی۔
خاندان بلمانٹ مین صرف ایک لیڈی کلیرسا بچی تھی جسپر غموم وہموم کا سحر کارگر نہ ہوا تھا وہ ایسی سخت سنگدل اور طبقۂ اُمرا کی عورتون مین ایسی کامل مثال تھی

کہ اُسکو کسی بات کا رنج اور ملال نہ تھا اور اگر اپنے رشتہ مندون اور یگانون کی حالت دیکھکے رنج و ملال تھا بھی تو اس بات کا تھا کہ اُنکے ہجوم افکار کی وجہ سے اب قصر بلمانٹ مین کوئی تقریب دعوت یا رقص و نوا کی نہین ہوتی تھی۔

اس تین مہینے مین جنکا ہمنے حوالہ دیا ہی مسٹر کالنس اپنے معمول سے دولتخانہ مین آتا تھا اور اسکو اسکی کیا پڑی تھی کہ وہ اس مکان کے اتنے مکینون کی پوشیدہ اندوہ حسرت کی جو اُنپر غالب تھی خبر لیتا۔ وہ اُنھین دونون بہنون کی طرف متوجہ تھا اور خاص اس معاملے مین اُسکے طرز و روش کے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا تھا کہ اُنمین سے ایک کا یہ بھی خریدار تھا دونومین سے ایک کے ساتھ اس کی بھی عقد کی آرزو تھی۔ لیکن ہنوز اُسنے اپنے دل سے مشورہ نہین لیا تھا کہ دونومین سے کس کو پسند کرے کبھی لیڈی کلیرسا سے وہ شادان و فرحان گفتگو کرتا تھا اور بعض وقت لیڈی میری کے دل کا غبار دور کرنے کی کوشش کرتا تھا اوّل الذکر کی تو عادت پڑگئی تھی کہ جب وہ آتا اُسکی آؤبھگت کرتی کیونکہ اور کوئی صحبت تو تھی نہین جسمین دل بہلتا اس لیے اکثر وہ منتظر رہا کرتی تھی اور اسی وجہ سے اس مشلین کہنے والے قانونی سے بات چیت مین خوش رہتی تھی مگر چھوٹی بہن اُس سے ناخوش اور کشیدہ ہی رہا کرتی تھی اور جو جو اُسکا اپنا ذاتی ملال اُسکو نا اُمید اور مایوس کرتا جاتا تھا یہ ناخوشنودی بھی اور زیادہ ہوتی جاتی تھی۔

لیکن اب ہم اپنی حکایت کا سلسلہ شروع کرتے ہین۔ ماہ جولائی کا اخیر تھا جیسا ہمنے اوپر لکھا ہی اور ایک شام کے وقت پھر ہم ڈیوک آف بلمانٹ کو کتب خانہ مین یکہ و تنہا بیٹھا دیکھتے ہین مگر اُسوقت وہ میز پر کتاب کھولے اپنے سامنے رکھے ہوے نہین بیٹھا ہی اسوقت وہ اپنے جوش و خروش باطنی مین کمرے کے طول مین اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ٹہل رہا ہی۔ اور اکثر کبھی کبھی اسکے لبون سے مایوسی کے کلمات نکلجاتے ہین۔ لمپ کی روشنی مین اُسکا چہرہ جو گزشتہ تین مہینے سے زیادہ دُبلا اور زیادہ زرد ہوگیا تھا ہیبت ناک معلوم ہوتا ہی اور اُسکی پیشانی کے موٹے موٹے خطوط سے تفکرات و ترددات کے غیر غلط پذیر علامات ہویدا ہین۔

اِسوقت کسی نے دروازے پر دستک دی لیکن اُسنے نہین سُنی پہلے سے زیادہ زور سے دستک پھر دی گئی اور اَب اُسنے دستک دینے والے کو اندر آنے کی اجازت دی آہستہ سے دروازہ کھُلا اور کلیمنٹائن کتب خانہ مین داخل ہوئی۔

ڈیوک "تمھارا کیا کام ہے"

ایسی سخت اور کریہ آواز سے کہا جس سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ اپنی تنہائی مین خلل پڑنے سے ناراض ہوا۔

کلیمنٹائن۔ (تحمل سے) "مین حضور سے کچھ باتین کیا چاہتی ہون"

ڈیوک (سختی سے) "مجھے اِسوقت کسی سے بات چیت کرنا اچھا نہین معلوم ہوتا میرا اِسوقت مزاج درست نہین ہے۔ میرا بیٹا غم سے سُوکھتا اور گھُلتا جاتا ہے۔ میری چھوٹی بیٹی میری آنکھون کے سامنے جان دے رہی ہے۔ ہر طرح کے تفکرات اور ترددات مجھے نگلے جاتے ہین اور میری بی بی"

لیکن اتنا کہہ کے وہ اچانک یہ یاد کر کے رُک گیا کہ زیادہ کہنا نامناسب اور خلاف عقل ہوگا یا سوا اِسکے شاید کوئی اور قوی تروجہ ہو جس سے وہ اپنی بی بی کا ذکر کرتے ہی پھر چپ ہو گیا۔

کلیمنٹائن "لیڈی میری اور جناب بیگم صاحبہ کے رنج والم سے سِوا اسکے کہ مین اُنکی ہمدردی کرون میرا کچھ تعلق نہین ہے۔ لیکن ہان مارکوئس آف آرڈن کے غم و درد کی نسبت مین تسلیم کرتی ہون کہ اُسمین میرا قدم ضرور ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ حضور اس بارے مین مجھے موردالزام نہ سمجھتے ہونگے"

ڈیوک "مین ہر شخص کو موردالزام سمجھتا ہون اور ہر چیز سے میرا دل بھرا ہوا ہے اور ہر چیز کو مین مکروہ جانتا ہون۔ میری نگاہ اور خیال مین تمام دُنیا عارضہ یرقان مین مبتلا ہے اور مجھے ذرا بھی رنج نہین جتنا جلد مین دُنیا سے اُٹھ جاؤن مصائب اور غم میرے گھر مین فوج کی طرح داخل ہو گئے ہین اور جو جو بربادیان اور تباہیان اُنھون نے کی ہین وہ سخت بیرحمی سے کی ہین"

کلیمنٹائن :۔ حضور اس سے بھی زیادہ اپنی تقدیر کو کوستے اگر مارکوئس آف آرڈن اُس گمنام سینے والی سے اپنا عقد کر لیتے "۔
رئیس اعظم :۔ شاید اس بارے مین تم سچ کہتی ہو۔ بہرحال مین نے اپنا فرض ادا کیا کہ تمکو ضروری تدبیرین عمل مین لانے کی اجازت دی جس سے اِس معیوب و رسوا کرنیوالے تعلق کا انسداد ہوا تمکو معلوم ہی کہ اُس لڑکی کا کیا حال ہوا "۔
کلیمنٹائن :۔ نہین میرے لارڈ مجھے کچھ معلوم نہین ہی۔ لیکن مین یقین کرتی ہون کہ مارکوئس آف آرڈن ہر جگہ اُسکو تلاش کرتے ہین "۔
ڈیوک :۔ اور ہمکو اُمید ہی کہ اُسکی تمام کوششین ناکام رہینگی لیکن اسوقت تم میرے پاس یون آئی ہو اور مجھ سے کیا چاہتی ہو "۔
کلیمنٹائن :۔ شاید حضور کو یہ اشتباہ ہی کہ جس معاملے کا ابھی تذکرہ تھا اُسمین جو خدمات مین بجالائی ہون اُنکے صلہ کی مین طالب ہون "۔
ڈیوک :۔ میرے قیاس مین تو یہی بات آتی ہی۔ اُسوقت تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تمکو معاوضہ کی کچھ جلدی نہین ہی کیونکہ تمھارا ارادہ تھا کہ تم کسی وقت آیندہ شاید کسی بات کی درخواست کروگی۔ اس لیے مین سمجھتا ہون کہ اب وہ وقت آگیا ہی کہ تم اپنا انعام مانگنے آئی ہو۔ اچھا کہو کیا چاہتی ہو۔ جلدی کرو "۔
کلیمنٹائن :۔ میرے مطالبہ سے حضور چونک اُٹھینگے۔ بلکہ زیادہ اس سے سراسیمہ ہو جائینگے بدحواس ہو جائینگے۔ اور مغلوب الغضب ہو جائینگے "۔
خواص کے اِس تقدم بالحفظ اور پہلے سے متنبہ کر دینے کو پسند نہ کرکے ڈیوک نے کہا
ڈیوک :۔ کیا تمھارا ارادہ ہی کہ تم اپنے مطالبہ مین زیادہ نامعقولیت کو دخل دوگی۔ لیکن دیر بیکار ہی۔ اور مین اسوقت اکیلا ہی رہنا چاہتا ہون۔ مانگو کیا چاہتی ہو "۔
کلیمنٹائن :۔ مارکوئس آف آرڈن کی بی بی بنکے مارشنس آف آرڈن کہلانا "۔
مغرور و متکبر ڈیوک آف بلمانٹ یہ سُن کے اِس طور پر چونکا گویا اُسکو سانپ نے ڈسا تھا اور اُسکے بعد لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہی پیچھے ہٹتا گیا۔ گویا کسی سخت صدمہ سے

گمگاتا ہے۔ مگر فوراً ہی اُسنے ہوش و حواس بجا کر کے کہا۔
ڈیوک۔ "سُن اے جوان عورت مجھے تاب نہین کہ مین تجھسے مزاح کی باتین کرون اور بے تکلفی جو تم نے اختیار کی تمھارے مذاق اور معمول کے بالکل خلاف ہے"
کلیمنٹائن۔ (ثابت قدمی اور مستقل ارادے سے) "مین حضور کو یقین دلاتی ہون کہ مین مزاح نہین کرتی۔ مین سچ عرض کرتی ہون۔ اور گو میرا یہ مطالبہ ناگوار خاطر عالی ہو مگر کسی قسم کی چشم نمائی سے مین اپنی حجت سے باز نہ رہونگی"
ڈیوک۔ (خفگی سے) "لیکن کلیمنٹائن تو سڑن ہوگئی ہے"
کلیمنٹائن۔ (تحمل سے) "میرے انعام کے انکار سے حضور سڑی ہوگئے ہونگے"
ڈیوک ڈی آف بلمانٹ۔ (طنز سے ہنستے ہوے) "اے جوان عورت اگر تم واقعی سچ کہتی ہو تو در اصل تم یہ سوچتی ہوگی کہ تم کو اس دھمکی سے کہ وہ جبیا مارڈونٹ کے بارے مین کل معاملہ ظاہر کر دیا جائیگا مجھپر ہر طرح سے زور ڈالنے کا اختیار حاصل ہوگیا ہے خیر۔ میرے بیٹے کے پاس جاؤ اور اُس سے سب کچا چھٹا کہدو اور یہ بھی کہدینا کہ اُسکے باپ نے اُسکی حماقت زدہ محبت کے انسداد کے لیے جو اُسکو اُس محتاج لڑکی کے ساتھ تمکو مقرر کیا تھا۔ اور اگر وہ مجھسے سبب دریافت کرنے آئیگا تو مین جو چاہونگا جواب دے لونگا۔ اب جلد یہان سے نکلو ورنہ میرے خواص بےعزتی سے تم کو اِس گھر کے باہر نکال دینگے"
لیکن کلیمنٹائن اپنی جگہ سے نہ ٹلی۔ اور بجاے اِسکے کہ وہ ڈیوک کی ایسی سخت اور خشمناک نگاہین دیکھ کے دب جاتی اُلٹا مسکرانے لگی۔ اور اُسکے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ایسا خوفناک اور ہولناک بھید اسکو معلوم ہے جو اُس بھید سے جسکا ڈیوک نے ابھی حوالہ دیا تھا بدرجہا بڑا بھاری ہے جسکے سبب سے وہ ڈیوک کو اپنی مٹھی مین سمجھتی تھی ڈیوک نے وہ کامل اطمینان کا تبسم اُسکے لبون پر دیکھا اور بےچینی کی سی کیفیت اُسکو محسوس ہونے لگی کیونکہ اُسکا ایمان ایسا نچا اور پاک نہ تھا جسکے زور پر وہ اِس عورت کو جواب زیادہ استقلال سے اُسکے روبرو ڈٹی کھڑی تھی

زیادہ تضحیک و توہین کے کلمات کہنے کے قابل ہوتا۔

ڈیوک (بھر بھرائی آواز سے) "اب صرف ایک مرتبہ اور مین تمسے دریافت کرتا ہون کہ آیا اس غیر معمولی مطالبہ مین تم سنجیدہ ہو؟"

خواص "اور صرف ایک ہی مرتبہ اور مین حضور کو یقین دلاتی ہون کہ مین نہ صرف سنجیدہ ہی ہون بلکہ اپنا مطلب حاصل کرنے مین پکی نیت باندھے ہوے ہون"

ڈیوک "لیکن تم اس بات کو نہین سوچتی ہو کہ میرا بیٹا ایسی خلاف سرشت تجویز کو منظور کریگا تمھاری تجویز بالکل بےمعنی اور خلاف عقل ہے!"

کلیمنٹائن "مین ان سخت کلامون اور عذرات کے سننے کو پہلے ہی سے تیار ہو کے آئی تھی میرے لارڈ سخت کلامون کی تو مجھے پروا نہین ہے باقی رہے عذرات مجھے کُلّی بھروسا ہے کہ انپر مین فتح حاصل کرونگی"

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ ایک خوفناک خیال ڈیوک کے دل مین پیدا ہوا اور ایک سخت جکڑ سے اسکا تمام جسم کانپنے لگا۔ اسکو یاد آیا کہ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ یہ فرانسیسی عورت کسی ایسے بھید سے واقف ہوگئی ہو جسکے علم سے ڈیوک بالکل اسکے بس مین آجائے کیونکہ ایک خاص موقع پر بمقتضاے حالات وقت وہ ایسے ایک مقام پر رہتی تھی جس سے اسکو اس بھید کا معلوم ہوجانا آسان تھا اور اگرچہ اب تک اسکو بالکل یقین تھا کہ اُس ہلاکو سچ کا اُسوقت جبکہ اتفاق سے اُسکا کھلجانا ممکن تھا انکشاف نہین ہوا ہے تاہم اُسنے یہ خیال کرکے کہ یہ اُمیدین جنکو وہ قائم کرتا تھا سب جھوٹی ہین اُسنے مضطرب اور خوف زدہ ہوکے اس خوفناک خیال کو اپنے دل سے نکال ڈالا۔ جب ڈیوک آف بلمانٹ کی نگاہون اور اطوار مین فرانسیسی عورت کو اس اچانک تبدیلی کا پیدا ہوجانا معلوم ہوا تو وہ اس طور پر گویا ہوئی۔

کلیمنٹائن "جو جو باتین اسوقت حضور کے دل مین ہین اور جو جو خیالات حضور کو گذرتے ہین اُنکو مین سمجھتی ہون اور مین صرف اس قدر کہنا کافی سمجھتی ہون

کہ مجھے سب حال معلوم ہی"
یہ سُن کے بدنصیب امیر اعظم ڈگمگاتا ہوا ایک آرام چوکی کی طرف چلا اور اُسپر بیٹھ کے کہنے لگا۔
ڈیوک "وہ سب۔ سب"
لفظ سب کا اعادہ اُسنے غم آلود آواز سے کیا اور خواص کے حیرانی سے بردبار اور متحمل مگر مستقل چہرے کی طرف دیکھا۔
کلیمنٹائن "ہان سب"
یہ کلمات اِس عورت نے بہ آہستگی باوزن آواز سے کہے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ جو نگاہ اُسنے بدنصیب بلمانٹ کے اوپر ڈالی اُسنے اُسکے دماغ کے ساتھ آتش فشان تیر کا کام کیا اور اُسکے دلکو وہ لوہے کی گرم کی ہوئی سُرخ سلاخ کیطرح لگی انتہا درجہ کے اندرونی عذاب وعقوبت کی تلخی مین کانپتے کانپتے رئیس اعظم اس طرح بڑبڑایا۔
ڈیوک آف بلمانٹ "یا میرے خدا۔ یا میرے خدا۔ اب اور کیا کیا نئی مصیبتین میری بُری تقدیر۔ میری بُری تقدیر نے میرے واسطے اپنے ذخیرے مین رکھی ہین لیکن نہیں یہ بات نا ممکن ہی"
کلمات آخری مُنھ سے نکالتے ہوے ڈیوک اپنی کُرسی سے یکایک اُٹھ کھڑا ہوا اور بڑھ کے اُسنے اچانک فرانسیسی عورت کا ہاتھ اِس زور سے پکڑا کہ کچھ عرصہ تک اِسکو اندیشہ رہا کہ کوئی ضرر پہونچایا چاہتا ہی اور پھر دیوانہ پن کے جذبے مین آکر بولا۔
"صاف کہہ ڈال۔ صاف کہہ ڈال۔ اب چھپی چھپی دھمکیون کا کام نہین ہی۔ اب مُندی مُندی تخویفون کا مقام نہین ہی۔ ایسے ایسے شگوفے تو سب چھوڑ سکتے ہین۔ بے عیب سے بے عیب شخص کو بہتان لگاتے ہین۔ کہہ ڈال صاف صاف کہہ ڈال۔ اے جوان عورت۔ کہہ ڈال جو جو تجھے معلوم ہو اور جس سے تو مجھے اپنے بس مین سمجھتی ہی کہہ ڈال"

یہ کہہ کے اُسنے مجنونون کی سی وحشت اور خونخوار چستی سے جسکو دیکھ کے وہ گھبرا گئی اسکی طرف دیکھا۔
لیکن فوراً سنبھل کے اور اتنا بھی قصد نہ کر کے کہ وہ اپنا ہاتھ اُسکی آہنی گرفت سے چھڑا لیتی اُسنے اُسکی وحشیانہ چمکتی ہوئی آنکھون کی طرف پُر معنی و پُر راز نگاہ سے دیکھا اور صاف صاف آہستہ آواز سے کہا۔
کلیمنٹائن "۔ وہ بھید جو آپکی زوجہ نے نیند مین سوتے سوتے بیخبری کی حالت مین ظاہر کر دیا تھا"
ڈیوک آف بلمانٹ "ہاے۔ ہاے۔ جسکا مجھے خوف تھا وہی ہوا"
ڈیوک کے چہرے پر جو مردے کے چہرے کی طرح زرد تھا ہولناک حالت طاری ہوئی اور وہ اپنی کُرسی پر جا گرا۔ اور ادھر کلیمنٹائن کے خط و خال اِس فتح نمایان سے تابان نظر آنے لگے اُسوقت ثابت ہو گیا کہ اب اُسکی فتح و نصرت مین کوئی دقیقہ باقی نہین ہا ہے
کلیمنٹائن کی مندرجۂ ذیل تقریر گو بہت آہستہ اور تُلی ہوئی آواز سے تھی مگر بدنصیب ڈیوک کے کانون کو وہ بہرا کر دینے والے گھنٹون کی آواز سے بھی تیز تر لگی۔ اور اُسکی جھنکار اُسکے دماغ تک پہونچی۔
کلیمنٹائن "اے میرے لارڈ۔ مین نے آپ کے صاحبزادے کو پیار کرنے کی جرأت کی ہے۔ ہان پیار کرنے۔ پرستش کرنے۔ اور عبادت کرنے مین جرأت کی ہے۔ اور اب مجھے یہ ہمت ہوئی ہے کہ مین اُسکی زوجہ بننے کی عزت اور مسرت حاصل کر کے اپنا ارمان نکالون۔ اے میرے لارڈ۔ کیا آپ اِس خیال مین ہونگے کہ مین نے جو یہ تکلیفین کوجوان سینے والی سے اُنکی محبت چھڑانے کے لیے اُٹھائین وہ خاندان بلمانٹ کی ہمدردی یا اُسکے لحاظ و پاس کی وجہ سے تھین۔ نہین۔ میرے لارڈ وہ اسباب جو اُنکی اور اُسکی اُمیدون پر پانی پھیرنے کے باعث ہوے تھے وہ سب خود غرضی اور خود بینی کے اسباب تھے۔ مین تو اُنکو چاہتی تھی اِس لیے مین نے چاہا کہ وہ اور کسی کو نہ چاہین اور اپنی زوجیت مین نہ لائین۔

"اب تک مین نے صبر کیا اور چپ چاپ اسی مجبوب توقع مین بیٹھی رہی کہ جو نقش ورجنیا نے اپنا جمایا ہی وہ رفتہ رفتہ مٹ جائیگا۔ لیکن اس اُمید مین میری غلطی تھی۔ وہ اب بھی اُسکو اُسی جوش سے چاہتے ہین جیسا ہمیشہ سے تھا۔ اور کوئی دن خالی نہین جاتا کہ وہ اپنی ورجنیا کی تلاش مین لندن کے ایک ایک کوچہ مین نہ جاتے ہون۔ اس حماقت کا انسداد ضروریات سے تھا۔ اور ہوا اور میری محبت اور میری بلند نظری کی مرادِ خاطر خواہ پوری ہونی چاہیئے۔ حضور نے میرے مطالبہ کو سماعت فرما لیا ہی۔ اب اسکا جلد ادا کرنا آپ کے اختیار مین ہی۔ اور جن تدبیرون سے مارکوئیس آف آرڈن کو میری خواہشون سے مطلع کرنا اور اُنکو اُنکے مطابق کاربند ہونے کی ترغیب دینا چاہیئے اُن تدبیرون کا بتانا میرا کام نہین ہی۔ مین خوب جانتی ہون کہ جب وہ وقت آئیگا اور آپ سمجھ جائینگے اُسوقت کی کیفیت حضور کو نہایت رنج دیگی۔ اور غالبًا۔ بلکہ بالتحقیق یہ بھی ضرور ہی کہ آپ اپنے بیٹے کے روبرو ہر امر کے اقبال اور تسلیم کر لینے مین مجبور ہو جائینگے اور پھر سوا اِسکے اور کچھ چارہ کار نہ ہوگا کہ آپ پر وہ رحم کرین۔ مگر یہ سب خیالات گو مجکو آپکی ذات کے لحاظ سے انکا افسوس ہی۔ مجھے میرے ارادے سے جواب پکّا ہو گیا ہی کسی طور سے باز نہین رکھ سکتے۔ اسلیے مین ملتمس ہون کہ حضور براہ مہربانی اس معاملے مین تاخیر نہ فرمائین اور بہت جلد اُس سے مارکوئیس آف آرڈن کو مطلع کرین"

جسوقت سے کلیمنٹائن اپنی طول طویل اسپیچ سُنا رہی تھی ڈیوک آف بلمانٹ آرام چوکی پر بیحس وحرکت پڑا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ تعجب سے اُسکا منھ ہی دیکھا کیا اسکی حالت اُس شخص کی سی ہو گئی تھی جسکی نیند مین آنکھین کھُلی رہتی ہون اور دہشتناک خواب دیکھ کے ڈرتا ہو اور اصلیت ایسی معلوم ہوتی ہو گویا اسکا ممکن الوقوع ہونا ہی نہایت ہیبتناک ہی۔ اور تاہم وہ بدنصیب آدمی اپنے دل کو سمجھا نہین سکتا تھا کہ وہ سب خواب وخیال ہی تھا۔

لیکن جب کلیمنٹائن نے اپنی تقریر ختم کی اُسوقت جو ناقابل بیان درد شدید اور جگر سوزی کی اذیت اُسنے پیدا کی وہ ڈیوک آف بلمانٹ کے ستاتے ہوئے خیالات مین

کراہتے سے ظاہر تھی اور ایسا پایا جاتا تھا کہ وہ درد و اذیت کسی بڑے ہی سنگین جرم کی پاداش مین کافی سزا تھی جسکا اُسکے ایمان و یقین کے گرد ہجوم آور ہونا ممکن تھا۔
اِس انتہائی تکلیف دہ اور درد انگیز کیفیت کو دیکھ کے کلیمنٹائن کے دِل پر کچھ بھی اثر نہین ہوا بلکہ اُسنے کمبخت رئیس اعظم پر ایک آخری پُر راز اور ہیبتناک نظر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

چوبیسوان باب

(خانہ برباد قمار باز)

چند منٹ تک بدنصیب ڈیوک آف بلمانٹ اُسی خوف اور حیرانی کی حالت مین رہا جسمین اِسکو فرانسیسی عورت چھوڑ گئی تھی لیکن یکایک کرسی پر سے چونک پڑا اور دو مرتبہ اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا اور انتہائی مایوسی و حرمان مین کہا۔
"یا خدا میرا کیا انجام ہونا ہے۔ مین کیا کرون!"
انتہائی ماندگی اور سُستی اِسکو محسوس ہوئی۔ دماغ پر بوجھ سا معلوم ہونے اور دل کے ڈوبتے جانے کے سبب سے اُسنے خیال کیا کہ اَب گرا۔ اَب گرا۔ غشی کی سی کیفیت پائی گئی۔ کمرہ کی ہوا اسقدر گرم اور بھاری معلوم ہونے لگی کہ برداشت نہین ہوسکتی تھی۔ مگر یہ سَب اُسی کو محسوس ہوتا تھا۔ اَصل کیفیت کمرے مین جیسی تھی ویسی ہی تھی۔ اِس کمرے کی ہوا سے اِسکا دَم گھٹا جاتا تھا اور اِسکو معلوم ہوتا تھا کہ کسی ایسے صندوق مین بند ہے جسمین مرنے کے بَعد اسکو رکھ کے دفن کرتے۔
گھبراہٹ مین اُسنے اپنی ٹوپی اُٹھالی اور گھر سے نکل ہائڈ پارک کی طرف راہی ہوا۔ شام کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے اُسکے تپ زدہ رُخساروں پر پنکھے جھلے اور اِسکو تازگی سی معلوم ہوئی اور پانی کے قریب پہونچ کے ایک تپائی پر منجملہ بہت سی تپائیون کے جو سرپنٹائن کے کنارے درختون کے سایے مین بچھی تھیں بیٹھ گیا۔ یہان پھر اپنے خیالات مین وہ غلطان و پیچان ہوگیا۔ مگر جو جو مشکلات۔ آزار دہ مشکلات اُس کے

خیالات کا اُسوقت موضوع تھین وہ اُلجھی ہوئی پیچک کی طرح جسکا سُلجھنا ناممکن تھا معلوم ہوتی تھین ۔ اپنے بیٹے کو ایک فرانسیسی عورت کی بلند نظری کا شکار بنانا ایک ایسا فعل تھا جسکے ارتکاب یا اقدام مین ڈیوک کو جرأت نہین ہوتی تھی اور اُس عورت کو دھمکانا ڈرانا یا اُسکے ساتھ توہین و حقارت سے پیش آنا ایک ایسی تدبیر تھی جو اُس سے کسیطرح بہ آسانی نہین کیجا سکتی تھی ۔

اپنا عقدہ حل کرنے کے لیے ڈیوک آف بلمانٹ ان خیالات باطل سے بیفائدہ اپنے دماغ کو تکلیف دیتا تھا کہ اسی اثنا مین اُسنے کسی کے پانوٗن کی آہٹ سُنی اور ستارون کی روشنی کا پانی مین عکس پڑنے سے اُسنے دیکھا کہ کوئی آدمی کنارے کے برابر چلا آتا ہے ۔ چند منٹ مین وہ شخص آتے آتے ٹھہر گیا ۔ اپنے بازو اُس نے سرپن ٹائن کی طرف پھیلائے اور ایک مایوسانہ آواز نکالی ۔

دفعتًا ڈیوک پر اسقدر خوف غالب آیا کہ وہ اپنا رنج بھول گیا اور اُس رنج کی یاد اس خوف مین جذب ہوگئی کہ شاید کوئی شخص خودکشی کرنا چاہتا ہے ۔ مگر جون ہی اُسنے چاہا کہ دوڑ کے اجنبی شخص کا بازو پکڑے کہ وہ شخص خود بخود گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ "نہین نہین ۔ یہ مجھ سے نہ ہوسکیگا" اور سیدھا وہ اُس تپائی کی طرف آیا جہان ڈیوک بیٹھا تھا ۔

ڈیوک "اے ناشاد شخص! تو کون ہے اور کیا بے احتیاطی کا کام کیا چاہتا تھا" اسوقت ڈیوک کے بدن مین تکلیف دہ رعشہ پیدا ہوگیا تھا کیونکہ یہ موقع ہی ایسا تھا کہ ایک شخص ڈوب کے اپنی جان دینا چاہتا تھا ۔

ڈیوک کی آواز سُنکے وہ شخص پیچھے ہٹا اور درختون کے سایے مین ایک شخص کو بیٹھا ہوا دیکھ کے اُسنے کہا ۔

اجنبی شخص "اوہ ۔ کیا یہان کوئی موجود ہے"

اسکے بعد وہ فورًا سنبھلا اور سنبھلتے ہی اُسنے اگر بالکل بیباکانہ آواز نہین تو ایک درشت آواز سے کہا ۔

"اگر درحقیقت تم کو میرے ساتھ اصلی ہمدردی ہے۔ کیونکہ مین خیال کرتا ہون کہ جو میرا ارادہ تھا وہ تم جان گئے ہو تو تم میری رفع ضروریات اور حاجت روائی کرنے سے اپنی نیکی ظاہر کر سکتے ہو"۔
جسوقت یہ اجنبی شخص جلدی سے ادھر آ پہونچا تھا اُسوقت ڈیوک اپنی تپائی سے اُٹھ چکا تھا اور جب مذکورہ بالا گفتگو اجنبی شخص کر رہا تھا اُن دونون نے ایک دوسرے کو دیکھا جہان تک مقام کی تاریکی مین یہ دونون ایک دوسرے کو دیکھ سکے اُس سے ڈیوک نے تو دیکھا کہ اسکے سامنے ایک گرانڈیل جوان کھڑا ہے لباس اچھا ہے۔ چہرہ بھی قدرت نے اچھا بنایا ہے لیکن عیاشی کے سبب سے زرد ہو گیا ہے۔ اور اُس شخص کی آنکھین جنمین ایک قسم کی وحشیانہ چمک پائی جاتی تھی۔ اُس رئیس اعظم کے تمام جسم کا جائزہ لیتی ہوئی الماس کی گھنڈی دار سوئی پر جو ستارے کیطرح ڈیوک کے سینے پر اُسکی قمیص مین لگی تھی ٹھہر گئی تھین۔
جوان آدمی کے گفتگو کے حصۂ اخیر کے جواب مین ڈیوک نے کہا۔
ڈیوک "تم چاہتے ہو کہ مین تمھاری ضروریات رفع کرون پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیا کام کرتے ہو"
جوان آدمی "میری کل تاریخ کا خلاصہ پانچ لفظون مین ہو سکتا ہے۔ میری تعلیم بطور ایک شریف زادے کے ہوئی تھی۔ جسکے یہ معنی ہین کہ میرے والدین نے مجھے کوئی پیشہ یا کام نہین سکھایا جو اُنپر فرض تھا۔ اور مجھے کاہلت اور عیش و عشرت مین بسر کرنے دیا جو اُنپر فرض نہ تھا۔ مگر وہ خوش و خرم تھے اور مین ہی اُنکا اکلوتا بیٹا تھا۔ مین سمجھتا ہون کہ یہی وجہ ہوئی جو اُنھون نے مجھے اِس طور پر رکھا۔ قریباً بیس ۲۰ برس کا میرا سن تھا جب اُنکا انتقال ہوا اور سال بھر بعد جب مین سن بلوغ کو پہونچا تو مجھے تین لاکھ روپیہ نقد ترکہ مین ملا۔ اب میرا ستائیس ۲۷ برس کا سن ہے اور چونکہ سب جمع جتھا قمار خانہ کی بھڑ کی نذر ہوئی ایک ادھی بھی پاس نہین رہی تو بیشک اب مین تباہ ہو گیا ہون۔ کہتے ہین کہ افعال کے اقبال سے ارواح کی

بہتری ہوتی ہے۔ اگر یہ مثل سچ ہے تو مجکو اپنی حماقتون کا صاف صاف حال بیان کردینے سے فائدہ حاصل ہونا چاہیئے۔"

ڈیوک "۔ پس ای جوان تم بالکل تباہ وبرباد ہوگئے ہو۔"

کسی غیر معلوم جذبے کی بلا مزاحمت ترغیب سے ڈیوک آف بلمانٹ نے اجنبی شخص کی تاریخ دریافت اور اُسپر غور کرنے کی غرض سے یہ سوال کیا تھا۔

اجنبی شخص (اکھڑ پن سے) "بالکل۔ ای مہربان جناب۔ یا جو آپ ہون۔ ایسا کہ اب نہ رہنے کو مکان ہے۔ اور نہ شام کا کھانا میسر ہے۔ اور مین اس رستے مین یہ قصد مصمم کرکے آیا تھا کہ جو شریف پہلے ملیگا اُسکی کملی کیتھری کرونگا یا ڈوب مرونگا۔ پس ایسا تو کوئی نہین ملا جو لوٹنے کے لائق ہوتا اس لیے قریب تھا کہ مین دوسرا کام کرتا۔ جون ہی وہ نازک موقع آیا کہ خودکشی کے خیال سے میری انسانی سرشت سرکش ہوگئی۔ مین خوش ہون کہ ایسا نہین ہونے پایا اور اب آپ بھی مل گئے ہین۔"

ڈیوک "۔ تو کیا اب تم مجھے لُوٹ لوگے۔"

اُسکی آواز کانپنے لگی۔ مگر ایسا ہرگز نہین تھا کہ بالکل خوف ہی سے کانپتی ہو بلکہ اسکو معلوم ہوگیا تھا۔ اسکی روح کے عمق مین کسی پوشیدہ آواز نے چپکے سے کہدیا تھا کہ شیطان نے اسکو ایک ایسے شخص سے ملادیا ہے جو ٹھیک ٹھیک اُس آلہ کا کام دیگا جسکی بمقتضاے حالات وقت اسکو حد سے زیادہ ضرورت تھی۔ اور اس وجہ سے آواز کانپتی تھی۔

طنز کی آواز سے جسمین وحشیانہ بیفکری اور بے احتیاطی ملی ہوئی تھی اجنبی شخص نے کہا۔

اجنبی شخص "۔ کیا مین پھر تم کو لوٹ لون۔ تمھاری قمیص کی چُنٹون مین ایک ہیرے کا بروچ لگا ہے۔ تمھاری اُنگلی مین انگوٹھی چمک رہی ہے۔ تمھاری گھڑی مین سونے کی زنجیر لگی ہے۔ یہ سب چھوٹی چیزین منھ تک بھری ہوئی تھیلی کی دلیل ہین۔ علاوہ اسکے تم مسن ہو۔ اور تمھارے ہاتھ پانون بھی مضبوط نہین ہین

اور مَین قوی ہیکل جوان ہون۔ اِدھر مَین ہرکیولیز کے برابر طاقت مین ہون تو اُدھر تم ڈِیوس کے برابر دولت مین ہو۔ اور مَین لازرس کا سا محتاج ہون۔ بس اگر تم اپنی ہتھیلی میری نذر کردو تو کبھی نہ کبھی وہ تمھارے کام آرہے گی۔ اور مجھ پانیوالے کو تو وہ اِسوقت تعجبات کے کام کر کے دکھائیگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر تم ہمدرد ہو اِسیقدر دولتمند بھی ہو اِس لیے تم فوراً میری درخواست کی تعمیل کرو۔

جب تک یہ طولانی مکالمہ ہوتا رہا ڈِیوک کو اپنے نئے شناسا کے چال چلن کے اندازہ کرنے کی فرصت ملی۔ زیادہ گوئی۔ شوخ چشمی۔ بے امتیازی۔ قصد مصمم کی درشتی اور وحشیانہ بیفکری۔ یہ سب صفتین اُسمین موجود تھین۔ اور اُسکی آواز اور اطوار سے پایا جاتا تھا کہ یہ تباہی زدہ قمار باز مایوسی اور نااُمیدی کی حالت مین جو چاہتا کر بیٹھتا۔ قصۂ کوتاہ وہ اُن لوگون مین تھا جنکو قمار خانے کی ہوا اور آوارہ لوگون کی صحبت نے خراب کر ڈالا تھا۔ اُسکا جسم اور اُسکی جان دونون نجس اور ناپاک ہو گئے تھے۔ اور چونکہ وہ اپنے بدذات ہمصحبتون کی بدسلوکی سے جنھون نے اُسکو لوٹ لیا تھا جلا بھُنا تھا اس لئے اپنی باری پر وہ خود ہر طرح کی بدذاتی اور شرارت کا کام کرنے کو مستعد اور تیار تھا۔

جسقدر ڈِیوک آف بلمانٹ جوان آدمی کی چال ڈھال سے جو اس طور پر وہ دریافت کرتا تھا زیادہ واقف ہوتا گیا اُسیقدر وہ جذبہ بھی جو اُسکو مجبور کرتا تھا کہ اِس شخص سے جسکو عین موقع اور وقت پر شیطان نے اُس سے ملایا تھا کچھ کام لے مضبوط ہوتا گیا تھا۔ اُسوقت تک جب اتفاقیہ یہ ملاقات ہوگئی تھی ڈِیوک نے ارتکاب جرم کا بھی خیال نہین کیا تھا۔ اُسوقت بھی جب ڈِیوک اُن مشکلات پر غور کرتا تھا جنمین کلیمنٹائن کے حد سے زیادہ غیرواجب مطالبہ کے سبب سے وہ واجب طور پر غلطان و پیچان تھا ایسا خیال اُسکے گوشۂ دماغ مین نہ سمایا تھا لیکن مجسّم بدی نے یہ موقع ضرور پایا تھا کہ برخلاف سابق کے خاص اِسوقت پر وہ ڈِیوک کو اِس بارے مین کامل تک و دو کرنے کے لئے

پھانس لے۔ اور اِس لئے ترغیب اُسکی راہ مین ڈالی گئی۔ قاعدے کی بات ہو کہ کسی دردرسیدہ اور ستمدیدہ دِل مین خیالات کے پورے سِلسلہ کو ایک ہی آن مین بھلی ہی جنگاری بھڑکا دیتی ہی۔ اور جون ہی کسی جُرم کے ارتکاب کا خیال کسی آدمی کے دِل مین آتا ہی اُسکے ساتھ کامیابی کے اتفاقات نزول خطرے کے واقعات اور بچاؤ کے پہلو ایک ہی لحظہ مین ایک ساتھ دِل مین آتے ہین خباثت اور بدذاتی کی اُمیدون کی راہ مین اور تمام اُسکے متعلق حالات کے نشیب و فراز مین اِس سرعت سے خیال دوڑتا ہی جیسے کسی قتل فوری کی خبر تار برقی پر جاتی ہی۔

ڈیوک آف بلمانٹ نے اجنبی آدمی کیطرف دیکھ کے آہستہ سے کہا۔

ڈیوک آف بلمانٹ ”تو بس اب یہ بات ہو کہ جہان مین نے تمھین مدد مطلوبہ دینے سے انکار کیا تم نے فوراً مجھے لوٹ لیا۔ کیون؟“

اجنبی شخص ”دھوکے باز۔ مردم فریب۔ لفندرون۔ حرام زادون نے جب میرے تین لاکھ روپیے لوٹ لیے تو پھر مجکو کیا پس وپیش ہوگا۔ جہان سے اور جس طرح ہو سکیگا مجکو تو اپنے گئے ہوے روپیہ کا ایک حصّہ واپس لینا ہی“

اُن خیالات کے جوش سے جو اُسکے دِلمین پے درپے آتے تھے ڈیوک کانپ رہا تھا کہ اسی حالت مین اُسنے کہا۔

ڈیوک ”تو پھر تم بالکل ہی مایوس ہو اور بیباک ہو“

اجنبی آدمی۔ (طنزاً ہنس کے) ”مایوسی۔ بیباکی۔ جب مین نے تم سے کہا کہ مین نے کل سے ایک نوالہ بھی نہین کھایا ہی اور اپنے مسکن سے نکال دیا گیا ہون بیکس اور بے یار و مددگار ہون۔ اور جو کچھ میرے پاس ہی وہ یہی ہی جو میری پیٹھ پر ہی۔ تو تم خیال کر سکتے ہو کہ جب یہ سب باتین ایک جگہ جمع ہون تو انسان کیونکر نہ مایوس اور بیباک ہوگا۔ لیکن سُنیے حضرت مین آپکا مطلب سمجھ گیا ہون آپ جلدی اور دھکی سے آپ ٹال رہے ہین اور اس اُمید مین ہین کہ کوئی شخص اِس راہ سے گذرے اور آپکو میرے روکنے مین مدد دے اور شاید مجھے حراست مین لیجائے لیکن یہ بات آپ سن رکھین

کہ مجھے ڈوب مرنا منظور ہی مگر قید خانہ جانا منظور نہین ہی۔ اور چونکہ میری حالت بالکل مایوسی کی ہی اس لیے براہِ مہربانی جو آپ نے اپنے دِل مین تجویز کیا ہو وہ کہہ ڈالیئے اور اپنا ارادہ ظاہر کر دیجیئے۔ پہلے تو یہ کہیئے تم خود اپنی تھیلی مجھے دوگے یا مین ہی اُسکو لیلون۔

ڈِیوک۔ (بلا پس و پیش) ”وہ مین تم کو خود خوشی سے دیے دیتا ہون۔ دیکھو وہ کتنی بھاری ہی اسمین صرف پانچ یا چھ سو روپیہ کا معاملہ ہی۔ کچھ اشرفیان ہین۔ کچھ نوٹ ہین

اجنبی شخص (خوشی سے تھیلی لے کے) ”ای نہایت فیاض اور خیرات دینے والے شریف مجھے قسم ہی اپنی عزت کی کہ یہ عطیہ اس قابل ہی کہ اسکا شکریہ ادا کیا جائے لیکن اسمین بھی شک نہین ہی کہ اسقدر زر کثیر جو آپ نے مجھے دے ڈالا وہ بلا وجہ نہین ہی۔ روپیہ وہ شی ہی کہ آپ اسکو محفوظ رکھتے اور بغیر ایک پکر طلر لینے کے ہرگز مجکو نہ دیتے یا تو آپ ایسے فیاض اور دریادِل آدمی ہی ہین یا یہ کہ آپکا کوئی بڑا بھاری مطلب ہی جسکا انجام آپکی مدِ نظر ہی کہیئے کس بات پر اپنی رائے قائم کرون“

ڈِیوک ”پچھلی بات پر قائم کرو اگر کرتے ہو۔ صاف صاف بات یہ ہی کہ مین ایک ایسے شخص کی مدد چاہتا ہون جسکی ایسی حالت ہو کہ وہ روپیہ کی لالچ سے ہر کام کر گذرے دیکھو سوچو ہر کام۔ خواہ کیسا ہی وہ کام بیباکی اور سرفروشی کا اور جرم سے متعلق ہو“

تباہی زدہ جواری ”معاملے کی بات یہ ہی کہ جیسا کام ویسے دام“

ڈِیوک ”بلاشک۔ کیا مین نے تمکو ابھی ابھی اس بات کا یقین نہین دلایا ہی کہ مین کشادہ دِلی سے فیاضی پر اُتارو ہون“

جوان شخص ”بیعانہ تو معقول ہی۔ اور اسکو مین بطور مشتے نمونہ از خروارے سمجھتا ہون مین تمھاری معاملہ داری کے طریقے کو پسند کرتا ہون“

ڈِیوک ”تب تو پھر تم میرا کام کر دینے کو تیار ہو“

جواری ”ہان۔ ہر کام جو آپ کہین لیکن ہان آپکی ان سب تمہیدون سے مین دیکھتا ہون کہ وہ فقط دودھ اور پانی کا کام نہین ہی جسمین میری مدد کی ضرورت ہی شاید اگر میرا قیاس صحیح ہو تو اس معاملے مین مجھے بہ نسبت آسمانی نیلگون رنگت کے

شدنی خون کی رنگت کی جھلک معلوم ہوتی ہے"

ڈیوک ۔خون!"

جوں ہی یہ بدمیں لفظ اُسکے گوش زد ہوا اُسنے چونک کے پھر اُسی کا اعادہ کیا۔ لیکن پھر جلدی سنبھل کے یہ کہا۔

"اور اگر تمھارا قیاس صحیح بھی ہوا تو کیا تمکو کچھ پس وپیش ہوگا"

جوان شخص "نہیں پس وپیش کی کیا بات ہے۔ آئیے اَب مین اپنی لیاقتون کو ایک مختصر جُھنگی کے نرخنامہ کے طور پر بیان کرتا ہون یہ ایک قسم کی قیمتون کی شرح کی درجہ بندی ہے جنکے بدل مین اپنی ذات اپنا جسم اور اپنی جان بیچنے کو تیار ہون سُنیے پہلے شاہراہ عام پر سرقہ بالجبر کی جرأت۔ ایک ہزار روپیہ۔ نقب زنی جہان مکان کی حفاظت پولیس کرتی ہو۔ دو ہزار پانچسو روپیہ گھر جلا دینے والی آتش زنی۔ چار ہزار روپیہ کیونکہ تاوقتیکہ کوئی پولیٹکل مطلب مدنظر نہ ہو یہ ایک بزدلی کا کام ہے۔ قتل طفل چھ ہزار روپیہ۔ جوان آدمی کا قتل۔ آٹھ ہزار روپیہ۔ اور عورت کا قتل۔ دس ہزار روپیہ یہ میری شرح اور شرائط ہین۔ نقد کا معاملہ ہے اُدھار نہیں پہلے لیلونگا پیچھے کام کرونگا کیونکہ مین نہایت ادب سے عرض کرتا ہون کہ اُدھار کام کرنے سے مجھے انکار ہے"

اِس تمام ہولناک خون آلود تفصیل کو سُن کے جو اُسکے نئے شناسا نے بلاتکلف دِل کھول کے بیان کی تھی ڈیوک کانپ گیا اور سرد اور سُن ہوگیا۔ اور پھر مستفسر ہوا۔

ڈیوک "لیکن یہ سَب جو تم بیان کر گئے ہو سچ بھی ہے یا بالکل ژٹل اور مزاح ہے"

پکا بدذات "کیا مین تم سے نہ دریافت کرون کہ آیا جو تم نے کہا ہے وہ سَب سچ ہے یا کیا ہے"

ڈیوک آف بلمانٹ "ہمارے پاس تو ضمانت اور ثبوت دونون موجود ہین کہ مین سچ کہتا ہون یا نہیں۔ اگر سچ نہ کہتا تو مین تمکو اسقدر روپیہ کی تھیلی حوالہ نہ کر دیتا"

جوان آدمی "مین اِس عطیہ کو جو بطور ضمانت ہے قبول کرتا ہون۔ اور اب مطلب کی بات بھی کہیے گا یا نہیں یا ابھی آدھ گھنٹہ تک اور بکواس لگی رہیگی"

ڈیوک "آج کی شب اِس سے زیادہ معاملے کی بات مین نہین کہہ سکتا۔ اور آج ہی معاملہ طے نہین ہو سکتا۔ ایک ہی ہفتہ کے بعد آج ہی کے دِن ہم تم پھر ملینگے اسی جگہ اسی وقت"۔

جواری۔ (اکھڑپن سے) "یعنی جب تم ایک درجن بھر پولیس والون کو اپنے پیچھے پیچھے لاؤ گے۔ مین ایسی آسانی سے گرفتار نہین ہو سکتا ہون"۔

ڈیوک۔ (حقارت سے) "تیری گرفتاری سے میرا کیا فائدہ ہوگا احمق"۔

جوان بد ذات "اور جو لوگ اپنے ہمجنس کو گرفتار کراتے ہین اُس سے کیا فائدہ اُٹھاتے ہین۔ جب دیکھو جب گرفتاریان۔ جہان دیکھو وہان گرفتاریان ہوتی ہی رہتی ہین"۔

رئیس اعظم "سچ ہے۔ مگر اِس بھلی بات چیت مین تم نے گھوڑون کی ٹاپ کا خیال نہین کیا وہ اسی طرف آ رہے ہین اور آ پہونچے ہین سُنو سُنو۔ بیشک وہ پولیس کے سوار ہین جو آ رہے ہین اور اگر اب مین شور کرون تو تم بالضرور گرفتار ہو جاؤ گے۔ مگر مین چُپ رہونگا اور تب تمکو یقین آئیگا کہ میرا ارادہ تم سے بدی کا نہین ہے"۔

جِسوقت خدائی خوار تباہی زدہ جواری نے ڈیوک کی طرف اُسوقت جب وہ آخری فقرہ اپنے کلام کا کہہ رہا تھا اِس نظر سے دیکھا کہ اُسکے بشرے سے اُسکے خیالات دریافت کرے اُسکی آنکھین ایک عجیب چمک سے چمک رہی تھین۔ رئیس اعظم جان گیا کہ اُسکا نیا شناسا اُن خیالات کے تجسس مین ساعی و سرگرم ہے جو اُس کے دِل کے عمیق ترین حصّہ مین جاگزین تھے اِس لیے وہ سائے سے علٰحدہ ہو کے اُجالے مین آ کے کھڑا ہو گیا اور اِس طور پر گویا ہوا۔

ڈیوک "مین تمھاری تحقیقات اور جستجو سے مُنھ نہین چھپاتا ہون کیونکہ میرے ذہن مین بھی وہ بات نہین ہے جسکو تم دغا کہتے ہو۔ جب یہ سب باتین ہمارے تمھارے درمیان مین ہو چکی ہین پھر اندیشہ کِس بات کا ہے"۔

قمار باز "میرا اطمینان ہے۔ اور میرا آپپر بھروسہ ہے"۔

مگر واضح رہے کہ یہ بات جواری نے کہنے کو تو کہی لیکن جب تک وہ ڈیوک کے

پاس رہا اور سوار برابر سے جا رہے تھے تب تک وہ بیچین ہی رہا کیونکہ اُسکے دلمین توچور تھا۔

جیسا کہ ڈیوک نے قیاس کیا تھا وہ دونون پولس ہی کے سوار تھے اور آہستہ آہستہ رُمنے مین ہوتے ہوے کنسنگٹن گارڈنز کو جا رہے تھے۔ اور جب تک وہ سوار بہت دور تک نہ نکل گئے تب تک ڈیوک آف بلمانٹ خاموش ہی رہا اور یہ خاموشی اُسنے اُسوقت سے اختیار کی تھی جب سے سوار قریب سے جا رہے تھے۔

ڈیوک "اب تمکو میرا یقین آیا؟"

اجنبی آدمی "اب سوائے یقین لانے کے مین کیا کہہ سکتا ہون۔ آپنے مجھے نہایت قابل اطمینان کے ثبوت دیا ہی جسکا ایسی صورتون مین دینا ممکن ہی لیکن تاہم مین اس بات کی آپکو اطلاع دینا مناسب سمجھتا ہون کہ جب ہم پھر ملینگے اُسوقت مین دو بھرے ہوے پستول اپنے ساتھ لاؤنگا اور اگر کوئی بات دغا یا فریب کی آپکی نسبت پاؤنگا تو فوراً مین آپکا دماغ گولی سے اُڑا دونگا۔ ایک پستول سے تو مین یہ کام لونگا اور دوسرے پستول سے ایسا ہی دلچسپ کام اگر مین گرفتار ہو جانے کو ہوا تو خاص اپنے واسطے لونگا۔ سچ سچ یہ بات ہی کہ میری حالت مجھے تامل کرنے کی اجازت نہین دیتی اور اس لیے یہ سب ارادہ ہی کہ آپ کے واسطے مین اپنا جسم اور اپنی جان بیچنے کو حاضر ہون۔ علاوہ اسکے مجھے سب سے زیادہ دہشت یہ ہی کہ پولیس کے ناپاک ہاتھ میرے جسم سے مَس نہ کرین۔ اور نیوگیٹ کے قید خانہ کی آب و ہوا تو میرے مزاج کے بالکل ناموافق ہی۔ لیکن آپ سمجھ لیجیے کہ ایسی چھوٹی چھوٹی ضعیف الاعتقادی کی باتین کافی طور پر معافی کے لائق ہین۔"

اس فراٹے کی تقریر کو سُن کے ڈیوک اپنی نفرت کو جو اس شخص کی لچپنے کی باتون اور طراریون سے اور اُسکی آواز اور الفاظ اور طرز و روش سے پیدا ہوئی تھی چھپا نہ سکا اور اُسنے کہا۔

ڈیوک "تم اپنے پستول لیتے آنا۔ تمھاری خوشی۔ آج ہی کے دن ہفتہ بعد

رات کے دس بجے ہم یہان پھر ملینگے "۔
قمار باز "منظور ہی سخی داتا"۔
اسکے بعد ڈیوک اور قمار باز رخصت ہوے۔ اول الذکر اپنے دولتخانہ واقع گروس ونر اسکوئر کی طرف راہی ہوا اور آخر الذکر بہت سی دوزخون مین سے ایک دوزخ کیطرف چلا جسمین سینٹ جیمس کے زری طرہ و بادلہ پوش کثرت سے نظر آتے ہین۔

پچیسوان باب

(ڈیوک کی تدبیرین)

ڈیوک آف بلمانٹ اور خانہ برباد قمار باز کی حسب وعدہ پھر ملاقات ہوئی۔ لیکن ڈیوک نے اپنا ارادہ اور جو کچھ مدنظر تھا تمام وکمال ظاہر نہین کیا تھا اس مرتبہ پہلی دفعہ سے زیادہ ڈیوک نے اپنے نئے شناسا کے دل کی تھاہ لی اور خاطر خواہ نتیجہ نکلا اس مرتبہ ڈیوک نے پانچ سو روپیہ کی ایک اور تھیلی جوان شخص کو دی اور ایک ہفتہ کے بعد پھر ملاقات کا دن مقرر کیا۔ اسکے بعد وہ ایک دوسرے سے جدا ہوے۔ یہ ملاقات کا دوسرا وعدہ بھی وقت مقررہ پر ایفا کیا گیا اور رئیس اعظم نے قمار باز کے چال چلن کا اور زیادہ امتحان لیا اب واقعی اسکو یقین کلی ہو گیا کہ اتفاق یا شیطان کے ذریعہ سے ایسا پکا بدذات اور چھٹا ہوا شریر اسکو ملگیا ہی جو صرف موقع ہی دیکھتا ہی اور ارتکاب جرم کے لیے تیار ہی۔ اس دوسرے وعدے کے جلد وین تباہی زدہ قمار باز کو پانچ سو روپیہ اور انعام مین ملا اور تیسری ملاقات دو ہفتہ گذر جانے کے بعد قرار پائی۔

اس آخری موقع پر جو بات ڈیوک آف بلمانٹ کے دل مین تھی وہ اُسنے جوان آدمی کے سامنے صاف صاف بیان کردی کوئی پردہ نہ رکھا۔ اور جیسی اُسکو اُمید تھی ویسا ہی اُسنے مجوزہ کام کے انجام دینے کے لیے اُسکو تیار و مستعد پایا۔ زرانعام دونون کی رضامندی سے قرار پایا اور ایک حصہ پیشگی بھی دیدیا گیا۔

مابقی انعام کے لیے کچھ اور بند وبست کیا گیا۔ اور اُس ناانصافی کی بابت جسپر کامل غور کر لیا گیا تھا ڈیوک نے اپنے کارپرداز کو پوری پوری ہدایتین دین۔ اس طور پر سب امر طے پا کے وہ دونون پھر ایک دوسرے سے علحدہ ہوے۔

جب کلیمنٹائن نے پہلے پہل اپنی گستاخانہ امیدون کا اظہار جو وہ مارکوِس آف آرڈن کی نسبت رکھتی تھی ڈیوک آف بلمانٹ کے روبرو کیا تھا اُسکو ایک مہینا گذر گیا تھا اس عرصے مین اکثر ڈیوک نے وقتاً فوقتاً جہانتک ممکن ہوا کلیمنٹائن کو ہر طور پر سمجھایا کہ وہ بلند پروازی کے ارادے سے جبسے نوجوان لارڈ اسکا شوہر بننے کے لیے مجبور کیا جاتا باز آئے مگر کوئی فہمائش کارگر نہ ہوئی ڈیوک اپنی استطاعت کے موافق ایک نہایت کثیر رقم روپیہ کی دیتا رہا مگر خواص اِس رشوت سے انکار کرنے مین مستقل اور دوسری شرط کے پورا کرانے کے لیے مصر اور بجد رہی۔ آخر کار جب ڈیوک نے دیکھا کہ خوشامد۔ عاجزی۔ دباغت کسی سے کام نہین نکلتا اور نہ روپیہ کام دیتا ہی کہ اُسکا ارادہ بدل جائے اس لیے اُسنے اپنے دلمین ٹھان لیا کہ وہی آخری درجے کی تدبیر مناسب ہی جسپر اُسنے ایک مہینے تک برابر تکیہ کیا تھا اور سوچ لیا تھا کہ اگر کوئی اور تدبیر کام نہ آئیگی تو مجبوری اِسکے سوا اور کیا چارہ ہوگا پس جو آخری ملاقات ڈیوک کی قمار باز سے ہوئی تھی جبکا اوپر حوالہ ابھی دیا گیا ہی اُسمین سب تجویزین قرار پا گئی تھین۔

اس ملاقات کی صبح کو ڈیوک آف بلمانٹ نے موقع پا کے کلیمنٹائن کو اشارے سے کتب خانے مین بلایا اور جب یہ دونون یکجا ہوے اور کوئی تیسرا شخص وہان موجود نہین تھا تو ڈیوک نے کہا۔

ڈیوک ”یہ اب آخری مرتبہ ہی کہ مین تمھاری خوشامد کرتا ہون اور عاجزی سے کہتا ہون کہ تم مان جاؤ اور اپنی تجویز سے جو میرے بیٹے کو تمام عمر گرفتار رنج و محن رکھیگی اور مجھے دل شکستہ قبر مین بھیجے گی باز آؤ“

فرانسیسی عورت۔ (خفگی سے) ”ای میرے لارڈ۔ یہ آپ کیا فرما رہے ہین

بچون کا کھیل کھیلتے ہین۔ مین حضور کو مہینا بھر سے برابر بار بار یقین دلاتی جاتی ہون کہ جو مین نے اپنے دلمین ٹھان لیا ہی وہ ٹھان لیا ہی"

ڈیوک۔ "لیکن کلیمنٹائن تم جانتی ہو کہ میرا کم نصیب بیٹا کسی اور کو پیار کرتا ہی صبح سے شام تک وہ نوجوان سینے والی کی تلاش مین رہتا ہی۔ یہ تم بخوبی جانتی ہو"

کلیمنٹائن۔ "ای میرے لارڈ۔ یہ بات میرے اختیار کی نہین ہی۔ اس دنیا مین ہمکو سب باتون کے ایک ہی ساتھ حاصل ہو جانے کی توقع نہ رکھنا چاہیے اگر ہماری دلی اور عمدہ ترین اُمیدون کا ایک ہی حصہ حاصل ہو جائے وہی کافی ہی۔ میری تو دلی خواہش یہ ہی کہ میری محبت اور میری بلند نظری ایک ہی وقت اور ایک ہی وسیلے سے کامیاب ہو جاتی۔ لیکن اگر مین آپ کے بیٹے کی محبت حاصل نہ کر سکونگی تاہم مین اُسکے خطاب اور منصب کی شریک تو ہونگی"

ڈیوک۔ "کلیمنٹائن تمھاری شادی کے ساتھ غم توام ہوگا اور چونکہ یہ شادی مارکوئس کی مسرت کو برباد کریگی اسلیے وہ تم سے نفرت کریگا اور تمکو پسند نہ کریگا۔ وہ تمکو ایک بیدرد قاتل جسنے اُسکی اُمیدون کو موت کا صدمہ پہونچایا ہی سمجھے گا"

فرانسیسی عورت۔ "اسکا مجھے افسوس ہی۔ مگر مارکوئس کی بیگم بننا اور اپنے شوہر کے ناپسند ہونا بہ نسبت اسکے کہ لیڈی کی خواص بنی رہون۔ بہتر ہی تلون مزاج آقا یا بی بی کی خفگیان آدمی کہانتک برداشت کرے۔ آئے دن کا جھگڑا"

ڈیوک۔ "ای میڈی موسلی تمھارا ایسا مالک اور ایسی بی بی نہین ہی جو تم پر جبر و قہر کی نظر سے دیکھتی ہو"

کلیمنٹائن۔ "لیکن اگر اسی غریبی کی حالت مین مین پڑی رہونگی اور یہی کار خدمت میرے تعلق رہیگی تو مجھے کبھی نہ کبھی ایسے آقا اور بی بی بھی ملجائینگے"

یہ فقرہ جوان عورت نے آواز اور طریقے کے استقلال اور ثابت قدمی سے کہا۔

ڈیوک (افسوسناک ملامت سے) "میرے بیٹے نے کبھی تم سے کلیمنٹائن کوئی برائی نہین کی ہی اور تم اُسکو دائمی مصیبت مین محبوس رکھوگی"

کلیمنٹائن "وہ اپنے فعل کے مختار رہینگے اور اگر اُنکو اُنکی ورجنیا ملجائے تو اُس سے آشنائی کریں۔ جب تو اُنکی تسکین ہو گی"

ڈیوک "مگر ایسی محبتوں اور دلیلوں سے ایک طرح کی ہیبت ناک سنگدلی پائی جاتی ہے علاوہ اسکے تم خود کچھ کھو کے سیکھو گی کہ خطاب اور دولت حاصل ہونے سے اصلی خوشی حاصل نہین ہوتی مجھی کو دیکھو کلیمنٹائن بتاؤ مین خوش ہون"

آخری فقرہ اُسنے رنج و ملال سے کہا اور فرانسیسی عورت کے خوبصورت مگر مستقل چہرے کی طرف دیکھا۔

کلیمنٹائن۔ (بیتابی اور بصبیری کا طریقہ اور آواز اختیار کر کے) "یہ سب باتین تو مجھ سے متعلق ہین نا حضور۔ پس اس امر مین بحث ہی بیجا ہے۔ ہم بار بار اسی زمین پر چلتے ہین جسپر چل چکے ہین پہلے بھی ایک موقع پر حضور نے اسی قسم کی دلیلین کی تھین اور مین نے بھی اسی قسم کے جواب دیے تھے۔ دنیا بھر کی کج بحثیان حجتین۔ التجائین۔ منتین۔ گلے۔ شکایتین۔ میرے عزم بالجزم کو جنبش نہین دسکتی ہین۔ مین اپنے ارادے پر ثابت قدم ہون اور میرے لیے یہی کافی ہے۔ لیکن اب زیادہ توقف کی مین روادار نہین ہوسکتی۔ جب مین نے پہلے اپنی آرزو کا اظہار حضور سے کیا تھا۔ اُسکو پورا پورا ایک مہینا گذر گیا ہے اور اب تک مارکوئس آف آرڈن ان سب باتون سے بیخبر ہین۔ اس بارے مین اُنسے گفتگو کرنے کا حضور کا کب تک ارادہ ہے"

ڈیوک۔ (نہایت غضبناک ہو کے) "سنو مین کیا کہتا ہون۔ ادھر دیکھو کلیمنٹائن مین بھی اس توقف سے اُتنا ہی تنگ آگیا ہون جتنی تم دق ہو گئی ہو۔ لیکن میرے تنگ آنے کی اور وجہ ہے اور تمھاری وقت کی دوسری وجہ ہے۔ تم اس سلسلہ مین داخل ہونے کی آرزومند ہو جسکو تم سمجھتی ہو کہ تمھاری مسرت کا باعث ہو گا حالانکہ مین اس کمبخت وقت کے آنے مین دیر لگاتے لگاتے بیمار ہو گیا ہون جو خوفناک بھتنے کی طرح دور سے بڑا اور دھندلا دکھائی دیتا ہے۔ اگر میرے لیے کچھ بُرا ہونا بدا ہے تو مجھے کچھ تردد نہین ہے۔ مین اپنے مصائب کے مقابل سینہ سپر رہونگا صاف صاف

بات یہ ہی کہ اَب مَین اِن اذیت دہ اور مذبذب باتون کی برداشت نہین کرسکتا اور صِرف اِس نظر سے کہ مَین تمھارا قطعی ارادہ سُن لون مین نے تم کو ابھی یہان آنے کا اشارہ کیا تھا "

کلیمنٹائن " اور اُس قطعی ارادے سے حضور پہلے ہی واقف ہین بلکہ سچ تو یہ ہی کہ وہ آپ کو عرصے سے معلوم ہی ۔ باقی رہین مذبذب باتین سو یہ باتین بھی آپ ہی کی ایجاد ہین ۔ اور توقف کو جو کہا جاتا ہی کہ حضور کو ایذارسان ہی سو یہ بھی آپ ہی کے اختیار مین ہی اگر آپ چاہین توقف نہ ہونے دین ۔ چوبیس ہی گھنٹے مین تو کل کاربرآری ہوسکتی ہی "

ڈیوک " ایسا ہی ہوگا میڈی مُوسلی ۔ ایسا ہی ہوگا ۔ تم سنگدل اور بیرحم ہو مَین ہی ہار مانونگا تمھاری ہی جیت سہی ۔ تم اِس عظیم قربانی کے جبراً حاصل کرنے کو ثابت قدم ہو جسکو بلمانٹ کا گھرانا تمھاری بلند نظری کو حوالہ کرنے کے قریب ہی ۔ مین اُس قربانی کے انجام کی اجازت دینے کو دلیر ہون "

کلیمنٹائن " مَین خوش ہون کہ اَب حضور نے معقول بات فرمائی ۔ آخرکار معلوم ہوتا ہی کہ اَب تصفیۂ معاملے کے قریب قریب ہم آچلے ہین ۔ مارکوئس آف آرڈن کو حضور اِس خبر سے کب مطلع فرماَینگے "

اِس کلام سے کلیمنٹائن کی آواز مین بھدّے پن کی فتحیابی معلوم ہوتی تھی ۔

ڈیوک " آج ہی صبح کو "

کلیمنٹائن " اور عقد "

ڈیوک " چوبیس گھنٹے کے اندر ہوجائیگا ۔ اَب یہان سے تم جاؤ اور جب تم کو معلوم ہوجائے کہ میری اور مارکوئس آف آرڈن کی ملاقات ختم ہوچکی ہے اُسوقت تم پھر آنا کسی آدمی سے کہدو کہ مَین مارکوئس آف آرڈن سے کچھ کہنا چاہتا ہون جلد آئین "

کلیمنٹائن " بہت خوب میرے لارڈ "

یہ کہہ کے فرانسیسی عورت ہنستی اور مسکراتی ہوئی کتب خانہ سے باہر نکلی۔ چند لحظہ کے بعد مارکوئیس آف آرڈن آیا اور ڈیوک نے بیٹھنے کو کہہ کے حسب ذیل کلام کیا۔

ڈیوک "اے میرے پیارے بیٹے چند مہینے سے تمھارا بدلا ہوا حال دیکھ کے میرا دل نہایت مغموم و ملول رہتا ہے۔ ابتک اس بارے مین مین نے تم سے کوئی بات نہین کہی در گذر کرتا رہا لیکن اب مجھے زیادہ غم برداشت کرنے کی تاب و طاقت نہین ہے۔ کیا کوئی پوشیدہ راز ہے جسکے سبب سے تمھارا یہ حزن و ملال ہے۔ کیا وجہ ہے کہ تم اپنے باپ سے اپنا حال نہین کہتے کیا تمکو اسکا اعتبار نہین ہے"

یہ سُن کے مارکوئیس کرسی پر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈیوک کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکے لبون کے پاس لیگیا اور اسکو بوسہ دیا اور کہا۔

چارلس "اے میرے پیارے باپ مین کمال انکسار اور عبودیت سے گذارش کرتا ہون کہ اگر مین نے آپ سے اپنے ایک راز کو چھپایا اسکی وجہ سے آپ مجھے سرزنش نہ کیجیے لیکن مین جانتا ہون کہ اسکے افشا سے صرف ناراضی"

ڈیوک "بس اے چارلس اگر مین اپنے قیاس کو ظاہر کرون تو مین کہہ سکتا ہون کہ تم نے کوئی گرویدگی۔ شاید کوئی تعلق۔ پیدا کیا ہے جسکے بیان کرنے سے تمکو شرم اور حیا آتی ہے اور تم نادم ہو"

چارلس۔ "ہان گرویدگی ضرور ہے مگر تعلق کچھ نہین ہے"

نوجوان رئیس اعظم نے یہ کہا اور اسکے بعد ہی زیادہ محبت آمود اور خوشی کی آواز سے یہ بھی کہا۔

"لیکن مین یہ نہین کہہ سکتا کہ ایک نیکبخت۔ نیکذات۔ پارسا۔ پاکدامن۔ دلربا۔ نوجوان لیڈی کے چاہنے سے مین شرمندہ اور نادم کیونکر ہو سکتا ہون صرف اس وجہ سے کہ وہ غریب ہے اور عالیشان ذی منصب امرا اور رؤسا کے بھیڑ کیلیے جلسون اور محفلون مین اسکو بار نہین ہے"

ڈیوک اِس مقام پر انجان بن گیا اور اُس محبت کے معاملے سے ایسی کامل اور پوری لاعلمی ظاہر کی جسکی روز بہ ترقی کے انسداد مین وہ خود ساعی ہوا تھا یا یون کہو کہ جسمین اُسکی کارپرداز عورت بیرحمی اور سنگدلی سے خلل انداز ہوئی تھی - ہان ایسی کامل طور پر نادانستگی ظاہر کی کہ بناوٹ ثابت نہ ہونے پائی اور یہ دریافت کیا -

ڈیوک "اے میرے پیارے بیٹے وہ کون ہے!"

چارلس (غمناک آواز سے) "اے باپ اُس شخص کی نسبت جسکو مین پیار کرتا ہون آپکو کسی قسم کی اطلاع دینے سے کوئی فائدہ متصور نہین ہے - مجھے فکر یہ ہے کہ وہ میرے ہاتھ سے نکل گئی ہے - مین نے جو کوششین اُسکے مکان مسکونہ کی تلاش مین کین وہ سب برباد گئین - اور کئی مہینے سے تو مجھے معلوم ہی نہین کہ آیا وہ اِس پردۂ دُنیا کے ساکنون مین ہے بھی یا نہین ہے!"

اِس گفتگو کے وقت نوجوان رئیس اعظم کی آنکھون سے جوے اشک جاری تھی -

ڈیوک "تم کو اِس جذبہ کے دبانے اور اِس محبّت کے فرو کرنے مین جو تم کو ایسے شخص سے پیدا ہوئی ہے جسکی نسبت تمھارا خود اقبال ہے کہ وہ نہ تو مالدار ہے اور نہ خاندانی ہے کوشش کرنی چاہیے!!"

یہ کہہ کے مغرور و متکبر ڈیوک آف بلمانٹ نے جیسا باپ کو ایسی حالت مین واجب و لازم ہے اِس بارے مین بطور مناسب اپنے بیٹے کو نصیحتین کین لیکن چارلس نے نہین سُنین نوجوان رئیس اعظم اپنے رنج اور خیالات مین گرفتار تھا اور قریب گھنٹہ بھر تک وہ رہا اور قریب تھا کہ اب اپنے باپ کے سامنے سے چلا جائے - مگر باپ نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا -

ڈیوک "اے میرے پیارے بیٹے تمھارا یہ رنج و غم جو تم کو گھلائے ڈالتا ہے مجھ سے دیکھا نہین جاتا!!"

مارکوئس آف آرڈن :- ای باپ مین آپکی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہون لیکن جب تک مین اپنی ورجینیا کو نہ ڈھونڈھ لونگا - کیونکہ یہی اُسکا نام ہے مجھے چین نہ آئیگا اب مجھے کبھی خوشی حاصل نہ ہوگی - دُنیا مین جو بہتری کی اُمیدین مجھے ہین اُنکی بیخ وبُن مین زہر ملجائیگا - اور مجھے کچھ پروا نہین ہے کہ کسقدر جلد مین تیرہ وتار قبر مین جاؤن "

ڈیوک :- چارلس اگر ایسی باتین کروگے تو مین سڑی ہوجاؤنگا اور میرا کلیجہ پھٹ جائیگا - مہربانی سے ایک بات میری مانوگے "

نوجوان رئیس اعظم کے دل پر اسکے باپ کی اس محبت نما ہمدردی کا بہت بڑا اثر ہوا اور اُسنے جواب دیا -

چارلس :- بالضرور - میرے پیارے باپ جو ارشاد ہوگا بجالاؤنگا - وہ کون بات ہے جس سے مین آپکو خوش کرسکتا ہون "

ڈیوک :- وہ یہ بات ہے کہ تفریح حاصل کرو تاکہ تمھارا دل جو آٹھون پہر اس بدبخت محبت کے خیال مین رہتا ہے کچھ تو بہلے اور اُس خیال کو چھوڑے - آج میرے پرانے دوست لارڈ مرٹن نے میری دعوت کی ہے شام کو کھانا وہین ہوگا بس تمکو میرے ساتھ چلنا ہوگا - مین تمھارا منتظر رہونگا "

چارلس :- بہتر ہے - میرے پیارے باپ مین حاضر ہون جب آپ اپنے دل سے فرماتے ہین تو مجھے کب انکار ہوسکتا ہے - مین جانتا ہون کہ آپکو خوش کرنے کا میرا کوئی حق نہین ہے گو مین خود مصیبت زدہ رنج وآلام کشیدہ ہون "

ڈیوک - (تسکین دے کے) بھلے دن آنے کی اُمید رکھو چارلس بہرحال تم نے آج شب کو تفریح حاصل کرنے کا وعدہ کیا ہے - لیڈی مرٹن نے بعد جلسہ طعام تقریب سوریٰ کا انتظام کیا ہے - اِس لیے ہم لوگون کو شام کی پوری پوشاک پہن کے چلنا چاہیے سات بجے میرے ساتھ چلنے کو تم تیار رہنا "

چارلس :- مین ٹھیک وقت پر تیار رہونگا "

اسکے بعد مارکوئس آف آرڈن کتب خانہ سے چلا گیا اور پاؤ گھنٹہ کے بعد کلیمنٹائن ڈیوک کے سامنے پھر آموجود ہوئی۔

ڈیوک (انتہا کی سنجیدگی اطوار اور تحمل سے) "میڈی موسلی سب باتین طے ہوگئی ہین۔ میرے بیٹے نے اپنے باپ کی عزت بچانے کو اپنی ذات کو قربانی کرنیکی رضامندی ظاہر کی ہے"

کلیمنٹائن (غیر معمولی شوق کی آواز سے) "کیا بات ہے۔ آخر امیر ہین۔ شریف ہین اور اس خاص وجہ سے مین انکو اور زیادہ چاہنے لگی ہون لیکن عقد کب ہونیوالا ہے اور حضور نے کیا انتظام فرمایا ہے"

ڈیوک نے ایسی روکھی اور افسردہ دلی کی آواز بنائی گویا وہ کسی ایسے مضمون پر گفتگو کرنے کو ہے جسکو وہ کبر و نخوت سے بیان کرتا تاہم اس مضمون سے اسکے دل مین انتہا کا درد پیدا ہوا تھا جب اسنے یہ کہا۔

ڈیوک "دیکھو کچھ دیر ادھر متوجہ ہوکے سنو ایسا خیال کسی کو نہ ہونا چاہیئے کہ مین جو خاندان عظیم بلمانٹ کا سردار ہون کسی طرح اس تعلق کا محرک ہوا ہون اور رضامندی ظاہر کرنا تو بہت بعید سمجھنا چاہیئے۔ کل الزام میرے بیٹے ہی کو دینا ضرور ہے۔ اور اس لیے یہ معاملہ اس طور پر متصور ہونا چاہیئے جیسا کوئی بیٹا گھر سے بھاگ جاتا ہے اور اپنی مرضی سے جہان چاہتا ہے شادی کرلیتا ہے۔ چند مہینے تک تو مین تم کو اور اسکو دونون کو مکان مین نہ آنے دونگا لیکن انجام کار مین دونون کا قصور معاف کردونگا"

کلیمنٹائن نے یہ خیال کرکے کہ بنظر بمقتضاے وقت ایسا ہی ہونا مناسب تھا اس انتظام کو معقول اور صحیح سمجھا اور یہ کہا۔

کلیمنٹائن "یہ انتظام حضور نے دُنیا کے دستور کا لحاظ فرما کے نہایت دور اندیشی سے مدبرانہ فرمایا ہے"

ڈیوک "آج شام کو میری اور مارکوئس آف آرڈن کی لارڈ مرٹن کے ہان

دعوت ہی میرا بیٹا یہ دعوت ہرگز قبول نہ کرتا تھا کیونکہ تم جانتی ہو چند روز سے وہ کسی دعوت یا جلسہ مین نہین جاتا ہی۔ مگر لارڈ مرٹن کے ہان آج شام کو وہ جائیگا تاکہ اُسکو اُس کام کے انجام کا مناسب موقع ملے جسکو پیچھے دنیا خواہ مخواہ یہی خیال کریگی کہ تمھارے اور اُسکے درمیان اسکا پہلے سے مشورہ ہو گیا ہوگا"

کلیمنٹائن۔ مین سمجھ گئی۔ میرے لارڈ۔ ہان آگے فرمائیے"

ڈیوک "ٹھیک دس بجے رات کو میرا بیٹا جلسہ سے کچھ بہانا کرکے یا یون ہی ٹلجائیگا تم شاید جانتی ہوگی کہ لارڈ مرٹن کی دولتسرا پارک لین مین گروس ونر پھاٹک کے قریب ہی پس دس بجے کے بعد سے چند منٹ کے لیے تم کو اُس مقام پر موجود رہنا چاہیئے۔ اور چونکہ رات اندھیری ہی چاند دیر مین نکلیگا وہ اپنا نام اُس عورت کو جو اُسکو ٹوکیگی چارلس بتائیگا اور تم سے جو وہ پوچھے تو تم اپنا نام کلیمنٹائن بتانا۔ پھر وہ تم کو وہان سے جلد جلد اُس مقام پر لیجائیگا جہان ڈاک گاڑی تیار رہیگی کہ وہ تم دونون کو سوار کرکے کسی قصبہ مین جہان عبادت خانہ ہو لیجائیگی۔ وہان پہونچ کے کل صبح نکاح کے لیے خاص لیسنس ملسکتا ہی۔ اِس انتظام سے تم راضی ہو"

کلیمنٹائن "بالکل۔ میرے لارڈ"

اِسکے بعد فرانسیسی عورت نے لحظہ بھر توقف کیا اور اِس عرصہ مین اُس کے نازوکرشمہ نے یہ سمجھایا کہ اُسنے ڈیوک کیطرف مخاطب ہو کے کہا۔

"باوجود اِس سب انتظام کے مجھے زیادہ تر مسرت ہوتی اگر یہ راز اِس قدر مخفی نہ رکھا جاتا کیونکہ اِس انتظام سے میرے پاس دُلھن کا جامہ تو نہ ہوگا۔ اور نہ جواہرات کا زیور ہوگا۔ جبکہ عالیجناب مارکوئس آف آرڈن اپنی پوری پوشاک پہنے ہونگے کیونکہ وہ لارڈ مرٹن کی دعوت مین وہی لباس پہن کے جائینگے"

ڈیوک "کیا تم میری بیٹیون مین سے ایک کی پوشاک جو تقریب دعوت بال پہنی جاتی ہی نہین پہن سکتی ہو۔ باقی رہا جواہرات کا زیور۔ اگر اِس موقع کیلیے تم کو درحقیقت ایسے زیورون کی ضرورت ہی تو کیا تم بیگم صاحب کا زیور بطور مستعار

نہین سے سکتی ہو۔ مین سمجھتا ہون کہ اُنکے توشک خانہ اور صندوقچون تک تمھارا دخل اور رسائی ہے۔"

کلیمنٹائن۔ (رُک کے) "ہان حضور ہے تو مگر کیا یہ کارروائیان میری نسبت مثل سرقہ ہاے خفیہ کے تو تخیل نہ ہونگی۔"

ڈیوک "ہم کیا اُس عورت پر مقدمہ قائم کرینگے اور اُسکو سزا دلائینگے جسکو میرا بیٹا اپنی بی بی بنائیگا۔ اور کیا ہم دُنیا بھر مین کوئی ایسی بات کہتے پھرین گے جس سے اُسکی بیعزتی اور توہین ہو۔ خواہ کتنا ہی ہم اِس غیر واجب اور نامناسب تعلق کا رنج و افسوس کرین مگر کوئی اور بات نہ ہونے پائیگی۔ علاوہ اِسکے سب باتوں سے قطع نظر کرو۔ کیا مین پھر بھی تمھارے اختیار اور بس مین نہین ہون۔"

فرانسیسی عورت "ہان یہ تو صحیح ہے مگر آپ کو بھی تو ہر طرح سے مجھے چھپانا چاہیئے۔ خیر میرے لارڈ۔ مین آپ کے ایماکے بموجب سب کام کرونگی اور مین اسوقت خدا کو گواہ دیتی ہون اور قسم کھاتی ہون کہ جب حضور میرے ساتھ صدق دل اور خلوص عنایت سے پیش آئے ہین تو آپ کا راز بھی میرے سینے مین ہمیشہ کیلیے مقفل رہیگا"

ڈیوک "ممکن ہی نہین کہ تمھارا کچھ بھی فائدہ اُس شخص کے باپ کی بیعزتی سے ہو جو جلد تمھارا شوہر ہو جائیگا۔ اور اَب ہم دونون نے سب باتین بخوبی سمجھ بوجھ لی ہین سب ہمارا انتظام پختہ ہو گیا۔ اور تم آج رات کو دس بجے کے چند منٹ بعد گروس وِنر پھاٹک کے قریب ہی موجود رہنا۔"

کلیمنٹائن "مین عین وقت پر وہان موجود ہونگی۔ میرے لارڈ۔"

یہ جواب دے کے فرانسیسی عورت کا خوشی سے دل دھڑکنے لگا اور وہ شادان و فرحان ڈیوک کے پاس سے چلی گئی۔

چھبیسوان باب

(ہائیڈ پارک)

رات بہت اندھیری تھی۔ اور حالانکہ سال کا بہت زیادہ حصہ نہین گذر گیا تھا

صرف ستمبر کا مہینا شروع ہوا تھا تاہم آسمان پر ابر کے سیاہ سیاہ ٹکڑے ایسے محیط تھے اور ہوا ایسی سرد اور ناگوار چلتی تھی گویا بہار کا نفیس موسم جاڑے کے سخت موسم سے مغلوب ہوگیا تھا۔ چاند ابھی نہین چڑھا تھا۔ اور کالے کالے بڑے بڑے گگاروں کے مانند ابر غلیظ کے ٹکون سے جو آسمان کی عالیشان محراب کے نیچے کا پیڑ بنے ہوے تھے۔ ستارے اندھیرے مین ہو گئے تھے۔ درختون کی شاخین زور زور سے جھومتی تھین اور پتے کھڑ کھڑاتے تھے لمپون کی لوین ایسی لرزتی تھین کہ بجھنے کے قریب ہو جاتی تھین۔ غرضکہ وہ رات طوفان عظیم کی رات تھی اور طبعیت کے نہایت ناموافق تھی۔

جون ہی میڈی موسلی کلیمنٹائن سب سے نزدیک بازار سے نکل کے گروس ونرپھاٹک کے قریب جو ہائیڈ پارک مین جانے کی راہ ہو ٹھہری سٹ اینڈ کے گھنٹون سے دس بجنے کی آواز آئی۔ جو لباس وہ پہنے تھی وہ اس رات کے موسم کے خلاف تھا لیکن اسکی خود پسندی سردی اور گٹھیا کے خوف پر بھی غالب تھی اور بارش اور پاؤن بھیگ جانے کی دہشت سے اُسکی عشوہ گری بالاتر تھی۔ ڈیوک آف بلمانٹ کے مشورے کے بموجب اُسنے لیڈی میری ملکومب کے لباسون مین سے ایک شام کا لباس چرا لیا تھا اور اسی طور پر موقع پاکے اُسنے ڈچز آف بلمانٹ کے جواہرات کا صندوقچہ بھی اپنے استعمال کے لیے لے لیا تھا۔ یہ صندوقچہ وہ اپنی شال کے نیچے دبائے ایسی تدبیر سے قصر ڈیوک کے باہر نکل گئی کہ کسی نے اسکو نہ دیکھا اور بوقت معینہ گروس ونرپھاٹک پر پہونچ گئی۔

انتظار بھی اُسکو زیادہ دیر تک نہ کرنا پڑا کیونکہ پانچ منٹ بھی گذرنے نہ پائے تھے کہ ایک آدمی سر سے پاؤن تک بڑا بھاری لبادہ لپیٹے چارون طرف کی تاریکی مین سے نکلتا ہوا اُسکو نظر آیا۔ جسوقت اس شخص نے ایک عورت کو آہستہ آہستہ اُس مقام پر ٹہلتے ہوے دیکھا وہ ٹھٹک گیا لیکن فوراً ایسی عورت کو اُسکا قد و قامت اور طریقہ و انداز دیکھ کے فوراً یقین ہو گیا کہ وہ سوائے مارکوئس آف آرڈن کے

کوئی اور نہین ہے اور وہ سیدھی اُسی طرف کو چلی جہان وہ ٹھہر گیا تھا۔
ایک نے کہا "چارلس"!
دوسرے نے جواب دیا "کلیمنٹائن"!
اسکے بعد لبادہ پوش جوان نے فرانسیسی عورت کا ہاتھ لے کے اپنے بازو کے نیچے دبا لیا اور رمنے کی سڑک کو کاٹ کے احاطہ کے مرغزار مین سے اسکو لیچلا۔
چند منٹ تک وہ برابر بڑھی چلی گئی اور ایک بات بھی اس عرصے مین نہین کی کلیمنٹائن نے خیال کیا کہ مارکوئس بڑا مغرور ہے اور ناراضی سے غصے مین ہے اور اسکو اس لائق نہین سمجھتا کہ اُس سے دوستانہ بے تکلفی کی باتین کرے۔ بالعکس اسکے خود اسکا ذاتی گھمنڈ مانع ہوا کہ وہی اپنی طرف سے کلام شروع کرتی لیکن آخر کار یہ طول طویل خاموشی رات کا اندھیرا۔ اور ایسا مقام جہان کسی کی آمد و رفت تک نہین تھی ایذا رسان اور گھبراہٹ پیدا کرنے والا معلوم ہوا آہستہ آہستہ جوان عورت کے دل مین ہونے والی برائی کا خیال گذرا اور یہ خیال اس ٹھنڈک سے اُسکی ہڈیون کے گودے تک پہونچا جو ٹھنڈک رات کی ہوا سے بھی زیادہ تر متلاشی تھی۔
ڈاک گاڑی کہان ہے۔ اور ہم کدھر جا رہے ہین"! یہ سوال پوچھنے کا اُسکا ارادہ ہوا۔ مگر اس شدت کی سرد مہری۔ اُس سنجیدگی اور اس انتہائی چپانے جو اُسکے ساتھی نے اختیار کی تھی اُسکو سہما دیا اور وہ رعب مین آگئی۔ اب یہ اُسکا زخم خوردہ گھمنڈ نہین تھا جسنے پہلے اسکے لبون پر مہر سکوت لگا دی تھی۔ یہ اب بے یقینی اضطراب اور حول دل کی حالت تھی جو لحظہ بہ لحظہ بڑھتی جاتی تھی اور برداشت نہین ہوسکتی تھی۔ آخر کار اس اُمید مین کہ جو کچھ اُسکے دل مین گذرتا ہوگا وہ اسکے بشرے سے اس اندھیری رات ہی مین پاجائیگی اُسنے آہستگی اور پوشیدگی سے اپنی آنکھین اُسکے چہرے کی طرف اُٹھائین لیکن لبادے کا گریبان گلے کے پاس بہت اونچا تھا اور اُسکی اُلٹی ہوئی ٹوپی اسقدر پیچھے کی طرف پھیلی ہوئی تھی کہ

اُسکے چہرے کے خط و خال تک اِسکو نظر نہ آئے بشرہ کی کیفیت تو ایسے وقت دریافت کرلینا محال تھا۔ البتہ ٹوپی کے کنارے کے نیچے سے اُسکی آنکھیں بدشگونی کی چمک اِس عورت کے چہرے پر ڈالتی ہوئی چمکتی نظر آتی تھین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی رینگتا ہوا کیڑا اجھاڑی کے اندھیرے مین آنکھین نکال نکال کے دیکھ رہا ہو یا یہ کہ کوئی شیر اپنی تیرہ و تار ماند کے نکاس پر بیٹھا ہوا اپنی آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھتا ہو۔

اَب ایک ایسا خوف اسپر طاری ہوا جسکی ماہیت ایسی نہین تھی جو معلوم نہ ہو سکے۔ بلکہ بخوبی اُسکی تشخیص ہوسکتی تھی اور اگرچہ وہ بڑی دلیر بڑی دِل کی مضبوط بڑی جانباز تھی لیکن تنہائی کے سبب اور اُسوقت کی خطرناک حالت دیکھ کے اُسکو سوا کانپنے کے چارہ نہ تھا۔ اِس اندھیری کالی ڈرانے والی رات کو اور اُس جوان آدمی کے ساتھ جسکو (اپنی دانست مین) اُسنے بڑی کوشش سے مجبور کیا تھا کہ اُسکو اپنی زوجیت مین قبول کرے اور جو اگر چاہتا اُسیوقت اپنا بدلہ لیتا اور اُس سے چھٹی پاتا۔ اِسوقت وہ رمنے مین چل رہی تھی۔ کیونکر ممکن تھا کہ چوری کا لباس پہنے ہوے اور مسروقہ جواہرات کا صندوقچہ ہاتھ مین لیے ہوے ایسے ایسے خیالات کے اثر سے اُسکی قوت تمیز آسودہ رہتی۔ کیونکر ممکن تھا کہ وہ اِس خوف مین جو بمنزلہ وہمی دھوکے اور مغالطے کے جسکو اِسکی خیالی تیزی نے پیدا کیا تھا بڑھتا جاتا تھا اپنے ساتھی کی بدیمن خاموشی سے زشت سیاہ ترین اور نہایت پُر دغا و فریب فعل کے اپنی نسبت کیے جانے کا اندیشہ نہ کرتی۔ تاہم اُسکو واپس چلے جانے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ یہ طاقت تھی کہ آگے بڑھے اور نہ یہ اختیار تھا کہ ایک لفظ۔ ایک کلمہ سوال یا شکایت یا خوشامد کا زبان سے نکالتی۔ وہ اِسطور پر چل رہی تھی جیسا کوئی خواب مین چلتا ہو۔

اُسوقت سے جب وہ گروس وِنرچاٹک کے پاس ملی تھی اَب تک دس منٹ گذر گئے تھے کہ اِس عرصے مین جلد جلد رمنے مین قدم بڑھائے ہوے

وہ چلی جاتی تھی اور جس سُرعت سے وہ چل رہی تھی اُسی سرعت سے مختلف خیالات اور محسوسات اُس جوان فرانسیسی عورت پر حاوی ہوتے جاتے تھے اُسنے سوچا کہ جس شادی کی ابتدا ایسی ملال انگیز فالون سے ہوئی ہے اُس کے ہو جانے کے بعد کی زندگی کس حسرت اور مصیبت سے کٹے گی اور کس درد والم سے ختم ہوگی۔ مگر آہ۔ کیا ہو اگر عقد ہی ہونے نہ پائے۔ اور کیا ہو اگر وہی شخص جسکے بازو پر وہ اب جھکی ہوئی تھی شیطانی اطوار اور شرارت سے اپنے دل مین اُسکے قتل کا ارادہ یہان۔ وہان کہین رکھتا ہو۔ آہ جب یہ خیال اُسکے دماغ مین ایک ایک منٹ مین دس دس بار آنے لگے اُسوقت کیسی مہلک اور بدن ٹھنڈا کر دینے والی تھرتھراہٹ اور کپکپاہٹ اُسکے تمام بدن مین پیدا ہو گئی تھی۔

پھر اُسنے چوری سے اپنے ساتھی کے مُنھ کی طرف نگاہ کی مگر پھر بھی وہ تاریکی مین لپٹا ہوا تھا اور آنکھین ایسی چمک رہی تھین جیسے آسمان پر جب ابر چھایا رہتا ہے اور بجلی کڑکتی ہے نحس ستارے نظر آتے ہین۔ دائین طرف نگاہ کرنے سے رمنے کے شمالی جانب سڑک پر کے مکانات مین روشنی معلوم ہوتی تھی۔ بائین طرف دیکھنے سے نائٹ کے پل پر لمپ دُھندلے جلتے دکھائی دیتے تھے سامنے نگاہ اُٹھانے سے کسی قدر فاصلے پر اونچے اونچے درخت اُس تیرگی مین ایسے نظر آتے تھے گویا قد آور اور گرانڈیل آسیب اور بھوت کھڑے ہین۔ ہوا کے زناٹے اور جھونکون کے سوا جو بڑے بڑے تناور درختون کے تنون اور ٹہنون سے ٹکراتا اور پتون کو کھڑکھڑاتا ہوا آتا تھا اور کوئی آواز اِسکے کان مین نہ پڑتی تھی۔ ہان۔ اِسکے ساتھی کی قدم کی آواز بھی جو جلد جلد اِس پگڈنڈی پر پڑتے تھے جسپر وہ چلی جاتی تھی سُنائی دیتی تھی۔ خود اسکے نازنین پانون ہوا کیطرح ہلکے زمین پر پڑتے تھے۔

ہم کہتے ہین کہ دس منٹ اِس طور پر گذر گئے تھے اور سوا اسکے کہ ایک نے چارلس اور دوسرے نے کلیمنٹائن نام لیے تھے ایک کلمہ یا جزو کلمہ ایک لفظ

یا جز و لفظ بھی نہین بولا گیا تھا۔ کس قدر عرصے تک اور اَب یہ چُپ لگی ہی گی
فرانسیسی عورت کو اَب برداشت نہین ہی۔ اَب لحظہ بھر بھی اسکو گوارا نہین کرسکتی
آخر کار مجبور ہو کے کلیمنٹائن نے اُس شخص سے جو اسکو بہت ہی حقیر و ناچیز
سمجھتا تھا اور نہایت ذلت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اس طور پر گفتگو کی۔
کلیمنٹائن "میرے لارڈ۔ کہان چلے جاتے ہو۔ گاڑی کہان ہی جو ہماری
منتظر ہی اور جسپر ہم سوار ہونگے۔ مین تو اَب بہت تھک گئی ہون اور علاوہ اسکے
سنسان جنگل مین چلنے کی کوئی ضرورت معلوم نہین ہوتی۔ بالضرور حضور نے
حکم دیا ہوگا کہ کسی نزدیک تر مقام پر گاڑی حاضر رہے"
لیکن اِسکے ساتھی نے جواب نہ دیا اور جلد جلد اِسکو ساتھ ہی لیے گیا۔
کلیمنٹائن "ہاے میرے قیاس مین یہ آتا ہی کہ حضور نے مجھپر یہ الزام
لگا کے کہ مین نے آپ کے چاہنے کی جرأت کی ہی مجھے سزا دینے کا عزم بالجزم
کرلیا ہی اور جہان تک آپکا اختیار چلیگا مجھے سزا ہی دیجیے گا۔ اور اُس سے
زیادہ تر مستلزم سزا مین نے اِس آرزو کے رکھنے مین جرأت کی ہی کہ مین آپکی
زوجہ منکوحہ ہو جاؤن"
(اب خوف کی جگہ غصہ آتا گیا) "لیکن وجہ کیا ہی کہ آپ نے اِسقدر جلد
قبل سے ہی میری روح کو ستانا اور مجھے مبتلاے مایوسی و حرمان کرنا شروع کیا ہی۔
مجھے اَب بھی تمھارا ویسا ہی عشق ہی بیقین مین پیار کرتی ہون۔ تمھاری پرستش
کرتی ہون۔ تاہم میری خصلت ایسی ہی جس سے تلخکام نفرت اور توہین کا اور
لوگ سبق لین۔ مین خوب جانتی ہون کہ تم مجھے ہرگز ہرگز پیار نہ کروگے۔ مگر مین بھی
ایسی ہیٹی نہین ہون کہ بزدلی سے تمھارا بدلا لینے کا وار کھا بدون۔ اگر منظور ہو تو
سہتی سہتی بے لطفی مجھ سے اختیار کرو لیکن کھُلم کھُلا جنگ کا اشتہار نہ دو۔ اگر تم
ایسا کروگے تو مین بھی وہی طرز و روش اختیار کرونگی جس سے تمھارے افعال کا
مین بھی تو بدلا لون سنتے ہو کہ نہین۔ بولوگے کہ نہین۔ کیا مین اُن طریقون اور

شرائط سے جنکی پابندی ہم دونون کو ایک دوسرے کی نسبت ضرور ہے ناواقف بنی رہون۔ کیا ماجرا کیا ہو۔ اب بھی چپ۔ میرے لارڈ۔ میرے لارڈ۔ بولو۔ بولو۔ مین تمکو قسم دیتی ہون کہ بولو یہنین تو مجھے مجبوری یقین کرنا پڑے گا کہ کوئی شیطان مجھے اپنے ساتھ ساتھ یہان گھسیٹ لایا ہے"!

یہ لگاتار چپ اور برابر خاموشی دیکھ کے کلیمنٹائن کی آواز جو پہلے سنجیدہ اور رعب دار اور پُراثر تھی اب تھرتھرانے لگی اور آسیب زدہ سی ہوگئی۔ کیونکہ اسکے سینے مین طرح طرح کے خیالات اور خوف جنکو تھوڑی دیر کے لیے اسکا غصہ اور زخم خوردہ گھمنڈ دبائے رہا تھا ہجوم آور ہوتے جاتے تھے۔

لیکن پھر بھی اُس خاموشی مین استقلال بنا رہا اور پھر بھی اُسکا لبادہ پوش ساتھی اُسکو آگے ہی لیے جانے مین بجد اور مُصر تھا۔

یہ حال دیکھ کے کلیمنٹائن یکایک ٹھہر گئی اپنا ہاتھ لبادہ پوش شخص کے بازو کے نیچے سے گھسیٹ لیا اور اُسنے کلمات ذیل کہے۔

کلیمنٹائن "وہ تب تو قسم ہے خدا کی کہ اس بیرحم اور غیر تحقیق حالت مین مین اب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھون گی۔ تمھارے ساتھ اپنی زوجیت کا تعلق پیدا کرنے مین خواہ کتنی ہی نہ سختیان مین نے کی ہون خواہ کتنے ہی نہ وسائل مین نے پیدا کیے ہون تاہم یہ نہ ہوگا کہ میرے ساتھ اس طور پر دل چور چور کر دینے والی حقارت سے برتاؤ کیا جائے"! (اسوقت اسکا غصہ دیوانگی کے انتہائی درجے تک پہونچ گیا تھا) "ایسا نہ ہوگا کہ انھین دو چار گھنٹون مین تم میرا جگر پاش پاش اور میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو اور میری ہمت بالکل توڑ دو۔ علاوہ اسکے اے میرے لارڈ۔ مین لجاجت سے منت سماجت سے کہتی ہون کہ تم یاد کرو کہ اس طور پر عورت کے ساتھ عمل کرنا عام اس سے کہ وہ کیسی ہی بُری اور کتنی ہی خطاوار کیون نہ ہو بُزدلی اور نامردی کا کام ہے۔ اب تو بولو گے کہ نہین۔ میرے لارڈ۔ چارلس۔ مارکوئس۔ بولو۔ بولو۔ آخر مین پوچھتی ہون کہ اس ہیبتناک خاموشی کے معنی کیا ہین؟

یاخدا۔ یا میرے خدا!!

اور ہزار ہا متناقص خیالات کے آنے سے جوان عورت بیقرار اور کوفت مین ہوکے بلحکام حسرت ورنج سے ہاتھ ملتی رہی اور ایسی دھمکیان دیتی اور التجائین ظاہر کرتی رہی جس سے اسکے خیالات منتشر اور ہوش باختہ گھبرائی ہوئی اور بے ترتیب حالت کا علانیہ اظہار تھا۔

لیکن اب بھی لبادہ پوش شکل نے جواب نہ دیا اور اُسکے سامنے ہی کھڑا رہا۔ اُسی حالت اور اُسی طور پر کھڑا رہا جس طرح سے وہ اچانک ٹھہر گیا تھا جب وہ چلتے چلتے ٹھہر گئی تھی اور اُسنے اپنا ہاتھ اِسکے بازو کے نیچے سے یکایک نکال لیا تھا۔ وہ ساکت وغیر متحرک بُت کے مانند تنا ہوا کھڑا رہا۔ وہ شخص ایسا نظر آتا تھا کہ گویا لبادے مین ایک لاش لپیٹ کے کھڑی کردی گئی ہے ایسا نظر آتا تھا گویا شرارت یا خوشی یا صنعت فلسفہ نے اپنا کوئی خوفناک نشان یا علمی عمل یا مجربات کا نتیجہ اس طور پر سیدھا کھڑا کردیا ہے۔ اور لحظہ ہی بھر مین اُس جوان فرانسیسی عورت کے دِل مین۔ وہ دِل جو کبھی کا کمزور اور ضعیف اور جسکا حال پریشان اشتمال عرصہ کا تپلا ہوگیا تھا۔ ہزار ہا ہولناک اور دہشت انگیز واقعات اور حادثات جو اُسنے قصوّن اور افسانون مین پڑھے تھے آکر ٹوٹ پڑے اور ریل پیل ہوگئے اور اُن خیالات مین اُس کو قبرین نظر آئین جو اپنے مُردے اگل اگل کے باہر پھینک رہی تھین تاکہ وہ غیر محفوظ کنواریون اور بے پناہ اور بے حفاظت عورتون کو داغین۔ ان خیالات سے بدنصیب کلیمنٹائین دو یم ایسی دہشت جو ٹلنے والی نہین تھی غالب آئی اور اِسکے حواس اُسکو چھوڑنے لگے۔

ہانپتی اور کانپتی ہوئی کلیمنٹائین نے ہکلا کے کہا۔

کلیمنٹائین وہ ایک مرتبہ اور۔ ایک مرتبہ اور۔ اور یہ آخری مرتبہ ہے۔ مین حضور کو قسم دلاتی ہون مین آپ سے عاجزی کرتی ہون۔ مین تہ دل سے بلجاجت عرض کرتی ہون کہ برائے خدا منھ سے بولیے۔ مجھے اِس چُپ سے

ہول ہوتا ہے۔ میری طبیعت گھبراتی ہے۔ ایک دفعہ بولو۔ صرف ایک لفظ کہو۔ یا میرے خالق یہان کوئی پاس نہین جو میری مدد کرے ''
یہ کہہ کے اُسنے مضطربانہ ایک چیخ ماری اور اس بے سود امید مین کہ شاید کوئی جسم متحرک اندھیرے مین نظر آجائے اُس نے چارون طرف وحشت سے نگاہ دوڑائی۔
لیکن سوا اُس شخص کے جو بُت بنا ہوا اُسکے سامنے کھڑا تھا نوع انسان مین سے کوئی اُسکو نظر نہ آیا۔ اور اب اِسکا خوف دِلی درد اور اذیت کی حد کو پہونچا اِسکا دماغ شکنجہ مین کھِنچ گیا اور اِسکے خیالات مین ایک ہی لحظہ کے اندر ہر قسم کے خوفناک تصورات اُس خاموش شکل کی نسبت پیدا ہوگئے۔
کلیمنٹائن۔ (شکستہ آواز سے) ''ہائے تم مجھے پاگل بنانے کی فکر مین ہو۔ تم مجھے بیہوش اور بد حواس کیا چاہتے ہو۔ تو کسی قسم کا بھوت ہے۔ اور تو کیون مجھکے چمٹا جاتا ہے۔ میرے لارڈ۔ چارلس۔ ہائے بولو۔ کہو تو تم ہو کون میرا اشک تو دور کردو۔ کیا ہیبتناک یہ دھوکا ہے۔ مین سوچتی ہون کہ مین خواب مین چل رہی ہون۔ ارے او بھوت۔ ارے او مجسم بھُتنے مین تیری شکل دیکھونگی۔ کیا ہُوا اگر وہ مُردے کا چہرہ ہے تب بھی مین ضرور ہی دیکھونگی ''
مایوسی کی دیوانگی مین گرفتار ہوکے کلیمنٹائن لبادے مین لپٹی ہوئی شکل کی طرف شیرنی کی طرح جھپٹی۔ ایک ہاتھ سے اُسکی ٹوپی اُتار کے پھینکدی اور دوسرے ہاتھ سے اُسکا لبادہ اُتار کے پھینکدیا۔ اُسکے بعد چونکہ روشنی کافی تھی جس سے وہ اپنی تیز نگاہ سے اپنے ساتھی کے خط و خال دیکھ سکی۔ اُسنے دیکھا کہ وہ لارڈ آرڈن نہین ہے بلکہ کوئی اجنبی آدمی ہے۔
جواہرات کا صندوقچہ اِسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور اِسکے مُنھ سے ایک چیخ نکل گئی اور وہان سے بھاگنے کو وہ مڑی لیکن علی الفور قاتل نے ایک ڈنڈا جسکو وہ اب تک لبادے کے نیچے چھپائے تھا مار کے اِسکو زمین پر گرا دیا اور دوسرے

ڈنڈے نے اِسکو ہمیشہ کے لئے خاموش کردیا۔

+ +

کسی قدر دن چڑھنے کے بعد دو پولیس کے کانسٹبل ہائیڈ پارک مین سے گذرتے تھے اور آپسمین حسب ذیل باتین کرتے چلے جاتے تھے۔

ایک ''ہان تو پھر کسوقت تھانہ پر رپورٹ ہوئی تھی''

دوسرا ''آدھی رات کے بعد آدھ گھنٹہ کے قریب گذرا ہو گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ ڈیوک آف بلمانٹ اور اُنکا بیٹیا''

ایک ''یعنی مارکوئس آف آرڈن۔ کیون''

دوسرا'' ہان ہان وہی۔ خیر وہ دونون رئیس دعوت مین گئے تھے اور جب تھوڑی دیر بعد بارہ بجنے کے وہ گھر واپس آئے تو اُنکو اطلاع ہوئی کہ فرانسیسی عورت خواص محل کہین کو چلدی ہو۔ ڈیوک نے جیسا دستور ہو حکم دیا کہ سب جگہ تلاش کرلیا جائے اور دیکھ لیا جائے کہ کچھ مال تو نہین گیا ہو''

ایک ''کیا یہ شبہ تھا کہ جوان عورت کچھ مال لے کے بھاگ گئی ہو''

دوسرا'' اِسکا تو کچھ ذکر ہی نہین تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ خیال تو گھر بھر مین کسی کو بھی اُسوقت تک جب ڈیوک اور اُنکا بیٹا واپس آئے تھے نہ تھا۔ ڈچز صاحبہ کو۔ دونون لیڈیون اور عموماً سب نوکرون کو کلیمنٹائن کی بددیانتی پر شک نہین تھا۔ اُنکو یہی اندیشہ تھا کہ کہین گئی ہو اور کسی بلائے ناگہانی مین پھنس گئی ہو۔ لیکن جب ڈیوک اور مارکوئس آئے اور اُنھون نے سُنا کہ جوان عورت کا پتہ نہین ہو تب اُنھون نے فوراً حکم دیا کہ گھر مین مال و اسباب سب دیکھ بھال لیا جائے۔ پھر جا کے کہین یقین ہوا کہ چوری بھی ہو گئی ہو''

ایک "ڈچز صاحبہ کا جواہرات کا صندوقچہ - کیون"

دوسرا "ہان - اور مین خیال کرتا ہون کہ لیڈیون مین سے ایک لیڈی کی دعوت ہال کی پوشاک بھی لیکن شک نہین ہو کہ اسیطرح اور چیزین بھی گئی ہونگی پہلے ہی پہلے جلدی مین اور انتشار کے وقت جو اس واردات کے وقوع سے پیدا ہوا تھا دریافت ہو جانا ممکن تھا کہ کون کون چیز گئی اور کیا کیا بچا"

ایک "کیون جی تمھارے پاس فرانسیسی عورت کا حلیہ ہو نا"

دوسرا "ہان - یہ موجود ہو - ڈیوک نے مارکوئس آف آرڈن اور اپنے خانسامان کو عورت کے بھاگ جانے اور سرقہ کی اطلاع کے لئے تھانہ پر بھیجا تھا - اور یہ حلیہ ہو" (دوسرے کانسٹبل کو کاغذ دیکے) "اور بہت صحیح ہو"

ایک - (حلیہ کو بغور پڑھ کے) "بڑی خوبصورت عورت ہوگی"

دوسرا "تھی تو - وہی انسپکٹر جسنے لیوین ہیم کو حراست مین لیا تھا - تمکو وہ معاملہ یاد ہوگا جو ڈیوک کے مکان پر ہوا تھا - چند مہینے ہی تو ابھی گذرے ہین"

ایک "ہان یقین مانو مجھے یاد ہو - مگر ہان ہمارے انسپکٹر کا کیا ذکر تھا"

دوسرا - کیا "اُسنے اُس موقع پر فرانسیسی عورت کو دیکھا تھا اور مجھ سے وہ ابھی ابھی کہتا تھا کہ وہ بہت تیار عورت ہو اور اس حلیہ سے جو اس کاغذ مین لکھا ہو اُسکا حلیہ بالکل مطابق ہو - ارے ارے دیکھو تو یہ کیا ہو"

ایک "شرابی عورت ہو اور کیا ہو"

دوسرا "نہین نہین - قتل - قسم ہو خدا کی"

اور دونون کانسٹبل اُس موقع کی طرف دوڑے جہان وہ عورت پڑی تھی اور اُسکو دیکھتے ہی اُنھون نے وہ الفاظ منھ سے نکالے جو اوپر لکھے گئے ہین زمین پر ایک عورت ملبوس بلباس نفیس کی لاش پڑی تھی - اُسکی ٹوپی بالکل پھٹ گئی تھی اور جو نشان پیشانی پر پائے جاتے تھے اُنسے صاف ظاہر تھا کہ کس طور پر ہلاکت واقع ہوئی تھی کسی قدر فاصلہ پر ایک ڈنڈا

پڑا تھا یہ بڑا اوزنی تھا اور مہلک ضرب لگانے کے لئے کافی تھا۔ اور اُس سے آگے بڑھ کے ایک خالی صندوقچہ کھلا ہوا پڑا تھا۔ اِس بدنصیب عورت کی جیبوں پر بھی ہاتھ پڑا تھا کیونکہ اُنکے اندر کا کپڑا باہر نکلا ہوا تھا اور بعض نشان جبر و سختی کے جو کانون کے پاس پائے جاتے تھے اُنسے پر ظاہر تھا کہ بالیان کھینچ لی گئی تھین لاش بالکل سرد تھی اور اُسکی ظاہری صورت سے پایا جاتا تھا کہ ہولناک فعل کے ارتکاب کو صرف چند ہی گھنٹے گذرے ہین۔

چونکہ اِن افسرون کے پاس حلیہ موجود تھا اِس لئے مقتولہ عورت کی شناخت مین کچھ دیر نہ لگی اور معلوم ہوگیا کہ میٹری مُوسلی کلیمنٹائن یہی ہے۔ پوشاک سے جو وہ پہنے تھی اور صندوقچہ اور حلیہ سے کوئی جگہ شک کی باقی نہین تھی اور یہ بھی تصدیق ہوا کہ سوائے خواص محل گروس وِنڑاسکوئر کے اور عورت نہین ہے۔ رمنے کے محافظون کے مکانات سے مدد آگئی اور لاش کو پبلک ہوس واقع بیز واٹر کو لے گئے۔ اِس واقعہ کی خبر قصر بلمانٹ کو بھیجی گئی اور ڈیوک بھی بیاہی ملول و مغموم دکھائی دیا جیسے اور سب اُسکے خاندان والے اور ملازم تھے جنھون نے یہ ہولناک خبر سُنی تھی۔ جون ہی ڈیوک اِس ملال و رنج سے جسمین یہ خبر سُنکے ظاہرا وہ مبتلا ہوگیا تھا اپنے ہوش مین آیا اُسنے فوراً اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا کہ جو شخص قاتل کو گرفتار کریگا وہ پانچ ہزار روپیہ انعام پائیگا۔ اور جو جواہرات پا کے حاضر کریگا اُسکو بھی اِسیقدر انعام دیا جائیگا۔

دِن کو نعش کی نسبت تحقیقات ہوتی رہی لیکن اِس بھید کا کوئی پتہ یا نشان نہین ملا جس طرح یہ اِس کے حالات جوری کے روبرو پیش کیے گئے اُنسے صرف یہ نتیجہ نکلا کہ جوان عورت ایسی بی بی کا صندوقچہ زیور جواہرات لیے جاتے ہوئے قتل کی گئی لیکن یہ امر کہ آیا اُسکو کسی اجنبی آدمی نے اتفاقیہ لیجانے سے قتل کیا یا کوئی ناجائز تعلق اِس سرقہ اور ناگہانی مصیبت کے نزول کا باعث ہوا تحقیقات مین پایۂ ثبوت کو نہ پہونچا اِس لئے وہی معمولی

حکم دیا گیا۔ یعنی یہ کہ کسی شخص یا اشخاص نے قتل عمد کا ارتکاب کیا۔ اور مقدمہ درج نقشہ ہوا۔

دوسرے روز اُس بدنصیب فرانسیسی عورت کی لاش دفن کی گئی اور اِس عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعہ سے خاندان بلمانٹ مین زیادہ تر ملال اور اضمحلال پھیلا۔

اَب سولہ مہینے گذر گئے اور کوئی ماجرا یا واردات ایسی نہ ہوئی جس پر خاص لحاظ کیا جائے یا وہ کچھ محسوس ہو سکے۔ لیکن ہم دریافت کرتے ہین کہ اِس عرصہ مین وَرجینیا مارڈنٹ کا کیا حال ہوا۔

ستائیسوان باب

(انگلستان کا سفید غلام)

اَب ہم ایک دردانگیز۔ ایک بہت ہی دردانگیز داستان اپنے قصہ کی لکھتے ہین اور جب ہم اُن اندوہگین اور المناک مصیبتون اور ماتم انگیز تکلیفون اور اذیتون اور اذیت افزا تنگیون اور پریشانیون پر جو ہم اَب لکھنے کو ہین سَرسَری نگاہ ڈالتے ہین تو ہماری روح اِس کام کو دیکھ کے جو ہمنے اپنے ذمہ لیا ہی کسلمند ہو جاتی ہی۔ اور جب ہم اُس تصویر کی فروعات کو جو ہمارے سامنے رکھی ہی بنظر غور دیکھتے ہین تو ہمارا خون غصّہ سے جوش مین آتا ہی۔ یہ تصویر غریب و محتاج عورتون کی زیان کاریون کی شوخ شوخ رنگتون سے مردون کی بیرحمی اور سنگدلی کے سیاہ اور دُھندھلے رنگون سے اور بگاڑنے اور خراب کرنے والی سوسائٹی اور بددِل دُنیا کے اندھے خاکون سے کھنچی ہی۔ اور ہمکو تعجب ہی کہ جب خدا آسمان سے زمین کی طرف دیکھتا ہی اور ایسی ایسی بُرائیون کو جو دُنیا مین ہوتی ہین معائنہ کرتا ہی تو کس واسطے اُسکا قہر و غضب بھری نیند سُوتا ہی۔

لیکن اِس داستان کے دِل خون کُن حصہ کو بطور مناسب شروع کرنیکے لئے ہم ناظرین کی توجہ پچھلے قصہ کی طرف معطوف کرتے ہین اور اُنکو وہ دِن یاد دلاتے ہین جس روز کلیمنٹائن فرانسیسی عورت نے اپنی اشد دغا اور فریب کی تدبیر ورجینیا پر وار کرکے اُسکا شکار کیا تھا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب ورجنیا نے اپنے چاہنے والے کو فنٹن پر سوار جاتے دیکھا اور اُسکی نسبت بھلے مانسون کی لڑکیون اور عورتون کے بہکانے اور پھسلانے اور اُنکے ساتھ بیدردی سے پیش آنے کا ماجرا جیسا قبل اِسکے معرض بیان مین آیا ہی سُنا تھا تو وہ اپنے جھوٹے شفیق کے بانون پر بیہوش ہوکے گر پڑی تھی۔ تین یا چار شخص اُس جگہ جمع ہوگئے اور کلیمنٹائن نے ظاہری رنج و ملال سے نوجوان لڑکی کو گود مین اُٹھالیا۔ ایک مُسن عورت نے خوشبودار شیشی سُنگھائی جسنے لخلخہ کا کام دیا اور وہ ہوش مین آئی۔ پھر کلیمنٹائن بدنصیب ورجنیا کو اُسکے مکان پر پہونچانے گئی اور وہان لیجاکے اُسنے اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کو صاحب خانہ کے سپرد کیا اور خود وہان سے رُخصت ہوکے گروس ونر اسکوئر کی جانب راہی ہوئی۔

الفاظ مین اِسقدر زور اور گنجائش نہین ہی کہ ایک شمہ بھی اُس غم کا ادا ہو سکے جسکی یہ سینے والی اَب شکار تھی۔ اُسکی پہلے پہل کی اُسکی سب سے پہلی اُسکی انتہائی اشتیاق بھری محبتین عین وقت پر جب وہ نہایت مسرت اور اعتبار کے ساتھ اُمید کی روشنی مین بڑھتی اور پھیلتی جاتی تھین اچانک کمھلا کے رہ گئین ہاے۔ لگی بُری ہوتی ہی۔ اُسکے دِل کو خاص ایسے وقت پر صدمۂ عظیم پہونچا جب وہ اُن تمام اُمیدون کو رکھ رکھ کے سرسبز کرتی تھی۔ اور اُن پاک اور طاہر اُمنگون سے گرم رکھتی تھی جو ایک کنواری کی سب سے پہلی اور سب سے پاک محبت کا مال تھین۔ اُسکو مہیب مصائب نے حیرانی اور پریشانی مین ڈالا اور مضطرب کیا اور انتہا کی مایوسی نے کچھ دیر تک اُسکے چشمہ چشم کو بند کردیا اور لبون کے دروازے کو کھول دیا۔ اور جب وہ رفتہ رفتہ اپنی بدفال بیہوشی اور منحوس غشی سے کسی قدر

ہوش مین آئی تو اُسکے دِلسوز اور دِل دوز عذاب الیم کی لہرین اُٹھین اور سیلاب عظیم آنسوؤن کا روان ہوا اور وہ درد انگیز اور رحم آور نالہ وفغان اور گریہ و بکا کرنے لگی۔

وہ خیال خام اور قیاس باطل کا محل حسین اُسکا خیال چند ہفتہ گذشتہ سے گرویدہ اور چسپیدہ تھا اچانک گر پڑا اور اُسکے کھنڈر مین وہ دب گئی۔ اُس نے ایک پریزاد ہاتھ کی رہنمونی قبول کی تھی اور کچھ روز تک خوش آیند مرغزارون اور دلچسپ و دِلپسند باغون مین اور چاندی سے چمکنے والی ندیون کے کنارے کنارے اُسکی رہنمائی ہوئی تھی۔ لیکن صرف اِسواسطے یہ سب باتین ہوئی تھین کہ انجام کار بیدردی سے ایک تیرہ وتار اور خوفناک گڑھے مین جو اُس نہایت فرح بخش اور راحت افزا منظر کے دوسری جانب مُنھ کھولے ہوے تھا وہ یکایک ڈھکیل دی جائے اور اس لئے اُسنے اَب اپنی ہی ذات کو الزام دیا کہ کسواسطے ایسی دغا اور فریب مین آگئی جسکی وجہ سے یہ سچی اذیت اور کوفت اُٹھانی پڑی تلخکامی سے۔ آہ نہایت تلخکامی سے وہ پشیمان ہوئی کہ کیون اندھی بن گئی۔ اُسنے اپنے چاہنے والے کا اِس قدر اعتبار کیا جسکی دغا کا اِسکو بالکل شبہہ نہین تھا۔ اُسنے اپنی ذات کو نفرین کی کہ وہی جان بوجھ کے اُس خرابی کی بانی اور موجد ہوئی جسکا پہلے اُسنے کبھی خیال بھی نہین کیا تھا۔ اور آخرالامر اُس کی روح کو نہ صرف عذاب وعقوبت اذیت دِہ غم کی سچائی کا سہنا پڑا بلکہ ہر وقت اور ہر گھڑی اپنی ذات کو خود الزام لگانے اور زجر و توبیخ کے لالے پڑ گئے۔

اُن نیک ذات اور نیک نہاد آدمیون نے جنکے ساتھ وہ رہتی تھی اِسکی تسلّی اور دلاسے مین ہر طرح کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ ہان اِس قدر ضرور اُنکو کامیابی حاصل ہوئی کہ اُنکی ترغیب وتسکین سے وہ اپنی غم کی ظاہری شدت کو درجۂ اعتدال پر لانے کے قابل ہوئی۔ لیکن اِس طور پر غم کی آمد کو روکنے اور دِل کے جذبۂ الم کو ضبط کرنے سے اُسکا دم انتہا کے حسرت اور افسوس کے

عذاب وعقوبت سے اندر ہی اندر گھٹنے لگا اور اسکا دل بھر بھر آنے لگا۔ تاہم
اِس قدر صبر اور جبر سے جو اُسنے اپنے اوپر اختیار کیا اور جسکی حد سے زیادہ ضرورت
تھی تاکہ اُمنڈ اُمنڈ کے آنے والے آلام و اوہام کے ریلون کا انسداد ہو یہ غریب
لڑکی اِس قابل تو ہوئی اور اُسکا دِل اتنا تو ٹھکانے لگا کہ وہ اِس مصیبت کا
استقلال سے مقابلہ کر سکی اور اپنے کمال اخلاق اور نرمی سے اُسنے دونون لائق
میان بی بی کو جو اسوقت اُسکی تسلّی کر رہے تھے رُخصت کیا اور اپنے کمرے مین
تن تنہا بیٹھ کے سوچنے لگی کہ اَب کیا کرنا چاہیئے۔

ہمارے ناظرین باریک بین مین سے جو اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کے
اصول اعظم اور انتہا کی خیالات کی پاکیزگی اور سچّے تفاخر کو جو اُسکی خصلت کے
جزو لاینفک ہو گئے تھے اور اُسکی نادانی اور معصومیت کے محافظ تھے سمجھتے ہونگے
اور جنھون نے مقیاس عقل سے انکا وزن کر لیا ہوگا۔ یہ دیکھ کے کر وہ سر غور کیا انتظام
کر رہی ہے اور کونسا مناسب طریقہ اپنی روش کا اختیار کریگی انجام کار بخوبی سمجھ
گئے ہونگے۔ پس جون ہی براہین قاطع اور دلائل ساطع کے بعد اُسنے اپنے
دِل مین ایک بات قرار دیدی تو اُسکے دِل مین اَمنیت کی سی کیفیت پائی گئی
وہ اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور تمام اپنی چیز بست اور اسباب کو ایک خاص
طرز پر مرتّب کرنا شروع کیا۔ جو جو چیزین وقتاً فوقتاً اُسنے اپنے روپیہ سے
خرید کی تھین اُنکو بہ ہوشیاری اُن چیزون سے علیحدہ رکھا جو اُسنے اُس روپیہ
سے مول لی تھین جو اُسکے چاہنے والے نے دیا تھا۔ اپنی چیزین ساتھ لیجانے کو
ایک الگ گٹھری مین باندھین۔ اور جب وہ اِس طور پر اِس کام مین مصروف
تھی اکثر کئی دفعہ اِسکو محسوس ہوا کہ آنسو آنکھون سے برس برس کے اُس کے
رُخساروں کو تر کر رہے ہین اور اسکا سینہ زور زور سے آہین کھینچنے کی وجہ سے
جنھون نے اسکا دم گھونٹ رکھا تھا۔ دھڑک رہا ہے لیکن جسوقت اُسنے دُلھن کی
پشواز پلنگ سے اُٹھا کے صندوق مین رکھی اور اُن سب پہننے اوڑھنے کی

چیزون کو جسمین حقیر سے حقیر اور ناچیز سے ناچیز اشیا بھی شمار مین آئی تھین مثلاً ایک گلوبند ایک فلیتہ کا ٹکڑا ایک جوڑی دستانہ جو اسکے چاہنے والے کے روپیہ سے خرید کی گئی تھین صندوق مین رکھا۔ ہان اسوقت اسکا رنج ایک حدت اور جدت سے پھر پھیٹ پڑا۔ کیونکہ جسوقت اُسنے اُس صندوق کا ڈھکنا بند کیا جسمین دُلھن کی پوشاک تھی اُسوقت اُس غریب لڑکی کو معلوم ہوا کہ گویا اُسنے تمام اپنی خوشی کی اُمیدون کو سنگ مرمر کی قبر مین ابھی ابھی دفن کیا ہی۔

اِسکے بعد یہ بیکس اور یتیم لڑکی ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور چند منٹ تک رنج و آلام کا شکار رہی۔ اُسکے رنج والم مین کوئی بات خودغرضی کی نہین تھی۔ یہ رنج والم ایسا سچا۔ ایسا دلی۔ اور ایسا پاک تھا جیسی اُسکی محبّت صاف اور سادہ تھی۔ اُس اپنے مرتبے اور منصب۔ اُس اپنی آزادی اور فارغ البالی۔ اور اُس اپنے آرام و آسایش کا جو روپیہ سے حاصل ہوتی ہی اور جنکا اِس عقد کی وجہ سے اُسکو یقین تھا ایک لحظہ بھر کے واسطے بھی اِسکو رنج نہ تھا۔ ہان ایک خیال ضرور اِس کے دل پر غالب تھا۔ ایک خیال اِس کے رنج کا سرمایہ تھا اور یہ خیال اُس دغا کا (یا یون کہو کہ اُس فرضی دغا کا) اُس شخص کی نسبت تھا جسکو اُسنے ایسی اچھی طرح سے اور ایسے اشتیاق سے پیار کیا تھا۔

اُس قابل یادگار دن کے قریب نو بجے رات کو ورجنیا مارڈنٹ نے اپنے چلنے کی تیاری سے فراغت پائی۔ اُسنے وہ لباس جو صبح کو پہنے ہوے تھی علیحدہ رکھ دیا۔ اِس لیے علیحدہ رکھ دیا تھا کہ وہ اُسکے روپیہ سے خرید کیا گیا تھا اور اُسنے وہی اپنا رنگ اُڑا ہوا سایہ اور بالکل پرانی شال اور ایک بدنما سینکون کی ٹوپی لے لی۔ چند ہی گھنٹے گذرے ہونگے کہ اِن سب چیزون کی نسبت اُسنے خیال کیا تھا کہ پھر اُسکو اُنکی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اب سب اُسکی ضرورت کی چیزین ایک چھوٹے سے بقچہ مین بندھی ہوئی تھین۔ وہ عمدہ عمدہ خانہ داری کا اسباب۔ وہ بار بار بدلنے کے کپڑے۔ وہ چند کتابین۔ جو لماری مین

رکھی ہوئی تھین۔ وہ چھوٹی چھوٹی کم قیمت زیبائش اور آرائش کی چیزین جو آتشدان
کی نکلی ہوئی کانس پر رکھی ہوئی تھین۔ یہ سب چیزین چھوڑ جانے کا اُسنے ارادہ کر لیا
تھا کیونکہ اُسکا دل کہتا تھا کہ اب یہ چیزین اُسکی اپنی نہین ہین۔
یہان تک ہوا کہ چند منٹ تک وہ اس غور و تامل مین بیٹھے بیٹھے یاد کرتی رہی
کہ جس روز اُسکے چاہنے والے نے اسکو بنک نوٹ دیا تھا اُس روز اُسکے پاس خود اپنا
کتنا روپیہ تھا۔ اور اس بات کے یاد کر لینے مین کہ اُس روز تھیلی مین ایک یا ڈیڑھ روپیہ
تھا کامیاب ہوکے اُسنے سوچا کہ اب اس سے زیادہ اپنے ساتھ نہ لیجانا چاہیے
اسلیے اُسنے صندوق مین چار یا پانچ دس دس روپیہ کی اشرفیان جو اسکے پاس
بچی تھین رکھ دین۔ پھر صندوق بند کر کے اور کنجی قفل سے نکال کے اُسنے اُس
مکان کے چھوڑنے کی تیاری کی جہان اُسکے دل کو ایسی خوش آیند امیدون کا اور
ایسی انتہا کی مایوسی کا علم ہوا تھا۔
لیکن جب اُسنے یہ خیال کیا تھا کہ اُسکی کافی و وافی تسکین ہو گئی ہے اور چلتے وقت
اب اور زیادہ رنج و ملال نہ ہونے پائیگا اسمین اُسنے اپنی اخلاقی طاقت کو کسی قدر زیادہ
گنا تھا اور اس لیے اسمین اُسکی بھول تھی۔ اُس کمرے کے دروازے کے نکلنے کے
وقت جو رخصت کی نگاہ اُسنے ادھر اُدھر ڈالی اُسمین اُسی وقت اُسکی آنکھون پر پردہ سا
پڑ جانے کے سبب سے اندھیرا آگیا۔ دل مین کسلمندی محسوس ہوئی ضعف غالب آیا
اور سراسیمگی مین لڑکھڑاتی ہوئی ایک کرسی پر جا کے بناچاری بیٹھ گئی۔ آہستہ سے اپنی
پیشانی پر ہاتھ لے گئی تاکہ منتشر ہونے والے دماغ کو ٹھہرائے اور چھوٹتے ہوے
حواس کو یکجا کرے۔ تب وہ آنکھ کا پردہ رفتہ رفتہ اُٹھتا گیا لیکن آنکھون مین اندھا
کر دینے والے آنسوؤن کے سیلاب سے پھر تیرگی آگئی۔ ہاے افسوس۔ ہاے افسوس
کیسا پھوٹ پھوٹ کے وہ روئی۔ کیسا پھوٹ پھوٹ کے وہ روئی۔ کیسی شدت سے
اُسکا دل اُچھلتا رہا کیسی سختی سے آہون کی اُس کے سینہ مین مروڑ تھی غریب لڑکی کی
غریب لڑکی۔

اَب یہ نہین ہونا ہی کہ وہ صبح کو بستر استراحت سے ایسی مسرور بیدار ہو جیسے
مسرت سے پرندے چہکتے تھے اور اُنکی چہک وہ سُنتی تھی اور اُسکو یہ اُمید ہوتی تھی کہ
وہ اپنے چاہنے والے سے رمنے مین پھر ملیگی جہان جانوران نغمہ سرا کی نواسنجی اور
مرغان خوش نوا کی ترانہ ریزی پردۂ گوش کی ہم آہنگ ہوگی - اَب یہ نہین ہونا ہی
کہ اُسکو وہ نرم نرم اور گرم گرم دباؤ اُس ہاتھ کا محسوس ہو جسکے مس کرنے سے اُسکے
دِل تک خوشی کی سرسراہٹ پہونچتی تھی - اَب یہ نہین ہونا ہی کہ اُسکو وہ سرور جو
ملائم ملائم پیار کی نگاہین ایک دوسرے مین پیدا کرتی تھین پھر حاصل ہو - اَب یہ
نہین ہونا ہی کہ وہ اپنا نام پیار کے پیارے پیارے لہجہ سے جسکے ساتھ محبت پیدا
کرنیوالے لقب اور خطاب ملے رہتے تھے پھر سنے یا خدا گیا یہ دِلکش و دِلپذیر خواب
ہمیشہ کے لیے نابود اور مفقود ہو گیا ہی - کیا پھر اَب وہ لوٹ کے نہ آئیگا - افسوس
صد افسوس - اَب بیشک اِس کنواری لڑکی کی تقدیر بالکل پلٹ گئی ہی اور
صاف سادہ تختہ کے مانند ہو گئی ہی اور اَب اُسکے نصیب مین خوشی نہ ہوگی
اَب اِسکی آنکھون کے سامنے اِس دُنیا کی پگڈنڈی مین بڑا خم و پیچ اور اندھیرا
ہی - اور وہ لڑکی - ایسی جوان - ایسی بیجرم و خطا - ایسی پیاری پیاری -
اِس طور پر مبتلائے آلام ہو - ہائے بڑی بیرحمی کا کام - ہائے بڑی بیدردی
کا کام کیا - اتنی شکیل و جمیل مگر ناشاد لڑکی - ایسی بدنصیب جیسی تو نیک نہاد تھی
ایسی کمبخت جیسی تو پاکدامن اور پاکباز تھی - اَب تیرے واسطے ہماری ہمدردی
کِس کام آئیگی - دیکھو تو اُسکو - اُس پیاری کو جسکا پری کا سا جسم ہی جسمین
حیا اور نفاست اور دِل کشی کی صفات کوٹ کوٹ کے بھری ہین - دیکھو تو اُسکا
پیارا چہرہ غم و الم سے کیسا زرد ہو گیا ہی - دیکھو تو اُسکی کنجی کنجی آنکھین ایک
روتے روتے دُھندلی ہو گئی ہین - دیکھو تو اُسکی چال اُسکے قدم کیسے ہلکے پڑتے ہین
گو رنج سے وہ آہستہ خرام ہی - اَب اِسکو دیکھو کہ اَب وہ بڑی طاقت سے بڑے
زور سے اُس مقام کے چھوڑنے کی کوشش کرتی ہی جسکو وہ اپنا گھر کہہ سکتی تھی -

ورجنیا مارڈینٹ اپنا بقچہ ہاتھ مین لیے چلنے کو تیار ہی - آخری نگاہ سے
چارون طرف دیکھتی ہی اور ڈگمگاتی ہوئی دروازے کے بازو کا سہارا ڈھونڈھتی
ہی - ہوش بجا نہین - رنج کی انتہا نہین - بڑے زور سے لبون کو بند کیے ہوے ہی
کیونکہ اندرونی جذبے باہر نکلنے اور پھر بیتاب کرنے کی اسکو دھمکی دے رہے ہین
مگر یہ خیال کہ وہ اسوقت اُن لوازم وشرائط خدمت کو جو اُسکو اپنی ذات کی
نسبت واجب ہین ادا کر رہی ہی اسکو یکایک دلیری اور طاقت دیتا ہی اور
جلدی سے مُڑکے وہ دہلیز کے پار ہو جلد جلد سیڑھیون کے نیچے اُتر جاتی ہی
اِس مکان کے دونون نیک نہاد مکین اُس سے ملتے ہین اور سُنتے ہین
کہ وہ قریب اُنکو چھوڑنے والی ہی - اِس بات سے تو وہ پہلے ہی آگاہ ہین کہ اَب اُسکا
عقد نہین ہوسکتا لیکن یہ بات اُنکی سمجھ مین نہین آتی اور وہ ششدر و حیران
ہین کہ صرف یہ خیال کرکے وہ یہان سے اِس طور پر بے سروپا کیون بھاگی جاتی ہی
کانپتی ہوئی اور آہستہ آواز سے اور نہایت غمگین اور اندوہگین - آہ
نہایت ہی ملول وحزین نگاہون سے جو دل کے ٹوٹ جانے کی حکایت پہلے ہی
سے بیان کر رہی تھین ورجنیا حسب ذیل گویا ہوئی -

ورجنیا " ای میرے نیک نہاد دوستو - ای میرے پیارے شفیقو -
مین تمھارا شکریہ ادا کرتی ہون - تمھاری مہربانی اور ہمدردی کا دلی شکریہ
ادا کرتی ہون - لیکن مجھے اِس نواح یا اِس مکان مین اَب رہنا مناسب
نہین ہی اور نہ مجھے اتنی جرأت ہی کہ مین یہان رہون - اوّل تو مجھے اپنا
اندرونی امن قائم رکھنا ضرور ہی اور یہان سے چلے گئے بغیر اُسکا قائم رہنا
ممکن نہین - کیونکہ مجھ مین اَب اتنی جرأت باقی نہین رہی ہی کہ مین اِس دُنیا
مین خوشی کا نام لون - لیکن چونکہ میری جان تہلکہ مین ہی اِس لئے اُسکی
تسکین کے لئے ضرور ہی کہ مین اِس مکان سے جہان ہر ایک چیز اور ہر ایک
شکل سے مجھے رنج افزا اور کلفت زا باتین یاد آئینگی اور میرا زخم ہمیشہ ہرا رہیگا

علیحدگی اختیار کرون"!

اِس قدر کہہ کے ورجنیا اپنی کنجی کنجی آنکھون مین آنسو بھر لائی اور اُسکی آواز رنج والم کی شدّت سے مُنھ سے باہر نہین نکلتی تھی کہ پھر اُسنے اِس طرح پر تقریر کی۔

"علاوہ اِسکے یہ خود میری تعلیم و تربیت کے احسان کا سبب ہی۔ یہ میری پیاری آنجہانی مان کی شفقت اور احسان کا سبب ہی جو میرے اِس نواح اور پڑوس سے جہان مجھے اُسکے اتفاقاً ملجانے کا خدشہ ہی بھاگ جانے کا محرک ہوا ہی یہ بات سچ ہی کہ اُسکو میری سکونت کا خاص مقام معلوم نہین ہی مگر وہ خوب جانتا ہی کہ میرا مسکن رمنے سے زیادہ فاصلہ پر نہین ہی اور اگر اب تک وہ میرا لاگو ہی اور پیچھا کیے جانے کا مصمم ارادہ رکھتا ہی تو اُسکا صبر و استقلال بالضرور اِس مکان کی طرف رہنما ہوگا۔ ہائے مجھے جرات نہین۔ میرا اتنا زہرا اور یارا نہین۔ ہاے مجھے مناسب نہین۔ اے میرے شفیقو اور دوستو کہ مین اِس سے پھر ملون۔ اور آپ خود مجھے اِس بات کی مشورت نہ دینگے کہ مین ایسا کرون لیکن تمام اُسکے عطیون کو مین یہان چھوڑ جاتی ہون۔ ہر چیز کو جو اُسکے روپیہ سے خرید کی گئی تھی یہین رکھ جاتی ہون۔ اگر وہ کبھی اُس طرف آنکلے۔ ایک لمبا سا نوجوان شریف آدمی۔ ہان۔ اور بہت ہی شکیل و جمیل۔ جو کہتا ہی کہ اُسکا نام اُدسمنڈ۔ چارلس اُدسمنڈ ہی۔ تو آپ اُس شخص سے کہدیجیے گا"!

لیکن اِس مقام پر ورجنیا کی آواز جو چند منٹ تک ٹوٹی ہوئی نکلتی تھی بلکہ مشکل سے نکل سکتی تھی اب اُسکی آہِ دلدوز اور نالہ ہاے پُرسوز سے بالکل سُننے مین نہین آتی تھی۔ اور اُن لائق میان بی بی کو اِس نوجوان لڑکی کا دل توڑنے والا اور شدید حزن و ملال دیکھ کے انتہا کا رنج و ملال پیدا ہوا۔ بہت دیر تک توقف کرکے اور پھر بھی مشکل سے بولا جاتا تھا کہ ورجنیا نے کہا۔

"آپ اُس شخص سے کہدیجیے گا۔ آپ اُس شخص سے کہدیجیے گا کہ مین یہان سب چیزین جو میری نہین تھین چھوڑ گئی ہون۔ آپ یہ بھی اُس شخص سے

کہدیجئے گا کہ مین کسی طرح اُسکی بُرائی کی خواہان نہین ہون اور نہ اُسکو کسی طرح کا نقصان پہونچانے کا میرا ارادہ ہی۔ یہان تک کہدیجئے گا کہ مین نے اُسکو معاف کیا۔ مگر یہ کہ اُسکو میرے پھر ملنے کی اُمید نہ رکھنی چاہیئے"!

اِسکے بعد اپنے دونون رفیقون سے بکمال اخلاق اور احسانمندی اور نہایت فروتنی اور گرمجوشی سے مصافحہ کر کے وَرجِنیا مارڈنٹ اِس مکان سے روانہ ہوگئی۔ آنسوؤن کی دھارین رُخسارون کے نیچے بہ رہی تھین اور اختلاج قلب سے معلوم ہوتا تھا کہ دِل پھٹا جاتا ہی۔

اَب ہمکو فرض کرلینا چاہیئے کہ اُس مُہلک دِن سے تین مہینے گذر گئے ہین۔ اور اِسکے بعد ہم دیکھینگے کہ وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی ایک منحوس حجرے مین جو مُنور ریز کے اطراف مین واقع ہی بیٹھی ہی۔ یہ مکان جسمین کثرت سے کرایہ دار رہتے ہین ایسے مقام پر واقع ہی جہان کی آب وہوا آلایش اور بدبو سے مکدر ہی۔ موریان اور نابدان کافی نہین ہین کہ تاصاف اور میلا پانی نکلجائے۔ پینے کا پانی کمیاب ہی اور جو ملِتا ہی وہ صحت کے لئے بہت مُضر ہی۔ اُون سے بھری ہوئی ایک پھٹی پُرانی توشک تخت پر بچھی ہی۔ ایک پُرانا صندوق میز کی جگہ رکھا ہی ایک کاٹھ کا مونڈھا بیٹھنے کو ہی اور چند برتن کھانا پکانے کے ہین یہ سب اسباب وَرجِنیا کے حجرے کا ہی۔ اور خود وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی۔ یا پاک پروردگار۔ کیسی بدل گئی ہی۔ رجنیٹ پارک کی سیر و گلگشت سے جب وہ دِن دوپہر عشق و محبت کے خواب دیکھتی تھی جو گلابی رنگت اُسکے رُخسارون پر لوٹ آئی تھی اَب بالکل معدوم ہی۔ اَب تو اُن رُخسارون پر زرد چنبیلی کھلی ہی۔ زرد ہان زرد جیسے سنگ مرمر وہ ہوگئی ہی۔ جیسا کھلانے والی بیماری سے آدمی کا تمام حیات بخش رنگ روپ اُڑ جاتا ہی وہی اُسکی حالت ہی۔ حالانکہ بیمار اگر کہا جائے تو بیمار نہین تھی۔ بیماری اگر تھی تو دِل کی تھی۔ روگ اگر تھا تو جگر کا تھا کہ اُسمین گھُن لگ گیا تھا۔ اور یہی بیماری اُسکو بھی محسوس ہوتی تھی اور اُسکے

ساتھ ہی رفتہ رفتہ اُسکا جسم بھی چھیجتا جاتا تھا اور غم والم کا۔ مفلسی کا۔ قحط کا۔ اور گھُل ڈالنے والی محنت اور مشقت کا یہ نتیجہ تھا۔

زرد۔ آہ۔ زرد جیسے پتھر کی مورت وَرجینیا ڈَنٹ ہی۔ لاش کی سفیدی مین جو افسردگی اور بے نمکی اور بیجان ہونے کی کیفیت پائی جاتی ہی ویسی یہ زردی نہین تھی۔ لیکن یہ وہ زردی تھی جو حرارت غریزی کی موجودگی اور نیلی نیلی رگون کی نازک زیبائی سے جو اُسکی صاف وشفاف جلد کے نیچے نظر آتی تھین حاصل ہوئی تھی اسکا قدرتی دُبلا بدن اور بھی دُبلا ہو گیا تھا لیکن خط وخال کی خوبی اور چہرے کے نقش ونگار کی نفاست مین جسکو اسکا پُرانا لباس بھی کچھ نقصان نہین پہونچا سکتا تھا کوئی خلل نہ آیا تھا بلکہ اِس لباس سے اور بھی زیادہ اُسکا حُسن وجمال نکھرا ہوا نظر آتا تھا۔ وہ اُس مونڈھے پر بیٹھ کے جسمین تکیہ نہ تھا کہ جب کمر درد کرتی تو اُسپر سہارا لگا لیتی اِس تیزی سے سی رہی تھی جو ایک قسم کی عملی واقفیت اور ہنروری کا نتیجہ تھی اور جس سے جسمانی طاقت کو چندان تعلق نہین تھا۔ اُسوقت سیتے سیتے جو اُسنے اپنا ہاتھ اونچا کیا وہ ایسا دُبلا نظر آیا کہ آر پار معلوم ہوتا تھا۔ لیکن جو معنی بدشکل دُبلے پن کے لگائے جاتے ہین وہ اُسپر صادق نہین آتے تھے۔ وہ سُوکھ کے کانٹا نہین ہو گیا تھا۔ وہ گھُل کے ہڈی نہین رہ گیا تھا۔ وہ نازک تھا بہت ہی نازک تھا۔ جیسا اُسکا تمام جسم اِسقدر دُبلا اور نازک ہو گیا تھا جسکی نسبت صحت اور تندرستی کا اطلاق نہین ہو سکتا تھا اَب بھی وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی بہت پیاری دِل مین جگہ پیدا کرنے والی معلوم ہوتی تھی۔ حُسن تو اِسکا پری کا سا تھا مگر سرد وگرم زمانہ کی برداشت کرنے کے قابل نہین تھا۔ وہ ایک دلفریب پھُول تھی جسکے حُسن وجمال کا کمال اتنا ہی بڑھتا جاتا تھا جتنا آہستہ آہستہ اور رفتہ رفتہ وہ موت کے زوال مین آتا جاتا تھا۔

ہم نے بیان کیا ہی کہ اُسکے پاس لباس کی کمی تھی مگر جس قدر تھا وہ

بہت صاف و شستہ اور نہایت باریک بینی کی نفاست سے تیار کیا ہوا تھا۔ اس غریب و بیکس لڑکی کے بال بھی۔ وہ عمدگی سے گھنے سر کی پوشش جسکو اگر کوئی ملکہ بھی دیکھتی تو اُسکو حسد ہوتا اور جنکی شاندار چمک ہر قسم کے جواہرات سے جو کسی بادشاہ کے تاج میں جڑے رہتے ہیں دس ہزار گنی زیادہ تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ اسکے بال بڑی توجہ اور ہوشیاری سے سنوارے گئے تھے۔ مگر اُنکا سنوارنا بانیت کے سبب سے نہیں تھا۔ خدا منصب اور دانا ہی کہ کاہلی۔ خودبینی۔ اور مجہول خودپسندی اُسکی عادت میں داخل نہیں تھی اور نہ اُسکو اس قدر فرصت تھی کہ اس جانب توجہ کرتی۔ مگر نفاست اور صفائی سے رہنا اُسکی عادت ہوگئی تھی جس سے نہ تو کوئی مصیبت اور نہ کسی قسم کی تکلیف اسکو باز رکھ سکتی تھی۔ اور اسکے چہرے کی کیا کیفیت تھی۔ آہ۔ اسکا بیان ملال سے خالی نہیں ہی۔ اسپر حزن اندوہ استقلال سے قائم ہی مگر ملال کی تیرگی نہیں ہی۔ وہ چہرہ پاک اور صاف ترک و توکل سے بھرا ہوا مجسم ماتم ہی۔ اور ایسا نظر آتا ہی جیسا کسی مرتاض یا عابد کا چہرہ ہوتا ہی جو تارک الدنیا ہو کے معبود حقیقی کی لو اور لگن میں خود فراموش اس دُنیا کے عذاب و عقوبت میں بھی بہشت کو سرسری نگاہ سے دیکھ لیتا ہی۔

اُسکے لب باریک ہیں مگر گلاب کی سی تازگی اور رنگت انمیں باقی نہیں ہی لیکن چونکہ وہ انتہا کے رنج والم میں ایک دوسرے سے جُدا رہتے ہیں تو دانتوں کی موتی کی سی لڑیاں جو اب تک خوبصورت بنے ہیں ظاہر ہوتی ہیں اور دم کی آمد و رفت سے جو انمیں سے ہو کر گذرتا ہی ویسی خوشبو نکلتی ہی جیسی اُس وقت نکلتی تھی جب وہ اپنے چاہنے والے کے ساتھ ٹہلتی ہوئی رمنے کی ہوا میں دم لیتی تھی۔ لیکن کیا اچھا ہوتا کہ اُن زرد رخساروں پر پھر سُرخی آجاتی اور اس خمیدہ جسم میں پھر اگلی سی شباب کی قوت کی لچک پیدا ہو جاتی۔ لیکن نہیں۔ ایسا نہو گا ہاں ابھی تو نہ ہوگا۔ شاید کبھی آیندہ ہو تو ہو۔

مفلسی وہ بلا ہی کہ کوئی شخص جو ایسے افلاس اور محتاجی کی حالت میں ہو

جو وُرجنیا کی حالت تھی اجازت نہین دیتی کہ اپنی پسند کا اپنی بود و باش کے لیے مکان سلے۔ اگر شرفا کی ہمسائگی مین رہنا منظور ہو تو مکان کا کرایہ بھی معقول دینا چاہیئے۔ لیکن زیادہ کرایہ دینا اس بکیس سینے والی کی استطاعت سے باہر تھا اس لیے مجبوری سے اُسنے وہ کوٹھری کرایہ پر لی تھی جہان اب ہم اسکو دیکھتے ہین اور جسکا کرایہ بارہ آنہ ہفتہ کے حساب سے اُسکو دینا پڑتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسکے اُسکے استعمال کے لئے اسباب بھی وہان موجود تھا۔ اور اسباب بھی وہی تھا جسکی تفصیل چند الفاظ مین ہم ابھی لکھ چکے ہین اور اگر وہ کل اسباب فروخت کیا جاتا تو فیاض سے فیاض لندن کا دلال سوا روپیہ سے زیادہ اُسکی قیمت نہ دیتا۔

ہان یہ مفلسی کا سبب تھا کہ یہ ناشاد لڑکی ایسے مکان مین جا کے رہی تھی جو نشیب مین واقع تھا اور جہان کی آب وہوا وبائی اور مضر صحت تھی اس مکان مین نیچے سے اوپر تک ایسے مفلس اور مصیبت زدہ لوگ بھرے ہوے تھے جیسی وہ خود تھی مگر وہ لوگ اپنے افلاس کے سبب سے اکثر آوارگی اور اوباشی اور فسق و فجور پر مجبور ہو جاتے تھے۔ لیکن اس دُنیا اور اُسکے مصائب کا تجربہ جس قدر اس نوجوان ناکتخدا لڑکی کو زیادہ ہوتا جاتا تھا اُسی قدر اُسکے جوہر ذاتی اور اُس کی خلقی راست روی اُسکی عفت اور پاکدامنی کے حفاظت کے حصار کو مستحکم و استوار کرتی جاتی تھی اور ایسے نجس اور ناپاک لوگون کی صحبت مین تھی اِن کے لوث اور آلودگی کے مقام پر سکونت اختیار کرکے اور ہر دم و ہر لحظہ کی ترغیب و تحریص مین پڑکے بھی وہ پاک اور صاف بنی رہی اور اِس ترغیب و تحریص کے روکنے مین اُسکے اوسان کبھی خطا نہین ہوے اور نہ وہ گھبرائی۔ جب نیچے سے شرابی بھانڈون کی سی مغلظات کا شور و غوغا وہ سنتی تھی تو کانپ اُٹھتی تھی اور دعا مانگتی تھی۔ اور جب بعض نوجوان عورتون کی صحبت مین اکثر ضرورتاً اس کا گذر ہوتا تو وہ باتون باتون مین اشارتاً سُناتین کہ اِسکے لئے ایک نئی پوشاک کا حاصل ہونا اور روز یکشنبہ کو اچھا اچھا کھانا ملنا کتنا آسان تھا یہ سُنتے ہی وہ ایک ہی

غصہ اور عصمت کی نگاہ سے جسمین پاکدامنی کی سختی آجاتی تھی اُنکو خاموش کرتی۔ اور اگر کوئی اِسکی عفت کے استقلال کا مضحکہ کرتی یا اُسپر طعنہ زنی اور آوازہ کشی کرتی تو وہ اپنا منھ پھیر لیتی اور ضاحکون اور طعنہ زنون کی پروا نہ کرتی۔

حالانکہ مفلسی اس غریب لڑکی کو مردود و مکروہ ناشایستہ و نابایستہ تجربات مین کھینچ کھینچ اور گھسیٹ گھسیٹ کے لاتی تھی۔ اور اس کو ہر طرح و ہر قسم کی ترغیب دیتی تھی تاہم وہ اِسکو گمراہ کرنے مین ناکام رہی۔ اپنی مصیبت کے عالم مین اُسکی آنکھ کسی کے سامنے نیچی نہ ہوئی اور اگرچہ احتیاج اور کبھی محتاج نے اِسکے رخسارون کو زرد کردیا تھا لیکن اُنپر بیعزتی کی ندامت کا رنگ کبھی نہین آیا۔ اور جینیا مازڈنٹ کی یہ کیفیت تھی جو ہمنے بیان کی۔

مگر وہ اپنی قلیل معاش کیونکر حاصل کرتی تھی۔ اُسی اطراف مین جہان وہ رہتی تھی یعنی الڈرگیٹ اور منوریز کے آباد حصہ مین۔ ایک بڑا بھاری کارخانہ مسرس آران اینڈ سنز کا واقع ہے۔ جو اختیار اور اقتدار سرمایہ کو اپنے جور و ستم سے محنتی لوگون کے پیس ڈالنے کا حاصل ہے اُسکا یہ اصطلاحی بندر یگا ثبوت ہے مصر قدیم میں خدا نے اپنے قہر و غضب سے وبا اور تاریکی اور مویشیون کی بیماریان پھیلائی تھین اور ٹڈیان بھیجی تھین مگر انگلستان جدید پر شیطان نے سب سے بڑھی ہوئی دیکھا دیکھی اور مقاومت کی وبا پھیلائی ہے۔ چنانچہ اس ملعون و مردود رسم و طریقہ سے مسرس آران اینڈ سنز کا بندر تو سرسبز ہے اور اُسکے مالک منافع کثیر حاصل کر کے مالا مال ہین مگر اخلاق کے بگاڑنے والے۔ مایوسی۔ قحط۔ بیماری۔ اور ہلاکت کے ابخرے جو اُسکے دروازے سے نکلتے ہین وہ ہوا کو خراب اور میلا کرتے ہین اور اُسی ہوا مین خلقت کا بڑا بھاری حصہ دم لیتا ہے۔

اِس عظیم و عالیشان عمارت کا اندرونی اور بیرونی پھیلاؤ اور عرض و طول کی زیادتی چھوٹی چھوٹی صدہا زیبائش و آرائش کی تعمیرات سے ظاہر ہے کہ اُسکی تیاری مین کتنا فضول روپیہ برباد ہوا ہوگا اور کتنی بیحساب دولت رونق دار گھر کیون

اور دریچون مین جنمین بڑے بڑے حلبی شیشے نصب ہین اور خوش تاب روشندانون مین لگی ہوگی۔ ہم کہتے ہین کہ یہ گران قیمت تعمیر ایک مضبوط یادگار ہی جو سرمایہ نے مقاومت کی بزرگی اور نمود قائم رہنے کی وجہ سے بنائی ہی۔ لیکن اگر اسکو بنظر اخلاق تمدن اور سیاست مُدن دیکھا جائے تو وہ انتہائی نفرت انگیز زشت منظر اور ہیبتناک معلوم ہوتی ہی۔ اُسکی بُنیادین انگلستان کے سفید غلامون کی ہڈیون سے خواہ وہ مرد ہون یا عورت اُٹھائی گئی ہین ٹھیکہ پر کام کرنے والے درزیون اور درزنون اور محتاج سینے والیون کے پنجرون اور ڈھانچون سے جنھون نے بھوکھون مر مر کے جان دی ہی اُسکے چوکھٹ بازو تیار ہوے ہین۔ اُنکی دیوارین کھوپڑیون سے اُٹھائی ہین اور فن تعمیر کی ایجادون صنعتون اور حرفتون مین پسلیان کام مین آئی ہین اور کُل عمارت کی جڑائی نہایت مضبوطی اور استحکام کے ساتھ اُن بدبخت و بدنصیب آدمیون کے خون اور مغز اور گودے کے ریختہ سے ہوئی ہی جو اپنی ذات کو برطانیہ عظمیٰ کے محنت کے بازار بردہ فروشی مین فروخت کرنے کے لیے مجبور کیے گئے تھے۔

اور اِسی کارخانہ مین وَرجنیا مَارڈَنٹ کام کرتی تھی۔ براہِ راست تو اُسکو وہان سے کام نہین ملتا تھا اور نہ وہ کارخانہ مین ملازم تھی بلکہ درمیانی عورت کے وسیلہ سے جسکو کارخانہ سے کام ملتا تھا اُسکو ٹھیکہ پر کام دیا جاتا تھا۔ دراصل یہ وہی پڑانا دستور بی بی جیکسن۔ بی بی پیچ بروک اور میڈم ڈپلیسی کا تھا جسکے مطابق یہان بھی کام ملتا تھا مگر درمیانی عورتون کے نام اور تھے اور مزدوری یہان کمتر تھی۔ یہان اسکو قمیص تیار کرنے کا کام ملا تھا جسکی اُجرت قریب ڈیڑھ آنہ قمیص کے حساب سے ملتی تھی۔ ہان قمیص۔ فی قمیص ڈیڑھ آنہ۔ اور صبح کے چھ بجے سے رات کے بارہ بجے تک جو کام کرنے کا معمول ہو گیا تھا تو اس عرصہ مین تین قمیص تیار کر لیتی تھی۔ اور لوگون کا بارہ گھنٹہ کا مگر اُسکا اٹھارہ گھنٹہ کا دن تھا اور جو چھ گھنٹے بچتے تھے اُسکو وہ غریب لڑکی اپنی رات سمجھتی تھی۔ اور اُن اٹھارہ گھنٹون مین

اُسکے ساڑھے چار آنے محنت کے ہوتے تھے اور یہی اُسکی کمائی تھی۔ اِسین سے تاگا بھی خرید کرتی تھی ہر قمیص مین سات بوتام کے کاج ہوتے تھے۔ تین سینہ پر۔ دو گریبان کے اِدھر اُدھر اور ایک ایک آستینون مین گٹّے کے پاس۔ سلائی عمدہ ہونی چاہیئے تھی ورنہ غریب سینے والی سے کپڑے کے دام بھر لیے جاتے تھے۔

اِس طور پر کُل اُجرت جو وَرجنیا بہ استثناء یوم یکشنبہ اٹھارہ گھنٹہ روز محنت کر کے حاصل کرتی تھی وہ ایک روپیہ ساڑھے پندرہ آنہ ہوتی تھی اور قمیص پیچھے ایک آنہ کا تاگا لگتا تھا۔ اِس ایک روپیہ ساڑھے پندرہ آنہ ہفتہ بھر کی مزدوری مین وہ مکان کا کرایہ دیتی تھی کوئلہ خریدتی تھی بتیّان مول لیتی تھی اور کھانے پینے کی ضروری اشیا بہم پہونچاتی تھی۔ اور پہننے کو کپڑا بھی خرید کرتی تھی۔ ہم کہتے ہین کہ یہ سب کیونکر ہو سکتا تھا۔ صرف اِس طرح پر تاکہ غریب لڑکی بھوکون ماری جاتی اور آخر کار یون ہی مر جاتی۔ پس جب یہ حال تھا تو تعجب کیا ہے کہ اُسکے رُخسارے زرد ہو گئے تھے وہ سوکھ کے دُبلی ہو گئی تھی اور اُسکی تندرستی مین خلل آتا جاتا تھا اور اُسکی ہمت تو پہلے ہی سے ٹوٹ گئی تھی۔

وَرجنیا کے کھانے مین سوا قہوہ اور چاء اور روٹی اور جئی کی روٹی کے اور چیز نہین ہوتی تھی۔ اگر ڈیوک آف نازفاک کو جسنے کمال فیاضی اور انسانی ہمدردی سے سفارش کی تھی کہ غریب آدمی ایک چٹکی مصالح کی چھہ بوتل پانی مین ملا لیا کرین تو اُنکے کھانے کے لیے نہایت عمدہ شوربا بن جائیگا۔ وَرجنیا کا حال معلوم ہوتا تو بالضرور وہ ہم سے کہتا کہ قہوہ اور روٹی اور جئی کا آٹا عمدہ کھانون مین داخل ہے۔ لعنت ہے اِن امیرون کی سنگدلی پر اور زوف ہے اُنکی اوقات پر۔ کیونکہ کسقدر کم مقدار۔ آہ۔ کس قدر بہت ہی کم مقدار۔ کس قدر قلیل مقدار قہوہ اور چاء کی تھی۔ جو یہ غریب لڑکی ایک وقت خریدنے کے قابل ہوتی تھی۔ اور کتنی بار چاء وہی چاء جو پہلے اُبالی تھی۔ اور کتنی مرتبہ قہوہ۔ وہی قہوہ جو پہلے پکایا گیا تھا۔ وہ اپنے واسطے گرم کرتی تھی۔ شکر کا تو اسنے نام بھی لینا چھوڑ دیا تھا باقی رہی روٹی۔

سوا ای ظالم امیرو تم ہی انصاف کرو کہ کس قدر روٹی خریدنے کا غریب ورجنیا کو مقدور تھا۔ یاد کرو کہ ہفتہ مین ایک روپیہ ساڑھے پندرہ ہی آنے تو اسکو مزدوری کے ملتے تھے جسمین سے بارہ آنہ وہ مکان کا کرایہ ہفتہ کے ہفتہ دید یا کرتی تھی اور چار آنہ کا بتی اور کوئلہ خرید کرتی تھی اس حساب سے وہ اڑھائی پیسہ روز کی روٹی پر بھی بسر نہین کر سکتی تھی۔ بڑی خوراک اسکی جَی کا آٹا تھا جَی جو گھوڑون کو کھلائی جاتی ہی۔ اور یہ حسین نادان پاکدامن لڑکی جسکو خدا نے سب نیکیان اور سب ذاتی خوبیان عطا کی تھین ملکہ انگلستان کی گود مین کھیلنے والون کتون اور ڈیوک آف نارفاک کے سورون کی خوراک کا سو مین ایک حصہ کھانا نہین پاتی تھی۔

جس طرح خدا کے ہونے مین کوئی شک نہین ہی اسی طرح سے اس امر مین بھی کوئی شک نہین ہی کہ اس ملک پر جہان کا یہ دستور ہی آفت آسمانی اور قہر ربانی نازل ہوگا۔ خداوند تعالیٰ جسکو سب قدرت ہی اب زیادہ عرصہ تک اپنے بندون کو ایسی ایسی تکلیفون اور مصیبتون مین دیکھنا برداشت نہین کر سکتا نہین۔ وہ نہین برداشت کر سکتا۔ وہ نہین دیکھہ سکتا۔

ہان مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

بالضرور وہ منصف خدا اپنا قہر ان لوگون پر نازل کریگا اور انکو سخت سزا دیگا جو ان مصائب اور دستورون کے بانی مبانی ہین۔ کیا حق ہی کسی خاص طبقہ یا فرقہ انسان کا کہ وہ آپ تو آرام و آسایش اور عیش و عشرت مین بسر کرے اور باقی جتنی اسکی مخلوق ہی اسکے لئے اس ملک کو زمین کا دوزخ بنائے۔ بڑے بڑے لاٹ پادری جو فاقہ کشون۔ بھوکون مرنے والون کو صبر کرنے کا وعظ دیتے پھرتے ہین سب سے زیادہ کمینے اور دنی الطبع اور رذالے ہین اور اپنے مذہب مین مکار اور دین مین ریا کار ہین اور نوع انسان کو ناپاکی اور خباثت سے آلودہ اور ملوث کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہین۔ مدبران ملک کا

انتظام کرنے والے جو غیر آسودہ غریب اور محتاجون کے جائز اور روا جب استغاثہ کو
شر و فساد اور بغاوت اور فتنہ پردازی سے نامزد کرتے ہین اُنکو جو کچھ کرنا ہو کرلین
اور لکھو کھا بندگان خدا کو دُنیا مین بیس ڈالین اور اُنکے کچل ڈالنے مین کامیاب
ہون ۔ لیکن جب روز حساب آئیگا اُس دن اُس منصف خدا کو کیا مُنھ دکھائینگے
اُسکے تخت معدلت کے سامنے کھڑے ہوکے انکو اپنے افعال و کردار کی نسبت بڑے
بڑے سخت سوالون کا جواب دینا ہوگا ۔ ہان ۔ سچ ہے ۔ بالضرور اس دُنیا کو
چھوڑنے کے بعد اُنکو دوزخ ہی ملیگا ۔ اور اگر دوزخ نہ ملیگی تو کہان ہے اُسکی عدالت
اور اُسکا انصاف جو ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گا ۔

ہم نے اوپر لکھا ہے کہ وِرجینیا کی اوقات بسری ایک روپیہ ساڑھے پندرہ
آنے پر ہوتی تھی جو اسکو ہفتہ وار ملتا تھا ۔ مگر یہ رقم ایسی تھی جسکے ہمیشہ ملے جانے کا
اُسکو یقین نہین تھا ۔ بعض اوقات کام ہی کم رہتا تھا ۔ اور بعض اوقات ہر روز
اٹھارہ گھنٹہ تک برابر کام کرنے کو بوجہ علالت اِسکا جی نہین چاہتا تھا ۔ اُسوقت
اِسکو البتہ اصلی مصیبت جھیلنی پڑتی تھی اور اسوقت انتہا کا دُکھ اور عذاب معلوم
ہوتا تھا ۔ اُسوقت البتہ اُسکو اُس خوف کا تجربہ ہوتا تھا جو بھوکھون مرنے سے
آہستہ آہستہ آنیوالی موت کا ہمردیف ہے ۔ ہر ہفتہ ایک نیا اور بڑا جھگڑا جو اسکو
اپنی ہستی سے کرنا پڑتا تھا وہ مکان کے کرایہ کی بابت ہوتا تھا جسکا ادا کرنا واجب
ولازم تھا ۔ کرایہ دینے کے لیے جان پر بیتی تھی اور ہر طرح کی تکلیفات سہنی پڑتی تھین
کیونکہ وہ ہر حالت مین دینا پڑتا ہے ۔ ورنہ وہ گھر سے باہر نکال دیجائے اور گلی گلی
ماری ماری پھرے ۔ کوئی دوست اور سرپرست تو تھا نہین اَب گھر بھی رہنے کو
نہ ملے ۔ ہائے غریب لڑکی ۔ وہ انچہ انچہ جان دیتی تھی وہ
آہستہ آہستہ فاقہ کشی سے مرتی تھی ۔ ہائے اسی طور پر وہ بھی مرتی تھی جس طور پر
ہزارہا برطانیہ عظمیٰ کی عورتین بلکس بلکس کے جان دیتی تھین اور اپنے وقت سے
پہلے قبر مین جاتی تھین اِدھر اُن خطاب یافتہ عورتون اور امیرزادیون کو جنکی

پاکدامنی اور عصمت مشکوک ہی اور جو وسٹ اینڈ مین رہتی ہین اُنکی کچھ فکر نہین وہ عیش و عشرت کرتی ہین اور اُنکو ہر طرح کا کھانا پینا اور نفائس زندگی سب حاصل ہین ۔ ہائے یہ تیس ہزار زرد و مُردہ دار لندن کی عورتین جو سوکھ کے کانٹا ہو گئی ہین ۔ یہ سینے والیان سب جمع ہو کے ایک ساتھ ایک جھتا کر کے قصر بکنگھیم جائین اور وہان جا کے ملکۂ معظمہ سے ملازمت کی درخواست کرین توکیا نتیجہ ہو ۔ سچ تو یہ ہی کہ اِن زرد چہرے والی عورتون کی بھیڑ دیکھ کے جن کا پنجر ہی پنجر باقی رہ گیا ہی وکٹوریا کو خوف معلوم ہوگا ۔ مگر وہ اُنسے اپنے وزرا کے پاس جانے کو کہینگی ۔ اور آپ کے وزرا اُنسے کہینگے کہ خبردار چپ چاپ سیدھی اپنے اپنے گھر چلی جاؤ ۔ خبردار مُنھ سے آواز تک نہ نکلے ۔ خبردار خاموشی سے گھر کا راستہ لو ۔ کیونکہ اِنکو یہ خوف ہی کہ مُبادا اُنکی دہشتناک شکلین رعایا کو غضبناک کرین اور مال و منال کی عافیت معرض خطر مین آجائے ۔

ہائے ہائے ۔ یہ کون کہتا ہی کہ حفاظت نہ کرو ایسے ایسے کارخانون کے مال و اسباب اور جائداد کی حفاظت کرو جیسا مسٹرس آزان اینڈ سنز کا کارخانہ ہی ۔ اور اِسکی تمکو کیا پروا ہی کہ کتنی ٹھیکہ پر کام کرنیوالی عورتین اور درزنین اور کتنی سینے کا کام کرنے والی مستورات اُمرا کے حضور مین حاضر رہ کے سلائی کرتی ہین اور اپنا کفن سی رہی ہین ۔ علاوہ اِسکے تم کو تو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ کبھی کبھی شہر کے لئے اِن اہلِ سرمایہ اور اہلِ مقاومت اور اجارہ دارون سے ایک شریف افسر کی ضرورت ہوتی ہی ۔ اِن کئی ہزار بھوکون مرنیوالی درزنون اور فاقہ کش سوئی کا کام کرنیوالی عورتون کی ہستی ہی کیا ہی ۔ اور اِنکا وجود ہی کس مین ہی جب تک سرکار کو اپنا محصول مِلا جاتا ہی ۔ جب تک آران اور سنز ہر سال اشتہارون کی چھپائی مین بیس لاکھ روپیہ صرف کرتی ہین تم کو کیا فکر ہی ۔ مگر کیون تمکو فکر ضرور ہی ۔ بہت لوگ پنشندار ہین ۔ بہت لوگ ایسے ہین جو کام نہین کرتے مگر تنخواہ پاتے ہین ۔ بہت لوگ رعایتی ایسے ہین جنکو دینا چاہیئے ۔ پس روپیہ

کہان سے آئے جو انکو دیا جائے۔ روپیہ اسی طرح سے آتا ہی اور خواہ جس طرح سے آئے سرکار کو روپیہ لینے سے کام ہی۔ سرکار کو تو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہی مُردہ بہشت مین جائے یا دوزخ مین بہتر ترکیب تو روپیہ پیدا کرنے کی یہ ہو کہ قہوہ اور چائے پر جو غریب سینے کا کام کرنیوالیان پیا کرتی ہین محصول لگا دیا جائے اور اس طور پر آمدنی کی ایک مد قائم کیجائے۔ اس لیے ہم پھر دریافت کرتے ہین کہ سرکار کو۔ اُمرا کو۔ لاٹ پادریون کو۔ واضعان قانون کو۔ کیا پروا ہی کہ کتنی بیگناہ۔ اور سخت محنتی بدنصیب عورتین فاقہ اور بھوک سے سال بھر مین جان بحق تسلیم کرتی ہین۔

اٹھائیسوان باب

(سفید غلام انگلستان کے آلام کا بقیہ)

اَب تین مہینے اور گذر گئے اور گندہ بہار کا خشک و سرد نومبر کا مہینا شروع ہوا۔ برف کے مانند ٹھنڈی ہوائین جو مغز استخوان تک پہونچتی تھین اور انسان کے دماغ کو چھیدتی تھین چلنے لگین۔ وَرجِنیا ہنوز اُسی اطراف مین ہی ہان۔ اور خاص اُسی کوٹھری مین جہان ہمنے اُسکو پچھلے باب مین دیکھا تھا۔ اور اَب وہ ایسے کام مین مصروف ہی جسکی اُجرت زیادہ ہی مگر قمیص بنانے کے کام سے زیادہ سخت ہی۔ کیونکہ درمیانی عورت نے جو اَب وَرجِنیا کو کام دیتی تھی یہ خیال کیا تھا کہ یہ نوجوان عورت قمیص سینے کی نسبت پاجامہ سینے کے لیے زیادہ قیمتی غلام اور بکار آمد ہوگی۔ اِس لیے یہ بیکس یتیم ناکتخدا نوجوان لڑکی مُول اِسکن اور کارڈرائی کی پتلونین سینے لگی۔

لیکن وَرجِنیا جو سِلائی کے فن مین کامل اور مشّاق تھی کس واسطے عمدہ سے عمدہ اور نفیس سے نفیس باریک کام براہ راست پشواز بنانے والون اور سِلا ہوا کپڑا فروخت کرنیوالون سے نہین لیتی تھی کہ وہ مسرس آران اینڈ سنز کے کارخانہ سے

درمیانی عورت کے وسیلہ سے موٹا کام لیتی تھی۔ یا یہ کہ اسی کارخانہ سے براہ راست وہ خود ہی کس واسطے کام نہین لاتی تھی۔ اور درمیانی عورت کا ذریعہ ڈھونڈھتی تھی۔ یہ کُل اُمور مفصلاً کسی باب مین اس ناول کے بیان کیے گئے ہین اور اُنپر بخوبی بحث بھی ہوئی ہے۔ اور وہی کمبختی کا مارا دستور جسکی پابندی مین پہلے پہلے ورجنیا مارڈونٹ بی بی جیکسن کی غلام بنائی گئی تھی یہان بھی جاری تھا اور اسی دستور نے اسکو پابزنجیر کرکے صدہا جونک کی طرح سے خون پینے والیون مین سے ایک عورت کی خدمت کرنے کو مجبور کیا تھا جو مسٹرس آروان اینڈ سنز کے کارخانے مین ایک ٹھیکہ دار تھی۔ یہ بات صحیح ہے کہ بعض سلے ہوے کپڑے بیچنے والون کے کارخانے بھی موجود ہین اور وہان سے براہ راست ٹھیکہ پر کام کرنیوالیون اور سلائی کا کام کرنیوالی عورتون کو کام ملتا ہے اور درمیانی عورتون سے کچھہ واسطہ اور سروکار نہین ہوتا مگر اس صورت مین جنکو سینے کا سامان پارچہ وغیرہ دیا جاتا ہے اُنکو اپنی ضمانت دینی ہوتی ہے۔ اور یہ ہماری بیکس سینے والی ضمانت کس کی پیدا کرتی کہ براہ راست کام لاتی اس لئے وہ اُن خون پینے والیون کا شکار بنی رہی۔

صبح کے چھہ بجے سے رات کے گیارہ بجے تک ورجنیا دو پتلونین ایک دن مین تیار کرلیتی تھی۔ سوا چار آنہ فی پتلون مزدوری ملتی تھی۔ اس حساب سے اگر پورا پورا کام روز روز ملا گیا اور بیماری کے سبب سے کوئی ناغہ بھی نہ ہوئی تو اسکو اتوار کا دن چھوڑ کے ساڑھے تین روپیہ ہفتہ وار اُجرت ملتی تھی۔ جسمین سے تاگا اور بتیان اور کوئلے کی خرید مین کم سے کم ایک روپیہ صرف ہوتا تھا۔ اسکے سوا بارہ آنہ مکان کا کرایہ ہوا۔ پس ایک روپیہ بارہ آنے اُسکو کھانے اور کپڑے کے لیے پس انداز ہوتے تھے۔ اس حالت کو اُس حالت سے مقابلہ کرنے مین جب وہ قمیصون کی سلائی مین محنت کرتی تھی کامیابی کی حالت کہہ سکتے ہین لیکن اس کامیابی کی حالت مین بھی کبھی کبھی کوئی بات پیدا ہو جاتی تھی جس سے

اُجرت مین کمی ہوجاتی تھی مثلاً جب تندرست ہی تو کام نہین اور جب علیل اور ضعیف ہے تو اِتنا کام آجاتا تھا کہ انجام نہین ہوسکتا تھا۔ اِسمین شک نہین کہ یہ غریب لڑکی اپنی ذات سے اِس گھبرا دینے والی بات کو مخفی نہین رکھ سکتی تھی۔ اندر ہی اندر خوب سمجھتی تھی کہ اسکی تندرستی مین خلل آتا جاتا ہی اور اپنی ذات کو ایسا توانا و تندرست نہین پاتی تھی جیسی وہ تین مہینے پہلے تھی اور یہ بھی جانتی تھی کہ خشک کھانسی کا ٹھسکہ شروع ہوگیا ہی اور ساتھ ہی اسکے ایسے ایسے خوفناک خیالات پیدا ہوتے تھے جو اسکو دیوانہ بناتے تھے یہ خیال ہوتا تھا کہ عرصہ سے بیماری نے جگہ پکڑ لی ہی اور کوئی شفیق کوئی رفیق نہین جو مدد کرے۔ یہ خیال ہوتا تھا کہ شست اور نکمے آدمیونکو بیت المحنت مین لیجاتے ہین ایسا نہ ہو کہ کہین اِسکو بھی وہین جانا ہو۔

آہ۔ یہ خوفناک اور بدن پر رونگٹے کھڑا کرنیوالا لفظ۔

بیت المحنت۔ کیا کیا مصائب اور نوائب۔ کیا کیا فضیحتین اور ذلتین کیا کیا رسوائیان اور خفتین۔ کیا کیا اذیتین اور تکلیفین اِس لفظ کے حروف اور اعراب مین بھری ہوئی ہین سلسلۂ یگانگت انسانی کا ٹوٹنا۔ دوستون اور پیارون کا چھوٹنا۔ دار الحبس کی وہ ذلیل و خوار حالت جو خاکستری کپڑون سے ظاہر ہوتی ہی جیسے مجرم قید خانون مین پہنتے ہین۔ ہیبتناک طریقہ بسر اوقات کے دستور کی یکرنگی کا۔ انتہا کی بیقدری اور تفضیح مین دلی حقارت کا احتباس یہ سب اُس ایک ہی لفظ سے وابستہ ہین جو انسان کی ذلت و خواری اور محتاجی و افلاس کی کمترین اور بدترین حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور نواح منودیہ کے زمانہ بود و باش مین ورجنیا نے اکثر سُنا تھا کہ لوگ بیت المحنت کو جاتے ہین اور نہ صرف سُنا ہی تھا بلکہ اُسنے اپنی آنکھون سے اُنکو جاتے ہوے دیکھا تھا جس مکان مین وہ رہتی تھی اُسکی مالک جو عورت تھی وہ کرایہ وصول کرنے مین

بڑی سخت گیر تھی اور بعد انقضائے مدت معینہ کے فوراً وہ کرایہ دارون کو کرایہ ادا
کرنے کے لیے مجبور کرتی تھی اور جو لوگ ادا نہین کر سکتے تھے اُنکو بیرحمی سے نکال باہر
کرتی تھی۔ انھین وجوہ سے جنکا بیان ہوا ہو ورجنیا نے اکثر۔ آہ۔ بارہا دیکھا تھا
کہ غریب عورتون نے بناچاری و مجبوری بیت المحنت بھیجے جانے کی درخواست
کی تھی۔ اُسنے اکثر ماؤن کو دیکھا تھا کہ جب اُنکے فاقہ کش بچے بیت المحنت جانے کو
رخصت ہوتے تھے وہ اُنسے لپٹ لپٹ کے کس قدر زار و قطار روتی تھین۔ یا خدا
ایسا زار و قطار روتی تھین کہ اگر کوئی ڈچز یعنی بیگم بھی ہوتی تو اپنے بچہ کی جُدائی پر
وہ بھی اتنا ہی روتی۔ اُسنے یہ بھی دیکھا تھا کہ بڑے ہٹے کٹے آدمی۔ توانا۔ تندرست
محنت مزدوری کرنے کو تیار مگر کام کے نہ ملنے سے معذور و بیکار جب اپنی
محتاجی اور مفلسی کے سبب سے بیت المحنت کو اپنے بھیجنے کا خیال کرتے تھے تو
بید کی طرح کانپتے تھے اور اُنکا دل بھی اس قدر موم ہو جاتا تھا کہ وہ بھی زار زار
روتے تھے۔ پس کوئی تعجب کا مقام نہین ہو کہ جب یہ صابر و شاکر اور ہر طرح کی
مصیبت برداشت کرنیوالی لڑکی اُس جیتے جاگتے آدمیون کے قبر مین بند ہونے کا
خیال کرتی ہو جسکو سنگدل اور بیرحم امیرون نے اپنے بوڑھے غلامون اور
سالخوردہ اور ہیچکارہ بردون کے لیے بنایا تھا تو اسکا دماغ چکر کھاتا ہو اور اسکے
خیالات اسکو دیوانہ بناتے ہون۔

ہم ابھی بیان کر چکے ہین کہ ورجنیا کو جب صحت کی حالت مین پورا پورا کام
پتلونون کی سلائی کا ملا جاتا تھا تو اُسکی کس قدر آمدنی ہوتی تھی۔ اور یہ بھی ہم
لکھ آئے ہین کہ ضعف اور علالت کے سبب سے اکثر یکسان طور پر محنت کرنے مین
نقصان پیدا ہو جاتا تھا اور اس وجہ سے اسکی آمدنی مین بھی تخفیف ہو جاتی
تھی۔ اب ہم یہ اور لکھتے ہین کہ کام اس قسم کا تھا جس سے تکان زیادہ پیدا

ہوتا تھا یعنی کپڑا نہایت دبیز اور تاگا وغیرہ بہت سخت ہوتا تھا اور اسی وجہ سے اس غریب لڑکی کی صحت کے انحطاط میں جلدی ہوئی۔ اس لئے روز بروز بڑھتے ہوئے خوف سے اسکو اپنی آیندہ حالت اچھی نظر نہ آتی تھی یعنی وہ آیندہ وہ زمانۂ استقبال جس سے اگر ممکن ہوتا تو وہ بخوشی اپنی آنکھیں بینچ لیتی مگر جسقدر زیادہ نا اُمیدی اور تکلیف دہ رنج زیادہ ہوتا گیا اُسی قدر زیادہ استحکام اور استقلال سے اُسکی آنکھیں زمانۂ استقبال پر جمتی گئیں۔ علاوہ اسکے باوجود اپنے صبر و تحمل اور مسکینی کے۔ باوجود اپنے سچّے عیسائی توکل اور پاک دلیری کے وہ درمیانی عورت کی تلون مزاجی اور خفیف خفیف ظالمانہ برتاؤ اور گستاخی سے جس سے اُسکی حالت کا تعلق تھا متنفر اور بیزار و غمگین رہتی تھی۔

اس لیے ورجنیا مارڈونٹ نے اس بات کا ارادہ مصمم کرلیا کہ کسی کارخانہ سے براہِ راست کام حاصل کرنے میں جہاں سے اور لوگوں کو ملتا تھا ساعی ہو صرف ضمانت بہم پہونچانے کی مشکل درپیش تھی۔ اب اُسکو اُن لائق دشفیق میاں بی بی کا خیال گذرا جنکے مکان واقع کیمڈن ٹون میں وہ رہتی تھی چھ مہینے گذر گئے تھے کہ وہ اُنسے رُخصت ہوئی تھی۔ چھ مہینے اُس یادرکھنے کے قابل دن کو گذر گئے تھے جب وہ کلیمنٹائن کی دغا اور فریب میں آگئی تھی۔ اس عرصہ میں اس نے اکثر۔ ہاے ہاے اکثر۔ ہاں۔ ہاں اکثر۔ اُن دونوں میاں بی بی سے ملاقات کرنا چاہا تھا۔ اور شاید اپنے جنس کے قدرتی جذبہ اور میلان طبع سے اُسکو اس بات کے دریافت کرنے کا خفیہ ارادہ ہوا تھا کہ آیا اس عرصے میں مسٹر اوسمنڈ (کیونکہ اسکا کوئی اور نام اسکو معلوم نہیں تھا) گھر کا پتہ لگا کے وہاں آیا تھا اور اگر آیا تھا تو اُسنے کیا کہا تھا۔ مگر اب تک وہ اپنے کنوارپنے کے غرور اور اپنی ذات کے شرط خدمت کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس خیال سے روکے رہی۔ یہ وہ نہیں چاہتی تھی

کہ اُن دونون بوڑھے میان بی بی کو ذرا بھی یہ خیال گذرے کہ اُسکو اِس حال کے
دریافت کرنے کی آرزو ہو یا یہ کہ اپنے چاہنے والے کی طرف سے اب اِسکے دِل مین
کسی قدر نرمی آگئی ہو۔ علاوہ اِسکے اَب تک اِسکے نشیب و فراز دیکھنے والے
خیالات یہی صلاح دیتے رہے کہ ایسے نواح یا اطراف یا پاس پڑوس یا مقام
یا مکان پر جانا جہان وہ اُسکی تلاش مین پھرتا ہو اور جہان اُسکے مِل جانے کا
خدشہ ہو ہرگز ہرگز قرین مصلحت نہین ہو۔

مگر اَب اُسکو اپنے بوڑھے شفیقون سے ملنے کا اصلی سبب اور پکّی اور مضبوط
وجہ مِل گئی تھی اِس لیے ایک اتوار کے دِن سہ پہر کے وقت وہ کیمڈن ٹون
کی طرف راہی ہوئی۔ وہ اُس مکان پر ٹھیک اُسوقت پہونچی جب دونون
لائق میان بی بی چا نوشی کو بیٹھے تھے۔ اور یہان ہمکو اِس امر کے لکھنے کی کوئی
ضرورت نہین ہو کہ اِس غریب لڑکی کو دیکھ کے وہ کس قدر خوش ہوے اور
کس تپاک اور سچّی اور دلی محبت سے اُسکے ساتھ پیش آئے۔ بوڑھے میان نے
اِسکے بیٹھنے کے لیے کُرسی لاکے رکھ دی۔ اور بڑی بی نے کئی بار اُسکی پیشانی چومی
اور اِس قدر اُس ناکتخدا لڑکی کو دیکھ کے وہ روئی کہ گویا وہ خود اُسی کی اولاد تھی
پھر یہ دونون اُسکی طرف دیر تک توجہ سے دیکھتے رہے۔ اور جب اُنھون نے
دیکھا کہ کتنی وہ زرد اور کس قدر دُبلی ہوگئی ہو اور کسقدر اُسکی حرکات و سکنات سے
ماندگی اور سُستی پائی جاتی ہو تو اُنھون نے نہایت مہربانی اور ہمدردی سے پوچھا کہ
آیا وہ بہت بیمار تھی۔ مہربان ہمدردی سے جو اِس طور پر اِسکی جانب ظاہر کی گئی
وَرجینیا کا دِل بھر آیا۔ یہ ایسی ہمدردی تھی جس سے وہ گذشتہ چھ مہینے سے بالکل ناواقف
تھی اور آنکھون مین آنسو بھر کے جو اپنا موتیون کا راستہ رُخسارون پر سے طے کر کے
زمین پر گرتے تھے اُسنے اپنے دونون شفیقون سے اپنی سخت محنت کی سرگذشت

بیان کی سب بیان کیا۔جس طور پر اسکی تندرستی اور صحت مین فرق آیا اور یہ بھی کہا
کہ اب اسکو انکی شفقت اور مدد کی ضرورت ہی۔جہان تک اسکی دیانت اور امانت
کا حال وہ جانتے ہون اسکی ضمانت کردین۔اس درخواست کو بوڑھے آدمی نے
خوشی سے قبول کیا اسکے بعد وِرجینیا کے چہرے پر شرم کی سُرخی ظاہر ہوئی اور اپنی
آنکھین نیچی کرکے اُسنے دریافت کہ آیا مسٹر اوسمنڈ کبھی اُن چیزون کو لینے آیا تھا
جن کو وہ چھوڑ گئی تھی۔

بڑھی بی۔آہ۔میری پیاری لڑکی یہان ایک روز درحقیقت ایک نہایت
دردناک منظر تھا یقین مانو کہ نہایت ہی دردناک معاملہ تھا۔اگر کاش اُسکا رنج و
الم بناوٹ کا ہو تو مین کہونگی کہ ایسا مکار اور دغاباز۔ایسا جو فروش و گندم نما دُنیا
مین دوسرا نہ پیدا ہوا ہوگا۔جیسا وہ ہی۔تمکو ہمارے گھر سے گئے ہوے ایک ہفتہ
بھی نہ ہوا ہوگا کہ ایک روز ایک دراز قامت سہی بالا دُبلا دُبلا۔شکیل و حسین جوان رعنا
ہاے ایسا حسین و جمیل کہ مجھے کچھ بھی تعجب نہین ہوتا کہ تم اُسکو پیار کرتی تھین۔
آیا۔اور اُسنے دروازے پر دستک دی اور گھبراہٹ کی آواز سے دریافت کیا کہ
آیا مس وِرجینیا مارڈنٹ اسی مکان مین رہتی ہین۔جواب کے انتظار مین صریحًا
اُسکی جان ہی نکلی جاتی تھی۔یعنی میری یہ مراد ہی کہ بیقراری سے اُسکی حالت دیوانگی
کے قریب پہونچ گئی تھی۔اور جب مین نے اُس سے کہا کہ ہان یہان رہتی
تھین مگر ایک ہفتہ ہوا کہ یہان سے چلی گئی ہین۔تو انتہا کی بیقراری اور بےصبری
اور بیتابی کے کلمات اُسکے مُنھ سے بےتحاشا نکلے چلے آتے تھے۔اِسکے بعد اُسنے
ایک ہی منٹ مین مجھ سے ہزار سوال سے کم نہ کیے ہونگے۔آیا تجھے معلوم ہی کہ
کیون چلی گئی۔کس کے ساتھ گئی۔کس حالت مین گئی۔کس سبب سے گئی۔اور ہر سوال
کے طریقہ سے ثابت اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ بات یا کارروائی جو تمھاری جانب سے

عمل مین آئی اُسکی سمجھ مین نہین آئی۔ پھر جسقدر بہ مجھے معلوم تھا مین نے بیان کیا
کہ ایک روز شام کے وقت۔ ہفتہ ایک ہوا ہوگا دِل کی نہایت خوفناک حالت
مین گھر آئی تھی۔ اور اِس امر کے باور کرنے کی تمکو وجہ معقول تھی کہ اُسکی سب باتین
تمھارے ساتھ جھوٹی تھین اور تم نے اپنا قصد مصمم کرلیا ہی کہ تم یہان سے چلی جاؤگی
اور پھر کبھی اُس سے نہ ملوگی اور اگر یہ گھر اُسکو کسی صورت سے مِل بھی جائے تو سب
چیزین جو تم نے اُسکے روپیہ سے خریدی تھین تم یہان چھوڑ گئی ہو۔ ہائے کس قدر
وہ جوان رعنا۔ وہ شریف ونجیب رویا۔ ہان رویا۔ کڑوے کڑوے۔ جلتے جلتے
بہتے ہوے آنسو۔ جب اُسنے یہ سب حال سُنا جو مین نے اُس سے بیان کیا مین نے
کسی عورت کو بھی اِس انتہا کے رنج و ملال سے روتے ہوے نہین دیکھا ہی۔ دیوار کا
سہارا لگائے وہ جھکا ہوا کھڑا تھا۔ اُسنے اپنا مُنھ اپنے ہاتھون سے چھپالیا۔ وہ
کڑھتا تھا اور دمبدم آہین کھینچتا تھا۔ مجکو اُسکے حال پر رحم آیا۔ ہائے مجھے اُسکے حال پر
رحم آیا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ تم کو سچے دِل سے چاہتا ہی اور بہت ہی پیار
کرتا ہی۔ یہ مین نہین کہہ سکتی کہ آیا تمین دغابازی تھی یا نہین۔ آخر کار جب مین نے
اُس سے اُن چیزون کے بارے مین کہا جو تم یہان چھوڑ گئی تھین تو اُسنے بڑی
التجا سے اُس کمرے مین جانے کی اجازت مانگی جسمین تم رہتی تھین۔ اور جب مین
اُسکو اوپر لے گئی اور مین نے صندوق کی کُنجی اُسکو دی۔ تو اُسنے صندوق کھولا۔ وہ
نیچے جُھکا۔ عقد کے روز کا دُلھن کا لباس جو اوپر ہی رکھا تھا اُسنے اُٹھا کے چوما اور
پھر ایک مرتبہ اور اُسکو ایسے دردانگیز اور رنج آور رونے کا دورہ ہوا کہ بے اختیار
میرے آنسو بھی نکل پڑے مجھے اُسکی آہ وزاری پہ حد درجہ کا رحم آیا تھا۔ اُسکی
بیتابی اور اضطراب کے کلمات مین انتہا کا جذبہ تھا۔ اُسنے کہا کہ کسی کی دغابازی
چل گئی ہی یا مہلک غلط فہمی اِن سب خرابیون کا باعث ہوئی ہی۔ اور اُسنے

خلف کیا کہ جب تک تمھارا پتہ نہ لگانے گا تب تک چین نہ لیگا بعد اسکے جب کسیقدر
درد والم مین کمی ہوئی اُسنے آہستہ آہستہ اور صرحی لحاظ سے ایک ایک چیز صندوق
کے باہر نکالی بیشک اُسکو یہ اُمید تھی کہ تمھارا کوئی خط اُسکے نام اُسمین ہوگا لیکن اُسمین
کوئی خط نہین تھا اور جب اُسکو وہ روپیہ ملا جو تم نے صندوق مین چھوڑا تھا وہ چلا اُٹھا
" یا میرے خدا - یہانتک احتیاط - یہ سب چیزین تو خیر وہ چھوڑ ہی گئی ہے - یہ بھی وہ
چھوڑ گئی ہے - یہ خیال کہ ایک خس کے برابر بھی وہ میرا احسان اپنے اوپر نہ رکھے -
کسی طور اور نہج سے وہ اپنی ذات کو میرا مقروض نہ سمجھے - ہائے کیا عالی ہمت -
کیسی بلند حوصلہ - کیسی معزز ہے - اور کیا مین ایسے شخص کو اب چھوڑ بھی دونگا - کیا
مین اُسکے ملنے کی سب اُمیدین تج دونگا - ہرگز نہین - ہرگز نہین - اگر اُسکی
تلاش مین مجھے دُنیا بھر ننگے پانون گھومنا پڑے تو یہ بھی مین کر گذرونگا - اس سے
بھی مُنھ نہ موڑونگا " اُسنے سب چیزین صندوق مین رکھدین اور کمرے کا کرایہ
دریافت کرتے ہوے مجھ سے کہا -

" تم اُس صندوق کو وہان سے نہ اُٹھانا - تم یہ سمجھ لو کہ یہ کمرہ ابھی ورجینیا ہی کا ہے
مین تم کو چھ مہینے یا سال بھر یا جتنی مدت کا تم کہو پیشگی کرایہ دیتا ہون - کیونکہ ہر چیز
جو اُسکی ہے - اُسکو وہان سے اُٹھانا یا ہٹانا ایسا ہوگا کہ جو چیز کسی نیک کام کیواسطے
رکھی ہے اُسکو کسی بہت بُرے کام مین لگانا - ایسا ہوگا کہ کسی پاک شے کو کسی ناپاک
جگہ رکھ دینا " میرا انہین نہین کرنا اور کرایہ نہ لینے کے لیے وجوہات پیش کرنا بیکار
تھا کیونکہ اُسنے میری ایک نہ مانی مسٹر اوسمنڈ کو اسقدر غصہ آیا کہ مین گھبرا گئی اور
اس لیے پچاس روپیہ کی پانچ اشرفیان جو اُسنے میز پر رکھدی تھین مین نے
اُٹھا لین - اسکے بعد وہ چلا گیا - اور ایک ہفتہ گذرنے کے بعد پھر دریافت کرنے آیا
تھا کہ آیا اب مجھے تمھاری کچھ خبر ملی ہے یا نہین - مین نے کہا کہ مجھے کوئی خبر نہین ملی اور آپنے

میرے سپرد یہ کام کیا کہ جب مجکو ذرہ بھی تمھارے مقام بود و باش کا پتہ ملے تو فوراً مین اُسکو تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دون۔ اُسنے کہا کہ جو خط مین اُسکو لکھون اُسکے لفافے پر ایک درزی کا پتہ لکھون جو وسٹ اینڈ مین اُمرا کے کپڑے سیتا ہے اور اُس درزی کے نام کی وصلی (کارڈ) مجھے دی اور یہ کہا کہ وہ اُسکے مکان پر ہر روز میرے خط کی اُمید مین جایا کریگا۔ مگر اس اُمید مین اُسکو ہمیشہ مایوسی ہی نصیب ہوئی۔ مگر وہ یہان اکثر آتا ہے۔ دوسرے تیسرے ہفتہ آتا ہے اور اس بات کا اطمینان کر جاتا ہے کہ آیا مین نے جو اُسکو لکھنے کا وعدہ کیا تھا وہ مجھے یاد ہے یا نہین۔ ہائے ہائے۔ مس وہ بدل گیا ہے۔ درحقیقت غم سے بدل گیا ہے۔ بس اتنا سمجھ لو کہ جتنا تم خود بدل گئی ہو اُتنا ہی یا اُسکے قریب قریب وہ بھی بدل گیا ہے"۔

جب یہ نیکذات نیک نہاد بوڑھی خاتون اپنی حکایت بیان کر رہی تھی بیشک نہ اُن ٹھیک ٹھیک الفاظ سے جو ہمنے اُسکے مُنھ مین رکھ دیے تھے بلکہ بیشک اُن الفاظ سے جنکا ٹھیک ٹھیک مطلب یہی تھا۔ ورجینیا کی حالت غیر ہوئی جاتی تھی اور وہ اپنے جوش اور جذبون کے دبانے مین سخت کاوش اور کاہش کر رہی تھی۔ لیکن وہ اُبلے ہی آتے تھے۔ وہ اُبلے ہی آتے تھے۔ کسی روک یا مزاحمت کی سُنتے ہی نہ تھے۔ وہ اِس قدر اونچا اُٹھتے تھے جیسے جوار بھاٹے کی لہرین۔ جیسے سمندر مین طوفان کی موجین۔ اُسنے بہت ضبط کیا۔ مگر آخر کار نہ ہوسکا اور آنسوؤن کا سیلاب اُسکی آنکھون سے بہ بہ کے اُسکے رُخسارون پر آیا۔ اُسکے سینہ مین آہین پیچ و تاب کھاتی رہین اور وہ ایسی نرم ہوگئی ایسی موم کی طرح پگھل گئی کہ اگر اُس کا چاہنے والا اسوقت آپڑتا تو بالضرور وہ بیتابانہ دوڑ کے اُسکے گلے سے لپٹ جاتی۔ اِسکے بعد کچھ دیر تک جب خاتون نود سال اپنی حکایت ختم کر چکی تھی ورجینیا روتی اور آہین کھینچتی رہی۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھے تھی اور دل شدت سے دھڑکتا تھا

مگر جب آہ وزاری اور گریہ وبکا سے اُسکا دماغ ہلکا ہوا اور جب اِسکو اپنی ذاتی شرط خدمت کا خیال آیا اور اُسکا دِل ٹھکانے لگا اُسنے آہستگی سے مندرجہ ذیل تقریر کی۔

ورجینیا "ای میری شفیق میری ضعیف الاعتقادی اور ناقص العقلی پر تعجب نہ کرو۔ مین اپنے دلی جوش اور قدرتی جذبون کے روکنے اور اُنپر قادر ہونے کی قابلیت نہین رکھ سکتی ہون۔ ای کاش جیسا مین چارلس آوسمنڈ کو محبتی سمجھتی ہون ویسے ہی اُسکے افعال بھی معزز ہوتے۔ اسمین اب مجھے کچھ بھی شک نہین ہے کہ وہ مجھے چاہتا ہی لیکن مجکو ایسے ایسے صحیح ثبوت اُسکی دغابازی کے ایک عورت کی نسبت اور اُسکی سست اعتقادی کے خود میری نسبت ملے ہین کہ مین اُسکا خیال تک کرنے کی اپنے مین جرأت نہین دیکھتی ہون۔ ہان البتہ اس طور پر خیال کر سکتی ہون کہ وہ ایسا شخص ہی جس سے مین کبھی نہ ملونگی۔ علاوہ اسکے ای میرے عزیز شفیق اُسکا نکاح ہوگیا ہی۔ ہان کسی دوسری سے اُسکا نکاح ہوگیا ہی۔ اور خود مین نے اُسکو اُسکی دُلھن کے ساتھ دیکھا تھا۔ اُسی دن جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ اُسی دن جب مین نے تمھارا مکان چھوڑا ہی اور جبکو آج چھ مہینے ہوے ہین۔ مجکو ایک شکیل وجمیل لڑکی کی بہن نے جبکو اُس نے دغا دی تھی اور چھوڑ دیا تھا اُسکو دکھایا تھا۔ بس اب اُسکا تذکرہ ہی جانے دو۔ لیکن ایک بات اور باقی رہ گئی ہی" سوچ کے "یہ کہہ لون تو پھر اِسکا تذکرہ نہ ہوگا اور وہ بات یہ ہی کہ اگر وہ پھر یہان آئے۔ ای میرے شفیقو۔ مین تمکو ذمہ دار کرتی ہون کہ میری کوئی خبر اُس سے نہ کہنا۔ جو کیفیت مین نے تمھارے روبرو بیان کی ہی اُس سے تمھین خود ہی یقین ہو جائے گا کہ وہ اس قابل ہی نہین ہے کہ اپنا معزز پیار مجھے عطا کرے"

ان دونون لائق میان بی بی کو نوجوان سینے والی کے عزم بالجزم کے خلاف کوئی امر منظور نہین تھا۔ اور یہ عزم بالجزم ایسا تھا جسمین دم مارنے کی جگہ نہین تھی اور جبکی وہ دونون تعریف کرتے رہے۔ اُنھون نے اقرار صلح کیا کہ اس ملاقات کا حال اور ہر بات کی کیفیت جو اُس سے متعلق ہو ہرگز ہرگز ظاہر ہونے نہ پائیگی اور بوڑھے آدمی نے وعدہ کیا کہ وہ کل شہر مین جا کے ضمانت دے آئیگا۔ وَرجِنیا محبت اور اخلاق سے اپنے مہربان شفیقون سے رخصت ہوئی۔

اُنتیسوان باب

(سینے والی کی ترغیبین)

اَب جو اسباب کپڑے وغیرہ کی قسم سے اُسکو سپرد کیا جاتا اُسکی بابت ضمانت داخل کرکے اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی نے ایک بڑے کارخانے سے جسمین سرکاری فوج کی وردی تیار ہوتی تھی کام حاصل کیا۔ اِس کارخانہ کا کارپرداز ایک حسین اور خودپسند آدمی تھا جو وَرجِنیا کے ساتھ اہلیت اور لطف سے جسمین حمایتانہ بے تکلفی اور اختلاط مخلوط تھا پیش آتا تھا لیکن اِس نیک طینت صاف باطن لڑکی سے تپاک بڑھانے کی توقع رکھنا ہوا کو مٹھی مین لینا تھا۔ بالضرور اتنی اِس لڑکی مین جرأت اور دلیری نہین تھی کہ وہ ایک ایسے اہلکار اعلےٰ کے اطوار ناشایستہ اور حرکات ناشایستہ کی نسبت جو اُسکو بجد سے ناگوار معلوم ہوتے تھے اپنا استکراہ ظاہر کرسکتی اِس لیے وہ مودب کشش سے اُسکی ہدایات و مراعات اور توجہات کو برداشت اور قبول کرتی تھی۔ اِس شخص نے اُسکو گورون کی کچھ پتلونین سینے کو دین اور کہا کہ اگر اپنے پاس سے تاگا لگائیگی تو اِسکو ساڑھے چار آنہ فی پتلون مزدوری ملے گی یہ لیکے وَرجِنیا اپنے غریبانہ مسکن کی طرف

واپس گئی اور دل مین حساب لگاتی گئی کہ دن بھر مین دو پتلونین تیار ہونگی اور تاگے کے دام وضع کرکے سوا سات آنے اُسکو بچین گے۔ تین یا چار ہفتہ تک بڑی خوشی سے اُسنے یہ کام کیا۔ کیونکہ یہ کام اُس کام سے جسمین وہ پہلے مصروف تھی آسان تر تھا لیکن تاہم اِس کو سولہ گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا جب کہین دو پتلونین تمام ہوتی تھین اور دو ہی پتلونین روز سینے کا اُسنے حساب کیا تھا۔ جب صبح کو وہ اپنی پھٹی پرانی توشک سے اُٹھتی اُسکو ایسی تھکاوٹ معلوم ہوتی تھی جیسے بدن مین سکت نہین ہے! اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ سولہ گھنٹہ کی محنت کے لیے اُسکی اندرونی قوت ناکافی ہوگی۔ اور جب رات کو تھک تھکا کے اپنا کام ایک کنارے رکھ کے سونے کے لیے لیٹتی تھی تو اتنی طاقت باقی نہین رہتی تھی کہ پھر کبھی بستر پر سے اُٹھنے کی نوبت آئیگی۔ ہر صبح اور ہر رات یہی حال ہوتا تھا اِس طور پر چھ ہفتے یا دو مہینے گذر گئے اور یہ غریب لڑکی اپنے دل سے نہین چھپا سکتی تھی کہ وہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے اور تمام اُسکی حیات بخش قوتین زائل ہوتی جاتی ہین۔ شباب کی تمام قوتون سے معمول سے زیادہ کام لیا جاتا۔ اور روز بروز وہ ہوشیار ہوتی جاتی تھی کہ صاف اور پاک ہوا اور تفریح اور جسمانی آرام کی ازبس ضرورت ہے۔

جو عورتین کارخانہ مین کام کرتی تھین اُنکے ملنے جُلنے سے جو جو باتین اُسکو معلوم ہوئین اور جن جن امور کا اُسکو تجربہ ہوا تھا وہ انتہا کا رنج افزا اور اندوہناک تھا۔ وہان کے لوگونکی نشست و برخاست اور صحبت کی کیفیت جسکا وہ اکثر بمجبوری خیال کرتی تھی نیز اِسکو المناک اندوہ آور معلوم ہوئی تھی۔ اُسنے دیکھا کہ اُسکے فرقہ کی عورتون مین عفت و عصمت کمیاب جواہر تھی۔ بیبیان اپنے شوہرون کی مرضی اور خوشی سے بُری راہ چلنے اور گمراہ ہوجانے کے لیے مجبور کی جاتی تھین بیٹیان اپنے مان باپ کے علم و اجازت سے گنہگار بنجاتی تھین تاکہ اُنکی مفلوک و خستہ معیشت

روسیاہی اور بے آبروئی کا پیسہ ہلانے سے زیادہ ہوجائے۔ ہان دیانت اور محنت کی کمائی اتنی کم تھی۔ ایسی کمبختی سے قلیل تھی کہ ظلم رسیدہ اور ستم کشیدہ سلائی کا کام کرنیوالی عورتین فاقہ اور مایوسی سے تنگ آکے اپنا ننگ و ناموس بیچنے اور اُسکی کمائی حاصل کرنے کو آمادہ ہوجاتی تھین اِن شامت کی ماری مصیبت زدہ عورتون مین کثرت سے۔ ہاے ہاے بہت کثرت سے عورتین تھین جو بدی کی راہ مین چلنے کے کمینہ خیال سے نفرت کرتی تھین اور خوف کھاتی تھین۔ لیکن وہ کرتین تو کیا کرتین۔ یا تو خودکشی کرتین۔ یا بھوکون مرتین۔ یا اپنے ننگ و ناموس سے ہاتھ اُٹھاتین۔ بھیک مانگنے کی اُنھین جرأت نہین تھی کیونکہ پولیس کے قواعد چھپے ہوے ہر کوچہ و برزن مین تختیون پر چسپان کراکے آویزان کیے گئے تھے اور اُنکو ڈر دکھاتے تھے خودکشی کے خیال سے وہ منزلون دور بھاگتی تھین اور بھوکون بھی اُنسے مرا نہین جاتا تھا۔ آخر کرتین تو کیا کرتین۔ اے ناظرین اگر کوئی عورت تمکو بازار مین دیکھ کے ٹوک بیٹھے تو تم اُسکے ٹھٹھے نہ اُڑاؤ۔ اُس سے مسخراپن نہ کرو۔ لیکن اُسپر رحم کرو اور کچھ خیرات دیدو۔ شاید وہ کوئی سلائی کا کام کرنے والی عورتون مین سے ہو اور نیک ہو اگر نیک رہ سکتی ہو۔ مگر وہ تو مقاومت اور اجارے اور سرمایہ کے ظلم شدید کی مقتول ہے۔ ہان ہان اُن عورتون کے ساتھ جو غلطی مین پڑگئی ہین رحم اور ہمدردی کرو مگر یہ ہمدردی بدی کی نگاہ اور شہدرے پن سے نہ ہو۔ بلکہ اِس خیال سے کہ کوئی ضرورت ہی اسکو ایسی آپڑی ہے جو اُسکی یہ نوبت پہونچی ہے اور وہ ضرورت ایسی ہے کہ اگر اُس کی عصمت کے گرد حفاظت کے لیے ایک بڑا بھاری حصار بھی ہو تو بھی ٹوٹ جائے اور اگر یہ غریب سینے والی۔ یہ ناکتخدا نوجوان لڑکی جو ہمارے ناول کا سرنشاہی بجاستون اور ترغیبون مین غمون اور تکلیفون مین اور چور کردینے والی

محنتون مین رہ کے پاک اور بیداغ بنی رہی تو قاعدۂ کلیہ سے اسکو مستثنیٰ سمجھنا چاہیے اور یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اپنے فرقہ کی عورتون مین وہ نظیر اور تمثیل ہے۔ ہم غم و غصہ سے یہ امر تحریر کرتے ہین کہ سینے والی مین نیکی کا ہونا ناممکنات کے قریب قریب ہے لیکن پھر بھی ہم اُسکو یا اُسکے فرقہ کو سرزنش نہین کرتے۔ خدا نہ کرے کہ ہم سرزنش کرین۔ اُن غلط کاریون اور بے انصافیون کی جو اُسکے ساتھ کیجاتی ہین اُن نقصانون اور مضرتون کے جو اُسکو پہونچائے جاتے ہین خیال کرنے سے ہمکو نہایت رنج ہوتا ہے۔ وہ نقصان اور مضرتین ایسے بیدرد ایسے خوفناک ایسے جلانیوالے ہین کہ وہ خدا سے انتقام۔ انتقام کی فریاد کرتے ہین۔ اور اس خیال سے ہمارا خون جوش کرتا ہے کیونکہ یہ سب نقصان اور مضرتین خود سوسائٹی کے خراب اور ملوث ہونے سے پیدا ہوئی ہین جنکو ایک دردمند گورنمنٹ اور ایک دیانتدار قانون بنانے والون کی مجلس جلد ترمیم کر سکتی ہے اور اُنکی اصطلاح کی طرف متوجہ ہو سکتی ہے۔

لندن مین تیس ہزار عورتین ہین جنکی وجہ معاش صرف سوئی اور سلے ہوے کپڑے بیچنے پر ہے۔ انمین بارہ ہزار سے کم نہین ہین جنکی عمر بیس برس سے کم ہے۔ دس مین نو کے حساب سے یہ غریب لڑکیان اشد ضرورت کی وجہ سے بدی کے بھنور مین پڑ جاتی ہین قبل اسکے کہ وہ جانین کہ بدی کہتے کسکو ہین۔ بدی کے معنی کیا ہین۔ لندن کے بازارون مین گناہ کی اسّی ہزار بیٹیان آوارہ پھرا کرتی ہین۔ اور سوال یہ ہے کہ آیا۔ اس روسیاہ اور رسوائن عورتون کی فوج کی بھرتی کہان سے زیادہ تر ہوئی ہے۔ یہ کہان کی رنگروٹ ہین۔ اسکا جواب اُس تصریح مین پڑھ لیا جاے جو اب ہم سلائی کا کام کرنیوالی عورتون کے بارے مین تحریر کرتے ہین۔ ممبر پر کھڑے ہو کے جنس تانیث کی پارسائی اور نیکی کے حسن کا وعظ دینا منہ چڑھانا ہے جب کہ

ہزار ہا غریب لڑکیون کو آسیب زدہ دستور مجبور کرتا ہی کہ وہ بدی کی راہ پر چلین اور
چھوٹی اُمت کی عورتون کی بدکاری کو ملامت کرنا ایک شیطانی ایک تہمت آمیز
اور ایک سخت توہین ہی جبکہ نیک ہونے کا نہ تو اُنکو اختیار ہی اور نہ ترغیب ہی۔
بجائے میگڈیلین کے محتاج خانون بجائے نوجوان اور نوخیز دکنواری عورتون
کے حفاظت کرنیوالی سوسائیٹون اور بجائے طول طویل مذہبی اور دینی نصیحتون
کے جمنین یہ اشتہار دیا جاتا ہی " جو بدراہ ہین اُنپر خدا کی لعنت اور دُنیا کی پھٹکار
ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گی"! چاہیئے کہ جو لوگ مردم دوست مقتدائے دین
اور پیش نماز ہین اگر وہ دیانتدار اور راست باز ہون تو اس کام مین متوجہ ہوکے
کوشش کرین کہ کافی معاوضہ اور پوری اُجرت محنت کی بیٹیون کو ملے۔ چاہیئے کہ
جُبّہ پوش ممبر پر کھڑے ہونے والے لسّانی دکھانے والے اپنی فصاحت و بلاغت
اُن لوگون کے واسطے بڑی شد و مد سے صرف کرین جنھون نے ملک بھر کا اجارہ
لے لیا ہی۔ اگر ان عورتون کے واسطے کی جو بغیر اپنی رضا و رغبت کے گناہگار
کیجاتی ہین تو کیا کی۔ چاہیے کہ پہلے سلائی کا کام کرنیوالی عورتون کی اُجرت کیطرف
غور اور توجہ ہو نہ کہ اُنکے افعال و کردار پر کیونکہ جب اُجرت کا فیصلہ ہوگیا اُسوقت
افعال و کردار خود ہی درست ہو جائینگے۔ چاہیئے کہ اِن کافرون اور مرتدون کی
آنکھ سے حیلہ سازی اور فطرت کا پردہ اُٹھا دیا جائے جو اپنے قصر اور بارگاہین فاقہ کش
سینے والیون اور ٹھیکہ پر کام کرنیوالی درزنون کے خون اور ہڈیون اور رگون سے
تعمیر کرتے ہین اور چاہیئے کہ مسیحی دین کی محبت اور خیر اندیشی انگلستان کے سفید غلام
کی غلط کاریون اور کمزوریون کا خیال نہ کرکے خطا پوش اور عطا پاش ہو۔ پیش نمازون
کو لازم نہین ہی کہ وہ ہمیشہ اِس دُنیا کی حدود کے باہر ہی باہر شیطانون کی تلاش
مین رہین اور عفریتون کو دکھایا کرین۔ یہ دونون اسی زمین کے پردے پر موجود ہین

اِس ہماری دُنیا مین رہ کے ایک جہنم زمین پر بَنانے مین دونون بجان ودِل مصروف ہین - دونون اِس ملک کو جہان تہذیب اور شائستگی کی شیخی بگھاری جاتی ہی ناپاک اور پلید کرتے ہین - ہان - اجسام کے کچلڈالنے والے اور ارواح کے غارت کرنیوالے شیطانون اور بھوتون نے بڑی جرأت سے اپنی سکونت ہم لوگون مین اختیار کی ہی - خونخوار فرضی جن کی طرح وہ مردون عورتون اور چھوٹے چھوٹے بچون کا خون پیتے ہین - وہ مہیب مردم خوار ہین اور انسان کے گوشت کا شکار کرتے ہین - اُنکے ملعون رسم و رواج اور مردود دستور تمام ملک مین اخلاق بگاڑنے کی خوفناک باتین پھیلاتے ہین جنسے بدنصیب عورتون سے بازار بھرے رہتے ہین - بجرم وخطا لوگون سے قید خانے آباد ہوتے ہین اور محتاج خانون مین انسان کی کمبختیون کی بھیڑ لگی رہتی ہی -

ایسی ہی ایسی اُن لوگون کی بے انصافیان ہین جو سِلائی کا کام کرنیوالی عورتون اور کپڑے سینے والون کو پیسے ڈالتی ہین - اَب وَرجِنیا کے حال کی طرف ہم واپس جاتے ہین - ہمنے بیان کیا ہی کہ دو مہینے کے قریب گذر گئے تھے جب وَرجِنیا نے فوج کی وردی بنانے کے کارخانہ سے کام لینا شروع کیا تھا - اور اِس عرصے مین کارخانے کا کارپرداز رفتہ رفتہ اپنی توجہات مین زیادہ شوخ ہوتا گیا اور خوشامد مین لفظی اور اصطلاحی دونون معنی پیدا کرنے لگا - یہ غریب لڑکی جسکو نتیجہ پہلے ہی سے معلوم تھا توجہات پر کشیدگی ظاہر کرتی تھی اور خوشامد کی طرف سے اُسکے کان بہرے تھے آخر کار جو اِسکو اندیشہ اور خدشہ تھا وہی ظہور مین آیا - یہ شخص بات چیت مین زیادہ کھلنے لگا اور اشارات وکنایات سے کھلم کھلا معاملے کی گفتگو پر آیا - اُسکی شادی ہوگئی تھی اور بہت بال بچے تھے - لیکن باپ اور شوہر ہونے کے فرائض اسکو روک نہین سکتے تھے اور جہان وہ چاہتا تھا اور اُسکی آؤ بھگت زیادہ

ہوتی تھی. وہان سانٹھ گانٹھ مین کامیاب ہوجاتا تھا۔ درحقیقت جتنی عورتین
اِس کارخانہ کا جسکا یہ افسر تھا کام کرتی تھین اور ذرا صورت دار بھی تھین اُنمین سے
کوئی بھی ایسی نہ تھی جسنے اُسکی ایذا دہی مجبوری برداشت نہ کی ہوا اور اُسکی خواہش کے
مطابق اطاعت نہ قبول کی ہو۔ اِس لیے جب اُسنے دیکھا کہ ورجینیا نے اُس سے
غصہ مین آکے انکار کیا تو یہ غیر معمولی اور انوکھا چلن دیکھ کے وہ متعجب ہوا اور
چند منٹ تک حیرت مین رہا۔ آخرکار سنبھل کے اُسنے ایک قہقہہ لگایا اور اُس کو
اِس بات کا طعنہ دیا کہ یہ عصمت کی محبت کب تک رہے گی۔ ایک نہ ایک دن
چھُٹ جائیگی۔ اِس حد درجہ کی طنز آمیز بات سے اِس رنج و آلام کشیدہ لڑکی کے
رُخسارونپر جو اب تک زرد تھے سُرخی آگئی آنکھون سے خون ٹپکنے لگا اور اُس کام کو
جو اُسنے اُسی وقت کارپرداز سے پایا تھا وہین پھینکدیا اور سیدھی کارخانے کے
مالک کے پاس چلی گئی اور اُسکے روبرو شرم وحیا سے مختصراً اِس بدسلوکی کی
کیفیت بیان کی اور بڑے بڑے آنسوؤن کی حمایت سے جو اُسکے شرمناک رُخسارونپر
بہتے جاتے تھے اُسنے ایسی توہین کا آیندہ کے لیے انسداد چاہا۔ مگر وہ کپڑا بیچنے والا
اِس جوان لڑکی کی پاکدامنی اور راستی کا غیر معتقد تھا۔ اُسکو یقین نہ آیا کہ درحقیقت
یہ لڑکی سچ مچ اپنی عصمت کی تضحیک کا انتقام چاہتی ہو بلکہ برعکس اسکے اُس نے
یہ خیال کیا کہ رشک و رقابت کے سبب سے یہ آزردہ ہوگئی ہو اور کارپرداز سے
بدلا لینے کی یہ سبیل نکالی ہو۔ صاف صاف یہ ہو کہ اُسنے یہ خیال نہین کیا کہ یہ لڑکی
درصل نیکذات اور نیک نہاد ہو۔ یہ اسکو یقین نہ آیا کہ وہ کس طرح نیک ذات
ہوسکتی ہو۔ یہ دہشت انگیز حال اِسکو بخوبی معلوم تھا کہ جو عورتین اُسکا کام کرتی
تھین اُنمین سے دس مین نو کا اخلاق اِس دستور اور رواج کے برتاؤ سے
جو خود اُسکے اتول کا باعث اور اُنکی کمبختی کا موجب تھا برباد گیا تھا۔ وہ سمجھتا تھا

کہ سینے والی مین نیکی کا ہونا ناممکنات سے ہے۔ اسلیے اُسنے وَرجینیا کو لغور سر سے پانون تک اِس نظر سے دیکھا کہ جہانتک اُسکی بات مین بناوٹ ہو ظاہر ہو جائے لیکن یہ سمجھ کے کہ اس معاملہ مین زیادہ گفتگو بیکار ہے خصوصًا اُسوقت جب وہ کام مین بہت مصروف تھا تو اُسنے غصہ مین آکے وَرجینیا کو وہان سے چلے جانے کو کہا اور حکم دیا کہ اپنا جھگڑا کہین اور جاکے کارپرداز سے طے کرے۔ یہ حال دیکھ کے قریب تھا کہ وَرجینیا کا جگر پاش پاش ہو جائے اور کلیجہ پھٹ جائے۔ اُسنے کوشش کی کہ بولے مگر خیالات سے دَم گھٹنے لگا اور بولا نہ گیا اور بیرحم کارفرمانے اُسکو اپنے دفتر سے دھکے دیکے نکال دیا۔

وہ اپنے مسکن غریبی پر واپس آئی۔ دوزانو ہو کے اُسنے اپنا چہرہ دونون ہاتھون سے ڈھک لیا اور اپنی مان کی روح پاک سے التجا کی کہ وہ بہشت سے اُسکی طرف دیکھے اور رحم کرے۔ جب یہ لڑکی اِس طور پر اپنی تلخ زندگی کی حالت مین رو رو کے دُعا مانگتی تھی اور اپنی یتیم حالت پر زار زار روتی تھی اُسوقت اُسکے رنج والم کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اسمین کوئی شک نہین کہ وہ روٹی کے لیے ایسی سخت محنت کرتی تھی نہ کہ اِسواسطے کہ اُسکی بےعزتی کیجائے۔ کیا انسان ایک کمینہ اور بیدرد ظالم تھا جو غریب عورت کو نہ صرف اپنا غلام بناتا تھا بلکہ اُسکو مورد ظلم وستم بھی بناتا تھا۔ ہائے فی الحقیقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اِسکو پاکدامن رہنے کا کوئی حق نہین ہے۔ اور سچ بھی یہ ہے کہ اُسنے اپنی پاکدامنی کی بدولت عزت وتوقیر حاصل نہین کی بلکہ برخلاف اِسکے نیک چلنی اور اخلاق حسنہ کی پاکیزگی اِس زندگی کی ایذارسان منزلون مین بجاے ممد ومعاون ہونے کے اُسکی سدّراہ تھی۔

جونہی وہ دوزانو بیٹھنے کی حالت سے اُٹھی اور اپنے آنسوؤن کے نشان اُسنے اپنے منھ سے پونچھے اور اِس خیال مین بیٹھی تھی کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیے کہ دروازے پر دستک سُنائی دی۔ وہ اُسکو کھولنے کو اُٹھی کہ کارخانے کا کارپرداز اندر آیا۔ غصہ کی لالی اِس ناکتخدا لڑکی کے چہرے پر ظاہر ہوئی مگر پھر کچھ خیال کر کے

اُسنے اپنے غصّہ کو فرو کیا اور یہ بھی جانا کہ جو بد سلوکی اُسنے اِسکے ساتھ کی تھی اُس کی عذر خواہی کے لیے آیا ہوگا۔ ہان ضرور عذر خواہی کے لیے آیا ہوگا بھلا یہ کوئی بات ہی جسقدر کہ اُس شخص کو ایک غریب سینے والی کی ایذا دہی سے درد نہین معلوم ہوتا تھا اُسی قدر اُسکا کارفرما بھی نیکی کی توہین کے بدل مین عذر خواہی کرنے کے لیے اُسکو بھیجنے کی قابلیت نہین رکھتا تھا۔ علاوہ اِسکے یہ شخص اپنے اسی گھمنڈ مین مرا جاتا تھا کہ جہان جہان پہلے وہ ایسی حرکات ناشائستہ کا مرتکب ہوا ہی وہان آسانی سے کامیاب ہوتا رہا ہی اور اُسکو یقین نہ تھا کہ وہ اس معاملے مین فتح حاصل نہ کریگا۔ چنانچہ اُسنے کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور اُس سے اپنی پیٹھ لگا کے کھڑا ہو گیا اور اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی سے گفتگو کرنے لگا۔

"مس مازڈنٹ واہ کیا خوب سوجھی۔ مجھ سے تو یہ نخرا اور یہ شرم و حجاب اور دل مین یہ بات کہ تمھاری دلکش ادا اور دلربا غمزے کا نرخ بڑھے۔ کیون یہی وجہ تھی نا۔ کہ تم میرے آقا کے پاس چلی گئین۔ مگر وہ ایک بوڑھا خرانٹ ہی۔ وہ تمھارے اِس لبھانے مین نہ آئیگا۔ علاوہ اِسکے بڑا سنجیدہ اور قائم المزاج آدمی ہی تدبیر تو بہت اچھی سوجھی تھی صرف اِتنی کسر رہ گئی کہ چلی نہین۔ دیکھو آخر کار تمکو مجھ ہی سے کام پڑیگا اور اب اے جان جان سُنو مین کیا کہا چاہتا ہون۔ اگر تمھاری نگاہین میری طرف ایسی ہی کالی کالی رہینگی جیسے بادل تو تمھارا جہان جی چاہے چلی جاؤ اور جہان سے کام ملے لو۔ لیکن جب تک میری جان مین جان ہی ہماری دُکان سے تو تمکو کچھ کام نہ ملیگا۔ اور اگر نہین تو مہربانی کرو اور خوش رہو اور مین تمھارے کار و خدمت کے لیے ہر طرح سے تیار ہون سب سے اچھا اور سب سے آسان کام تمکو ملیگا۔ اور اگر کبھی کبھی تم سے حساب مین غلطی بھی ہو جایا کریگی اور ایک درجن کی جگہ دو درجن کا حساب پیش کرو گی تو مین زیادہ جانچ نہ کرونگا اور کپڑون کی تعداد حساب سے مقابلہ نہ کرونگا۔ تم میرا مطلب سمجھین کہ نہین!!

وَرجینیا کے نزدیک اُسکا مطلب سمجھ جانا کیا مشکل تھا۔ اُسکی ہمت جو عرصہ سے ٹوٹ گئی تھی یکایک پھر بندھی اور جوش آیا کہ اُسنے اُس شخص سے اپنی دیانت پر شک کرنے سے توہین کرنے اور اُسکی پاکدامنی کو ترغیب و تحریص اور اِس اغوا کی وجہ دریافت کی۔ یہ شخص اِسکا غیظ و غضب دیکھ کے خوب ہنسا اور قسم کھاکے کہنے لگا کہ غصّہ کی حالت مین بھی وہ حَسِین معلوم ہوتی ہی اور اُسنے عہد کرکے کہا کہ ایک بوسہ تو ضرور ہی وہ اُسکے دِلفریب لبون کا لیگا لیکن وَرجینیا کی چیخون سے گھر بھر چونک پڑا اور سب کرایہ دار اُسکے کمرے مین دوڑتے ہوے چلے آئے۔ کارپرداز نے کل معاملے کو وَرجینیا کے تلون اور بیہودگی پر محول کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ لوگ اِس بیچاری لڑکی ہی کا مضحکہ کرنے اور خاکہ اُڑانے لگے۔ گھر بھر کیا بلکہ پڑوس بھر کو ایسے خفیف معاملے کی بات پر گھر سر پہ اُٹھالینا اُن لوگون کے نزدیک ایک بیہودہ اور حماقت کی حرکت تھی کیونکہ وہ پاکبازی اور نیکی کے اصول سے جو اُس نیک لڑکی کے غیظ و غضب کا باعث ہوئی تھی ناواقف محض تھے۔ سب کرایہ دار اپنے اپنے مقام پر واپس چلے گئے اور اِس غریب لڑکی کو سمجھا بجھا گئے کہ کارپرداز سے صلح کرلے۔ مگر اِس یتیم لڑکی نے جو اُس بدذات کے قابو مین تھی ایک چھُری اُٹھالی اور اِسکو دھمکایا کہ اگر قریب آیا تو بیدردانہ اُسی چھُری سے اُسکا کام تمام کریگی۔ اِس شخص کو اِسکی یہ کیفیت دیکھ کے استعجاب عظیم ہوا اور یہ بات اُسکے خیال مین نہ آئی کہ اُسکا غصّہ آبرو اور عزت کے بچانے کی غرض سے تھا اور اُسنے اُسکے ترددات اور توہمات رفع کرنے کی کوشش کی اور خوشامد و چاپلوسی کی باتین کرنے لگا۔ لیکن جب اُسنے دیکھا کہ کسی طرح سے مانتی ہی نہین ہی برابر غصّہ اور شکایتون کے پُل باندھ رہی ہی تو اُسنے بزدلی سے طنز آمیز طعنے اِسکو دیلے اور جھوٹی تہمتین لگائین۔ کمینہ پن سے کہا کہ بالضرور اِسکا کوئی آشنا ہوگا جس سے وہ ڈرتی ہی اور نہین چاہتی کہ اُسکو رشک پیدا ہو یہ بھی کہا کہ ابھی وہ دِن دور نہین ہی جب وہ اُسکو کسبیون کی طرح گلیون مین مارے مارے پھرتے دیکھے گا۔

یہ کہہ کے وہ بدذات وہان سے رفو چکر ہوا۔ اب یہ لڑکی تنہا رہ گئی کوئی پاس نہ تھا جس سے وہ اِس وحشیانہ اور سنگدل بدسلوکی کی چارہ جوئی اور فریاد کرتی۔ اِس بات کے لکھنے کی ہمکو چنداں ضرورت نہین ہی کہ اِس موقع پر اُسکا دِل جو ایسا نازک اور ایسا جوش آور جذبون کو محسوس کرنیوالا تھا کسقدر تلخی سے کسقدر سختی سے کڑھا۔ جن ناظرین کو ذرہ بھی رحم و درد ہی وہ بیشک خیال کر سکتے ہین کہ اِس یتیم لڑکی کو اِس بیرحمی اور جفاکاری سے کتنا بڑا صدمہ ہوا ہوگا۔ اگرچہ اُسکی سیرت ایسی نیک تھی کہ وہ ہمیشہ خطا معاف کر دیتی تھی اور فیاضی سے پیش آتی تھی مگر اِس موقع پر وہ بھی انتقام کے لئے تڑپ رہی تھی۔ اور خدا سے دُعا مانگتی تھی کہ یا خدا بس کر بس کر۔ ایسے ایسے غم اور الم اُسکی تقدیر مین لکھے ہین جنکی وہ بہت کم سزاوار تھی۔ بس کر یا خداوندا اور اپنے رحم و کرم سے اُسکی تقدیر بدل دے۔

تیسوان باب

(بیماری)

غریب سینے والی کو فوج کی وردی بنانے والے کارخانہ سے اب کام کا مِلنا بند ہوا اور وجہ یہ ہوئی کہ وہ پاکدامن اور نیک ذات تھی یہ وجہ نہ تھی کہ اُسنے کوئی خطا کی تھی۔ اِس وجہ سے اِسکو ایذا دی گئی تھی کہ وہ نیکی اور شائستگی کی راہ راست پر ثابت قدم رہی تھی۔ یہ بات اُس مُلک مین ہوئی جو مسیح کے پیروون کا مُلک ہی۔ وہ مُلک جسمین انجیل مقدس کی اشاعت اور تعلیم۔ اور اُسکے بموجب عمل درآمد ہی وہ مُلک جسمین عورت کی بادشاہت اور حکومت ہی۔

اُس خاص موقع پر جب وزجنیا کو کام مِلنا بند ہوا اُسکے پاس ایک حبہ بھی نہین تھا۔ یہ دوشنبہ کی صبح کا ذکر ہی۔ جو کچھ اسکو شنبہ گذشتہ کی شام کو ملا تھا۔ وہ سب صرف ہو گیا تھا۔ اب اسکو مجبوری ایک دُکان سے جہان وہ سودا سلف خریدا کرتی تھی قرض مانگنا پڑا۔ سوداگر فروش نے اس مہربانی سے انکار نہین کیا۔

لیکن اب اِس بات کی ضرورت درپیش ہوئی کہ وہ کیمڈن ٹون والے اپنے نیک نہاد شفیقون سے ضمانت کے لیے پھر التجا کرے اور بوڑھے آدمی کو پھر کہے کہ کسی دوسرے پارچہ فروش کے کارخانہ مین جا کے اُسکی ضمانت کر دے صبح کی غضب کی تحریک اور خیالات دردآلود سے وہ بحدے ضعیف اور علیل ہو گئی تھی اور اسقدر دور پیادہ پا نہین جا سکتی تھی اور ٹکا پاس نہ تھا کہ گاڑی کرایہ کر لیتی - اِس لئے اُسنے ایک خط لکھا اور ٹکٹ کے دام ایک ہمسایہ سے قرض لے کے ڈاک مین روانہ کر دیا اِسکے بعد وہ اپنے بستر پر جا کے لیٹ گئی - زندگی بھر مین یہ پہلا مرتبہ تھا کہ کام کے نہ ہونے سے اسکو کسی قدر مسرت حاصل ہوئی اور آرام کے لئے جسکی ازبس ضرورت تھی اِسکو ایک واجب اور جائز حیلہ مِلگیا - لیٹے لیٹے نیند آگئی اور جب اُٹھی اُس وقت بالکل اندھیرا ہو گیا تھا - کئی گھنٹہ تک برابر وہ سوتی رہی تھی - اور جون ہی چراغ روشن کرنے کے لیے اُٹھی اُسکو بہت ہی علالت معلوم ہونے لگی - سردی محسوس ہو کے جاڑا چڑھا تمام بدن کانپا اور اُسکے اعضا نے کام کرنے سے انکار کیا - یا اللہ کیا وہ قریبِ مرگ ہی -

اِس خیال سے ڈر کے اور افسردہ خاطر ہو کے اپنے بستر پر لیٹ گئی لیکن ایک اور خیال ایسا آیا جس سے انتہائی خوشی اِسکو حاصل ہوئی کیونکہ اُسنے سوچا کہ پاکدامن رہ کے جوانمرگ ہونا اِس سے بہتر ہی کہ مصیبت کے دِن کاٹے اور ہر طرح کی ترغیب و تحریص مین پڑکے دیر مین موت آئے - علاوہ اِسکے وہ سوچی کہ موت بہشت مین جانے کے لیے راہداری کا پروانہ ہی جہان جا کے وہ اپنی خلد آرامگاہ مان سے جو وہان پہلے ہی چلی گئی تھی ملے - پس نوجوان لڑکی کو موت کی اُمید پر خوشی کی چمک کا تجربہ ہوا اور اپنے دونون ہاتھ جوڑ کے عرصہ تک نہایت خاموشی اور انتہا کے ذوق شوق سے اُس تیرہ و تار حجرے مین وہ نماز پڑھتی رہی ورد عا مین مانگتی رہی - اِسکے بعد اُسکے بدن مین کچھ سنسناہٹ سی محسوس ہوئی - اِس سنسناہٹ مین کھچاوٹ اور ناتوانی ایسی ملی ہوئی تھی جس سے اُسکی تمام قوتین رفتہ رفتہ بجھتی جاتی تھین

اور آپ ہی آپ اُسنے بہ آواز حزین کہا کہ یہی موت ہی - اور یہ کہہ کے وہ بیہوش ہوگئی -
مگر وہ غشی تھی جو غریب لڑکی پر نقاہت سے طاری ہوگئی تھی اور جب آہستہ
آہستہ پھر اِسکو ہوش آیا تو افسوس ہوا کہ ہاے مر کیون نہ گئی اور دُنیا کی ہوا مین
دَم لینے کو کیون جیتی رہی اور پھر جاگی - اِسوقت بھی کمرے مین انتہا کی تاریکی چھائی
ہوئی تھی - اور شرابیون بدمستون کی ہوحق سے جو نیچے ہورہی تھی اُسنے جانا کہ
ابھی زیادہ رات نہین گئی ہی - اِسکے بعد بہت جلد وہ ہوحق موقوف ہوگیا اور تمام
مکان مین شہر خموشان کی سی خاموشی ہوگئی - نوجوان ناکتخدا لڑکی کو پھر نیند آگئی اور
جب وہ صبح کو جاگی تو اِسکو یہی خیال رہا کہ اب بھی سخت بیمار ہی - بڑی تکلیف سے
یہ غریب لڑکی اپنے جسم کو کشان کشان اپنے غریبانہ بستر سے اُس مقام تک لے گئی
جہان پانی رکھا تھا کیونکہ پیاس شدت سے لگی تھی - کلیجہ پھنک رہا تھا اور جون ہی
وہ رینگتی ہوئی اپنے بچھونے کی طرف واپس گئی اُسکو ایک خط نظر آیا جو میز پر رکھا
تھا - کوئی شخص اُس خط کو وہان شام کے وقت جب یہ لڑکی سوتی تھی رکھ گیا تھا -
یہ خط اُس خط کے جواب مین تھا جو سہ پہر کے وقت اُسنے کیمڈن ٹون روانہ کیا تھا -
چند ہی روز ہوے تھے کہ پیر مرد نے وفات پائی تھی اور اُسکی بیوہ نے جو انتہا کے
غم و درد اور رنج و کوفت مین مبتلا تھی اپنی بھانجی کو مِس مارڈنٹ کے نام چند سطرین
لکھنے کو بُلا بھیجا تھا اور اپنے شوہر کی وفات سے اطلاع دی تھی - خط کے ختم پر
نوجوان لڑکی کی طلبی کا مضمون تحریر تھا اور لکھا تھا کہ وہ بیوہ سے جلد ملے اور بُوڑھی
بیوہ عورت نے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ جہان تک ممکن ہوگا وہ ضمانت کا بندوبست
بھی خاطر خواہ کر دیگی -

اُس نیک پیر مرد کی وفات کا حال پڑھ کے اور شفقتون اور سلوکون کو یاد
کر کے وہ چِلّا چِلّا زار زار روئی - باقی رہا پیام طلب اور وہان جانا - ہاے ہاے یہ
کب ممکن تھا - یہ غریب لڑکی اپنے بستر پر پھر گئی تاکہ وہان جا کے لیٹ رہے شاید
مرنے کو لیٹا رہی اور پھر وہان سے نہ اُٹھی کئی گھنٹہ گذر گئے اور کوئی بھی اُسکے پاس

نہ آیا۔ اور اِسکو خود اِس قدر ضعف تھا کہ وہ اگر مُنھ سے آواز بھی نکالتی تو ملے ہوے کمرے مین بھی کوئی نہ سُن سکتا۔ وہ بیمار تھی۔ اُسکو خبر گیری تیمار داری کی ضروریات اور آرام کی ضرورت تھی۔ لیکن کوئی رفیق کوئی ساتھی نہ تھا جو اُسکو مدد دیتا۔ کوئی بھی نہ تھا جو اُسکو تسکین و دلاسا دیتا۔ گرد تو مکان کی چار دیوار تھی جسکی دیوارین سرد اور منحوس تھین اور ایسی کالی کالی بھیانک صورت سے ڈراتی تھین جیسے خود اُسکے بخت سیاہ تھے۔ ہاے غریب تکلیف زدہ لڑکی اِسوقت تجکو اپنی مان کے مرنے کا صدمۂ عظیم ہوتا ہوگا۔ کیسے کیسے کڑوے کڑوے آنسُو تھے جنسے تیرا بھدّا تکیہ جسپر تیرا سر جسمین درد ہو رہا تھا رکھا ہوا تھا تر ہو گیا تھا۔ کیسی گلا گھونٹنے والی وہ آہین تھین جو تیرے نازک اور نرم سینے مین پیچ و تاب کھاتی تھین۔

یا خدا۔ یا پاک پروردگار۔ اِس بیماری کی حالت زار مین کیا کوئی بھی پُرسان حال کوئی بھی مددگار اِس نوجوان سینے والی کا نہین۔ کئی گھنٹے گذر گئے اور ہم کہتے ہین کہ پھر اندھیرا ہو گیا جسنے اُسکی تکلیفات اور اُسکے آنسوؤن دونون کو ایک ساتھ چھپا دیا۔ آخر کو اُسنے پاؤن کی آہٹ سُنی اور جانا کہ کمرے کے پاس کوئی آتا ہے۔ دروازہ کھلا۔ شمع کی روشنی کمرے مین پھیلی اور روز جِنیا نے درد سر کی تکلیف سے جب سر اُٹھایا تو دیکھا کہ وہی غریب سینے والی آئرلینڈ کی رہنے والی عورت ہے جو مکان کے دوسرے درجہ مین پیچھے والے کمرے مین رہتی تھی۔

اِس عورت کو تعجب تھا کہ دِن بھر اِس نوجوان لڑکی کو دیکھا نہین اور نہ اِس کا کچھ حال معلوم ہوا آخر ماجرا کیا ہے اِسلیے براہ ہمدردی اِسکو دیکھنے اور دریافت کرنے آئی تھی کہ خیریت تو ہے۔ اور غریب لڑکی کا یہ حال دیکھ کے فوراً وہ دوڑی گئی اور تھوڑی سی گرم گرم چاء اُسکے واسطے لائی۔ بیمار کے لیے یہ شربت مفید تھا اور یہ آئرلینڈ کی رہنے والی بڑی دیر تک رات کو اِسکے پاس موجود رہی۔ دوسرے روز ہر ایک گر ایہ دار روز جِنیا کی علالت کا حال سُنکے اُسکو دیکھنے کو دوڑا آیا اور سب نے

تھوڑی بہت اُسکی مدد کی - ایک نے تھوڑی چائے اور تسکر بھیجی - ایک نے ایک ڈبل روٹی ایک نے تھوڑی سی لپسی - اور یہ غریب آئرلینڈ کی رہنے والی عورت باہر گئی اور چپکے سے اپنی شال رہن رکھ کے وہ ایک گوشت کا ٹکڑہ مول لے آئی اور بیمار لڑکی کے لیے اُسنے تھوڑا سا شوربا تیار کیا - اِسی طرح سب غریب آدمی حاجت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین - اور وہی آدمی جنھون نے وَرجِنیا کا مضحکہ کیا اور خاکہ اُڑایا تھا جب اُسنے اپنی چچون سے کار پرداز کے معاملے مین سب کو آگاہ کیا تھا اب بہت خوشی اور شوق سے اِسکو اپنی ہمدردی اور نیکی کا ثبوت دیتے تھے - کیونکہ اگرچہ افلاس اور ضرورت نے جس سے انسان دقت پڑنے پر ہر کام کے کرگذرنے کو مستعد اور مجبور ہو جاتا ہے اِنکی اخلاقی نازک سمجھ کو بالکل زائل کر دیا تھا لیکن اُنکے اثر سے اُنکے خیالات کند نہین ہو گئے تھے بلکہ برخلاف اِسکے وہی لوگ جنپر اِس بیدردی سے ظلم ہوتا تھا - جو اِس طور پر ستائے جاتے تھے جنکو ایسی ایسی سزا اور ایذا دیجاتی تھی اور جن کو اُنکے کام دینے والے پائمال کرتے اور ناکام رکھتے تھے جب اپنے ہمجنس کو درد اور تکلیف مین دیکھتے تھے اِنسانی مہربانی کے جوش سے پُر ہو جاتے تھے اِس محنتی آدمیون کے فرقون مین کیسے کیسے عالی منش لوگ ہین اور یہ صرف نہ یہی ملک مین بلکہ اور اور ملکونمین بھی ہین - اور یہی وجہ ہے کہ اُنکی فیاضی - عالی دماغی عالی ہمتی نیکدلی اور مہربانی کے سبب سے اِس ناول کا راقم بجان و دل اُنسے محبت رکھتا ہے اور اُنکے فائدہ کے لیے اپنی ذات کو بڑی گرمجوشی سے اُنپر نثار اور قربان کرتا ہے - اور جو جو پاک اور طاہر جانا گیا ہے اُسکی قسم کھاتا ہے کہ جب تک قلم ہاتھ مین لینے کی اُسکو طاقت باقی رہیگی وہ اُنکے معاملہ کا ساتھ نہ چھوڑیگا اور چلا چلا کے بلکہ بہ آواز دہل اُنکی تکلیفات کی تشہیر اور اُنکے حقوق کو ثابت کریگا -

ایک مہینے کے قریب تک غریب وَرجِنیا اپنے بستر پر پڑی رہی اور اِس عرصے مین اُسکی گذر ہمسایون کی مہربانی سے برابر اِسی طور پر ہوتی گئی - اب اِس نرم دل تکلیف برداشت کرنیوالی بیمار نے اُنکا انتہا درجہ کا احسان مانا اور اب جو رائے اُنکی نسبت

اُسنے پہلے قائم کی تھی بالکل بدل گئی۔ اَب اُسکو معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنی بدمستی اور شور و غل سے رات کی نیند حرام کرتے تھے درحقیقت دِل کے نیک تھے۔ یہ وہی لوگ تھے جو اپنے دست مزد کا حصّہ اُسکے واسطے سَب سے پہلے خرچ کرنے کو تیار ہو گئے تھے اور بہتر سے بہتر غذا جسکا اپنی ذات کے لئے کبھی اُنھون نے خیال بھی نہین کیا تھا اُسکے واسطے بہم پہونچاتے تھے۔ اور اُسی طرح اُسکو معلوم ہوا کہ جو عورتین اُسکی نیک روش اور پاکدامنی پر ہنستی تھین وہی اُسکے آرام و آسایش اور کار و خدمت کے لیے اُسکے بستر پر موجود رہتی ہین۔ اُسوقت اُسنے اپنے دِل مین خیال کیا کہ یا خدا اگر سرکار منصف ہوتی۔ اگر واضعان قانون کی مجلس متدیّن اور ایماندار ہوتی اور اگر اس ملک کے رؤسا و امرا کا رسم و رواج اور برتاؤ اچھا ہوتا تو یہی لوگ جنکے دِل مین فیاض جذبون کا تخم تو موجود ہی ہو اور ہر طرح کی اخلاقی عمدگی انمین پائی جاتی ہو کیا کچھ نہ کر دکھاتے۔ اور آہ۔ کوئی وقت ایسا بھی آئیگا کہ کوئی آدمی ایسا پیدا ہو جائیگا جو ان غلامون کے گروہون کو آزادی دیگا اور اُنکے اُن عمدہ اور عظیم صفات کو جو جور و تعدی کے بوجھ سے دبے ہوے ہین ظاہر کریگا اور جلا دیگا۔

چار ہفتے کے قریب جب گذر گئے تب جاکے وَرجنیا کو اسقدر قوت آئی کہ وہ اُٹھ کے دو چار گھنٹے بیٹھنے لگی لیکن ای خدا وہ کیسی بدل گئی تھی۔ زرد ضعیف اور دُبلی وہ بیماری سے پہلے ضرور تھی مگر بمقابلہ اس حالت کے جو اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوتی تھی وہ حالت تندرستی اور آرام کی تھی۔ تاہم وہ کنجی کنجی آنکھین جنمین شرم و حجاب کوٹ کوٹ کے بھرا تھا۔ وہ دِلپر اثر پیدا کرنے والی خوبصورتی ویسی ہی تھی جیسی پہلے تھی۔ موتیون کی سی دانتون کی پاکیزگی اور صفائی اَب بھی ویسی ہی تھی جیسی پہلے تھی۔ گھنے بھورے بالون کی چمک اور آب و تاب اَب بھی ویسی ہی تھی لیکن پیشانی سنگ مرمر کی طرح ایسی پیلی پڑ گئی تھی کہ نیلی نیلی رگین پوست کے نیچے سے

صاف دکھائی دیتی تھین۔ اور رخساروں کی رنگت ایسی اُڑگئی تھی گویا اُنھون نے یاسمن کی سفیدی کا لباس پہنا تھا حالانکہ وہ نزہت اور شادابی جیسی یاسمن مین نشوونما کی ہوتی ہے وہان نہ تھی۔ پری کا سا بدن ایسا ضعیف اور ناتوان ہوگیا تھا کہ صرف ہلکا سا سایہ شکل کا نظر آتا تھا۔ ہان ایسا جیسا مصور کسی خوبصورت نوجوان ناکتخدا لڑکی کا جو پیش از وقت مرگئی ہو وہمی اور قیاسی نقشہ بناتے ہین۔ اور شاعر اُسی وہمی اور قیاسی نقشہ کو اپنے ڈھنگ پر معرض بیان مین لاتے ہین۔ اور ضعف اور نقاہت کی ادا جو اُسکے ہر انداز اور اطوار اور دھج سے پائی جاتی تھی وہ ایسی تھی کہ جو رحمدل اُسکو دیکھتا اُسکے دِل مین درد پیدا ہوتا اُسکے حال پر ترس کھاتا۔

ابھی تک وہ تکلیف اور اذیت مین تھی۔ مگر اُن لوگون سے جنھون نے بیماری مین اسکی مدد کی تھی نہین کہا کہ کسقدر اُسکو دُکھ ہے۔ اُن لوگون نے اُس سے کہا کہ جب تک بخوبی صحت نہ ہو جائے سُوئی ہاتھ مین لینے کا خیال بھی نہ کرے مگر اُسکو یہ فکر تھی کہ جسقدر جلد ممکن ہوتا وہ دوسرون پر بھروسا کرکے خیرات اور صدقہ کی روٹی کھانے سے نجات پاتی یہ خیال جو اُسکو آیا وہ اپنی ہمت اور غرور اپنی محنت پر بھروسہ رکھنے کی وجہ سے نہین آیا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ وہ اُنسے کھانا پاتی ہے جنکو خود قدرت اور استطاعت نہین کہ دوسرے کو دیکے کھائین۔ اِسلیے اُسنے بہانہ کیا کہ اَب اچھی ہے حالانکہ درحقیقت اچھی نہین تھی۔ مایوسی کا چور تو دِل مین تھا لیکن بہ اسباب ظاہر اُسنے آن نباہنے کو تیہے سے ہمت باندھی کیونکہ جب اُسکے مہربان ہمسائے اُسکی تسلی کرتے تھے کہ گھبرانے کی بات نہین ہے جلد صحت ہو جائیگی اُسوقت یہ غریب لڑکی اپنے دِل مین کہتی تھی کہ یہ لوگ ایسی بات کی پیشین گوئی کرتے ہین جو کبھی ہونی نہین ہے۔ اُسکو معلوم ہوگیا کہ اُسکے سرچشمۂ حیات مین زہر ملگیا ہے اور انحطاط شروع

گا بھا اُسکے جسم مین موجود ہو۔ وہ روکھی اور سوکھی تھوڑی دیر کے بعد کی کھانسی جسکو وہ حتی الامکان چھپانے کی کوشش کرتی تھی۔ وہ دِل کی جلد جلد اور بیقاعدہ دھڑک جو بڑی تکلیف دیتی تھی اور رات کو خاموشی کی حالت مین اور دنکو جب شور نہین ہوتا تھا سُنائی دیتی تھی۔ وہ شبنم کے سے قطرے جنکو وہ اپنی پیشانی سے پونچھ ڈالتی تھی اور وہ کبھی کبھی کُہنہ تپ کی رنگت کا رُخسار وپر ظاہر ہونا جو دیر دیر تک رہتی تھی اور ہر وقت زیادہ شوخی سے نظر آتی تھی۔ جب جب وہ آتی تھی۔ یہی سب ایسی علامتین تھین اور متنبہ کرنیوالے آثار تھے جنکو بیمار لڑکی غلط نہین سمجھتی تھی اور جنکو بڑی ہوشیاری سے وہ اپنی ذات سے بھی مخفی رکھتی تھی۔

ایک روز جب چوتھا یا پانچوان روز اسکو بیماری سے اُٹھے ہوا ہوگا کہ وہ اپنے ناخوش آیند کمرے مین تنہا بیٹھی تھی اور چاہتی تھی کہ کسی طرح سے باہر نکلنے کے قابل ہوتی کھلے ہوے مقام کی ہوا پاتی اور بیرو نجات کی صاف ہوا کی تو وہ بس آرزومند تھی کہ یکایک دروازہ کھُلا اور کیمڈن ٹون والی بڑی بی جو بیوہ ہوگئی تھی اندر آئی۔ یہ بوڑھی عورت وَرجِنیا کو ایسا بدلا ہوا دیکھ کے کمال متاسف اور متالم ہوئی اور اُسکو اپنی کنار عاطفت مین لیکے اتنا روئی کہ گویا وہ اُسی کی بیٹی تھی۔ اور اِس نیکذات مہربان عورت کی مہربانی سے وَرجِنیا کے دِل پر انتہا کا اثر ہوا۔ غرضکہ یہ ملاقات بدرجۂ اتم دردانگیز اور رقت خیز تھی۔

لمبی لمبی اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرتے ہوے اور اِس ناخوش آیند غیر آراستہ حجرے کے چارون طرف نگاہ ڈال کے بیوہ نے اِس طرح ہمدردی کی باتین کین۔

بیوہ۔" یا میرے پاک پروردگار۔ تم بیمار تھین۔ اِس شدت سے بیمار تھین۔ اور پھر بھی تم نے مجھے نہ بُلا لیا۔ ہاے ہاے۔ تم کو تو سب چیزون کی

ضرورت ہوگی۔ بیشک ایک ایک چیز کی۔ اے میری پیاری لڑکی تمکو ایسا نہ چاہیئے تھا
یہ دن یہ سن اور یہ مزاج کی نیکی۔ تم کیونکر اکیلی ان تکلیفون کو برداشت کر سکتی ہوگی۔
یہ بات تو ایسی ہوئی جیسے کوئی خدا کے ہونے مین شک کرے۔ ورجینیا۔ تمکو مجھے
ضرور بلا بھیجنا چاہیئے تھا۔ اور اگرچہ مجھے غریب شوہر کے مرجانے سے خود ہی کیا کم
تکلیفین ہین تاہم مین تم سے ہمدردی کرتی۔ تمھارا رنج وغم دور کرتی تمکو تسلی و تسکین
دیتی۔ اور ہمدردی سے بھی زیادہ یہ بات کرتی کہ تمکو مین یہان سے اپنے گھر اُٹھا لیجاتی
اور وہان تمھاری خدمت مین حاضر رہتی تمھاری دوا دارو کرتی۔ اور میری بھانجی جو
میرے ساتھ رہنے کو اب آئی ہے وہ بھی تمھاری خاطر و مدارات کرتی کیونکہ تم خود مہربان
اور نیک ہو ہائے میری بچی۔ میری غریب پیاری لڑکی۔ کسقدر تکلیف تمکو ہوئی ہوگی
لیکن اب بھی کچھ ایسی دیر نہین ہوگئی ہے۔ اب بھی تم بہ آسایش و آرام بسر کر سکتی ہو۔
اور مین ابھی تمکو اپنے ساتھ لیجاؤنگی۔ ابھی۔ اسی دم۔ آج ہی۔ فوراً۔ اور تم اسی کمرے
مین رہنا جسمین پہلے رہتی تھین۔ جب سے تم نے اُسکو چھوڑا ہے تب سے وہ کسی کو کرایہ پر
دیا ہی نہین گیا ہے۔ ہان سچ تو ہے تمھین یاد ہوگا مین نے تمسے کہا تھا کہ مسٹر اوسمنڈ نے
مجبور کر کے مجھے اُسکا کرایہ دیدیا ہے کہ وہ تمھاری واپسی تک تمھارے واسطے خالی رکھا جائے
اور سب چیزین جو تم چھوڑ آئی تھین وہ بدستور وہان ابتک موجود ہین!!

موم کے سے صاف اور سفید چہرے پر آنسو روان تھے کہ آہستہ اور کمزور آواز سے
ورجینیا نے کہا۔

ورجینیا "لیکن وہان مجھے واپس جانا مناسب نہین ہے۔ مین نہین جا سکتی مجھے
اتنی جرأت ہی نہین کہ اُس جگہ پھر واپس جاؤن"

بیوہ "آہ۔ تمھاری مراد ہے کہ تم اس ارادے پر قائم رہو۔ خیر مجھے جرأت نہین کہ
مین تمکو اُسکے برخلاف کرنیکی صلاح دون جبکہ تم مجھ سے مسٹر اوسمنڈ کا سب حال اُس موقع پر

بیان کر چکی ہو۔ جب ہم تم آخر مرتبہ ملے تھے۔ لیکن اُسنے اپنا آنا نہین چھوڑا ہی۔ ہر دوسرے یا تیسرے ہفتہ دریافت کرنے آتا ہی کہ آیا مجھکو تمھاری کوئی خبر ملی ہی کہ نہین۔ اور ہر دفعہ مین کہتی ہون کہ نہین۔ کیونکہ تمکو یاد ہوگا کہ تم نے مجھے یہی جواب دینے کو کہا تھا۔ وہ مُنھ پھیر لیتا ہی۔ لمبی لمبی آہ کھینچتا ہی اور پھر کوئی بات نہین کرتا ہی واپس چلا جاتا ہی۔ جب جب مین اُسکو دیکھتی ہون روز بروز زیادہ بدلا ہوا پاتی ہون۔ ایکدن میرے دل مین آیا کہ مین اُس سے دریافت کرون کہ آیا درحقیقت اُسنے شادی کرلی ہی اور تمھارے ساتھ ایسی دغابازی کیونکر اُس سے کی گئی مگر مین نے اپنے مُنھ پر مہر لگا رکھی ہی۔"

ورجنیا۔ (ہی آہستگی اور غمگینی سے اور ایسی آواز سے جیسے ہاتف کی ندا) "او رای میری مہربان شفیق تم آخر تک ایسا ہی کیے جانا۔ اِس بات مین کہ وہ مجھے پیار کرتا ہی مجھے کبھی شک نہین ہوا۔ اور خدا آگاہ ہی کہ کس شدّت سے کس جان فدائی سے مین نے اُسکو پیار کیا ہی اور اب تک پیار کرتی ہون۔"

پچھلا فقرہ کہتے ہوے ورجنیا کی آنکھون سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے اور اُن خسارہ نیر جلد جلد لرزھکنے لگے جنپر جوش و جذبہ سے تپ دق کی سی ہلکی سُرخی آگئی تھی جس سے انتہا کی پاک خوبصورتی پائی جاتی تھی۔ پھر اُسنے کہا۔

"لیکن ہرگز۔ ہاے ہرگز اب ہم نہ ملینگے۔ کیونکہ اُسکی محبت مین بے آبروئی ہی۔ اور مین تو پاک وصاف اور بیگناہ ہی رہونگی تاکہ مین اپنی غریب مان سے جو مجھ سے پہلے بہشت مین پہونچ گئی ہی بہت جلد ملون۔"

بیوہ۔ (پھوٹ پھوٹ کے روتے ہوے) "ہاے ایسا نہ کہو۔ ورجنیا۔ ایسا نہ کہو۔ تم میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوگی۔ آہ۔ اب ہم مسٹر اوسمنڈ کا کچھ ذکر بھی نہ کرینگے۔ ہم اُسکا نام بھی نہ لینگے اب جو بات چیت ہوگی وہ تمھاری ہی نسبت ہوگی۔ اور اگر تم میرے مکان پر نہ چلو تو بہرحال میری بہن کے گھر تو چلو اور چند ہفتے وہان رہو۔ وہ سہی بھتیجی کی

مان ہو جو آج کل میرے پاس رہتی ہو۔ کیمڈن ٹون مین کسی قدر اوپر کی جانب وہ ایک
بہت اچھے چھوٹے سے جھوپڑے مین رہتی ہو۔ وہان تم بالکل خفیہ طور سے رہ سکتی ہو۔ اور
حتی الامکان بہت آرام و آسایش سے رہوگی۔ اب اس بارے مین کچھ نہ کہو۔ اب
سب طی ہوگیا اور پورا پورا فیصلہ ہوگیا گویا اس معاملے مین مین نے چھہ گھنٹہ تک بحث
کرکے اسکو طی کیا ہو۔ بس لو اب مین جاتی ہون۔ اپنی بہن سے تمھارے آنے کا حال کہونگی
اور کل صبح پھر یہان آؤنگی۔ قریب گیارہ بجے کے آؤنگی اور تمکو ایک گاڑی پر سوار کرکے
یہان سے لیجاؤنگی۔ تم سُنتی ہو۔ وَرجینیا مین تم سے کیا کہتی ہون"

وَرجینیا۔ (انتہا کی احسانمندی سے روتے ہوے) "ہان میری مہربان میری فیاض
شفیق۔ مگر کسی پر اپنا بوجھ ڈالنے کے واسطے مین اپنی رضامندی ظاہر نہین کرسکتی ہون"
اس نیکدل بیوہ نے نہایت محبت سے بیمار لڑکی کو چوم کے کہا۔

بیوہ" دیکھو میری پیاری بچی میری بہن تمھارے وہان جانے سے نہایت خوش
ہوگی اور تمھاری بہت خاطر داشت کریگی اور جب تم پھر توانا و تندرست ہوجاؤگی
تم اُسکے کام آؤگی اور بجائے بوجھ کے تم اُسکے آرام اور مدد کا باعث ہوگی۔ بس بس
اب اس بارے مین زیادہ بحث لاحاصل ہو اور کل مین یہان آؤنگی۔ اور تمکو یہان سے
لے جاؤنگی"

اس گفتگو کے بعد یہ نیک بوڑھی عورت کمرے سے جلد باہر چلی گئی تاکہ ورجینیا
اور زیادہ کد او راصرار نہ کرے۔ اور اگر وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی اسکے چلے جانے کے بعد
روتی رہی تو یہ رونا بالکل تلخکامی کا نہین تھا یہ رونا اُس ہمدردی کو دیکھ کے
تھا جو اُسکے ساتھ کی گئی تھی یہ رونا اُس تسلی و تسکین کا تھا جو اسکو دی گئی تھی بجو جو
زخم کھلائے ہوئے اور بیسر ڈالنے والی محنت اور چھوٹے چھوٹے ظلمون کی گستاخی
اور بیماری اور بہت سے ایسے ہی اسباب نے ان گذشتہ دس مہینون مین اسکے

دِل پر لگائے تھے اُنپر اِس ہمدردی اور تسلی نے مدمل کرنے والے مرہم اور تکلیف دور کرنیوالی دوا کا کام کیا۔ اور وہ اِس اُمید سے کہ اَب وبائی آب وہوا اور کمینون کی ہمسائگی سے نجات ملیگی اور صاف تر آب وہوا اور ایک معزز مکان مین مسکن گزین ہو گی کسی قدر محظوظ تھی۔

دوسری صبح کو نیکذات بیوہ وقت مقررہ پر موجود ہوگئی اور وَرجینیا اپنے مہربان شفیقون سے جنھون نے بیماری مین اُسکی خبرگیری کی تھی کمال محبت اور اخلاق سے رخصت ہوئی۔ اِنھین لوگون نے اُسکو نیچے اُتارنے اور گاڑی تک پہونچانے مین جو دروازہ پر اُسکے نئے گھر لیجانے کے لیے تیار کھڑی تھی مدد کی۔

اکتیسوان باب

(رُخسار و نپر علامت)

کئی مہینے گذر گئے اور وَرجینیا مارڈنٹ اُسی جھونپڑے مین مسکن گزین ہی جہان اِسکو خوش قسمتی سے گھر کی طرح رہنے کے لیے جگہ ملی تھی۔ سابق کی نسبت اَب اُسکا دِل ساکن اور مامون تھا لیکن اِسکی تندرستی مین رفتہ رفتہ خلل آتا جاتا تھا۔ وہ جانتی تھی اِسکو محسوس ہوتا تھا کہ قابو پرست غارتگر اپنے کام مین چپکے چپکے مصروف ہی اُسکی قوائی قوتون مین اندر ہی اندر سرنگ لگا رہا ہی اور اِسکی جسمانی طاقتون کی مخفی مخفی جڑ کاٹ رہا ہی لیکن اُسنے کسی سے اپنی تکلیف کی شکایت نہین کی اور بہت جلد موت کے مقابلے کے یقین برحق سے کبھی اُسکا دِل نہ کڑھا نہ چڑھا۔ برعکس اِسکے اُسنے زوال و فنا کی قربت کا مرتاض لوگونکی سی سکینی اور فروتنی سے خیال کیا بلکہ اِس اُمید پر کہ وہ فرشتون کے درجے مین شامل ہونیوالی ہی ایک قسم کی لطیف اور ضبط کی ہوئی مسرت سے وہ اپنی نیستی اور اپنے نابود ہو جانے کو خیال کرتی تھی۔

بہت کم ایسا ہوتا ہی کہ وہ لوگ جو سل کے عارضہ مین مبتلا ہوتے ہین اُنکو باطنی

دانش سے اُسکا ہونا دریافت ہوجاتا ہو لیکن اگر کوئی اُسکے ہونے کا شبہہ اُنکے دِل مین ڈالدے اور یہ کہدے کہ نظر نہ آنیوالا بیدرد کیڑا اپنا ساری زہر اُنکے شباب کی کلی مین پہونچا رہا ہی اُسوقت وہ اِس غم آلود اور خوف پیدا کرنیوالے راستے سے اپنی آنکھین بند کرلیتے ہین اور مُنھ چھپانے لگتے ہین - مگر وَرجینیا کا یہ حال نہین تھا - اُسکو اُس کے ہونے کی پہلے ہی سے خبر ہوگئی تھی اور اُسنے اُسکا ہونا تسلیم بھی کرلیا تھا - بجاے اسکے کہ وہ اِس خوف اور خطرے پر ہنستی یا اُسکی نسبت بیفائدہ دلیلین اپنے دِل مین لاتی وہ اپنا سر نیچے کرلیتی تھی اور کہتی تھی کہ جو خدا کی مرضی ہو وہی ہونا ہو - وہ موت سے بالکل نہین ڈرتی تھی کیونکہ اُسنے کبھی کسی کیڑے کو ستایا ہی نہین تھا انسان کو ستانا اور نقصان پہونچانا تو بہت دور تھا - پاک رہکر بیگناہی سے اُسنے اپنی زندگی بسر کی اور اپنی گفتار یا کردار یا خیال یا افعال سے خداے پاک یا انسان کا ایک قانون بھی نہین توڑا تھا اُسنے بہت تکلیف اُٹھائی تھی سخت سخت تکلیفین برداشت کی تھین مگر ایسا کبھی نہین ہوا ہو کہ ترغیب و تحریص کے سبب اُسکا قدم نیکی اور پاکدامنی اور آبرو کی راہ سے علحدہ ہوا ہو اُسکی ایسی منفی نیکیان نہین تھین جو کسی بادشاہزادی سے منسوب کیجاتی ہین اور پھر بھی اُنکی ناپسندیدگی سے تحسین ہوتی ہو بلکہ اُسکی اصلی اور لازوال نیکیان تھین کیونکہ اُنکی نہایت سختی سے آزمائش کی گئی تھی اور وہ محک امتحان پر کسی گئی تھین اور اِس امتحان اور آزمائش مین کامیابی سے درآئی تھین -

ایسی نیکی کو ہم نیکی نہین کہتے جسکا ترغیب دیکے تجربہ نہ ہوا ہو - سب لوگ اُس منفی حالت مین زندگی شروع کرتے ہین جسکو نیک کہہ سکتے ہین اور اگر وہ ایسے خوشحال اور فارغ البال ہین کہ وہ کسی ترغیب مین نہین آسکتے تو اُنکا بیخطا اور بیجرم رہنا اُنکی تعریف مین داخل نہین ہوتا اور نہ وہ کسی تعریف کے مستحق ہین - اگر کسی شخص کی نسبت جسکی دس ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہو یہ کہا جائے کہ وہ کبھی سرقہ بالجبر یا جعلسازی کا

مرتکب نہین ہوا تو یہ ایک پوچ ولچر تعریف ہوگی۔ اگر کسی عورت کی اوائل عمر مین کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی ہوجائے جسکو وہ چاہتی ہو اور وہ بھی اُس کو چاہتا ہو اور جسکے پاس کسی حرام کار یا پھسلانیوالا پھٹکنے کی جرأت نہ رکھتا ہو اُسکی نسبت پاکدامن اور عفیفہ ہونیکا غل مچانا نیکی کی توہین کرنا ہے۔ بھوکون مرنیوالا محنتی جو سرقہ بالجبر سے احتراز کرتا ہے اور محنت کی فاقہ کش بیٹی جو اپنا ننگ و ناموس قائم رکھتی ہے۔ یہ دونون ایسے ہین جو درحقیقت تعریف کے مستحق ہین۔

پس تمام شاہزادیون۔ ڈیوکون کی بیگمون مارکوئسون کی بیگمون اور منصبدارون اور امرا اور رؤسا کی بیگمات کے اوصاف سے ورجنیا مارڈنٹ کی صفت بدرجہا فائق اور برتر تھی۔ اگر ان شاہزادون ڈیوکون کی بیگمون مارکوئسون کی بیگمون اور منصبدارون اور رؤسا اور امرا کی بیگمون پر وہی مصیبتین نازل ہوتین اور اُنکو وہی ترغیبین دیجاتین جو اس نوجوان لڑکی پر گذرین اور دی گئی تھین اور یہ پاک اوصاف اور بے داغ بنی رہی تو وہ ضرور ثابت قدم نہ رہتین۔ کیونکہ اُنمین چند ہی صرف ایک ہی دو ایسی ہوتی ہین جو باوجود اپنی کامیابی اور فارغ البالی اور دولت اور عیش عشرت کے نیکذات اور پاکدامن بنی رہتی ہین۔ پس سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ جب اُنکو کوئی محتاجی نہین خراب ہوجانے کی کوئی وجہ نہین اور خراب ہوجانے پر وہ آمادہ ہوجاتی ہین تو اشد ضرورت کے وقت تو وہ بہت آسانی سے بدراہ ہوجائینگی جب سب چیزین موجود ہین جنسے زندگی خوش اور اچھی معلوم ہوتی ہے تو طبقہ امرا کو چاہیئے کہ نیکی کا پورا پورا نمونہ بنین کیونکہ بدکرداری اور خلاف اخلاق چلنے کیلئے اُنکے پاس کوئی عذر لنگ بھی نہین ہے۔ باانہمہ ثروت واسباب عشرت برطانیہ کے امرا کا طبقہ کیا مرد کیا عورت ایسا کراہت سے خراب اور بے راہ بدفعل اور بدکار فاسق و فاجر فرقہ ہے کہ کسی ملک مین اُنکا ثانی نہ ہوگا۔ اور ایسا اُنھون نے اس ملک کو بدنام کیا ہے کہ کوئی اور ملک ایسا بدنام نہ ہوگا۔ اس فرقے مین جتنے مرد ہین وہ سب عورتون کو پھسلانے اور بہکانیوالے خراب اور آوارہ ہین

اور جتنی عورتین ہین وہ سب مطلق العنان ہین اور آشناؤن اور یارون کی تلاش اور حرامکاری کے سواے اُنکو اور کام نہین ہی۔ ہزارہا اہل دول۔ ذی خطاب۔ صاحب القاب تاش کھیلنے مین حد درجہ کے رذالے پن سے دغاباز۔ بے ایمان۔ اور فریبی مشہور ہین اور ایسے قاعدہ دان اُچکے ہین کہ دُنیا مین اُنکے برابر دوسرا نہین ہی۔ انمین بہت ایسے ہین جو خوش گزران ہین حالانکہ اُنکی ظاہرا کوئی وجہ معیشت نہین ہی۔ چند ہی انمین ایسے ہین جنکو یہ فکر اور خیال ہو کہ کتنا قرضہ اُنپر بڑھتا جاتا ہی کتنے ہی سوداگرون بڑے بڑے مالدار تاجرون کا اُنکے فضول خرچ اور اسراف سے دیوالہ نکل گیا ہی اور وہ تباہ و برباد ہو گئے ہین۔ عورتون کا بہکانا اور پھسلانا اُنکا فخر اور شیخی ہی اور پاک سے پاک دوستی اور میزبانی کے تمام شرائط و فرائض ہواے نفسانی کے فرو کرنے کے لیے ہوا مین اُڑا دیے جاتے ہین اِسکے بعد پھر طبقۂ امراے برطانیہ کی عورتون کا یہ حال ہی کہ جب اُن معزز اور خطاب یافتہ خاتونون کے فسق و فجور طشت ازبام ہوتے ہین تو عام لوگ غیرت اور حیرت سے اپنے کانون پر ہاتھ دھرتے ہین۔ اور اپنے دانتون مین اُنگلی دباتے ہین اور افسوس کرتے ہین۔ اسی فسق و فجور کے طشت ازبام ہونے سے ثابت ہی کہ یہ سنگدل۔ بیرحم۔ سیاہ قلب۔ سفاک عورتین جنکی پاکدامنی مشکوک ہی کس طرح اپنے بے زبان معصوم شیر خوار بچون کو جو ولد الحرام ہین پھینک جاتی ہین اور اُف تک نہین کرتین۔ اور کیونکہ یہ عورتین اپنے شوہرون کے پاس سے کھُلّم کھُلّا بھاگ جاتی ہین اور اپنے آشناؤن کی گردن مین اپنے ہاتھ حمائل کرتی ہین اور پشیمان نہین ہوتین سچ تو یہ ہی کہ اِس ملک مین اعلےٰ درجہ کے اُمرا اور رؤسا اور لوگونمین اخلاق کی مٹی پلید ہی اور پھر بھی یہی بے شرم و بے غیرت جنکا ظاہر کچھ ہی اور باطن کچھ ہی ادنیٰ فرقے کے لوگونکی بدیون کا خیال کر کے اُنکو الزام لگانے کو کیسے کیسے حیلے اور بہانے تلاش کرتے ہین۔ اور اُنکی حالت پر افسوس کرتے ہین۔

بس ہم پھر کہتے ہین کہ یہ غریب لڑکی جو ہمارے ناول کا ہیرو ہی یعنی ورجینیا مارڈنٹ ہی بھی جو اپنی عصمت مین فرد اور اپنی عفت مین خود ہی اپنی نظیر تھی اور جس کے

اخلاق جمیل اور صفات جلیل کا مقدار اس ملک کے کل طبقۂ امرا عظام کی نیکیون
اور اخلاق سے دس ہزار مرتبہ زیادہ تھا۔ افسوس ہے اس لڑکی کے حال پر۔
یا خدا تیری ایسی مرضی ہوتی کہ اُسکی زندگی بھی ایسی ہوتی جیسی وہ بیگناہ تھی۔
لیکن افسوس صد افسوس اُسکی تقدیر مین سختی ہی لکھی تھی اور نصیب سیاہ تھے۔
تاہم ان سب باتون کی اُسنے مسکینی سے برداشت کی سب دُنیاوی خواہشون کو
ترک کر دیا۔ اور ایسا صبر و تحمل اختیار کیا کہ شکایت کا ایک کلمہ بھی اُسکی زبان سے
نہ نکلتا تھا۔

یہ نیک نہاد عورت جسکے جھونپڑے مین وَرجینیا مارڈکنٹ نے گھر پایا تھا
کچھ ایسی حالت بہت خوش و خرم نہین تھی۔ دُنیا مین فیاضی اور دولت کا بہت کم
ساتھ ہوتا ہے۔ جہان فیاضی ہے وہان دولت نہین ہوتی اور جہان دولت ہے وہان
فیاضی نہین ہوتی چنانچہ اس موقع پر فیاضی کے ہمراہ دولت نہین تھی۔ ہمارے
ناول کے سر منشا کو جلد معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے محسن پر ایکبار ہوتی جاتی ہے۔ اور
اپنی یہ حالت دیکھ کے کہ دوسرے کی دست نگر ہے اور اُسکی وجہ سے اُسکو تکلیف
ہوتی ہو گی اسکا انصاف پسند دل منحرف ہوا کیونکہ منحرف ہونے کی بات ہی تھی
کب تک وہ اُسکے ٹکڑون پر پڑی رہتی پس اُسنے قصد مصمم کر لیا کہ جب تک ہاتھ پانون
چلتے ہین اپنی روٹی خود ہی پیدا کرنا مناسب ہے۔ اور اُس مہربان عورت سے اُسنے
اپنا عندیہ ظاہر کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُسکی سفارشین ہونے لگین اور پاس پڑوس کے معزز
و ممتاز خاندانون مین چرچا ہوا کہ ایک بڑی کاریگر سینے والی آئی ہوئی ہے۔ اکثر اُسکو
وہان کام ملنے لگا اور وہ اُنکے مکانون پر دِن دِن بھر کام کرنے کے لیے جانے لگی۔
جب اِس طور پر وہ کام کرنے کے لیے بلائی جاتی تھی تو صبح کے آٹھ بجے سے اُسکو جانا
پڑتا تھا اور رات کے نو بجے تک وہان کام کرتی تھی اور کھانا کھانے کی چھٹی ملتی تھی۔
اُسکو بارہ آنہ روز اور کھانا ملا کرتا تھا۔ اور اِس طور پر اگر ہفتہ مین دو روز وہ جاتی تو
گزارے کے موافق کافی ملجاتا۔ اور یہ کام قمیصون کی سلائی سے جسمین ڈیڑھ آنہ

فی قمیص ملتا تھا بدرجہا بہتر تھا لیکن اُسکو فوراً معلوم ہو گیا کہ اس نئی حالت مین بھی بہت سے نقصان ہین اور یہ نقصان بھی اُسی قسم کے ہین جنکا اسکو پہلے تجربہ ہو چکا تھا۔ بعض اوقات دِن بھر کا کام اِسکو ایسے گھر مین ملتا تھا جہان اکثر جھڑکیان ہوتی تھین اور طرح طرح کے توہمات اور خام خیالیان اُسکی نسبت عائد کیجاتی تھین یا جہان اُسکو لاڈلے۔ اور دُلارے۔ اور خراب بچون کی بے سلیقگی اور گستاخی اور شوخی سہنی پڑتی تھی۔ بعض گھرون مین دِن بھر اُسکی ایسی سخت نگرانی ہوتی تھی گویا وہ مشتبہ اور مشہور بد چلن تھی۔ اور جب تک وہ وہان رہتی مالک خانہ اپنے چاندی کے برتنون کی طرف ہی دیکھتی رہتی تھی۔ مبادا آنکھ بچے اور یہ اُنکو چرا لے بعض گھرون مین ایسا ہوتا تھا جہان مالک مکان کی بی بی۔ اُس کے پاس سے ٹلی خود مالک مکان آموجود ہوتا تھا اور اُس سے رمز و کنایہ اور تعشق کی باتین کرنے مین اپنا جائز حق سمجھتا تھا۔ یا کسی گھر مین اگر کوئی جوان بیٹا ہوا تو وہ غریب سینے والی کے کندھے کو بے تکلفانہ ٹھیکنے یا ایک بوسہ کی ہوس مین کوشش کرنے کا اپنا حق سمجھتا تھا۔ یہ سب باتین اُسکی عصمت کو غضبناک کرنے کے لیے کافی تھین۔ ایسا بہت ہی کم ہوتا تھا کہ اُسکے ساتھ لحاظ و مہربانی سے سلوک کیا جاتا ہو۔ ہر جگہ پورا پورا کام سختی سے لیا جاتا تھا اور اگر ضعف یا بیماری کی وجہ سے کسی وقت کام کرتے کرتے او بمجبوری ٹھہر جاتی تو دیکھتے ہی مالک خانہ چلا اُٹھتی کہ۔

"اب دیکھو جوان عورت مہربانی سے سستی نہ کرو" یا اسی قسم کی تاکید ین کرتی کبھی ایسا نہ ہوا کہ جن شرفا کے گھر یہ وہ کام کرنے جاتی تھی اُنکا و رجنیا کی نسبت یہ خیال ہوتا ہو کہ جیسا اُنکا دِل ہو ویسا ہی اُس بیچاری کا بھی دِل ہو۔ بلکہ اُسکے برخلاف بعض بدمزاج اور بدزبان خاتونین غریب سینے والی کو اپنے تیر ملامت کا ہدف اور اپنے توہمات اور خام خیالیون کا نشانہ بنالیتی تھین اور بعض عشق باز مرد سمجھتے تھے کہ گستاخانہ رمز و کنایات اور نفرت انگیز اور بیہودہ گفتگو کرنے کی اُن کو پوری پوری آزادی حاصل ہو۔

لیکن باوجود اِن سب نقصون اور سقمون کے جو اُسکی خوشی کو منغض اور مکدر کرتے تھے ورجِنیا شکوہ اور شکایت کا ایک کلمہ بھی زبان سے نہین نکالتی تھی۔ بلکہ برخلاف اِسکے وہ تن بہ تقدیر رہتی تھی۔ اور اس لئے ہم نے اِس باب کے شروع شروع مین بہت صحیح تحریر کیا ہی کہ اُسکا دِل بہ نسبت سابق کے اب بہت ساکن ہو گیا تھا۔ اُسنے اپنی مسکینی اور فروتنی سے تنگ ظرف خاتونون کی بدمزاجی کی برداشت کی اور اپنی غضبناک نگاہ سے لچون اور تبہ کارون کو سکھایا کہ اِنکو اُسپر زبردستی سے کوئی اُمید نہ رکھنی چاہیئے۔

اِس طرح کئی مہینے گذر گئے لیکن ہرچند جہان تک ممکن ہوا وہ اپنی بیماری کے حملون اور یورشون کو جو چپکے چپکے آہستہ آہستہ اُسکی سرشت مین سرنگ لگا رہی تھین روکتی اور برداشت کرتی رہی۔ اور حالانکہ جہانتک اُسکے اختیار مین تھا وہ اپنی صحت کے انحطاط اور یوماً فیوماً انحطاط پذیر حیات بخش قوتون کی حالت پوشیدہ رکھتی گئی۔ تاہم اَب وہ دِن بہت ہی قریب آگیا تھا جب وہ محنت سے دست کش ہو جاتی اور سوئی بالکل چھوڑ دیتی۔ پس اُسکا کیا حال ہونے کو تھا۔ کیا وہ اُسی مہمان نواز مکان مین اُسی شفیق و رفیق عورت پر اپنی پرورش کا مدار کار سمجھے گی جِسکے پاس خود اُسکی بسر اوقات کے لیے کافی نہین تھا۔ یا اُسکو اپنی ذات کو اُس مقام تک کشان کشان لیجانا پڑیگا جو غریبون اور بیکس لوگون کی جاے پناہ ہی یعنی بیت المحنت۔ اے غریب ورجِنیا جب تجھے یہ دِن دیکھنا نصیب ہوا کہ تو اپنے دِل مین ایسے مقام کے جانے کی تدبیرون کے سوچ اور خیال کرنے پر مجبور ہوئی ہی تو تیرا دِل ساکن کہان تھا۔ تیرے دِل مین امن کہان تھا۔

ایک روز صبح کو اُس اچھی اور نیکذات عورت سے جِسکے مکان مین ورجِنیا فروکش تھی اُسنے کہا۔

ورجِنیا۔ "اے میری مہربان شفیق مجھے اندیشہ ہی کہ اَب بہت جلد بہت ہی جلد مین تم سے علٰحدہ ہو جاؤنگی"!

عورت :۔ تو مجھ سے علحٰدہ ہو جائیگی میری پیاری بچی۔ یہ کیوں۔ تم مجھ سے علحٰدگی کا کیون خیال کرتی ہو؟"

ناکتخدا لڑکی نے آنکھوں میں آنسو بھر کے لکنت کرتے ہوے جواب دیا۔

ورجینیا :۔ اسواسطے کہ اب مجھے روپیہ پیدا کرنے کی کوئی اُمید نظر نہیں آتی جس سے یہ خرچ جو تم کو میرے لیے کرنا پڑتا ہو چلا جائے۔ اب مجھے گلی گلی بھیک مانگ کھانا منظور ہے اور یہ گوارا نہیں کہ تم پر مین اپنا زیادہ بوجھ ڈالون۔ اور صاف صاف بات یہ ہے کہ یہانتک مجھ سے ہوسکا مین نے اس روز بروز بڑھتی ہوئی بیماری کی برداشت کی بیشک ایک عرصۂ کثیر گذر گیا اور اس عرصہ تک واجب نہ تھا کہ مین تم پر اپنا بار ڈالتی میری قوتین روز بروز کم ہوتی جاتی ہین۔ ہاے مین مری جاتی ہون!"

عورت (روتے ہوے) "یا خداے پاک ایسی مایوسی کی باتین ورجینیا نہ کرو۔ مین اپنی بہن اور بیٹی کو یہان بُلا لونگی دن بھر وہ یہان رہینگی۔ اُنکے رہنے سے تمھارا دل بہلے گا اور تم کو ایسے بیکار اور بیجا خیال نہ آئینگے۔ اے میری بچی تم بہت دبلی اور بہت زرد ہوگئی ہو۔ تمھارے رُخسارون پر تو کسیقدر شگفتگی باقی ہو ورنہ اور تو کہین سُرخی نظر نہین آتی۔ ان سب باتون سے مین انکار نہین کر سکتی لیکن تمکو حد سے زیادہ تکان ہوا ہو۔ مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ باہر نہ جاؤ۔ کام نہ کرو لیکن تمنے میری راے کے خلاف کیا۔ اور اب بھی کرتی ہو کہ باہر سینے جاتی ہو اور اس سے اور بھی زیادہ تم کسلمند ہوگئی ہو آرام اور راحت سے تم کو صحت ہو جائیگی۔ کوئی شکایت باقی نہ رہیگی۔ اور جب بہار موسم کا آئیگا!"

ورجینیا۔ (آہستہ سے بات کاٹ کے) "افسوس۔ میرے دل مین یہ ہونا بسی ہو کہ موسم بہار کے پھول میری قبر پر اُگین گے!"

عورت۔ (ملامت سے) "اے میری پیاری بچی۔ یہی باتین تو تمھاری اچھی نہین ہین مین جانتی ہون کہ تمھاری حالت صحت سے بہت بعید ہو۔ یہ بات تم کو مین کئی مہینے سے کہتی جاتی ہون اور تم کو منع کرتی ہون۔ تمھاری خوشامد

کرتی ہون کہ کام کے لیے لوگون کے گھر جاجاکے اپنی تندرستی خراب نہ کرو۔ ابھی تم کو اتنی طاقت ہی نہین کہ تمام دِن بیٹھ کے کام کرو۔ لیکن تم ایک ہی ہٹّی تھین نہین نہین ٹھیک ٹھیک ہٹّی تھین۔ تم بہت نیک تھین۔ بہت مہربان تھین۔ اور بہت دوراندیش تھین۔ تم کو اپنے شفیقون کے باراحسان سے دبنے کے خیال کی بھی برداشت نہین تھی۔ اور اب ای میری پیاری بچی اس انتہا کی تکلیف کا یہ نتیجہ ہوا جو تم جھیل رہی ہو۔ تم تھک گئی ہو۔ کسلمند ہو۔ ضعیف ہو۔ اور بیمار ہو۔ اور تمکو اب آرام ہی کرنا چاہیے تم کو آسایش کی ازبس ضرورت ہے۔ اور اب مین تم کو آرام ہی کرنے دونگی اور کوئی کام نہ کرنے دونگی ای میری پیاری اب تک تم نے اپنا کہا کیا اب جو مین کہون وہ تم کو کرنا پڑیگا۔ اس لئے مین تم سے کہتی ہون کہ جب تک تم کو تمام وکمال صحت نہ ہوجائے اور تم بالکل اچھی نہ ہوجاؤ تب تک تم سوئی کی طرف نہ دیکھو"

ورجینیا۔ (نیکذات عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے چومتے بلکہ اپنے اشکون سے ترکرتے ہوئے) "میری پیاری شفیق یہ سب تمھاری مہربانی ہے لیکن جو ابتر حالت میری ہونے والی ہے اُس سے تم کو آگاہ کردینا میرا کام تھا۔ اگر تمکو میرے اِس مکان مین رہنے کی بابت اِس قدر اصرار ہے تو سُنو"

غریب ناکتخدا لڑکی کی آواز دردآمیز اور رقت انگیز تھی اور اُسکی نگاہ سے ترک لذّات دُنیا کی کیفیت اور خدا کے نام پر مرنے والون کی سی بشاشت پائی جاتی تھی۔ اُسنے اپنے کلام کا بقیہ اِس طور پر بیان کیا۔

"ہان اگر اِس قدر اصرار ہے تو تم کو ہر طرح کی تکلیف اُٹھانی پڑیگی اور ایسی بے آرامی سہنی پڑیگی جو تم سے برداشت نہ ہوسکے گی۔ تم کو کمھلاتے ہوے ضائع ہوتے ہوے اور مرتے ہوے بیمار کے پاس شبانہ روز حاضرباش رہنا پڑیگا جسکو تم اپنی آنکھون کے سامنے دَم توڑتے ہوے دیکھوگی۔ دِن دِن تمھارے فکر و ترددات مین بسر ہونگے۔ اور راتین تمھین جاگتے جاگتے کاٹنی پڑینگی۔ اسکے بعد تمھارے گھر مین

ایک مہیب خاموشی اور دردناک سنجیدگی موت کی پیدا ہوگی اور سب سے آخر لاشہ برداروں کا آنا اور کفن اور جنازے کی موجودگی - ای میری شفیق اب تم کو یہ ہونہار برائیاں یہ سب بڑے سے بڑے نتائج معلوم ہوئے پس اب تم کوئی بات میری مرضی کے خلاف نہ کہو اور نہ کرو - مین تم سے کہتی ہون کہ ابھی مجھ مین اسقدر طاقت اور توانائی اور ارادہ باقی ہی کہ کہین اور چلی جاؤن اور مین اب تمہین چھوڑ دونگی اور تم سے علحدہ ہو جاؤنگی - اور تم بھی -

مجکو خدا پہ چھوڑ دو پھر خدا جو ہو سو ہو"

عورت - (انتہا کے رنج والم مین مبتلا ہو کے) اور ای غریب لڑکی تو جائیگی تو کہان جائیگی - یہ تو بتا"

ورجینیا " جانا کہان ہی - ہائے افسوس - مین اُسی بڑے گھر جاؤنگی جو اعلے درجہ کی جاے پناہ ہی - وہین جہان سب تھکے ماندے محنت کے بیٹے - اور تھکی ماندی محنت کی بیٹیان جاتی ہین - اُسی جاے پناہ مین جاؤنگی جسکے نام سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور جسکا قیدخانے سے بھی زیادہ خوف کیا جاتا ہی"

عورت - (یکایک چونک کے کانپتے ہوے) "کیا بیت المحنت نہین - نہین - ہرگز نہین - لاکھ دفعہ نہین - کیا تو ایسی غریب و مسکین لڑکی - تو ایسی حسین - ایسی نادان اور ایسی نیک تو ایسی ناز و نعمت مین پلی ہوئی جسنے محنت اور محبت سے تعلیم و تربیت پائی ہی - تو - اور بیت المحنت کو جائے - یا میرے پروردگار یا میرے خالق - یہ کیا خیال ہی - خدا کی لعنت اور پھٹکار پڑے اُنپر جو ایسے ایسے دہشت ناک مقامات کے بانی مبانی ہین - اللہ کا غضب نازل ہو اُنپر جنھون نے اُسکو بنوایا ہی - نہین ورجینیا پیاری تو میرے ساتھ رہے گی - اور خدائے پاک نے چاہا تو تیری عمر دراز ہوگی اور تو خوش رہے گی اور اگر اُس جان بخش و رجان آفرین کی مرضی نہ ہوئی تو تیرا دم واپسین میری گود مین نکلے گا - ہائے میری عزیز ہائے میری پیاری لڑکی مجھے تیری اُتنی ہی محبت ہی جتنی مجھے اپنی بیٹی کی ہی -

اور وہ قادر مطلق مجھپر اپنا غضب نازل کریگا۔ اگر مین تجکو اس بیماری مین چھوڑ دونگی لیکن کہہ تو۔ ای پیاری وَرجِنیا کہہ تو سہی کہ تیرا حال کیا ہی۔ تجھے اندر ہی اندر کیا معلوم ہوتا ہی"

اِس محبت اور ہمدردی کی تقریرون سے آہ و نالہ نے دَم گھونٹ رکھا تھا اور انتہا کا جوش دل اندوہ منزل مین پیدا تھا کہ وَرجِنیا نے جواب دیا۔

وَرجِنیا "ای میری ممتاز اور افضل شفیق مجھے معلوم ہوتا ہی۔ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ تمام میرا انجر پنجر ڈھیلا ہوا جاتا ہی۔ میرے جسم کا ڈھانچہ ٹوٹا جاتا ہی اور جد و جہد کرنے کی تمام میری قوتین ضعف و ناتوانی جیسے جنگ و جدل کرنا ناممکن ہی عاجز آگئی ہین۔ اور مجھے محسوس ہوتا ہی کہ ایک ہاتھ ہی جو نظر نہین آتا مگر میرے اوپر رکھا ہوا ہی جسکے دباؤ کا وزن ہر روز زیادہ ہی ہوتا جاتا ہی۔ اور پھر میری نیک نہاد شفیق میری طرف متوجہ ہوکے دیکھو۔ جو رنگت تم نے ابھی ابھی میرے رُخساروں پر دیکھی وہ صحت کی چمک نہین ہی۔ ہاے افسوس نہین۔ وہ بالتحقیق اور یقینی جسمین غلطی نہین ہوسکتی موت کی علامت ہی۔

اِس نیک نہاد عورت کو جب اصلی کیفیت اور سچ سچ حال وَرجِنیا کا معلوم ہوا تو وہ گرداب تعجب اور ورطۂ حیرت مین غوطہ زن ہوکے اِس طرح گویا ہوئی۔

عورت "ہاے ہاے۔ ای غریب لڑکی اب مین سمجھی۔ ہاے ہاے۔ لیکن ہم تم کو بچا لینگے۔ اَب بھی وقت ہی۔ تم جوان ہو۔ تمھارا مزاج اچھا ہی بہتر سے بہتر طبیب ہم تمھارے علاج کے لیے بُلا لینگے اور روپیہ پیسہ جو میرے اور میری بہن کے پاس ہی وہ ہم دونون جمع کرکے جب بہار کا موسم آئیگا تمکو سمندر کی ہوا کھلانے لے چلین گے۔ یہ سلخ دسمبر ہی۔ تین یا چار مہینے کے بعد موسم زیادہ گرم آجائیگا اور تب"

وَرجِنیا "اور تب مین سنسان قبر مین ہونگی"

یہ بات نوجوان ناکتخدا لڑکی نے کامل درد و الم کی آواز سے کہی اور نیک نہاد

عورت کو معلوم ہوا کہ وہ کسی فرشتہ کی آواز تھی جو آہستہ آہستہ بطور سرگوشی اُسکے کان تک پہونچی ہے اور وہ ورجنیا کے برابر اپنے گھٹنون کے بل کھڑی ہوئی زور زور سے سرد آہین اپنے دِل پُر درد سے کھینچتی رہی۔

بتیسوان باب

(تھیٹر کا تماشہ)

ہماری تاریخ وسط ماہِ جنوری ۱۸۴۴ء سے شروع ہوئی تھی جن واقعات اور حالات کو ہمنے تحریر کیا ہے وہ دو برس سے زیادہ کا حال ہے۔ اور اِس لیے اَب ماہِ جنوری ۱۸۴۶ کا وسط ہے۔

ہمنے دیکھا ہے کہ اِس عرصہ مین مارکوئس آف آرڈن خوبصورت سینے والی کی تلاش مین جسپر اُسکے دِل کی خوشی منحصر و موقوف تھی جو اُسکی روح کی صنم تھی یعنی اُسی بُت خود کیش دلکش و دلفریب ورجنیا کی مستعدی سے لگاتار تلاش مین کوشش کرتا رہا۔ ہمنے یہ بھی دیکھا ہے کہ بیماری نہین نہین دِل کی بیماری اور روز بروز سلسلہ اُمید کے کم ہوتے جانے کی وجہ سے اُسکا دکھاؤ بہت ہی بدل گیا تھا اور اَب ہم یہ لکھ سکتے ہین کہ اُسکے چال چلن اور مزاج مین بھی کچھ کم عجیب و غریب تبدیلی واقع نہین ہوئی تھی۔ جب پہلے پہلے ہمنے اپنے ناظرین سے اِسکو معرّفی کیا تھا اُسوقت وہ فسق و فجور اور قمار بازی کی شاہراہ عام پر تھا۔ اوباشی اور اسراف کے گرداب مین وہ پہلے ہی کود پڑا تھا۔ اُسکی ایک آشنا بھی ملازم تھی اور وہ اُن تمام شرافت کے اخراجات فضول مین در آیا تھا جو امارت کے مہذب معائب اور راحت بخش جرائم خفیفہ کے نام سے تعبیر کیے جاتے ہین مگر اِس پاک او صالح محبّت سے اُس نوجوان آدمی کے دِل اور چال چلن مین جسکا دماغ خلقی اچھا اور دِل قدرتی فیاض تھا بہت جلد ایک عظیم تبدیلی پیدا ہو گئی تھی۔ اُسکا رشتہ محبّت مس برنٹ کے ساتھ اُسی وقت ٹوٹ گیا تھا جب اُسنے دیکھا کہ ورجنیا کی

سکونت کا پتہ وہ نہین بتاتی اور تمام اپنے یاران ہم پیالہ وہم نوالہ کو چھوڑ چھاڑ کے اُسنے اپنا تمام تن من اور دھن اپنی گم گشتہ محبوب کے پیچھے لگایا۔ جہانتک ممکن ہوا سب صحبتون اور جلسون سے محترز ہوکے وہ صبح سے رات تک اپنی سرمایہ محبت اپنی محبوبہ ومعشوقہ کی تلاش مین اور اس امید مین کہ شاید یکایک کہین ملجائے کو بکو پھرا کرتا تھا اور روز روز جسقدر زیادہ اُسکی مایوسی مین افزایش ہوتی جاتی تھی اُسیقدر اُسکی محبت مین استحکام ہوتا جاتا تھا۔

اور جس طرح سے اِس نوجوان شخص نے اپنی جان گلائی اور روح کو ایسے قیاسات اور خیالات سے کہ بیتنے والی کا کیا حال ہوا ہوگا عذاب مین ڈالا اُس کا ایک شمہ یہ ہے بعض وقت وہ خیال کرتا تھا کہ وہ مرگئی اور اپنے دِل کے تلخ اور ستانے اور دُکھ دینے والے سکرات مین کہتا تھا "ہاے اگر مجکو اُس جگہ کا پتہ ملجاتا جہان وہ دفن ہے تو مین وہان جاتا مین اُسکی قبر سے لپٹتا۔ مین اُسکی ٹھنڈی ٹھنڈی مٹی کو اپنے اشکون سے ترکرتا۔ مین اُسکی روح کو جگاتا کہ میرے غم والم کی سچائی دیکھتی اور انصاف کرتی کہ کس شدت سے کس حد درجہ کی شدت سے مین اُسکو چاہتا تھا۔ اور جس مٹی مین اُسکی لاش دبی ہے مین اُسپر پھول برساتا"!

بعض وقت وہ نا کتخدا لڑکی کی خیالی تصویر اِس طور پر کھینچتا کہ وہ افلاس کی مصیبتون کا مقابلہ کرتے کرتے تنگ آگئی ہے۔ اپنی یتیمی اور بیکسی کے مجنون بنادینے والے رنج والم کی برداشت کررہی ہے۔ طرح طرح کی ترغیبون۔ انواع واقسام کے طعنون۔ ہر قسم کے ظلمون ہر قسم کے فریبون اور دغاؤن سے دلفگار رہکر بالکل مایوسی وحرمان کی حالت مین شاید وہ خدا سے پکار پکار کے کہتی ہوگی کہ وہ اِس ماتمکدہ اور ستم خانہ دُنیا سے جہان ایسی ایسی باتین دیکھنی اور سننی پڑتی تھین اُسکو اُٹھالیتا تو اچھا تھا۔ اور بعد اسکے یہ نوجوان رئیس اعظم اپنے مشتاق اور گرمجوش خیالات کی دُھن مین جو اسکو لگی رہتی تھی اِسکی خیالی صورت اپنے دِل کی آنکھون کے آگے اِس طرح سے لاتا جس سے انتہا کی

ہیبتناک رنگتون کی شوخی خیالات کو مفصلاً اور مشروحاً وسعت دیتی اور اپنے خیالات کی ایجاد سے چونک کے پیچھے ہٹ جاتا اور اپنی روح کے اندوہ ملال کی تلخی مین اپنے سر کے بال نوچ ڈالتا اور یہ کہتا "یا باری تعالیٰ اُسکو محفوظ رکھ۔ اُس دیوانہ بنانے والے اوہام وآلام سے اُسکو بچا اور غریب و یتیم لڑکی کی حفاظت کر اُس دلی اور جسمانی تکلیف سے جو رنج دیتی ہی اور نشتر کی طرح چبھ جاتی ہی۔ یا باری تعالےٰ بچا اُسکو۔ بچا اُسکو۔ حمایت کر اُسکی یا میرے خدا مین تجھ سے دست بستہ ملتجی اور مستدعی ہون کہ تو اُس بیکس اور نادان مرنج و مرنجان لڑکی کو جس سے کسی کو آزار نہین پہونچا ہی اُن رگڑ کے جھیل ڈالنے والی آزمائشون۔ اور ہولناک راہ سے بچا!" اور اِس طور پر اِس نوجوان آدمی نے عاجزی سے دعائین مانگین جیسے مدت سے خود اپنے عقیدہ سے اپنی بھلائی کے لیے نماز نہین پڑھی تھی اور اپنے واسطے دعائین نہین مانگی تھین۔ اِس طور پر خشوع و خضوع اور انکسار سے اُسنے خداے تعالیٰ کی درگاہ مین عاجزی کی اور اپنے جوش دِل کے اشتیاق سے دعا مانگی کہ وہ اپنا رحم و کرم غریب وَرجینیا مارڈنٹ پر رکھے۔

لیکن قصر بلمانٹ کے مکینون مین صرف مارکوئس آف آرڈن ہی انتہا کے حزن و ملال کا پائمال نہ تھا۔ حسین و جمیل لیڈی میری میلکومب اُسکی چھوٹی بہن بھی اپنی اُمید و نیر پانی پھر جانے اور اپنے گلُ اشتیاق و محبت کے پژمردہ ہو جانے کے رنج و اندوہ سے سوکھتی اور گلتی جاتی تھی کیونکہ اُس دن سے جس دن آرل آف ماسٹنڈیل نے رئیس اعظم کی بیٹی سے نکاح کے لیے درخواست کی تھی اور ڈیوک یعنی اسکے باپ کے جواب اور شرائط مجوزہ سے کبیدہ خاطر ہو گیا تھا وہ نوجوان رئیس اعظم پھر کبھی اِس عالیشان محل مین نہین آیا تھا لیکن اپنے قول پر ثابت قدم رہ کے اُسنے اَب تک عقد نہین کیا تھا۔ اور مارکوئس آف آرڈن کی طرح اُسنے بھی مجالس و محافل کی شرکت سے اجتناب کیا تھا۔ زرد اور دُبلا ہو گیا تھا اور ہمیشہ متفکر و متردد رہا کرتا تھا۔ ڈچز آف بلمانٹ نے ایسا دنیا سے کنارہ کیا تھا اور تنہائی اختیار و پسند کی تھی

کر اپنے کمرون کے باہر نہین نکلتی تھی - کیونکہ اسی حالت مین زندگی کے دِن کاٹنا اسکی مجروح روح کو مرغوب تھا - جو غم والم اور رنج وستم گھر بھر مین پھیلا ہوا تھا اُسکا اثر لیڈی کلیرسا کو ٹھیک ٹھیک نہین ہوا تھا اور اِس عارضہ نے اسمین سرایت نہین کی تھی - مگر بسر حیات کے اِس دُھندلے طریقے اور اُسکے متعلقہ ماتمی مجموعون کو دیکھ کر جنکی برداشت محال تھی وہ پہلے سے زیادہ غصہ ور اور متکبر ہوگئی تھی پس جو چند رفقا واحبا اُسکے پاس آمد ورفت رکھتے تھے اُنکو بھی وہ کھو بیٹھی حتیٰ کہ اہل دول وصاحبان منصب اور واضعان رسوم ورواج کی دعوتون مین بھی جہان وہ ستارے کی طرح چمکتی تھی وہ بُلائی نہین جاتی تھی اور اُسکا نام فرد دعوت سے خارج کر دیا گیا تھا - اُسکے دِل کی یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ گھر کی اِس طور پر ایک قسم کی ویرانی دیکھ کے جہان کوئی بات کرنے کو کوئی کام دِل بہلانے کو نہین تھا وہ شکست رہتی تھی دِن پہاڑ ہو جاتا تھا کاٹے کاٹا نہین جاتا تھا منٹ گھنٹے ہو جاتے تھے اور لحظہ منٹ بنجاتے تھے - یہ شکایت ہر دم وہر وقت اِسکے ورد زبان تھی کہ اُسکی بہن بھی اُسکی ساتھی نہین ہے - حالانکہ کبھی ایسا نہ ہوا کہ اُسنے خود اپنی طرف سے کبھی اُس بہن کی دلجوئی یا اُسکے ساتھ ہمدردی کی ہو جسکو اِس طور پر وہ مطعون کرتی تھی - لیڈی کلیرسا صِرف اُس وقت خوش رہتی تھی اور غنیمت سمجھتی تھی جب مسٹر کالنس مختار آجاتا تھا اور ہوتے ہوتے ایسا ہوا کہ کالنس کے آنے جانے سے وہ ایسی رضامند رہی کہ جب وہ نہین ہوتا تھا تو گھبراتی اور افسوس کرتی تھی اور اُسکے آنے کی منتظر رہا کرتی تھی -

بہرحال مسٹر کالنس قصر بلمانٹ کی حاضری مین قاصر نہین تھا بالمرہ آیا کرتا تھا کبھی شاذ ونادر ناغہ ہوتا ہو تو ہوتا ہو - اور اُسکا برابر وہی طریقہ جاری رہا جو ہم بیان کر آئے ہین یعنی کبھی وہ لیڈی میری کو اپنے بھونڈے اختلاط اور ارتباط سے دِق اور حیران کرتا - اور کبھی اُسکی بڑی بہن پر اپنا دل وجان نثار کرتا تھا - مگر جسقدر عرصہ زیادہ ہوتا گیا اور دو برس کی مدت قریب الاختتام ہوتی جاتی تھی -

مسٹر کالنسن صریحًا اپنی پسندیدگی میری کی نسبت ظاہر کرتا تھا اور اُسی کو اپنی زوجیت مین لانے کے لیے ترجیح دیتا تھا۔ یا تو وہ خیال نہین کرتا تھا کہ اُسکی توجہات اور میل جول کی باتین اُس رنج کشیدہ ناکتخدا بیگم کو کسقدر ناگوار اور ناپسند ہین۔ یا وہ جانتا تھا اور ایسی باتونپر لحاظ کرنا پسند نہین کرتا تھا جو اُسکے ذاتی گھمنڈ کے خلاف تھین خیر جو کچھ ہو وہ ہو وہ اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری پر ثابت قدم تھا۔ پہلے پہلے تو وہ اُسکی یہ اطاعت اور فرمانبرداری دیکھ کے بیرخی اور رکھائی سے ٹال جاتی تھی مگر پھر بعد کو ایسا ہونے لگا کہ وہ اپنی صریحی نفرت اور اپنا بدیہی غصہ ظاہر کرتی تھی لیکن اکثر ایسا ہوتا کہ وہ اُسکے لبون پر ایک قسم کا اطمینان آمیز تبسم دیکھ کے جسکے یہ معنی سمجھے جاتے تھے کہ خیر دیکھ لینگے جاتی کہان کہیو چونک اُٹھتی اور گھبرا جاتی تھی۔ اور پھر جون ہی اُسکو یہ خیال گذرتا تھا کہ صریحًا اس قانونی کا کوئی بڑا بھاری مگر خفیہ دباؤ اُسکے باپ پر ہے اور یہ اختیار اور دباؤ ایسا تھا جو ہزارون چھوٹے چھوٹے سے واقعات سے ظاہر اور ثابت ہوتا تھا تو وہ اکثر ایسے شکوک و اشتباہات اور خوف اور اندیشون مین پڑجاتی تھی جو اس وجہ سے زیادہ تر تکلیف دہ اور رنج آور ہوتے تھے کہ اُنکی کوئی بنیاد نہین تھی اور بالکل غیر معین اور نامعلوم اور بے ٹھکانے ہوتے تھے باقی رہا ڈیوک آف بلکمانٹ۔ وہ بھی دیکھنے مین ایسا ہی بدلا ہوا معلوم ہوتا تھا جیسے اُسکے خاندان کے اور لوگ تھے۔ اگرچہ اسوقت جہان تک ہم نے اپنے ناول کے واقعات کا سلسلہ ملایا ہے اُسکی عمر باسٹھ برس کی تھی مگر وہ اسی برس کا نظر آتا تھا۔ دو ہی برس مین ایک تعجب انگیز تبدیلی اُسکی شکل مین پیدا ہوگئی تھی مگر یہ تبدیلی مخصوص گذشتہ سولہ مہینون سے زیادہ تر پائی جاتی تھی۔ اور اگر زیادہ صحت سے دریافت کیا جائے تو اُس تاریخ سے جب کلیمنٹائن فرانسیسی عورت قتل کی گئی تھی۔ یہ تبدیلی ظہور پذیر ہوئی تھی۔ اُس کے گال پچک گئے تھے۔ آنکھونمین گڑھے پڑ گئے تھے۔ نگاہ سے مایوسی اور انتہا کا درد و الم ہویدا تھا اور یہ ظاہر ہوتا تھا کہ حد درجہ کے رنج و آلام کے دبانے اور فرو کرنے مین انتہائی کوشش کیجاتی ہے۔

جب گھر پر ہوتا تھا تو کتب خانہ مین تمام وقت صرف ہوتا تھا۔ لیکن چند روز سے
کئی مرتبہ مختلف قسم کی ترقیات اور صلاحات کے دیکھنے کو جو اُسنے انتظام کاشت
وغیرہ کے بارے مین اپنی تجویز اور تدبیر سے کی تھین علاقہ پر جانے کا اتفاق ہوا
تھا۔ لیکن جب کوئی تجویز اور تدبیر خاطر خواہ اور اطمینان کے قابل کارگر نہوئی
تو اُسکے چہرے کا غم تیرہ و تار زیادہ ہوتا گیا اور اُسکی نگاہون سے زیادہ تر تفکرات
کے آثار پیدا ہونے لگے۔

جنوری ۱۸۴۶ء کے وسط مین مختلف ارکان خاندان بلمانٹ کی یہ کیفیت
تھی جو بیان کی گئی۔ لیکن اب ہم ناظرین کی توجہ کو دوسری طرف مائل کرتے ہین
اور اُنسے بانکسار تمام ملتمس ہین کہ وہ تھوڑی دور تک ہمارے ساتھ ساتھ چلے چلین
کہ ہم اُنکو اِس دارالسلطنت کے ایک عظیم الشان تھیٹر کے اندر لیجائینگے۔ وہان ایک
شب کو ہم دیکھین گے کہ تماشائیون کے بڑے بھاری مجمع مین ایک جانب تخلیہ
کے مقام پر ایک حسین و جمیل عورت اور ایک عجیب صورت شکل کا جوان آدمی
ایک جگہ ایک ساتھ بیٹھے ہین۔ عورت کا لباس عمدہ نمائشی اور رونق دار ہے مگر اُسمین
چمکیلا پن زیادہ ہے نداق کم ہے اور غور سے دیکھنے والے کے نزدیک اِس بات کا
دریافت ہوجانا کچھ دشوار نہین ہے کہ وہ عورت ایسے عمدہ اور بیش بہا لباس پہننے کی
عادی نہین ہے۔ اُسکے بدن پر وہ چُست اور دُرست نہین آتا۔ اور اِس لباس کی وجہ
سے تمام اُسکی حرکات و سکنات اور نگاہ اور طریقہ سے ایک قسم کی صریحی مجبوری
پائی جاتی ہے اور اسکے اوضاع و اطوار سے معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی کسی قدر تکلیف
مین ہے۔ جیسے کوئی یہ چاہتی ہے کہ اُسکے نفیس شبرنگ بال اپنی قدرتی اور بغیر مصنوعی
زینت دی ہوئی خوبصورتی کے اُسکے شانون پر بکھرے رہتے تو اس سے اچھا ہوتا
کہ اُسکے بال بال مین موتی پروئے جاتے یا وہ جواہرات سے آراستہ کئے جاتے اور
مشاطۂ فشن کی صنعت کی داد دیتے۔ جیسے کوئی یہ چاہتی ہو کہ بجائے اِس قیمتی ساٹن کے
لباس کے جسکی کھڑکھڑاہٹ کی آواز اُسکے رگ و پے مین درد پیدا کرتی تھی ایک سادہ

الپاکے یا مرینے کی پوشاک ہوتی تو بہت آرام ملتا۔ لیکن تھی وہ حسین حسن کا کیا پوچھنا ہے بہت ہی حسین تھی اُسکا حسن ایسا نہ تھا جسکو ماہ مئی کی صبح صادق سے تشبیہ دیجائے جسکے حسن کی ملائمت پوشیدہ طور پر حواس کو محسوس ہوتی ہے لیکن اُمین وہ دلکشی اور دلفریبی وہ چھلاوہ پن اور محبوبی تھی جو اچانک بھک سے اُٹھنے والے شعلون کی طرح دیکھنے والے کے اوپر جھپٹ پڑتی ہے جس سے اُسکو چکا چوند لگ جاتی ہے۔ وہ گھبرا جاتا ہے اور ششدر و حیران رہ جاتا ہے۔ اُسکی آنکھین بڑی اور سیاہ تھین اور اُنکی چمک مین خط نفسانی منعکس تھے۔ اُسکا نقشہ مردانہ تھا۔ مگر تصویر یکسر خمی مین بے عیب۔ لب اُسکے گداز تھے مگر گندہ نہین۔ اور گرم ملک کے میوے کی طرح تری اور سُرخی اُنمین ملی ہوئی تھی۔ دانت اِس قدر بڑے تھے جنکو موتیون سے مشابہ نہین کہہ سکتے مگر وہ نہایت سفید ہاتھی دانت کے ریزون سے مشابہ تھے اور بڑی صنعت سے اُسکے درج دہن مین برابر برابر لگائے گئے تھے۔ اور رنگ تو اُس نے ایسا پایا تھا کہ اِس ملک مین جو سب سے زیادہ ناز پروردہ خاتون ہوگی اُسکو بھی یہ رنگ نصیب نہین تھا۔ پھر جسم ایسا گول گول گداز اور سڈول تھا کہ عضو عضو کی خوبی اور خوش اسلوبی جدا جدا نمایان تھی۔ اُسکا قد انداز سے سے کسی قدر زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ اچھی حسین عورتون مین سے وہ بھی ایک عورت تھی۔ اُسکا چھلاوا پن جو اُسکو مخمور و مست کرتا تھا مگر دل کو مست نہین کرتا تھا۔

اُسکا ساتھی ایک دراز قامت خوشرو جوان تھا مگر اِسکی شکل سے اوباشی ظاہر تھی اور فسق و فجور پیدا تھا۔ اُسکی موچھین تھین اور صورت سے پایا جاتا تھا کہ غیر ملک کا باشندہ ہے۔ مگر درصل تھا وہ انگریز ہی۔ اُسکی عمر شاید اُنتیس تیس برس کی ہوگی مگر اُبٹن کے استعمال اور بال سنوارنے والے حجام کی ہٹوتی اور تجربہ کار خدمتگار کی مدد سے جو اُسکو سنگار میز پر ملتی تھی جتنی عمر تھی اُس سے پانچ یا چھ برس کم معلوم ہوتا تھا لیڈی اور جنٹلمین یہ جنکا ہم نے اِس صراحت سے بیان کیا ہے تھیٹر کین جہان اب ہم انکو ایک مقام پر علیحدہ بیٹھا ہوا دیکھتے ہین جملہ ناظرین و حاضرین کی نگاہ پڑتی تھی

حاضرین جتنے مرد تھے اُنکا اُس رات کے دلچسپ تماشے کا لطف قریب قریب جاتا رہا تھا حالانکہ تھیٹر مین بڑے بڑے قابل اور لائق لائق لوگون کا مجمع تھا جو تماشا دکھاتے تھے کیونکہ جتنی آنکھین اور جتنے ایک آنکھ مین لگانے کے چشمے تھے وہ اُسی مقام کی طرف لگے ہوے تھے جہان وہ چھلاوا اپنے لمبی موچھون والے ساتھی کے ساتھ جلوہ گر تھا۔ "وہ کون عورت ہی" یہ سوال ہر طرف سے ہر ایک کا بار بار تھا مگر وہان کوئی بھی ایسا نہ تھا جو اسکا جواب دیتا۔ "اچھا تو پھر وہ مرد کون ہی" یہ دوسرا سوال تھا جو حاضرین کی مختلف جماعتون مین پیدا ہونا شروع ہوا۔ اور اب تین یا چار جگہ سے یہ جواب سنائی دیا کہ۔
"اِسکا صورت آشنا تو مَین ہون لیکن یہ مجھے یاد نہین آتا کہ مَین نے اُسکو کہان دیکھا تھا"

آخر کار ایک شخص نے جسنے یہ سوال سُن لیا تھا اور جو بہ نسبت اورون کے زیادہ واقفکار معلوم ہوتا تھا خاص اُس شخص کی طرف مخاطب ہو کے جسنے سوال کیا تھا آہستہ سے کہا۔

"کیا تمکو معلوم نہین کہ وہ کون شخص ہی۔ بیشک تم نے ٹام لوُل کا نام سنا ہوگا۔ چند سال ہوے وہ اِس شہر مین بڑا ٹھٹھول اور ظریف مشہور تھا"

"ہان یہ بات ہی۔ لیکن مین خیال کرتا تھا کہ لوُل تو بالکل تباہ اور برباد ہو گیا ہی اور وہ تارک وطن ہو گیا تھا یا اسی قسم کی کوئی بات تھی"

"ہان ٹھیک ہی۔ تباہ اور برباد تو وہ ضرور ہو گیا تھا۔ اور ایک عرصہ تک ادنیٰ ادنیٰ قمار خانون مین جو لیسسٹر اسکویر کے نواح مین واقع ہین جایا کرتا تھا۔ اُسکے بعد وہ ایسا غائب ہو گیا کہ پتہ نشان تک نہین تھا۔ یہ بات جہانتک میرا حافظہ صحیح ہی سترہ اٹھارہ مہینہ کی ہی اور اب چند ہفتہ سے وہ پھر پیدا ہو گیا ہی اور ایسا خوش حال معلوم ہوتا ہی کہ پہلے ایسا کبھی نہین تھا۔ دیکھنے سے تو ظاہر ایسا ہی پایا جاتا ہی"

"اور یہ چھلاوا - کیا یہ اُسکی بی بی ہے؟"

"مجھے معلوم نہین - مگر مین خیال کرتا ہون کہ نہین - دیکھو تو اُسکا طرز اور گفتگو کا انداز جب وہ اُس سے مخاطب ہوتا ہے وہ شوہر کا سا معلوم ہی نہین ہوتا - اور نہ اُسکی روش ایسی معلوم ہوتی ہے جیسی زوجہ کی ہوتی ہے - ظاہر ہے کہ وہ اُسکی آشنا ہے بی بی نہین ہے"

"لیکن اگر تم مسٹر لول کو جانتے ہو تو تم وہان کیون نہین جاتے جہان وہ بیٹھا ہے اور اپنی شناسائی کی تجدید نہین کرتے اور اُس لیڈی سے خواہ وہ کوئی ہو معرفی نہین ہوتے"

"اِسلیے کہ مجھ سے اور کپتان لول سے دو برس ہوے بڑا سخت جھگڑا ہوا تھا اور اُس تاریخ سے میرے اُسکے بول چال نہین ہے"

"کپتان لول مین سمجھتا تھا کہ وہ سادہ مسٹر لول ہے - یہ کپتانی کا چھلا کیسا - بلکہ سیدھا سیدھا ٹام لول کہنا چاہیے جس نام سے اُسکو سب لوگ جانتے ہین - لیکن آہا اب مجھے یاد آیا - اب مین سمجھا کہ چند ہفتون سے جب وہ پھر یہان آیا ہے تو اُسنے کپتانی کا یہ امتیاز اختیار کر لیا ہے بیشک انھین سڈول مونچھون کی بدولت اُسکے پاس ایک گاڑی اور ایک جوڑی ہے ایک خدمتگار بھی ہے - اور وردی پہنے ہوے خواص بھی ہے - اور ایک خوبصورت دہاتی محل بروم ٹن کے نواح مین اُسنے لیا ہے اور وہان اِس لیڈی کو لے کے رہتا ہے"

"معلوم ہوتا ہے کہ تم تو سب حال اُسکا جانتے ہو"

"اتفاقاً مجھے یہ سب حالات کل معلوم ہوئے لیکن جس شخص نے ہمسے بیان کیا تھا اُسنے یہ مجھ سے نہین کہا تھا کہ آیا کپتان لول کا عقد اس لیڈی سے ہو گیا ہے یا نہین - بہرحال مشہور یہ ہے کہ وہ اُسکی زوجہ ہے - مگر دیکھو پردہ گرتا ہے - تماشہ کا پہلا حصہ تمام ہو گیا اور مین اب دیوان خانہ مین تفریحاً کل و شرب کے لیے جاتا ہون -

متذکرۂ بالا گفتگو سے ہمارے ناظرین کو کسی قدر واقفیت مونچھون والے

جنٹلمین کے چال چلن سے جسکا نام لول ظاہر ہوا ہی اور جسنے چند روز سے اپنے نام کے ساتھ کپتانی کا چھلا بھی لگا لیا ہی حاصل ہوئی ہوگی اور اب ہم ناظرین کو اگر اُس مقام پر لیجائین جہان کپتان اپنی لیڈی کو لیے ہوے بیٹھا ہی تو شاید اُنکی باہمی گفتگو سے ہمکو کسیقدر اور زیادہ اُن دونون کے حالات کا علم ہو۔

لول نے اُس عورت کیطرف جھک کے خوشامد سے کہا۔

لول۔ آج کی رات تو جانی جولیا تم بڑی چمک دمک سے نظر آرہی ہو۔ اس جلسہ بھر مین کوئی بھی ایسی لیڈی نہین جو تمھارے ٹھاٹھ اور تمھارا حسن و جمال دیکھ کے آتش حسد اور رشک سے نہ جلتی ہو کل جنٹلمین جتنے یہان موجود ہین تمھاری طرف دیکھ رہے ہین اور واقعی یہ بات ہی کہ وہ مجھکو ایک بڑا خوش قسمت سگِ حضور سمجھتے ہونگے!!

یہ سُن کے اُس لیڈی نے تبسم سے جسمین جسقدر ہوا ے نفسانی ملی ہوئی تھی اُسیقدر فطرت بھی تھی یہ سوال کیا۔

لیڈی۔ لیکن پیارے ٹام تم بھی مجھے لوگون کے رشک و حسد کے قابل سمجھتے ہو کہ نہین۔ تم اپنی کہو!!

اپنی آنکھین اپنے ساتھی کے دلپذیر چہرے پر کمال اشتیاق سے کپتان نے جما کے جواب دیا۔

کپتان۔ بیشک یہ یقین جانو اے جان جان مین تمکو ایسا ہی سمجھتا ہون مین اکثر خیال کیا کرتا ہون کہ بوگنن ہوٹل مین تمھاری اتفاقیہ ملاقات ہو جانے سے مین کیسا خوش نصیب تھا!!

جولیا۔ اور کیون نہ ہو واقعی یہ بات ہی کہ جس فیاضی سے تم نے مجھے اُس آزاردہ تشویش سے جسمین مین پڑی تھی نجات دی اور میرے آڑے آئے اُسکو مین ہرگز ہرگز نہ بھولونگی!!

کپتان۔ نہین پیاری۔ کیا وہ کچھ فیاضی تھی۔ اُس روز جو کچھ ہوا قدرتی ہوا

اور مناسب ہوا مجھے اتفاقیہ ہوٹل کے ملازمون کی باہمد گر گفتگو سے معلوم ہوا کہ اس مکان مین ایک انگلستانی عورت ہی جو نہ تو خرچۂ ہوٹل کا روپیہ ادا کرتی ہی اور نہ فرانسیسی زبان بول سکتی ہی۔ اور چونکہ مجھ سے دونون امر ممکن تھے اِسلیے مین نے اپنا کارڈ تمھارے پاس بھیجا۔ تمنے مجھے بلالیا اور مجھ سے ملاقات کی۔ ہم دونون ایک دوسرے کی ملاقات سے خوش ہوے۔ ایک معاملہ جو طے پانے کو تھا وہ طے پا گیا۔ اور یہان اب ہم تم دونون میان بی بی کی طرح رہتے ہین اور ایسے خوش ہین جیسا یہ دِن لمبا ہی۔ کیا ایسا نہین ہے بتاؤ؟"

لیڈی "بیشک۔ فی الحقیقت۔ واقعی ایسا ہی ہی۔ اور ٹام مین خوشامد نہین کرتی مین سچ کہتی ہون کہ جتنا تمکو پیار کرتی ہون اِتنا پہلے کبھی کسی شخص کو مین نے نہین چاہا تھا!"

کپتان (کسی قدر فخریہ لہجہ سے) "ہاے جان تم نے شامپین کے نشہ مین (جو تمکو سب سے زیادہ پسند ہی) خود میرے سامنے اقبال کیا ہی کہ تمھارے پاس ایک بڑی لمبی چوڑی فہرست تمھارے آشناؤن کی ہی اور اِسلیے مین ایک ایسا ہی فریفتہ کرنے اور لبھانے والا تمکو ملا ہون جو سب پر فوق لے گیا ہون"

جولیا "ہان فریفتہ تو تمنے مجھے کر ہی لیا ہی۔ ٹام۔ پھر۔ علاوہ اسکے تم مجھپر اسقدر مہربان ہوا اور میرے ساتھ سلوک کرتے ہو۔ تم نے مجھے بڑے بڑے قیمتی تحفے دیے ہین۔ ٹام تم بڑے دولتمند ہو گے!"

کپتان۔ (بےچینی سے چونک کے) "دولتمند۔ ہان یقین مانو دولتمند تو مین ہون اور ایسا دولتمند ہون جیسا اگلے زمانے مین قریصص کو سُنتے ہین"

پچھلا فقرہ اُسنے ہنس کے کہا جسکی آواز سے زیادہ تر یہ امر پایا جاتا تھا کہ گویا وہ ہنسی خود بخود نہین آئی تھی بلکہ مجبوری لائی گئی تھی کہ پھر اُسنے کہا۔

"لیکن خیر جو کچھ ہی وہ تو ہی مین تم سے تو اسقدر زیادہ فیاضی سے پیش آتا ہون جتنا وہ شخص جس سے تمھاری آشنائی بعد کو ہوئی تھی پیش نہین آتا تھا

وہی شخص جو تم کو اپنے ساتھ فرانس لے گیا تھا اور تمکو بولگن کے ہوٹل مین چھوڑ گیا تھا کہ تم ہوٹل کا کرایہ اور کھانے پینے کی قیمت اپنے پاس سے ادا کرو اور جہان تمھارے سینگ سمائین وہان چلی جاؤ"

لیڈی "ہائے ہائے۔ سچ ہے اُسنے بڑی خفیف اور بدحقیقت بات کی تھی اور اگر تم نہ ہوتے تو واللہ اعلم میرا کیا حال ہوتا۔ بہرحال مین تمکو پیار کرونگی جب تک"

کپتان لول "جب تک کیا؟ جب تک مین جیونگا۔ یا جب تک مین تم کو عیش و آرام اور شان و شوکت سے رکھونگا"

جولیا۔ (بناوٹ کی خفگی سے اُسکی طرف دیکھ کے۔ پھر آپ ہی آپ ہنس کے) "دیکھو ٹام مجھے یہ باتین اچھی نہین لگتی ہین تم ایسی نادانی اور بیوقوفی کی باتین نہ کیا کرو تم ہمیشہ ایسی ہی باتین کیا کرتے ہو اور مجھے آزماتے ہو کہ مین کتنے پانی مین ہون اور مین کیا کہونگی۔ ہان تم میری محبت آزماتے ہو۔ مگر ٹام مین تو تمکو پیار کرتی ہون۔ اور یہ میرا قول ایسا سچا ہے جیسے انجیل مقدس"

کپتان "خیر مین خیال کرتا ہون کہ جولیا تم مجھے پیار کرتی ہو"

جولیا "تم صرف خیال ہی کرتے ہو۔ ہائے۔ تمکو یقین آنا چاہیئے کہ مین پیار کرتی ہون اور اس بات کا یقین دلانے کو مین بالکل ایسی بیہودہ عورت نہین ہون جسکا عیش و عشرت ہی مذاق ہو۔ مین تم سے صاف صاف کہتی ہون کہ جب مین تمکو غمگین اور ملول پاتی ہون مجکو انتہا کا صدمہ اور بڑا رنج ہوتا ہے اور مین دل ہی دل مین کڑھتی ہون"

کپتان "مین اور غمگین"

یہ کلمات کہتے ہوے لول نے اپنی حسین آشنا کو سر سے پانوٗن تک ایسا مُنھ بنا کے دیکھا جو عجیب و غریب اور قریب قریب خوفناک معلوم ہوتا تھا۔

جولیا "ہان بعض وقت تم اچانک غم مین ہو جاتے ہو اور بعض وقت تم ایسے گھبرائے ہوے ہوتے ہو کہ جب جب دستک دروازے پر دیجاتی ہے اُس سے

تم چونک چونک اُٹھتے ہو۔ اور پھر جب تم نیند مین ہوتے ہو تو اکثر تم نالہ و زاری کرتے ہو اور بیچینی سے ادھر اُدھر لوٹتے ہو"۔

لول۔ (زود رنجی سے جسکے مخفی کرنے مین وہ ناکامیاب رہا) "یہ کچھ بات نہین ہی یہ کوئی بات نہین ہی۔ آؤ میری جان"۔

(نرم آواز سے) "آؤ میری جان۔ چلو اب چلین تماشا بھی اب ختم ہونے کو ہی"۔

جولیا۔ "کیا میرے واسطے یہان لڈو رکھے ہین۔ چلو چلین۔ کیا مجھے یہان سے چلنے کا کچھ افسوس ہی۔ یہان گرمی بہت ہی"۔

یہ کہہ کے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی اور اُسنے اپنی عمدہ شال کو تہ کرکے اپنے گرد لپیٹا۔ جسکو اُسکے ساتھی نے اُسکے شانون پر ڈالا اور اُسکے بازو پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے وہ تھیٹر کے باہر نکلی۔

جب یہ شکیل و جمیل جوڑی پٹی ہوئی راہ پر جا رہی اور سیڑھیون کے نیچے اُتر رہی تھی اُسوقت جنکے برابر سے وہ گذرتے تھے اور جو جو اُنکو تھیٹر سے باہر نکلتے ہوئے ملتے تھے وہ سب اُسی کی طرف دیکھتے جاتے تھے اور جولیا کے حسن و جمال کو دیکھ کے ہر شخص عش عش کرتا اور بعض کو تو غش آتا تھا۔

جسوقت یہ دونون دروازے پر پہونچے اُسی وقت کپتان لول کا گاڑی والا! کپتان لول کا گاڑی والا! کی آوازین اسقدر بلند ہوئین کہ بازار مین سنائی دیتی تھین اور چند ہی منٹ مین۔ ایک نفیس گاڑی جسمین گھوڑون کی جوڑی جُتی ہوئی تھی تھیٹر کے دروازہ پر آموجود ہوئی۔ وردی پوش خواص خواصی مین سے کود پڑا دروازہ کھولا گیا۔ پادان نیچا کیا گیا اور قریب تھا کہ کپتان لول اپنی شکیل و جمیل ساتھی کو گاڑی پر چڑھنے کے لیے مدد دیتا کہ ایک سخت ہاتھ سختی سے اُسکے شانے پر رکھا گیا۔

جو لوگ موقع پر تھے اُنکی زبان سے تعجبات کے کلمات نکلے اور جولیانے آواز سُن کے جب اپنا منھ پھیر کے دیکھا تو خوفناک ہو کے اپنے آشنا کپتان کو اُسنے پولیس کے کانسٹبلون کی گرفت مین پایا۔

جولیا (نہبت جلد خاطر جمع کرکے اور غصہ کی نگاہ کانسٹبلون پر ڈال کے)
"اسمین کچھ نہ کچھ غلطی ضرور ہوئی ہے۔ کہہ کیون نہین دیتے ہو کہ تم ٹام ہو چھوڑ دو۔ اسکو
چھوڑ دو۔ وہ کپتان لول ہے"
اُنہین سے ایک کانسٹبل نے کہا۔
"اے بیوی ہم جانتے ہین۔ یہ وہی شخص ہے جسکو ہم چاہتے ہین۔ مگر بیوی
ہمکو آپ کا افسوس ہے۔ لیکن تم خود دیکھتی ہو کہ سارا کھیل بگڑ گیا۔ اور آخر کار
جعلساز زبان کھل گئین"
لیکن غریب جولیا نے کچھ اور نہ سُنا۔ سچی اور اصلی بات کا یقین اُسکے دل پر
نقش پذیر ہو گیا اور بجری کے فرش پر وہ بیہوش ہو کے گر پڑی۔

تئیسوان باب

(اسرار اور راز جوئی)

کھلنے پہ جو ہے طلسم تقدیر ۔۔۔ اب خامہ نے یون کیا ہے تحریر

کپتان لول کی گرفتاری کے دوسرے دن سہ پہر کو تین بجے کے قریب جب
مارکوئس آف آرڈن ایک اپنی لمبی پیادہ پا گشت سے گھر واپس آتا تھا اُسنے دیکھا
کہ قصر بلانٹ کے احاطہ مین ایک کرایہ کی گاڑی گئی اور مس برنٹ اُسمین سے اُتری
یہ خیال کرکے کہ شاید وہ غلطی پر ہو وہ بیس یا تیس گز کے فاصلہ پر ٹھہر گیا۔ لیکن جسوقت
وہ جوان عورت قصر کی سیڑھیون پر چڑھ رہی تھی اُسوقت اُس شکیل و جمیل کے چہرے
اور جسم کو بغور اور بتوجہ دیکھنے سے اُسکو یقین کامل ہو گیا کہ وہ اُسکی پرانی آشنا ہے۔ وہ
سردی کا زرق برق لباس پہنے تھی لیکن چارلس کو یہ خیال گذرا کہ اُس کے
چہرے پر حزن و ملال پایا جاتا ہے جو اُسکے چھپانے سے نہین چھپتا۔ قدم بھی اُسکے
اِدھر اُدھر مضطربانہ پڑتے تھے اور عموماً انداز و روش سے گھبراہٹ کی شدت پائی جاتی
تھی کیونکہ بجاے اسکے کہ گاڑی سے اُتر کے آہستہ آہستہ چلتی وہ بڑے بڑے قدم

اُمارتی ہوئی قصر بلمانٹ کے صدر دروازے کی طرف گئی سیڑھیونپر جلد جلد چڑھتے ہوے نہ تو اُسنے دائین دیکھا اور نہ بائین اور اسلیے اُسکو معلوم نہ ہوا کہ مارکوئس کسیقدر رفاصلے پر کھڑا تھا۔

اٹھارہ یا اُنیس مہینے سے زیادہ ہوے ہونگے کہ چارلس نے مس برنٹ سے قطع تعلق کیا تھا اور جب سے ابتک اُسنے نہ تو اُسکو دیکھا تھا اور نہ اُسکا کچھ حال سُنا تھا۔ درحقیقت اُسکو معلوم ہی نہین تھا کہ وہ کہان ہے اور کیا کرتی ہے کیونکہ اُسکے خیالات وَرجینیا کی بدنصیب محبت مین ایسے جذب ہو گئے تھے کہ اپنی پہلی آشنا کا کبھی خیال بھی نہین آتا تھا۔ اسلیے جب اُسنے اُسکو ملاقاتی کی حیثیت سے قصر بلمانٹ مین یکایک موجود ہو جاتے ہوے دیکھا تو نوجوان رئیس اعظم کو تعجب اور اضطراب ہوا۔ کیونکہ خواہ مخواہ معاً اُسکو یہی خیال گذرا کہ وہ جان گئی ہے کہ درحقیقت مارکوئس آف آرڈن نے اپنا نام بدل کے مسٹر اوسمنڈ رکھا تھا اور یہ بھی خیال ہوا کہ اب اُسکا آنا دو مطلب سے خالی نہین ہے یعنی یا تو کچھ روپیہ مانگنے آئی ہے یا یہ چاہتی ہے کہ سابق کا سا اتحاد نئے سر سے پھر قائم ہو۔

اب چونکہ چارلس جانتا تھا کہ مس برنٹ جب اُسکے دل مین آ جائے ہر وقت جھگڑا مول لینے کو تیار رہتی ہے اسلیے اُسنے اپنے دلمین کہا کہ خوب ہوا ایسے موقع پر جب وہ آئی ہے وہ مکان پر نہین ہے اور اپنے دل کو مبارکباد بھی دی گروس ونر اسکوئر کی طرف کچھ دور تک چلا گیا اور دور سے دیکھتا رہا کہ جوان لیڈی باہر کب نکلتی ہے۔ لیکن جب پانچ منٹ گذر گئے اور وہ نہ نکلی تو اُسنے یہ نتیجہ نکالا کہ اُسکی واپسی کی منتظر ہے۔ یہ بات بھی اُسکو بخوبی معلوم تھی کہ اس عورت کے مزاج مین حد درجہ کی ضد ہے کیا عجب کہ رات کے دس بجے تک ٹھہری رہے اسلیے اُسنے خیال کیا کہ جو ہونا ہوگا ہوگا چلنا ہی چاہیے اور خطرہ کا مقابلہ ہی انسب ہے۔ ہر چہ بادا باد اسلیے مارکوئس قصر بلمانٹ کو پھر واپس آیا اور جونہی دربان نے صدر دروازہ کھولا وہ سیدھا اُس کمرے مین جہان ملاقاتی ٹھہرائے جاتے ہین اس امید سے

چلا گیا کہ وہاں مس برنٹ ضرور ہوگی۔ مگر بجاے اسکے کہ اس کمرے مین وہ کسی عورت کو دیکھتا اُسنے دیکھا کہ صرف دو مرد بیٹھے ہین اُنکو وہ پہچانتا تھا مگر بخوبی یاد نہین تھا کہ وہ کون ہین اندر جاتے ہی وہ تعظیماً سرو قد کھڑے ہو گئے اور اس طور پر وہ مؤدب ہوکے آداب بجالائے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُسکو بخوبی جانتے تھے مگر اسکو تو تردد یہ تھا کہ مس برنٹ کو جس طرح سے ہوسکے رخصت کرے ایسا نہو کہ وہ اُسکے باپ یا بہنون کے پاس چلی جائے وہ ملاقاتیون کے ٹھرنے کے کمرے سے جلد جلد نکل کے دیوان عام مین آیا۔

مارکوئس آف آرڈن۔ (دیوان عام کے چوبدار سے) "وہ شخص جو ابھی کرایے کی گاڑی پر آیا تھا کہان ہی؟"

جواب "وہ بڑے حضور کی خدمت مین۔ اے میرے لارڈ!"

چارلس۔ (مضطربانہ) "میرے باپ کے پاس۔ کیا حماقت مجھ سے ہوئی کہ مین چوراہے پر منڈلاتا رہا اور اس طور پر اُسکو موقع ملا۔ مگر کیا آتے ہی مجھے تو پہلے اُسنے نہین پوچھا تھا!"

پچھلا فقرہ چوبدار کی طرف یکایک مخاطب ہوکے کہا۔

چوبدار "نہین میرے لارڈ۔ اُسنے آتے ہی ڈیوک آف بلمانٹ کو پوچھا اور جب اُسکی اطلاع ہوئی تو بڑے حضور نے فوراً حکم دیا کہ بلالو۔ آنے دو!"

چارلس "یہ بات ہی۔ خیر۔ اُسنے اپنا کیا نام بتایا تھا!"

جواب "بی بی لوِل!"

مارکوئس "لوِل لوِل۔ ضرور مین نے پہلے یہ نام سُنا ہی!"

چوبدار "اے میرے لارڈ۔ ایک شخص کپتان لوِل نام شب گذشتہ کو جعل کی علت مین گرفتار ہوا ہی!"

جوان رئیس اعظم "ٹھیک۔ مین نے یہ حال آج صبح کھانا کھاتے ہوے اخبار مین پڑھا تھا۔ مین سوچتا تھا کہ یہ نام ایسا نہین جس سے مین بالکل ناواقف ہون

اور اب جو مین یاد کرتا ہون تو اُس اخبار کے ایک فقرے مین لکھا تھا "کہ کپتان لول جب گرفتار ہوا تھا اُسوقت وہ ایک تھیٹر کے باہر نکلتا تھا۔ اور ایک اور لیڈی جسکا حسن وجمال غیر معمولی تھا اُسکے بازو پر جھکی ہوئی تھی"۔

چوبدار۔ (ادب سے) "پھر بھی میرے لارڈ مجھے یقین نہین آتا کہ بی بی لول جسکا حضور ذکر فرماتے ہین وہی ہو جو اِسوقت بڑے حضور کی خدمت مین ہو۔ ایک جعلساز کی بی بی یا آشنا کی کیا مجال تھی کہ وہ اِس آسانی سے ڈیوک آف بلمانٹ کی حضوری مین باریاب ہوتی"۔

چارلس۔ (آہستہ آپ ہی آپ) تعجب ہو۔ بڑا تعجب ہو۔ مس برنٹ کا لول کی آشنا بنجانا تو قرین قیاس اور ممکن ہو مگر اُسکو میرے باپ سے کیا کام ہو"۔

اِس اپنے آپ ہی سوال سے اِسکا اضطراب بڑھتا جاتا تھا اور جسقدر زیادہ وہ اِس واقعہ پر غور کرتا تھا اُسیقدر زیادہ وہ اپنی حیرانی اور پریشانی مین زیادتی پاتا تھا کہ یکایک اُسنے چوبدار سے پھر سوال کیا۔

"ملاقات کہان ہو رہی ہو"؟

چوبدار۔ "جب بی بی لول آئی تھی اُسوقت حضور کے والد ماجد اُس ایوان مین تشریف فرما تھے جسمین سے کنسرویٹری کی راہ ہو اور جب اُسکی حاضری کی اجازت دیگئی تو لیڈی کو حضور اُسی ایوان کا راستہ بتادیا گیا تھا"۔

چند منٹ تک مارکوئس آف آرڈن نے غور کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ مس برنٹ کی اِس کارروائی سے بلکہ بی بی لول کی اِس کارروائی سے دکیونکہ اب اِسکو یہی کہنا چاہیے جیساکہ اُسنے اپنا لقب اختیار کیا تھا) مارکوئس کی رگِ رازجوئی کا اِس تیزی سے غیر معمولی طور پر حرکت مین آنا ایک طبعی اور برجستہ بات تھی۔ اور زیادہ تر اُسکو ان امور کا تعجب تھا کہ آیا اُسکو اُسکے باپ سے ایسا کیا ضروری کام تھا۔ آیا اِسکا کیا سبب ہو کہ اُسنے آتے ہی اُسکے باپ کو پوچھا اور سب سے بڑھکر تعجب یہ ہے کہ بی بی لول کا نام سنتے ہی اُسکے باپ نے

فوراً اسکو اپنے پاس طلب کرلیا۔ اور آیا اِسکا درحقیقت اُس جعلساز سے کسی قسم کا تعلق ہی جو شب گذشتہ کو حراست مین رکھا گیا تھا؟

چارلس کو یاد تھا کہ اُسکے چہرے سے ملال خاطر اور اضمحلال باطن پیدا تھا اور جون ہی وہ گاڑی سے اُتر کے مکان کے اندر گئی اُسکے طریقون سے تکلیف کے آثار ظاہر تھے اور اِس سبب سے وہ شبہہ کسی قدر درجۂ یقین کو پہونچتا تھا کہ جس عورت غیر معمولی حسن والی کا اخبار مین تذکرہ تھا جہان لُوِل کی گرفتاری کا حال درج تھا وہ ہو نہ ہو تو یہی عورت ہو۔ اب اِس واقعہ کی نسبت نوجوان رئیس اعظم کے دِل مین کوئی شبہہ باقی نہ رہا اور جب اُسنے اِس طور پر یہ نتیجہ نکالا تو اِس سے اور زیادہ اُسکو فکر ہوئی کہ اپنے باپ سے اُسکی ملاقات کا جو اصل مطلب ہو وہ دریافت کرے۔

پہلے تو وہ سوچا کہ سیدھا اُسی کمرے مین چلا جائے جہان ملاقات ہو رہی تھی پھر اُسکو یہ خیال آیا کہ بی بی لُوِل نے باپ سے بدینوجہ ملاقات نہین کی ہو کہ بیٹا موجود نہین تھا بلکہ اُسنے بیٹے کا حال مطلق دریافت ہی نہین کیا تھا۔ پس یہ ملاقات جو اُس جوان عورت اور ڈیوک آف بلمانٹ کے درمیان ہو رہی تھی بلاشبہہ تنہائی اور تخلیہ کی ملاقات تھی۔ اور یہ امر بھی قریب الفہم تھا۔ بلکہ بہ اسباب ظاہر قیاس بھی اِس امر کا مقتضی تھا۔ کہ پہلے ہی ڈیوک اُس عورت سے ناواقف نہ تھا کیونکہ جون ہی بی بی لُوِل کا نام اطلاع کے ساتھ لیا گیا تھا وہ اُسکی حاضری کے لئے پروانہ راہداری کی طرح بکار آمد ہوا۔ اِن تمام خیالات سے جو چارلس کے دِل مین اسقدر جلد جلد گذرے جسقدر جلد ہم اُنکو الفاظ کے ذریعہ سے بیان نہین کرسکتے ہین یہ نتیجہ نکالا گیا کہ یہ ملاقات جو اُسکے باپ اور جوان عورت مین ہو رہی ہی وہ بالکل خفیہ طور کی ہی اور اِسلیے تخلیہ کی صحبت مین اُسکا مخل ہونا بالکل خلاف عقل ہوگا لیکن باوجود اِن باتون کے وہی نتائج جو اُسنے اِس تخلیہ کی ملاقات کی نسبت پیدا کیے تھے اُسکی اِس فکر و تردد کا باعث ہوے کہ جس طور پر ہو سکتا وہ اُس راز سے

واقف ہوجاتا تو بہتر تھا۔ یہ صرف ایک معمولی رازجوئی کی خواہش نہ تھی جس سے اُسین یہ آمادگی پیدا ہوگئی تھی۔ بلکہ وہ ایک انتہا کا خوف اور حد درجہ کی دہشت تھی جس سے عنقریب کسی بڑے آبروئی اور خاندان بلمانٹ پر غضب اور آفت نازل ہونے کا گمان غالب تھا۔ اور یہ خیال اُسکا سب باتون پر غالب آیا اور کسی ندامت اور واہمہ کے اُن وسائل نے پیدا اور اختیار کرنے مین کُسنے پروانہ کی جنسے خوف ورجا کی یہ ایذارسان حالت رفع ہوجاتی اور دُبدھا باقی نہ رہتا۔

اسلیے چارلس فوراً پائین باغ مین گیا جو دولت سرا کی پشت پر تھا۔ اور سیڑھیون پر چڑھ کے شیشے کے دروازے مین سے جسکا بیان اس ناول کے ابتدائی حصہ مین اس طور پر ہوا ہو کہ وہ تاابدالدھر یادگار رہے گا گزر کے وہ کنسرویٹری مین داخل ہوا کنسرویٹری اور دالان کے درمیان کا دروازہ کھلا تھا۔ یہان سنگترہ کے درختون اور سیڑھیون کی طرح درجہ دار تپائی کے پیچھے جسپر گرم مکان کے پودون کی قطارین تہ وبالا لگائی ہوئی رکھی تھین مارکوئس چھپ رہا کیونکہ یہان سے کمرے کے اندر کا سب حصہ نظر آتا تھا۔

جس طور پر چارلس چپ چاپ ہلکے ہلکے دبے پانوٴن کنسرویٹری مین آیا تھا اُسی طرح خاموش دبک رہا۔ اُسنے دیکھا کہ اُسکا باپ صریحی طلیش اور جوش کی حالت مین مضطرب کمرے کے طول وعرض مین کبھی اُدھر جاتا ہو کبھی اِدھر آتا ہو اور گرم مکان کے دروازے کے قریب جو کھلا ہوا تھا جو نیا اُسکی جانب پیٹھ کیے ہوے بیٹھی تھی اس لیے مارکوئس کو اُسکا چہرہ نظر نہین آتا تھا لیکن ایسے ایسے خیالات سے جو انتہا کے ایذارسان اور عذاب دہ تھے ڈیوک کی پیشانی پُرشکن اور چہرہ بلبلایا ہوا نظر آتا تھا۔ وحشت دہشت۔ تشویش۔ آشفتگی۔ اور یاس اُس بوڑھے رئیس اعظم کے چہرے پر اس طور پر عیان تھی گویا اُنھون نے اُسکے زرد اور مردہ وار خط وخال پر گہرے خط ڈال دیے تھے اور جون ہی چارلس نے ایک انسان کے چہرے پر۔ اُس چہرے پر جو خود اُسی کے باپ کا تھا دردناک اور ستانے والے خیالات پڑھے وہ حیرت اور اضطراب اور

خوف سے سکتہ کے عالم مین ہوگیا۔

جولیا۔ "اب کس بات پر۔ ای میرے لارڈ۔ آپ فیصلہ کرتے ہین"!

یہ سوال اگرچہ بہ آہستگی کیا گیا تھا مگر چوری سے سننے والے مارکوئس کی سماعت مین نہ صرف اِس وجہ سے کہ وہ اُسی دروازے کے پاس بیٹھی تھی جسکے پیچھے وہ چھپا ہوا تھا بخوبی آیا بلکہ اِس وجہ سے کہ راز جوئی کے سبب سے اُسکی تمام قوتین تیز ہوگئی تھین اور ایسی تیزی اُنمین آگئی تھی جسکا پہلے اُسکو کبھی تجربہ نہین ہوا تھا۔

ڈیوک۔ "وہ تم تو۔ ای جوان عورت۔ خود ہی شرائط تجویز کرنے آئی ہو"!

یہ کلمات ایسی بدلی ہوئی۔ ایسی اکھڑی۔ ایسی روکھی۔ ایسی دل خراش۔ اور وحشت انگیز آواز سے کہے گئے تھے کہ اگر چارلس اُنکو کسی بھیڑ مین سُنتا تو ہرگز نہ پہچانتا کہ اُسی کے باپ کی آواز ہی۔ لیکن ڈیوک نے اپنا کلام اِس طور پر پورا کیا۔

"اور پھر مجھ سے پوچھتی ہو کہ مین نے کیا فیصلہ کیا ہی۔ تمکو تو مجھ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ جو احکام لوٗل نے تمھاری معرفت میرے پاس بھیجے ہین اُنکی تعمیل مین کب اور کس طور پر کرونگا"!

اِسقدر اُسنے اور کہا اور اُسکی آواز ایسی تھی جیسے قبر سے نکلتی ہو اور لحظہ بہ لحظہ ایسی ہوتی جاتی تھی جس سے عذاب و عقوبت کی تلخی پیدا تھی۔

بی بی لوٗل۔ "ای میرے لارڈ۔ آپ ایسا نہ فرمائین۔ آپ ایسا نہ فرمائین۔ مین آپکے مذاق کے قابل نہین ہون۔ مجھے آپ ملامت بھی نہ کرین"!

یہ کلمات اِس عورت نے اپنی کرسی سے اُچھل کے ایک ولولے سے کہے جبکہ ڈیوک تکلیف دہ جھل قدمی سے کنزرویٹری کے دروازے کیطرف منھ کیے ہوئے اُسکے مقابل کھڑا ہوگیا تھا۔ چارلس نے دیکھا کہ تپ کہنہ کی سی سُرخی انتہا کے جوش کی اُس عورت کے چہرے پر نمایان اور وحشیانہ غیر مستقل آگ اُسکی بڑی بڑی سیاہ آنکھون مین درخشان تھی۔

ڈیوک۔ (صریحی گھبراہٹ سے پیچھے ہٹتے ہوئے) آہ کیا تم مجھپر کوئی جبر

یا سختی کیا چاہتی ہو کیا تم مجھے مار ڈالا چاہتی ہو"۔
جولیا "تمکو مار ڈالا چاہتی ہون۔ کیا کہا"۔
یہ الفاظ ایسی تعجب آمیز آواز سے۔ ایسے پُر معنی۔ ایسی ہشتناکی سے پُر مضمون کہے گئے تھے کہ وہ سُن کر دینے والی سردی کی طرح پوشیدہ سُننے والے چارلس کی روح مین دھنس گئے۔ اور ڈیوک کی بگڑی ہوئی صورت غم والم کے صدمہ اور ستانے سے اور بھی بگڑ گئی۔ اور جولیا نے اپنا کلام اس طور پر پھر ادھورا رکھا۔
"کس کی ایسی جرأت ہی کِس کا ایسا زہرہ اور یارا ہی جو قتل کا ذکر بھی کرے شکر ہی خدا کا شکر ہی خدا کا کہ میرے ہاتھ خون آلود نہین ہین"۔
ڈیوک "اور نہ میرے۔ اور نہ میرے"۔
نہایت درد والم سے یہ کہہ کے رئیس اعظم کفِ افسوس ملنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ جانتا تھا اور سمجھتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہی۔ لیکن مایوسی کی حالت نے اُس سے یہ جھوٹ بُلوایا تھا۔
جُولیا "واہ یہ بھی کوئی بات ہی۔ حماقت ہی۔ خاصہ جنون ہی۔ خاصہ خاصہ خبط ہی۔ لو اور سُنو۔ مین حضور سے جھگڑنے نہین آئی ہون۔ مین تو مدد کی طالب ہون اور یہ چاہتی ہون کہ آپ اُس شخص کو جسکو مین پیار کرتی ہون جِسکو مین دِل سے چاہتی ہون مصیبت سے چُھڑا دین مین سب جانتی ہون۔ مجھے سب حال معلوم ہی۔ ہان ایک ایک بات"۔
ڈیوک "ہان۔ ہان۔ تمنے ابھی ابھی تو یہی مجھ سے کہا تھا"۔
یہ کہتے ہوے اُسکی آواز پھر لحدی بن گئی جسکے سُننے سے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ اور یہی آواز چارلس کو بیحس وحرکت کر دیتی۔ بُت بنا دیتی۔ پتھر بنا دیتی۔ اگر اُس مہیب اور ہولناک معمائی قسم کی گفتگو سے اُسپر پہلے ہی سے فالج کا سا اثر پیدا نہ ہوا ہوتا۔ کیونکہ جسقدر الفاظ اب تک بولے گئے تھے اور اُسکی سماعت مین آئے تھے۔ اور جتنے بے سروپا مگر دہشت انگیز خیالات اُن الفاظ سے پیدا ہوے تھے ایسے تھے جنپر غور کرنے سے بدن پر اُسی طرح سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے جیسے داستانی میڈوسا کا سر دیکھنے سے

جسپر بھنکارے مارتے ہوے سانپ بیٹھے رہتے تھے انسان پتھر بنجاتا تھا۔
بی بی لول ۔خیر۔مین ابھی ابھی آپ سے کہہ چکی ہون۔ ہان مین نے آپ سے کہہ دیا ہی کہ مجھے سب حال معلوم ہی۔اور گو وہ جُرم کیسا ہی ہولناک تھا تاہم مین اُسکے مرتکب اور مجرم کو پیار کرتی ہون اور اگر ایسا نہ ہوتا تو مین ہرگز ہرگز یہان نہ آتی اور اُسکے بچانے کی آپ سے التجا نہ کرتی علاوہ اِسکے اے میرے لارڈ یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ اُس فعل قبیح کے ارتکاب کے لئے خود آپ ہی نے تو اُسکو مقرر کیا تھا۔آپ ہی تو اُسکے اصلی محرک تھے"

ڈیوک ؎ اسوقت ۔ اے بیگم ۔اُس معاملے کی تحقیقات اور بازپُرس عدالت نہین کرتی ہی ۔تم وہ باتین کرو جو حکام وقت کو معلوم ہو گئی ہین"

اِس بے صبری سے یہ کلمات ڈیوک کی زبان سے نکلے جس سے اُسکے حواس کی غیر استقلالی اور روح پر انتہا کے رنج والم کا صدمہ پایا جاتا تھا۔

جولیا ؎ جعلسازیان ۔خیر تو یہ کہیئے ۔اَب تک صرف تین ہی تو کھل گئی ہین اور مدعی روپیہ دینے سے راضی ہو سکتا ہی۔ وہ فقط اپنا روپیہ چاہتا ہی۔ سچ یہ ہی کہ اگر اُسکو روپیہ ملجائے تو بہ نسبت اِسکے لاکھ درجے غنیمت سمجھے گا کہ لول کو مادام الحیات نیو سوتھ ویلز روانہ کرنے کے اخراجات اور تکلیفات برداشت کرے۔ ابھی مدعی سے مچلکہ پیروی مقدمہ کا نہین لیا گیا ہی لول کو آج ہی صبح مجسٹریٹ نے پھر واپس حوالات کیا ہی اور ہنوز سپرد سشن نہین کیا ہی۔اِسلیے کل امور طے ہو جانے کے لئے ابھی بہت وقت پڑا ہی"

ڈیوک ؎ اور تم کہتی ہو کہ چھ سات لاکھ روپیہ سے کام نکل جائیگا"

جولیا ؎ ہان تین ہنڈویان جو واجب الادا ہو گئی ہین اُنکا روپیہ پٹ جائیگا اور باقی اور بھی ہین جنکی مدت ابھی نہین گذری ہی"

رئیس اعظم ؎ لیکن جن ہنڈیون کی میعاد باقی ہی وہ کس کے پاس ہین۔
جواب ؎ مسٹر کالنس ۔ ایک مختار ہی"

رئیس " کالنس "!
جولیا " جی ہان - میرے لارڈ - بیڈ فورڈ اسکویر - والا مسٹر کالنس "!
ڈیوک " مین اسکو خوب جانتا ہون - بہت اچھی طرح جانتا ہون "!
یہ کہہ کے ڈیوک ادھر ادھر کمرے مین جلد جلد پھر ٹہلنے لگا مگر قدم رکھتا کہین تھا پڑتا کہین تھا اور ایذا رسیدہ چال تھی -
جولیا " اگر آپ مسٹر کالنس کو جانتے ہین تو بیشک یہ معاملہ بہ آسانی طے ہو جائیگا "!
ڈیوک (تلخی سے) " جانتا ہون - مین نے تم سے نہین کہا کہ خوب جانتا ہون بہت اچھی طرح جانتا ہون - آج آٹھ بجے رات کو - یہان - اسی خاص کمرے مین وہی شخص جسکا کالنس نام ہے آدھ سیر گوشت کا ٹکڑہ بدن سے جبریہ کٹوالینے مین دوسرا شائی لاک پیدا ہوگا "!
یہ گفتگو کرتے کرتے ڈیوک کی آواز غایت درجہ کے غیظ و غضب سے لڑکھڑانے لگی اور پھر اسنے کہا -
" مگر یہ سب باتین تمسے متعلق نہین ہین - جوان عورت "!
اوپر کا فقرہ کہہ کے ڈیوک فوراً بدلا اور چونک کے چپت گیا کہ اسکے خیالات اسکو کسی اور طرف لیے جاتے ہین اور پھر یہ کہا -
" اور نہ مجھے مناسب تھا کہ مین اپنے خیالات پر بے قابو ہو کے انکو مطلق العنان کر دیتا کہ وہ مجھے ایک سمت سے دوسری سمت کو لیجاتے "!
جولیا " آہ - مجھے تو منظور یہ تھا کہ آپ اس معاملے مین بہ اطمینان تمام اور خاطر جمعی اور استقلال سے گفتگو کرتے جیسی پہلے شروع کی تھی - مگر آپ ناحق ناحق اپنی طبع کو مشتعل کرتے ہین - اور مجھے بھی اشتعال طبع دیتے ہین - اور دونون کا اشتعال بیکار ہے - اگر حضور کو اس معاملے مین دوستانہ لحاظ سے برتاؤ کرنا ملحوظ ہو تو بہا چشم ما روشن دل ما شاد - اور اگر کوئی اور طرز اختیار کرنا مرکوز خاطر عالی ہے - تو شاہ خیر

لول کہہ چکا ہی کہ آپ سے انتقام لینے کے لیے وہ سب باتون سے اقبال کر دیگا پھر
پیچھے جو اِسکا نتیجہ ہو جو کچھ اُسکو ہو اُسکی بالکل اُسکو پروا نہین ہی"!
ڈیوک کی آواز مین پھر وہی لحدی غمی اور رُکھائی پیدا ہو گئی تھی جب اُسنے
تقریر ذیل شروع کی!
ڈیوک "بس جوان عورت بس تمھاری دھمکیون کی کوئی انتہا بھی ہی کہ نہین -
مین نے تو ہنوز انکار نہین کیا ہی کہ اس معاملہ مین دوستانہ برتاؤ نہ کیا جائیگا تم تو سمجھنے ہی
نہین دیتی ہو کہ درصل معاملہ کیا ہی - مسٹر لول نے چند سوداگرون کی کوٹھیون کے نام
کا جعل کر کے بہت سی ہنڈیان جاری کی ہین جنکی تعداد قریب چھ یا سات لاکھ روپیہ
کے ہی - منجملہ اُن ہنڈیون کے تین ہنڈیان ایک بٹہ لینے والے کے پاس ہین جنکی میتی
گذر چکی ہی اور واجب الادا ہین اور سکھارنے والے مہاجن ایسے انکار کرتے ہین اسلیے
مسٹر لول گرفتار ہوا ہی - اور اور ہنڈیان جنکی مِتی ابھی نہین آئی ہی وہ مسٹر کالنسن
مختار کے پاس ہین - یہی بات ہی نا"!
جولیا کا جواب اثبات کا تھا!
ڈیوک "لیکن فرض کرو کہ بٹہ لینے والے کے ساتھ معاملہ کر لیا جائے اور کالنسن بھی
راضی ہو جائے تو تم کیونکر جان سکتی ہو کہ سوداگر کی کوٹھی جسکے نام کا مسٹر لول نے جعل
بنایا ہی اُسپر فوجداری مین مقدمہ قائم نہ کریگی!
جولیا "صرف اِس سبب سے کہ اُس کوٹھی کا عدم وجود برابر ہی - وہ مطلقاً ہی نہین
میرے خیال مین تھا کہ حضور اس قدر سمجھے ہوئے ہونگے جہان تک مین اِس معاملے کو سمجھی ہون
مین کہہ سکتی ہون کہ یہ جعل نہین ہین بلکہ فریب ہین - اور اسلیے صرف چند لاکھ روپیہ کے
صرف سے غریب لول حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا سے محفوظ رہے گا - اور
آپ بھی محفوظ رہینگے کیونکہ پھر وہ انتقام لینے کی کوئی کارروائی جو وہ حالت مایوسی مین
کرتا نہین کریگا - مرتا کیا نہ کرتا"!
ڈیوک "مختصراً اب مین تمھارا مطلب سمجھا - اگر مین مسٹر لول کو نہ بچاؤنگا تو وہ مجھے

برباد کرنے کے لیے پھانسی پر چڑھنا بھی منظور کریگا"۔

"یہ کلمات ڈیوک نے نہایت تلخکامی کی آواز اور خوفناک حرکات و سکنات جسمانی سے کہے۔

"یا خدا وندا!"

اپنے چھپنے کے مقام ہی مین یہ کلمہ چارلس کی زبان سے بہ آہستگی بے تحاشا نکل آیا اور قریب تھا کہ وہ اپنے مقام سے اُچھل کے آگے جائے اور معمائے اسرار کی مفصل کیفیت جو اُسکے باپ کو سہما کی سے دھمکاتے ہوے معلوم ہوتی تھی دریافت کرے لیکن فوراً جو الفاظ جولیا کے مُنھ نکلے اُنکو سُنتے ہی وہ رُک گیا اور پھر بجنبش حرکت خاموش بیٹھا رہا۔

جولیا۔ "اب معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے اس معاملے کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ پس خوفناک راز کا طشت از بام نہ ہونا اور اُسکے افشا سے آپکا محفوظ رہنا اب صرف حضور کی عجلت اور مستعدی پر منحصر ہے"۔

ڈیوک۔ (رحم آور حالت اور گھبراہٹ سے۔) "بی بی تُول تم کل صبح پھر میرے پاس آؤ۔ بہت صبح۔ کوئی دس بجے تک۔ اُسوقت جو مجھے مناسب معلوم ہوگا کرونگا لیکن مین حیران ہون کہ ہر قسم کی مصیبتین ہر طرف سے ہجوم آور ہوکے مجھے دھمکا رہی ہین"۔

جولیا۔ "اور یہ مصیبت بے شبہہ سب سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے اور اسلیے ایسی ہے کہ اسکا تصفیہ سب سے پہلے ہونا چاہیے"۔

رئیس اعظم۔ (بڑھتی ہوئی بیقراری سے) "سب سے پہلے تصفیہ تمنے کا ہے سے جانا تمسے کسنے کہا کہ مین اپنے قرضہ کا تصفیہ نہ کرونگا۔ کیا مین نے اشارتاً یا کنایتاً کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکالا ہے۔ بول عورت۔ بول۔ کیا مین نے بھولے سے بھی کوئی لفظ کہا ہے"۔

جولیا۔ (حد درجہ کی رازجوئی سے ڈیوک کی طرف دیکھتے ہوے) "دو کس واسطے آپ اس طور پر اپنی طبیعت کو مشتعل کرتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اپنے خیالات باطل کی اشکال سے گھرے ہوے ہین۔ یہ اشکال بعض اصلی ہین اور بعض آپ کے خیال ہی نے خلق کی ہین اور سب ملکے آپکو ایک عجیب طریقہ سے دھمکاتی ہین"۔

اِسس کمبخت بوڑھے آدمی نے اپنا بازو مایوسی کی ادا سے اونچا کر کے کہا :۔
ڈِیُوک "۔ یا خداوندا۔ کیا سچ کے قریب تم پہونچ گئی ہو"
جُولیا۔ (تعجب مین چونک کے) "لیکن آہ۔ یہ مَین دیکھتی کیا ہون۔ مجھے نظر کیا آرہا ہے۔ یا میرے اللہ۔ وہ شکل۔ وہ چہرہ۔ وہ خط وخال"
یہ استعجاب کے کلمات سُنتے ہوے ڈیُوک پیچھے پھرا اور ہیبتناک حیرانی سے یہ کہتے ہوے اسی طرف اُسنے بھی دیکھا جس طرف جوان عورت کی نگاہ تھی :۔
ڈیُوک "۔ کیا۔ کہان"
جُولیا "۔ وہ تصویر میرے لارڈ۔ وہ تصویر"
ایک تصویر کی طرف جو وسیع ایوان کے سرے کی طرف آویزان تھی اشارہ کر کے جُولیا نے بتایا جسکو اُسنے اب تک نہین دیکھا تھا جب وہ اچانک اسطور پر بول اُٹھی تھی جس سے ڈیُوک آف بلمانٹ گھبرا گیا تھا"
ڈیُوک "۔ وہ میرے بیٹے مارکوئس آف آرڈن کی شبیہ ہے۔ غریب چارلس وہ کیا جانے کہ اِس حیرانی کی کیا وجہ ہے"
جُولیا "۔ مارکوئس آف آرڈن مسٹر اوسمنڈ۔ آہ مَین ہمیشہ خیال ہی کرتی تھی کہ وہ اپنے آپ کو جتنا ظاہر کرتا تھا اُس سے وہ کہین زیادہ تھا"
ڈیُوک "۔ تو تم میرے بیٹے کو جانتی ہو"
بات کاٹ کے ڈیُوک نے کہا اور ایک نئے خوف کی وجہ سے سر سے پانون تک کانپنے لگا۔ اور وہ مہلک خوف جو اِسوقت اُسپر سوار ہوا یہ تھا کہ مبادا دوسری مصیبت جسمین اُسکے واسطے تنگو فے نکل رہے تھے یہ ہو کہ مارکوئس آف آرڈن اُسکی اِس نہایت پوشیدہ کوفت کے بھید سے واقف ہو گیا ہو۔ اُسنے پھر کہا۔
"بی بی لَوَل تم اُسکو جانتی ہو۔ کیونکر۔ کب سے۔ کہان"
جُولیا "۔ مین اُنکی آشنا تھی۔ اے میرے لارڈ"

اِس جواب کی آواز اور اُسکا طریقہ ایسے شخص کا سا معلوم ہوتا تھا جو اپنی حیرانی اور تعجب کی حالت سے اصلی حالت پر نہ آیا ہو"
ڈیوک۔ (تفحص و تفتیش کے کمال شوق سے) "لیکن اب وہ تمسے نہین ملتا۔ اب اُسکی آمد و رفت تمھارے پاس نہین ہو۔ کیون"
جُولیا "نہین میرے لارڈ۔ ایک مدت گذر گئی۔ بہت مہینے ہو گئے جب ہم آخری مرتبہ ملے تھے۔ اگر ایک نوجوان سوئی کا کام کرنیوالی عورت کا سبب نہ ہوتا تو میرے اُنکے آشنائی اب تک قائم رہتی۔ اور شاید اس وقت تک میری حالت بھی بہتر ہو جاتی"
یہ کہتے ہوے ایک موٹا سا آنسو اُسکی آنکھ سے ٹپک پڑا اور اُسنے پھر کہا "مین اُسکو پیار کرتی تھی۔ اور مین راستی سے اُسی کا ساتھ دیتی"
ڈیوک "لیکن اُس سوئی کا کام کرنیوالی عورت کا نام جسکا تم نے ذکر کیا ورجینیا مارڈنٹ تھا"
بی بی نول "ہان میرے لارڈ یہی نام تھا"
ڈیوک۔ (غلبۂ مایوسی سے) "ای کاش مین اُس عورت کا حال ہی نہ سُنتا تو کیا اچھا ہوتا۔ کیا اچھا ہوتا اگر میرا بیٹا اُسکو جانتا ہی نہین۔ تب مین خوش رہتا۔ اور اسوقت تمھارے یا نول کے قبضہ اور اختیار مین ہرگز نہ ہوتا۔ ہرگز نہ ہوتا کسی حالت مین نہ ہوتا"
یہ کہہ کے اُسنے اپنے دونون ہاتھ اپنی تپکتی ہوئی پیشانی اور مُنھ پر رکھے"
جُولیا خوفناک اور متعجب نگاہون سے کھڑی ہوئی ڈیوک کی طرف دیکھتی رہ گئی اُسنے صریحًا خیال کیا کہ مایوسی نے اُسکے دماغ کو چکر مین ڈالا ہو۔ اور وہ بیخود و بدحواس اور پریشان ہوا جاتا ہو۔
ڈیوک "ہاے تم نہین سمجھ سکتی ہو کہ ورجینیا مارڈنٹ کے نام کو اُس خوفناک فعل سے جسکی وجہ سے مین تمھارے قابو و اختیار مین ہو گیا ہون کیا تعلق ہے"

یہ کلمات کہتے ہوئے اُسنے اپنے ہاتھ یکایک اپنے چہرے پر سے ہٹا لیے اور دیکھا
کہ کس وحشیانہ اور متعجبانہ طریقہ سے جُولیا اُسکی طرف لغور متوجہ ہے اسکے بعد رنج اور
جوش کے غلبہ سے جسپر قادر ہونا اس قدر اُسکے حیطۂ اختیار سے باہر تھا کہ اُسکو اتنا
دھیان بھی نہ رہا کہ وہ کیا اور کس کے سامنے کہہ رہا ہے۔ مغلوب ہوکے اِس
کمبخت رئیس اعظم نے پھر کہا:۔
"بہتر ہوتا۔ ہاے میرا بیٹا اُس گمنام سینے والی کے ساتھ اپنا عقد کرلیتا تو
اس سے ہزار درجہ بہتر ہوتا کہ اُسکا باپ بنجاتا ایک ۔!"
یہ لفظ جسکو ہم اوپر کے کلام مین لفظ ایک کے بعد چھوڑ گئے ہین۔ یہ لفظ۔
یہ عبرت انگیز لفظ۔ نوجوان مارکوئس آف آرڈن کے کانون کو کنسر وٹری مین قضا کی
آواز کے مانند لگا اور ہولناک چیخ جو اُسکے لبون تک آئی اور قبل اسکے کہ وہ باہر نکلتی
اندر ہی دبا دی گئی۔ جسنے اُس چیخ کو دبایا وہ کیا تھا۔ وہ خوف دلانے والی حیرت
اور ہول کا ایک صدمۂ عظیم تھا جو دھڑاکے سے اُسپر گرا اور یہان تک اِس
صدمہ کا اُسپر اثر پہونچا کہ چیخ کا نکلنا تو درکنار ایک آہ تک نہ نکلی اور وہ
بیہوش ہوکے زمین پر گر پڑا!

چونتیسوان باب

(مسٹر کالنس کی پسند)

جب نوجوان مارکوئس غشی سے ہوش مین آیا تو اُسنے اپنے آپ کو کنسر وٹری
کے فرش پر جسمین بالکل اندھیرا ہوگیا تھا جیسا وسط سرمایہ مین سہ پہر ہی سے
تاریکی ہوجانے کا معمول ہے پڑا ہوا پایا وہ کھڑا ہوگیا اور اپنے خیالات یکجا کرنے کو
تپکتی ہوئی پیشانی ہاتھ سے دبائی مگر گھبراہٹ سے ان خیالات کی گردش اور
جوشش انتشار ایسی تھی گویا کسی خوفناک خواب کا اثر باوجود یکہ نیند کا جال
پھینکدیا گیا تھا اب تک اُسپر طاری اور حاوی تھا۔ لیکن جب رفتہ رفتہ اُسکے

خیالات یکسو ہوے اور حافظہ نے قرار پکڑا اور مزاج مین ترتیب وانتظام کی شکل پیدا ہوئی اور طبیعت نے باقاعدہ الحاق اور پیوستگی حاصل کی اسوقت اِس دہشتناک تماشے کے خیال سے جسکی پوری پوری تصویر اسکے تصور کے روبرو تھی خائف ہوکے پیچھے کی طرف وہ ہٹ گیا!

اور اِس تصویر مین ایسے ایسے باریک اُمور کی چمکدار رنگتین تھین۔ ایسے ایسے خط وخال مہیب اغراض کے تھے کہ ششدر وحیران اور رنج والام کشیدہ نوجوان تحیر مین تھا کہ کس امر یا غرض خاص پر اپنی توجہ قائم کرے اور نہ اُسکی سمجھ مین یہ آتا تھا کہ اُنسے کس طور پر کوئی نتیجہ نکالے یا اشارتاً کوئی بات حاصل کرے یا صلاح اور مشورہ اخذ کرے جس سے اُسکا اطمینان ہو کہ اب اُسکو کونسی تدبیر کرنی اور کیا سبیل نکالنی چاہیئے۔ اُس ایوان رفیع الشان مین جسمین اُسکے باپ اور بی بی لول کی ملاقات ہوئی تھی اندھیر الگھپ اور عالم خموشی طاری تھا پس وہ سمجھا کہ اب اسمین کوئی شخص نہین ہے۔ یہ بات بھی پر ظاہر تھی کہ کنسرویٹری مین خود اُسکی موجودگی کا حال کسی کو معلوم نہ تھا اور نہ ہوا اور نہ اتنی دیر تک اِس طور پر وہ غشی کی حالت مین وہان پڑا نہ رہتا کوئی نہ کوئی تو اُسکی مدد کو وہان آتا۔ لیکن اُسکو معلوم نہ ہوا کہ کس قدر عرصہ تک وہ اِس خواب آلود حالت مین وہان رہا۔ اندھیرا اِس قدر تھا کہ وہ گھڑی بھی نہ دیکھ سکتا تھا!

ایسے جوش سے جو کسی قریب پہونچی ہوئی سخت اور نامعلوم خرابی کا پیشوا معلوم ہوتا تھا لرزان وترسان مارکوئس آف آرڈن کنسرویٹری سے جلد جلد اپنے کمرے مین آیا لیکن سیڑھیو نپر چڑھتے ہوے لمپون کی روشنی مین اُسنے اپنی گھڑی دیکھی تو معلوم ہوا کہ پانچ بجنے کے قریب ہین۔ ساڑھے تین بجے کے قریب وہ کنسرویٹری مین گیا تھا۔ اُسکے باپ اور جولیا کی ملاقات گھنٹہ بھر کے قریب اُسوقت تک رہی جب چارلس بیہوش ہوگیا اور اُسکو بالکل علم نہ تھا کہ اب کیا ہو رہا ہے اور اسلیے اُسنے یہ نتیجہ نکالا کہ کم سے کم بیس منٹ تک وہ نہایت ہی غفلت اور غشی مین رہا تھا!

اپنے کمرے مین پہونچ کے وہ سودائی کی طرح پلنگ پر جا گرا۔ اپنا منھ دونون ہاتھون سے چھپالیا اور انتہا کے رنج والم مین مبتلا ہوا۔ پھوٹ پھوٹ کے وہ رویا۔ آہین مار مار کے وہ رویا۔ اُن اُسنے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لین۔ اُس نوجوان نے زور زور سے ہچکیان لین۔ جسطرح سے بچے اپنے رنج کی تلخی مین ہچکیان لیتے ہین اُسنے بھی ہچکیان لین اور آہین بھرین لیکن اُسکی ہچکیون اور آہون مین رنج اور رنج اور خیالات کی وہ تیزی تھی جسکو بچے ہرگز جان نہین سکتے وہ آنسو وہ اندرونی ملال اور آلام کا جوش۔ وہ ایذادہ اور عذاب مین ڈالنے والے جذبون کا پھوٹ نکلنا اُسکی تسکین کا باعث ہوا کہ وہ اپنے پلنگ سے اُٹھا اور آنسوؤن کے نشان اُسنے اپنے چہرے سے پونچھے۔ سرد پانی کا ایک گھونٹ پی کے اُسنے پیاس بجھائی اور اپنے خیالات اور اُن سب باتون پر جو یاد آتی جاتی تھین نظر ثانی کرنیکو جہانتک ہوسکا تحمل اور اطمینان حاصل کرکے بیٹھ گیا!

اور وہ خاص خاص امور کیا تھے جنپر اُسکو غور و فکر کی ضرورت تھی۔ یہ امر تھا کہ اُسکا باپ افعال شنیعہ اور جرائم قبیحہ کا مجرم ہے۔ ایسا مجرم ہے جسکی حیات و ممات ایک جعلساز اور اُس جعلساز کی آشنا کے اختیار مین ہے۔ یہ امر تھا کہ کسی خاص مطلب کے لیے جسکا ڈیوک کو شدت سے رنج اور کمال اندیشہ تھا شام کو کارلٹن آنیوالا ہے۔ اور یہ امر تھا کہ اُس ہولناک فعل کا ارتکاب جسکا بھاری بوجھ ڈیوک کے دل پر تھا اور جسکی وجہ سے وہ بالکل کول اور جو لیا کے پنجہ مین پھنسا ہوا تھا۔ اِس غرض سے ہوا تھا کہ اُسکے بیٹے کا عقد ورجینیا ہارڈنٹ کے ساتھ نہ ہونے پائے!

یہ سب باتین کافی ووافی ہولناک تھین۔ خدا جانتا ہے کہ کافی ووافی ہولناک تھین۔ اِن سب باتون کی ہیبت کا اندیاد اور اُنکے آزاردہ اثر کی افزائش نوجوان مارکوئیس کے دل مین اسقدر نہ تھی جتنی اِس غیر تحقیق اور غیر معین امر کی وجہ سے تھی جو ورجینیا سے متعلق تھی۔ یہ امر تو صریحی اور بدیہی تھا کہ ایک نہایت قبیح فعل کا ارتکاب ہوا ہے۔ اور یہ امر بھی صریحی اور بدیہی تھا کہ اُس فعل کی اصلی

غرض یہ تھی کہ غریب سیلنے والی اپنے نوجوان چاہنے والے اور عاشق زار سے علیحدہ کر دیجائے ۔ مگر اسکے بعد ایک اور رنج آور سوال پیدا ہوتا تھا اور وہ سوال یہ تھا کہ آیا خود دوز خبیا ہی تو اُس فعل قبیح کی قربانی نہین تھی ؟

اس سوال کا جواب جب اُسنے اپنے دل سے نہ پایا تو خوف ورجا اور اُمید وبیم کی حالت مین وہ اپنی وحشت کو ضبط نہ کرسکا اور صلیب سے بندھے ہوے آدمی کی طرح عقوبت مین گرفتار رہا ۔ اور پھر یہ نوجوان کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور قریب تھا کہ کمرے سے نکل کے اپنے باپ کے پاس جائے اور اُس سے کل مصیبت کا حال دریافت کرے ۔ ہر امر کی نسبت جواب تک تاریکی مین تھا اور ایک معما بنا ہوا تھا دریافت کرے ۔ کہ فوراً ہی اُسکو ایک اور خیال گذرا ۔ یہ خیال اس طور پر گذرا جیسے کسی اندھیرے مکان مین چراغ روشن کردیا جاتا ہی اور جو چیزین پہلے نظر نہ آتی تھین یا دُھندلی دکھائی دیتی تھین اسکی روشنی مین صاف صاف سوجھتی ہین ۔ اب کلیمنٹائن کے قتل کا معاملہ اُسکے خیال مین آیا اور نوجوان رئیس اعظم کے دل کی تسکین ہوئی ۔ اور اُسی کرسی پر جسپر سے وہ چونک کے اُٹھا تھا پھر بیٹھ گیا اور آہستہ آہستہ دبی ہوئی آواز سے آپ ہی آپ یہ بات کہی "کہ ہان سازش مین گنجلک تو پیدا ہوتی جاتی ہی ۔ تاہم لحظہ بہ لحظہ زیادہ ممکن الفہم ہوتی جاتی ہی"

اسکے بعد ایک عرصہ تک وہ اپنے خیالات لا یعنی مین غلطان وپیچان رہا کبھی بیٹھے بیٹھے کھڑا ہوجاتا اور بیقرار حیوان مطلق کیطرح جو اپنے پنجرے مین ہوتا ہی وحشت سے کمرے مین اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھرتا تھا کبھی وہ ایک کامل مایوس اور نا اُمید کی طرح کسی کرسی پر بیٹھ جاتا کبھی اُسکا قصد ہوتا کہ باپ کے پاس جاکے اُسکا اعتبار حاصل کرنے کے لیے عجز والحاح کرے کبھی وہ خیال کرتا کہ جولیا کے پاس جاکے اُسکی زبانی مفصل حال سنے کبھی وہ فیصلہ کرتا کہ اُس خوفناک معاملے کی نوعیت تحقیق کرنے کے لیے جوڈیوک آف ٹماسٹے اور

مسٹر کالنس کے درمیان پیش آنیوالا تھا شام کے آٹھ بجے تک منتظر رہے اس طرح رہا وقت گذرتا جاتا تھا اور عقوبت کشیدہ اذیت رسیدہ حیران چارلس اپنا دل کسی خاص امر کی نسبت قائم نہین کر سکتا تھا اور نہ کوئی خاص تدبیر سوچ سکتا تھا۔ اُسکو صاف صاف نظر آتا تھا کہ ایک ہیبتناک طوفان اُٹھا ہوا ہے اور ڈیوک آف بلمانٹ کے محل پر ٹوٹ پڑنے کو تیار ہے۔ لیکن اسکے دفعیہ کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ اُسکے پاس کیا ذریعہ تھا یا اُسکا کیا اختیار تھا۔ یا اُسکا کیا دباؤ تھا جس سے وہ اُس طوفان کی دھمکی دینے والی آمد کے خلاف کرنے کی قابلیت رکھتا۔ وہ سائل کہان تھے جنسے ہولناک دھڑکے کے دھڑاکے کا انسداد ہو سکتا اور سر پر آئی ہوئی بربادی روک دیجاسکتی۔

اب اچانک مارکوئس آف آرڈن کو وہ دونون آدمی یاد آئے جنکو اُسنے قبل ازین منتظر رہنے والے کمرے مین دیکھا تھا اور جنکا چہرہ دیکھ کے اُسنے خیال کیا تھا کہ وہ اُنسے بالکل نا آشنا نہین ہے۔ اب تک وہ اُنکا وہان ہونا بالکل بھولا ہوا تھا۔ اور ناظرین خود انصاف کر سکتے ہین کہ آیا اس عرصہ مین اُسکو ذرہ بھی فرصت ملی تھی جو اُنکا خیال کرنے مین وہ اپنا ایک منٹ بھی صرف کر سکتا۔ لیکن اب اُنکی شکلین اسکو یاد آئین اور اُنکے اجسام اِسکے سامنے کھڑے ہوے دکھائی دینے لگے اور وہ بھی اِس ہیبتناک تصویرون کے مرقعہ مین داخل ہوے جنکو اِسکا خیال کھینچ رہا تھا۔ پھر ایک ہی لحظہ مین اِسکو یکایک یہ خیال آیا کہ وہ لوگ بھی اِس رنج دہ منظر سے متعلق ہین اور ایسے موقع پر اُنکا ہونا بھی واجبات سے تھا کیونکہ یہ وہی دونون شخص تھے جو مسٹر سولومن کے ساتھ آئے تھے اور وہ جانتا تھا کہ وہ لوگ اِسکے ہمراہی ہین!

آہ تب تو بربادی ڈیوک کے محل کو سچ مچ دھمکا رہی ہے۔ بربادی ہر ایک قسم کی اور ہر ایک صنف کی۔ بربادی قسمت کی۔ اور بربادی نیکنامی کی۔ بربادی روپیہ کی۔ اور بربادی عزت اور آبرو کی۔ اور نوجوان مارکوئس کے اختیار مین نہ تھا کہ وہ اپنے خیالات کو اِن تمام بدشگون و بدفالی اور ہولناک پیشین گوئیون کے اثر سے مغلوب ہوجانے سے روک سکتا یا اُنکو قیاسات کے وحشتناک طبقات مین جو دہشت انگیز

زمانہ استقبال سے متعلق تھے جانے سے مانع ہوتا۔ پس اُسنے دیکھا کہ تباہی کا دھماکا اسکے خاندان کو غارت کرنیوالا ہے۔ اسکے باپ کو مجرمون کے قید خانے مین بیعزتی سے گھسیٹتے ہوے لیجا مینگے۔ اُسکی سوتیلی مان اور بہنون کو عدالت کا بلیف قصر رئیسانہ محل سے باہر نکال دیگا اور خود اُسکی افلاس سے گداگری اور مایوسی سے خودکشی کی نوبت پہونچے گی!

ایسے ایسے خیالات سے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے وہ تڑپ رہا تھا۔ وہ خیالات جنہون نے دیوانہ سانپ کے سے غصہ اور سم آمیزی سے اُسکو ڈنک مارا۔ آ چھپایا۔ پاش پاش کر دیا اور نشتر لگایا تھا۔ انھین خیالات مین کمرے کے دروازے پر دستک سُنکے وہ چونک پڑا۔ وہ ایک خدمتگار تھا جو کہنے آیا تھا کہ خاصہ تیار ہے۔ اسوقت جو حیلہ چارلس کے ذہن مین فوراً آیا وہی اُسنے اختیار کیا اور کہدیا کہ آج کہین دعوت ہے اور یہ سُنکے خدمتگار واپس گیا۔

اب اسوقت سات بجے تھے اور نوجوان رئیس اعظم نے اپنا مصمم قصد کر لیا تھا کہ کالبنٹن کی آمد کا منتظر رہے گا۔ اسکو امید تھی کہ اُسوقت اُسکو سب حال معلوم ہو جائیگا کہ خاندان کے معاملات کی کیا صورت ہے۔ یہ بھی اُمید تھی کہ غالباً وہ پوشیدہ راز بھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا باپ مختار کے پنجہ مین ہے دریافت ہو جائیگا۔ اُسنے خیال کیا کہ جب یہ امر صاف ہو جائیگا اُسوقت اُسکو اس بات پر غور کرنیکا بہتر موقع ملیگا کہ کیا بہترین تدبیر ہے جسکے بموجب مستقل طور پر فوراً عمل کرنا مناسب ہے۔

اب ایک گھنٹہ کے قریب اسکو اپنے خیالات کی صحبت مین اور گذر گیا۔ وہ خیالات جنمین کا ہر خیال فرداً فرداً بجاے خود ایک افعی تھا اور اُسکی رگ جان پر ڈنک مارتا تھا۔ یا گدھ تھا جو اُسکا مغز جُن جُن کے کھائے جاتا تھا۔ کبھی وہ زار زار رو رو خنیا کو یاد کر کے روتا تھا کبھی وہ مغلوب الغضب ہو کے اپنے باپ پر لعنت بھیجتا تھا۔ اور کبھی وہ دُعا مانگتا تھا کہ اسکا خاندان بربادی بے آبروئی اور تباہی سے محفوظ رہے۔ اس طور پر پون گھنٹہ گذرا۔ اور اسقدر وقت گذرنے کے بعد۔ کیونکہ اب آٹھ بجنے کے قریب تھے مارکوئس آف آرڈن پوشیدہ اپنے کمرے سے نیچے اُتر گیا اور ایک مرتبہ وکنسرویٹری مین

جا کے چھپ رہا۔
ملے ہوے دالان مین لمپ اور فانوس روشن تھے لیکن ایک بھاری مخملی پردہ اُس دروازے پر پڑا تھا جو دالان اور گرم مکان کے بیچ مین تھا۔ چارلس کی خوش نصیبی کے دروازہ کھُلا ہوا تھا۔ اور اس طور پر ہر چیز جو اندر واقع ہوتی وہ سُن سکتا تھا گو کسی طرف کی کوئی چیز وہ دیکھ نہ سکتا تھا۔

دالان مین کسی کے بولنے کی آواز نہین آتی تھی مگر نوجوان رئیس اعظم نے کسی شخص کے پانون کی آہٹ جو اندر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر جوش مین ٹہلتا تھا سُنی۔ اور اب اُسکے کان مین کی ہوئی سِسکی کی آواز آئی پھر اُسکو ایک ہاتھ کی آواز آئی جو پیشانی پر ایسے زور و سختی سے مارا گیا تھا جسکو مایوسی پیدا کرتی ہو۔ اور پھر اُسنے ایک اور آواز سُنی جس سے ناقابل بیان رنج و ملال پایا جاتا تھا اور وہ آواز یہ تھی " یا میرے خدا یا میرے خدا۔ مجھپر رحم کر"!

انتہا کی پریشانی جو ان الفاظ سے پیدا تھی۔ انتہا کی۔ بلکہ انتہا سے بھی زیادہ مایوسی جو اُنکے تلفظ اور ادا کرنے کے طریقے سے پائی جاتی تھی۔ اِن سب نے پژمردگی کا اثر پیدا کر کے چھپکے سے سُننے والے کے دل پر خنجر کا کام کیا۔ وہ اِسکا باپ تھا۔ جو اس طور پر جہنمی تکلیفین برداشت کرتا تھا اور ان دونون باپ بیٹون مین صرف قرمزی مخمل کے پردے کی آڑ تھی جو کنسرویٹری اور ایوان عالیشان کے بیچ مین گرا ہوا حائل اور فاصل تھا۔ یہ ایسا عظیم صدمہ نہ تھا۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ تھا جسکو یہ فیاض دل نوجوان رئیس اعظم برداشت کر سکتا۔ اور قریب تھا کہ وہ اپنی پوشیدگی کے مقام سے باہر نکل کے بیچ کا پردہ اُٹھا دے اور دوڑ کے اپنے مصیبت کے مارے باپ سے لپٹ جائے کہ دروازہ کھُلا اور خواص نے زور سے کالنسن کی حاضری کی اطلاع دی اور وہ اُسی مقام پر جہان تھا چھپا ہوا ٹھہر گیا۔

چارلس۔ (آپ ہی آپ کہ) اہا۔ لو وہ آگیا۔ اور اب دیکھئے کہ کیا کیا راز کی باتین جو میرا باپ اور وہ شخص جانتا ہی کھُلینگی!!

یہ الفاظ آپ ہی آپ چپکے چپکے کہہ کے مارکوئس آف آرڈن ان باتون کے سُننے کو تیار ہوا جنکا اُسکو کامل یقین تھا کہ معمولی لطف کی باتون سے بہت ہی بڑھ چڑھ کے ہونگی!

کالنسن۔ (اندر آکے اور دروازہ جسمین سے وہ اندر آیا تھا بند کرکے) "تسلیم عرض کرتا ہون۔ میرے لارڈ۔ آج جنوری ۱۸۶۳ء کی سولھوین تاریخ ہے۔ کلاک گھنٹے مین ابھی ابھی آٹھ بجے ہین۔ اور مین عین وقت پر حاضر ہوا ہون ایک منٹ کی بھی دیر نہین ہوئی ہے!"

یہ آواز چارلس بخوبی پہچانتا تھا کہ کسکی ہے!

ڈیوک آف بلمانٹ "خیر آج رات کو جس معاملے مین گفتگو ہوگی وہ تو پیچھے ہوتی رہیگی آپ پہلے براہ مہربانی یہ تو بتائیے کہ بارہ لاکھ روپیہ کے مطالبہ کے لیے یہ شریف افسرون کا بھیجنا کیسا اور میرے مکان کے تعلیقہ کی کیا وجہ ہے؟"

یہ کلمات ڈیوک کی زبان سے ایسی آہستگی سے نکلے جس سے ہمت اور دل کا ٹوٹا ہونا پایا جاتا تھا۔

کالنسن۔ (اپنی معمولی بے پروائی اور بیرحم طریقے اور آواز سے) "معاملہ داری کی یہ سب باتین ہین میرے لارڈ۔ جو دستاویز حضور نے دو برس ہوئے جب لکھی تھی اور اُسپر اپنا العبد ثبت کیا تھا اور میرے محرر کی بھی شہادت لکھائی گئی تھی اُس سے مجھے چند اختیار حاصل ہین جنکا مین نے برتاؤ کیا ہے۔ لیکن حضور سمجھ لین کہ یہ میری ایک پیشبندی ہے۔ اگر شرائط کا ایفا ہو گیا تو بیلفون کو رخصت کر دینے مین کیا تامل ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی بڑی مشکل کی بات نہین ہے اُنسے کہدیا جائیگا کہ چلے جائین!"

ڈیوک۔ (بڑھتے ہوئے اضطراب سے) "بیلیف تو گھر ہی مین موجود ہین۔ مسٹر کالنسن اور اُنکی حاضری سے یہ غرض صاف پائی جاتی ہے کہ وہ ڈر اور زبردستی کی مجسم کل بنکے مجھے ستائین اسمین کوئی شک نہین کہ آپ مجھے اس آبروریزی سے تو محفوظ رکھ سکتے تھے۔ یہ دوسرا مرتبہ ہے کہ آپ نے میری آبروریزی کی۔ اور

میرے نوکرون کے سامنے مجھے رسوا اور میرا پردہ فاش کیا ہی"
کالنسن - (بالقصد غیر عذر شناسی سے) "اُس مقدمہ مین تو میرے لارڈ -
مین سوا قانون کے اور کچھ نہین جانتا - سوا قانون اور اپنے حقوق کے مین اور کچھ
جانتا ہی نہین"
ڈیوک - (زود رنجی سے) "کیا تم یہ خیال کرتے تھے کہ مین تمھارے ساتھ کوئی جبر و
سختی کرتا بھلا اس سے میرا کیا فائدہ تھا"
کالنسن - (رکھائی اور سنگدلی سے) "مجھپر اپنی حفاظت فرض تھی - شاید
میرے لارڈ - ایسا ہی ہو - لیکن اب اصل معاملے کی باتین کرنا چاہیئے"
ڈیوک "ہان - ہان - ابھی ابھی"
ایسے شخص کی مایوسانہ بےصبری سے ڈیوک نے یہ جواب دیا جو ہولناک مصیبتو نسے
گھرا ہوا ہوا ور چاہتا ہو کہ جو حد سے زیادہ بُرائی ہونیکو ہو وہ یکبارگی معلوم ہو جاتی"
مختار "یہ بات ای میرے لارڈ - ازبس ضرور ہی کہ مین حالات ماسبق کا اعادہ
کرون تاکہ حضور معاملے کو مناسب طور پر اچھی طرح سے پھر سمجھ لین مین اسکے متعلق مختلف
دستاویزین اور کاغذات بھی اپنے ساتھ لایا ہون اور اگر حضور ذرا صبر و تحمل سے
متوجہ ہونگے تو وہ کارروائی جو شاید حضور کے مزاج کے بالکل ناموافق اور دل کے
بالکل ناپسند ہی بہت جلد اختتام کو پہونچیگی - اور اصل مطلب پر بہت جلد آجائینگے"
ڈیوک - (تلخکامی سے) "خیر - خواہ مزاج کے موافق ہو یا خلاف ہو مسٹر
کالنسن آپ کہین تو سہی - جو کچھ کہنا ہو فرمائیے بھی"
پچھلا فقرہ ڈیوک نے فوراً ازمی سے مستزاد کیا -
مختار نے اپنی معمولی رکھائی اور تلی ہوئی آواز سے جو کامل شاطر اور معاملہ دار
آدمی کا خاصہ ہی تقریر ذیل کی"
مختار "اڑھائی برس گذر گئے - آج پورے اڑھائی برس گذرے ہین کہ حضور
نے باوجودیکہ حضور کو پہلے ہی ایک رقم کثیر قرضہ کی مجھے ادا کرنی تھی مجھ سے

اپنے معاملات کی حالت کی نسبت مشورہ لیا تھا۔ اور یہ چاہا تھا کہ ایک وافر رقم کثیر
بطور قرضۂ دستگرداں میں حضور کے پیشکش کروں تاکہ جن جن قرضخواہوں کا سخت
تقاضا ہے اُنکو آپ بیباق کردیں۔ اُس موقع پر مین نے یہ تجویز کی تھی کہ بشرطیکہ حضور
مجھے اپنی دامادی میں قبول کریں تو میں دس لاکھ روپیہ بطور نذرانہ حضور میں
داخل کروں۔ صاف صاف التماس یہ ہے کہ میں نے اسقدر روپیہ کا پیشکش کرنا
بطور بیعانۂ نکاح حضور کی بڑی صاحبزادی لیڈی کلیریسا کے تجویز کیا تھا لیکن
حضور اسقدر غضبناک ہوئے کہ میری التماس اور تجویز کو حضور نے بے اندازہ غیر معیاری
تعجب انگیز گستاخی حیرت افزا بیباکی سمجھا اور مجھے خوب دھمکایا اور آخرالامر اس
میری تجویز کو حضور نے نامنظور اور ناپسند فرمایا اور میرے دعاوی زرنقد کی نسبت
مجھے اِس بات کا یقین دلایا کہ اُنکا اُسی دم تصفیہ ہوجائیگا جب حضور کے صاحبزادے
صاحب سن بلوغ کو پہونچینگے۔ اُسوقت مین نے یہ عرض کی تھی کہ اگر مارکوئیس آف
آرڈن سن بلوغ کو پہونچ کے جائداد کے انتظام میں حضور کے اِس طور پر شریک ہونگے
کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کوئی جزو ہبہ یا بیع یا منتقل نہ کرسکینگے تو خواہ مخواہ
نتیجہ یہ ہوگا کہ کل ریاست اور ہر قسم کی جائداد و اسباب نیلام ہوجائیگا اور اُس پر
ایک دو تین کہہ کے نیلام کرنیوالا اپنی ہتوڑی بجائیگا اور پھر بھی تمام قرضخواہوں کا
مطالبہ دام دام ادا اور بیباق کرنے کیلیئے زرثمن کافی نہ ہوگا۔ مگر میری التماس کو
حضور نے بیکار اور بیہودہ سمجھا حضور نے جو بات پکڑلی اور جو راے میرے خلاف
قائم کرلی اُسی پر بہ اصرار تمام اور بجد ہوکے قائم رہے۔ قصۂ مختصر یہ کہ اِس معاملے
مین کوئی تصفیہ براضی طرفین نہ ہونے پایا اور مین اپنے گھر چلا گیا۔ چند مہینوں کے
بعد اور زیادہ صحت سے اگر کہا جائے تو سولھوین جنوری ۱۸۴۲ع کو بعلت
اجراے ڈگری ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کے مین نے اِس مکان کی ضبطی کرائی
اُس روز شب کو شریف افسر عدالت در دولت پر حاضر رہا۔ اُسوقت اُن عالیشان
ایوانوں مین اُمرا اور رؤسا کا مجمع کثیر تھا اور ایک چمکیلی اور بھڑکیلی صحبت تھی۔

ایسے وقت پر جب حضور کے قرضون کا سود تک ادا نہین ہوا تھا فی الحقیقت
یہی حضور کو مناسب تھا اور یہی موقع تھا کہ آپ اس دھوم دھام کی دعوت کرتے
جسمین ہزارہا روپیہ صرف ہوا ہوگا"!

ڈیوک۔ (دبی ہوئی آواز اور لکنت سے) "مسٹر کالینسن تم جانتے ہو کہ وہ دعوت
میری پریشانی رفع کرنیکا ایک مجنونانہ ذریعہ تھا"!

کالنسن "(طنز سے)" ذریعہ یہی تھا کہ حضور اپنی ایک بیٹی کیلیے لارڈ ماسٹینڈیل کو
کنیٹا مین پھنسائین اور دوسری بیٹی کو موقع دین کہ وہ کسی مالدار شخص کو لبھائے اور
فریفتہ کرے۔ خیر میرے لارڈ۔ آپکی اس کارسازی کی چال کی مجھے شکایت نہین ہے
فی الحقیقت شکایت کا مجھے کوئی منصب نہین اور نہ میرا حق ہی۔ میرا اسمین کیا تھا۔ اور
حضور کو ہر طرح کا استحقاق اور اختیار اپنی اولاد پر حاصل ہی۔ اسلیے حضور نے جو مناسب سمجھا
وہ کیا۔ خیر۔ دعوت ہوئی۔ اور اسمین افسوس کے قابل حادثہ سے خلل پڑا۔ یعنی وہ غیر معلوم
اور غیر قابل البیان خونخواری اور سنگدلی لیونین ہیم کی جو اُسنے جناب عالیہ بیگم صاحبہ
بلمانٹ کی نسبت ظاہر کی"!

ڈیوک۔ (غضبناک بےصبری سے) "کہے جائیے صاحب کہے جائیے! اپنا مطلب
کہیئے۔ اُس حادثہ کو ہماری اسوقت کی گفتگو سے کچھ سروکار نہین ہی"!

کالنسن "یہ صحیح ہی۔ میرے لارڈ۔ کہ کچھ سروکار نہین ہی مگر واقعات کا سلسلہ
ایسا ایک دوسرے کے بعد بروے کار آیا کہ مجھے اپنی حکایت کا سلسلہ قائم کرنے کو
اسکا تذکرہ کرنا بھی لازم ہی۔ خیر تو مین بیان کرتا ہون کہ اُس شام کو جسکا اوپر حوالہ
دیا گیا ہی۔ یعنی وہ شام جب وہ عظیم الشان دعوت تھی مسٹر سولومن اور اُسکے ہمراہیون
نے میرے مقدمہ مین قصر بلمانٹ کی ضبطی کی۔ حضور نے مارکوئس آف آرڈن کو میری
طلبی کے لیے بھیجا۔ اور مین حسب المطلب یہان حاضر ہوا عرصہ تک حضور سے آپکے
معاملات کی نسبت میری گفتگو رہی اور حضور نے اُس تجویز کا حوالہ دیا جو چند ماہ قبل
مین نے پیش کی تھی۔ حضور نے اُسکی ترمیم کی نسبت فرمایا اور اس طور پر ترمیم پسند خاطر عالی

ہوئی کہ مین حضور کو حضور ہی کی ذاتی ضمانت پر دو برس کے وعدے پر دس لاکھ روپیہ قرض دون اور میعاد گذرنے کے بعد اگر آپ سے اصل روپیہ اور سود ادا نہ ہو سکے تو مین آپکی بڑی صاحبزادی لیڈی کلیریسا کے ساتھ عقد کرنے کا مستحق ہو جاؤن۔ یہ خیال کر کے کہ حضور مجکو ایک آلۂ کاربرآری بنا کے مجھ سے اپنا کام نکالا چاہتے ہین در دلمین آپکے یہ ہے کہ جب آپ اپنی بیٹیون کے لیے مالدار شوہر تلاش کر لینگے جنکے روپیہ سے ادھر میرا روپیہ آپ ادا کر دینگے اور اُدھر اپنی بیٹیون کو اُنکے ہاتھ بیچ ڈالینگے تو پھر حقارت نفرت۔ اور غصہ سے مجھے آپ دھتا بتا دینگے کیونکہ آپ اسی کو تمتحاے امارت در عجب و نخوت سمجھتے ہین اور مجکو آپ اسواسطے مستلزم سزا جانتے ہین کہ مین نے حضور کا داماد بننے کی عزت حاصل کرنے کی خواہش مین جراٗت کی۔“

فقرہ پورا ابھی نہ ہونے پایا تھا کہ ڈیوک نے رنجیدہ ہو کے اور غصہ مین آ کے ہکلاتے ہوے کہا

ڈیوک ”کیون یہ سخت کلامی ہے مسٹر کالبشن۔ کسواسطے اِن سخت سخت الفاظ کا استعمال ہے کیون یہ طنز و تشنیع آمیز گفتگو ہے۔ کسواسطے یہ کینہ توزی کی باتین ہین؟“

کالبشن۔ (الفاظ پر اور زیادہ زور ڈال کے اور اپنی معمولی آواز کو اور ضرب دیکے) ”اسواسطے مین مکرر عرض کرتا ہون۔ کہ حضور نے اپنی کاربرآری کیلیئے مجھے ایک آلہ بنانا چاہا تھا۔ اور اسواسطے کہ آپکی تجویز تھی کہ آپکا تھا جن برلے چندے آپکا کام نکال دے اور پھر آپ اُسکو بعزتی سے نکال دین۔ کیا حضور کا یہ خیال ہے کہ مجکو قرائن سے یہ سب باتین معلوم نہین ہو گئی تھین۔ یا کیا حضور کا یہ خیال ہے کہ مجکو لوگون کے مضحکہ کی پروا نہ تھی جب تک مجکو میرے روپیہ کی بابت زیادہ سود ملا جاتا تھا؟“

ڈیوک ”لیکن اِس معاملے مین تمھارے ایک سوال کے جواب مین مین نے تمسے اپنا مطلب صاف صاف بیان کر دیا تھا۔ اگر مجھے صحیح صحیح یاد ہے تو مین نے تمسے کہا تھا کہ جب میری بیٹیون کی شادی ہو جائیگی تب تمھارا روپیہ ادا ہو گا؟“

کالبشن۔ (بات کاٹ کے) ہان ٹھیک ہے مگر مجھ سے آپ نے یہ نہین فرمایا تھا کہ آپ بڑے اشتیاق سے اِس دن کے اُمیدوار ہین جب آپ اپنی دانست مین

مجھ سے آنکھ مِلا کے اِس بات کے کہنے کے قابِل ہونگے کہ۔ لو میان یہ تمھارا روپیہ ہے یہ لو اور اپنا راستہ لو۔ بلکہ جو کچھ آپکے دِلمین تھا اُسکو مَین بخوبی جانتا تھا اور سمجھتا تھا اور مَین نے ٹھان لیا تھا کہ آپکی عارضی حاجت روائی کی غرض سے مین صرف ایک آلہ کا کام نہ دونگا۔ اِسلیے مَین نے دلمین ٹھان لیا تھا کہ مَین بھی جواب ترکی بہ ترکی دونگا۔ اُدھر سے لطائف الحیل ہین تو ادھر سے بھی لطائف الحیل سے کام لیا جائیگا۔ اور جو جو میری اُمیدین اور خواہشین ہونگی وہ آپکی اُمیدون اور خواہشون کے بالکل خلاف ہونگی صاف صاف یہ ہے کہ مین نے ٹھان لیا تھا کہ بعد خرابی بصرہ اور مدت تک انتظار کے بعد مین نہ صرف حضور کا داماد ہی بنونگا بلکہ جناب کو اِس بات کا بھی یقین دلاؤنگا کہ عوام الناس مین سے دولتمند کالیشن بہ نسبت مفلس اور کنگال ڈیوک آف بلمانٹ کے زیادہ ذی اقتدار اور صاحب اختیار ہے۔ اِسلیے جو شرائط آپ نے تجویز کی تھین اُنکی ترمیم مین مین نے اصرار کیا اور اُس دستاویز کا ایک مسودّہ لکھدیا جو اسوقت میرے پاس موجود ہے اور اس دستاویز مین۔ اے میرے لارڈ۔ یہ شرائط مندرج ہین"

یہان تک کہہ کے مختار نے ایسی رُکھائی ظاہر کی اور غیر مضطرب آواز اور قائم و مستقل طرز گفتار اختیار کیا جیسا نہ صرف ہر اہل معاملہ کا خاصّہ ہے بلکہ جو نا عذر شناسی اور غیر عذر پذیری کی قسم سے تھا اور اپنے کلام بالا کو اس طور پر پورا کیا۔

"اِس دستاویز مین یہ شرائط مندرج ہین۔ مَین عرض کرتا ہون نا یہ شرائط مندرج ہین کہ مَین دس لاکھ روپیہ کی ایک رقم یکمشت دو برس کے وعدے پر حضور کو دون اور اگر یہ رقم اندر میعاد معینہ کے مجھے واپس ملجائے تو دو لاکھ روپیہ اور اُسین سربراہی کا علاوہ سود کے بیشی کیا جائے اور جب تک یہ رقم یعنی دس لاکھ روپیہ مع دو لاکھ روپیہ بیشی کے ادا نہ ہو تب تک حضور کو اختیار نہ ہو کہ آپ اپنی دونون صاحبزادیون مین سے کسی کو عقد کی اجازت دینے کے مجاز ہون۔ اور اگر آپ ایسا کرین تو آپ فوراً مستوجب ادا کرنے اُس قدر زرتاوان کے ہون جو مہر دو رقوم متذکرہ صدر کے مساوی ہو۔ اور اگر یہ دونون رقمین مذکورہ بالا اندر یا بعد گذرنے میعاد دو سال کے

ادا نہ ہو جائین تو مجھے یہ حق حاصل ہو جائے کہ مین آپکی دونون صاحبزادیون مین سے خواہ لیڈی کلیریسا خواہ لیڈی میری جسکو چاہون اور جسکو پسند کرون اسکو اپنے عقد جائز مین لاؤن اور اپنی منکوحہ بناؤن سائی میرسے لارڈ یہی شرائط ہین جنکو مین نے ۱۶ جنوری ۱۸۴۲ء کو قلمبند کیا تھا اور جنپر حضور نے دوسرے روز اپنا العبد ثبت فرمایا تھا۔"
ڈیوک۔ (مرتے والے کی سی آواز سے) "یہ سب سچ ہے مسٹر کالنس بالکل سچ ہے۔"

پینتیسوان باب

(لپند۔ پاکٹ بک)

اب ایوان عالیشان مین بڑی دیر تک کسی کے بولنے کی آواز نہین آتی تھی اور بالکل سکوت تھا۔ اس عرصہ مین مارکوئیس آف آرڈن کو کنسرویٹری مین دم لینے اور سوچنے کی فرصت ملی کیونکہ اس امر کو درحقیقت باور کرنا چاہیئے کہ اس گفتگو مین جو اسکے باپ اور مختار کے درمیان ہو رہی تھی اُسکے تنفس کی طاقت بالکل معطل تھی اور خیال کی تمام قوتین اُن بھیدون کے کھلنے مین جذب تھین۔ جنکو وہ سُنتا تھا اور جنمین ایک ہولناک کیفیت پائی جاتی تھی!

نفس الامر یہ ہے کہ ہولناک ہی کیفیت تھی۔ جب ان پوشیدہ اور نادر الوجود باتون کا انکشاف ہوا اور وہ نوجوان مارکوئیس کی سماعت مین آئین۔ اُسوقت۔ آہ اُسوقت تمام اُن تعجبات نے۔ تمام اُن دہشتون نے۔ تمام اُن حیرتون نے اپنا کچل ڈالنے والا بوجھ تہ بہ تہ اور انبار در انبار اسکی روح پر رکھا۔ جنکا شاید ہی ناظرین تصور کر سکین۔ کیونکہ یہ بات دہشت انگیز تھی۔ آہ۔ یہ بات دہشت انگیز تھی کہ ایک بیٹا اپنے باپ کے ایسے ایسے جہنم کو بھیجنے والے حالات سُنے جنسے ثابت ہوتا تھا کہ اُسکا باپ بد ذلت اور شریر مجرم ہی۔ اور بد ذات بھی کیسا جسکا مُنھ نہ صرف بوجہ ارتکاب جرائم کے جنکا حال ابھی ابھی بیٹا سُن رہا تھا کالا ہو گیا تھا بلکہ جواب اس بات کا ملزم قرار پایا تھا کہ اُسنے خاص اپنی چھوٹی نسبت نہایت بیحرمتی اور بیوقری اور عیوب ور سوائی کی شرطین اور عہد و پیمان کئے تھے!

اور یہی ہیبت دینے والی حیرت تھی۔ یہی کچل ڈالنے والی گھبراہٹ تھی۔ یہی منھ کی ہوائیان اُڑا دینے والی دہشت تھی جسکے سبب سے گرم مکان مین جہان چار بس چھپا تھا وہان ہی گڑا رہا۔ یہی سُنکر دبنے والا خیال تھا جسنے اُسکے لبون پر مُہر لگادی تھی اور اُسکے اعضا اور اعصاب کو ایسا سخت بنادیا تھا جیسے بُت کے ہوتے ہین اسی خیال نے اسکو اسکے چھپنے کے مقام مین روک رکھا تھا اور بیدھڑک باپ کے روبرو جانے نہین دیا تھا کہ وہ ایوان عالیشان مین جاکے اُسکو ہزارون لعنتین اور حرامزادے مختار کو سخت سزا دیتا۔ اور اب بھی جب وہ اپنی بیحواسی اور بیہوشی و بیقراری سے کسی قدر اصلی حالت پر آچلا تھا اور اُسکی جسمانی قوتون کا تعطل رفع ہوگیا تھا۔ اب بھی جب وہ دم لینے اور سوچنے کے قابل ہوگیا تھا۔ اُسنے اپنی کمینگاہ کو چھوڑنا نہ چاہا۔ نہین ان باتون کو وہ یہان تک کافی ووافی سُن چکا تھا کہ اُسنے آخر تک سُننے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا تاکہ اُسکو تمام وکمال علم اور پورا پورا اندازہ اپنے باپ کی مجرمانہ حماقت کا حاصل ہوجائے۔ اور کالنس کی مہذب دغابازی اور حرامزدگی اور لقہ لچپن کی بھی پوری پوری کیفیت معلوم ہوجائے!

آخرکار یہ لمبی خاموشی جو ڈیوک آف پلمانٹ کے آخری کلمات مایوسی اور ناامیدی کے بعد ہوئی مختار نے توڑی اور وہ اِس طور پر گویا ہوا۔

مختار۔ خیر میرے لارڈ۔ اب وہ وقت آپہونچا ہے اور مجھے اطلاع ہونی ضرور ہے کہ آپ مجھسے کیا اُمید رکھنی چاہیئے۔ دوسال کی میعاد گزر گئی ہے اور اس عرصہ مین بارہ لاکھ روپیہ کی رقم واپس نہین ہوئی ہے۔ اور اس بات کا بیان کرنا بھی مجھپر فرض ہے کہ حضور نے بھی ایفا نا اُس شرط کی پابندی فرمائی ہے جسکے بموجب آپنے ابھی تک اپنی دونون صاحبزادیون کے عقد کیلیئے اپنی رضامندی ظاہر نہین فرمائی۔ اب معاملہ سمٹ کے مٹھی مین آگیا ہے اور چارۂ کار صرف دو باتون پر منحصر ہے۔ اوّل یہ کہ آیا آپ مجھے بارہ لاکھ نقد دینے کو تیار ہین۔ یا مین آپکی دونون صاحبزادیون مین سے ایک کو پسند کرلون!

یہ سُنکے ڈیوک نے ایسی آواز سے جسکو صرف اُس مجرم کی آواز سے نسبت

دیجا سکتی ہی جسکے لیے سزاے موت کا حکم ہوا اور قبل اسکے کہ وہ اپنی گلے کی رسی سے لٹکے پادری کے روبرو اپنی آخری آرزو کا اظہار کرتا ہو مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

ڈیوک۔" مسٹر کالینس۔ مسٹر کالینس۔ جو روپیہ تمھارا میرے ذمہ ہی اُسکو ادا کرنیکے مین بالکل ناقابل ہون۔ ہر طرح میری اُمید و نپر پانی پھر گیا ہی تمسے مین صاف صاف اور اپنے دل کا حال بیان کرتا ہون کیونکہ اب کسی بات کے چھپانے کی ضرورت نہین ہے کہ میرے معاملات اور کاروبار کی ابتری ویسی ہی ہی جیسی پہلے تھی جب تمنے مجھے دس لاکھ روپیہ دو برس ہوے کہ قرض دیے تھے۔ جو جو ترقیات اور صلاحات مین نے اپنے علاقہ مین کی ہین وہ اِس قدر کم مدت مین خاطر خواہ ظہور پذیر نہین ہوئین اور جسقدر رقمین صرف ہوا اُسکے برابر بھی اُنکا معاوضہ نہین ملا اور یہ میری اُمید کہ ارل آف اسٹنڈیل میری چھوٹی بیٹی کے ساتھ عقد کر لیگا نیز ابتک بر نہین آئی ہی!

کالینس۔ (فتحیابی کے لہجہ سے اور ڈیوک کے الفاظ کی تہ کو پہونچ کے) "تو پھر اب حضور کا کیا منشا ہی۔ اب کون امر مرکوز خاطر عاطر ہی!"

ڈیوک۔ (مایوسی سے آہستہ)" اب مین تمھارے بس مین ہون!

کالینس۔" اِس صورت مین مین آپکو فوراً مطلع کرتا ہون کہ حضور کی دونون صاحبزادیون مین سے مجھے کون پسند ہی۔ اِس بات کو مین تسلیم کرتا ہون کہ دونون دلکش و دلفریب خاتونون کی خوبو سے بخوبی واقف ہوجانے کیلئے حضور نے مجھے کافی موقع دیا اور مین اچھی طرح سے اُنسے واقف بھی ہو گیا ہون۔ لیڈی کلیرسا مین مین نے بہت خوبیان پائی ہین۔ یہ بات سچ ہی کہ عورتون مین جو چند سقم ہوتے ہین وہ اُنمین بھی موجود ہین مگر بے عیب تو خدا کی ذات ہی۔ مثلاً خود بینی اور خود پسندی تو جادۂ اعتدال سے اُنمین بڑھی ہوئی ہی۔ تکبر اور غرور مین بھی وہ اپنی آپ ہی نظیر ہین۔ اُنکے کبر و پندار کی انتہا ہی نہین ہی۔ اور رشک و حسد اگر کسی مین ہی تو اُنھین مین ہی اور سب معمولی چونچلے اور ڈھکوسلے جو طبقۂ اُمرا کی امیر زادیون مین ہوتے ہین سب اُنمین موجود ہین ماشاءاللہ مزاج ایسا ہی پایا ہی۔ روش۔ چال۔ اور طریقے ایسے ہین جس سے

اُنکے احبا اور آشنا فوراً قائل و معقول ہو جاتے ہین کہ وہ اُنسے بدرجہا فائق اور برتر ہین اور اُنکے ساتھ رہ کے اُسی ہوا مین دم لینے سے جسمین وہ دم لیتے ہین اپنا فخر و امتیاز اور افتخار و اعزاز سمجھتے ہین"

پہلے تو اس کمبخت ڈیوک کی سمجھ مین نہین آیا کہ مختار بالکل ہجو ملیح کر رہا ہے - لیکن جب سمجھا تو اُسنے کہا:

ڈیوک "مسٹر کالبشن - یہ مزاح نہایت ہی بیجا ہے - یہ طنز نہایت سخت ہے"!

کالبشن "خیر - اگر حضور یہ خیال کرتے ہون کہ مین لیڈی کلیرسا کی صفات جمیلہ کے بیان مین مبالغہ کرتا ہون تو تھوڑے عرصہ کیلئے گفتگو کے سلسلہ سے اُنکو خارج رکھیے اور اب مین اُنکی چھوٹی بہن کی طرف متوجہ ہوتا ہون - لیڈی میری کی نسبت مین کہتا ہون کہ وہ مجسم نیک بخت ہین اور خوبی اور شائستگی اور ملنساری سے بہرہ ہین دل نہایت ہی اچھا پایا ہے - گستاخانہ غرور اور رئیسانہ تکبر اُنکو چھو تک نہین گیا ہے اور محبت کرنے والے شوہر کے گھر کی زیب و زینت اور اُسکی مسرت زیادہ کرنیکے قابل ہین - مگر صرف کمبختی ہے تو یہ ہے کہ وہ مجھ سے ایسی نفرت کرتی ہین جیسے کوئی امیر کسی مزدور یا کوئی شحنہ کسی مفلس سے نفرت کرتا ہے"!

اُمید کی آخری تنگی کا سہارا ڈھونڈھ کے جو ڈیوک کو اس دنیا مین کچھ باقی تھی اُسنے جھٹ یہ بات پکڑ لی اور اُسکی بات کاٹ کے کہا:

ڈیوک "اس لئے - اور اسلیے تم میری بڑی بیٹی لیڈی کلیرسا کو پسند کرو گے"!

کالبشن "اسواسطے کہ لیڈی میری - لارڈ ماسٹنڈل کے ساتھ اپنا عقد کر لین جسنے اتنی تکلیف بھی اپنے اوپر گوارا نہ کی تھی کہ مجھ سے جو نفرت رکھتا تھا اُسکو چھپاتا اور میرے علم و یقین مین تو مجھے حقارت سے نہ دیکھتا"!

اس گفتگو کے وقت کالبشن کے لبون پر طنز اور حقارت کی ہنسی آئی اور چہرے پر مسرت کے آثار نمایان ہوے - اور پھر اپنی آواز مین سنجیدگی پیدا کر کے اور اچانک خود بھی سنجیدہ بنکے وہ گویا ہوا!!

"میرے لارڈ مین اب وہ درجہ اور مرتبہ حاصل کرنے کو ہون جسکی کمال اشتیاق اور جوشش سے مجھے تمنا تھی - ہان - ایسی دلسوزی سے مجھے آرزو تھی جسکی شدت اور زیادتی کو جہانتک مجھ مین یارا تھا اسیطرح سے مین چھپاتا رہا جسطرح مین اپنے خیالات اور تنک ہوسیون کو نگاہ اور زبان کی بناوٹ کی رکھائی اور بے پروائی کے پردے مین چھپاتا ہون - قصئہ مختصر یہ ہے کہ مین اب معاملات کو اُس کمال تک کھینچ لایا ہون جس سے مجھے ڈیوک آف بلمانٹ کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہے کہ اب تک تو وہ مجکو ایک ملاقاتی سمجھتے رہے ہین لیکن اب سے وہ مجھے اپنی دامادی مین قبول کرنے کو مجبور ہون - ارل آف ماسٹیڈیل کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہے کہ اتنک تو اُنھون نے مجھے اپنے دوستون کے زمرہ سے خارج کر دیا تھا لیکن اب سے وہ مجھے اپنا ہمسر رقیب تصور کرین - لیڈی کلیریسا میلکومب کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہے کہ اب تک تو اُنھون نے میری ملاقات سے اپنی کسر شان سمجھی تھی اور اس طور پر مجھ سے ملتی تھین جیسے کسی ادنیٰ سے ملتے ہین اور گاہے ماہے اپنے خندۂ دندان نما سے مجھے سرفراز کرتی تھین لیکن اب سے وہ مجھے اپنے برابر کا جاننے مین مجبور ہون - اور حسین و جمیل لیڈی میری کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہے کہ اب تک تو وہ مجھ سے اس طور پر پیش آتی تھین جیسے کوئی اپنے جان پہچان سے بھی پیش نہ آتا ہوگا لیکن اب سے وہ اپنا دل مضبوط کر کے مجھ سے مثل اپنے ہونیوالے شوہر کے ملا کرین"!

ڈیوک (جنون کی حالت کے قریب پہونچ کے) نہین - نہین - تم ایسا نہ کرو - کالٹسن تم اُس غریب لڑکی کی مسرت اور اسکی شادی کی جسنے تمھارا کچھ بگاڑا نہین ہے جسنے تمکو کوئی ایذا نہین پہونچائی ہے تکمیل نہ کرو - تم اپنا بدلہ مجھ سے لو - آہ - ہر ایک سبکی و اہانت کا جو تمھاری اِس چھت کے نیچے - اِس گھر مین ہوئی ہو اُسکا تم مجھ سے بدلہ لو - جتنا تمھارا طیش اور غصہ ہے وہ میرے قربان گئے سر پر چھانٹو - میری کو تمھاری محبت نہین ہے"!

کالٹسن - (بیباکی اور وحشیانہ سنگدلی سے) "اور یہی تو بڑا سبب ہے کہ مین اُسکی

نفرت کی پاداش مین اُسکو سزا دونگا اور اپنی زوجہ ہی بنا کے چھوڑونگا۔ اب اے میرے لارڈ کچھ زیادہ کہنا سُننا نہین ہے۔ لیکن میری تجویز یہ ہے کہ کل دوپہر کو مین یہان آؤنگا اور مجھے اُمید ہے کہ لیڈی میری مجھ سے مثل اپنے ہونیوالے شوہر کے ملینگی!!

ڈیوک "مرنیوالے کی سی آواز سے" اور بطیب خاطر"!

کاتبسن "عقد کے بعد تک مکان پر قابض رہینگے"!

یہ کہہ کے دوسری بات اُسنے نہ کہی اور کمرے سے باہر چلا گیا!!

ڈیوک "یا میرے خدا۔ یا میرے خدا"!

"چلا چلا کے ڈیوک کہتا رہا۔ اُسکی آواز سے دل پھٹا جاتا تھا۔ اُسکی آواز نشتر کے سے چبھنے کا درد دلمین پیدا کرتی تھی اور عذاب دہ تکلیف اُس سے پائی جاتی تھی۔ اور وہ اُس کمرہ سے باہر نکلا۔ درحقیقت اِسواسطے (جیسا کہ چارلس نے خیال کیا تھا) کہ وہ اپنے خاص کمرے مین جاے اور وہان جا کے تنہائی مین اپنے دل کے جوش و خروش اور دیوانہ بنا دینے والے غم و الم سے بلا خوف کسی مخل کے آہ وزاری اور نالہ و بکا کرے۔

چند منٹ کے بعد جب ڈیوک آف بلمانٹ چلا گیا اور کمرے کا دروازہ اُسکے پیچھے بند ہوا مارکوئس آف آرڈن کنسرویٹری سے نکل کے ایوان عالیشان سے اپنے خاص کمرے مین جانے کے لیے گذرا تاکہ جو کچھ ابھی ابھی اُسنے سُنا تھا اُسکی نسبت اپنے دل سے باتین کرے۔ لیکن جیسے وہ اِدھر اُدھر بلیتا بانہ قدم رکھتا ہوا جب دماغ مین چکر آرہے تھے۔ ایوان مین سے گذرا اُسکی نگاہ ایک پانی کے کنٹر اور گلاس پر پڑی جو میز پر رکھا ہوا تھا۔ اور گلا سکھانیوالی پیاس جو دیر سے لگی تھی اور جس سے تپ زدہ اور قریب قریب سودائی کی سی حالت اُسکی ہوگئی تھی اِسکو یاد آئی۔ اِس تازگی بخش عنصر کے پینے کو وہ ٹھہر گیا اور جون ہی پانی پی کے گلاس اُسنے میز پر رکھا اُسکے پاؤن کو کسی چیز کی جو فرش پر پڑی تھی

ٹھوکر لگی۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ اور اُسنے اُسکو اُٹھا لیا اور دیکھا کہ ایک پاکٹ بُک ہی۔ ایک لچکدار آنکڑا اُسمین لگا ہی۔ یہ آنکڑا چاندی کا تھا اور مسٹر کالبشن کا نام کھدا ہوا تھا!

نوجوان رئیس اعظم کی رگ رگ مین خون نے چکر کھایا۔ اور ایک ہونہار بات کے خیال کی چمک اُسکے دلمین پیدا ہو گئی۔ یہ چمک کیا تھی ایک الہام کی سی کیفیت تھی۔ یہ چمک کیا تھی قوت فوق الانسانیت کی ایک تنبہ تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک نئے منکشف ہونیوالے تعجب انگیز بھید کے آستانے پر کھڑا ہی جس سے معاملات حال کی حالت کو کم و بیش اثر پہونچتا ہی۔ پس اُسنے کچھ پس و پیش نہین کیا اور یہ دیکھنے کو کہ اس پاکٹ بُک مین کیا کیا ہی وہ میز کے برابر بیٹھ گیا!

بہت سے کاغذات اُسنے اُلٹے پلٹے مگر ایک بھی مطلب کا نہ پایا لیکن پھر اُسنے ایک کاغذ کھولا۔ یہ ایک خط تھا اور عورت کے ہاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا اور عرصۂ دراز تک رکھے رہنے کی وجہ سے بہت میلا ہو گیا تھا۔ اُسنے چند سطرین پڑھین۔ تشنج پیدا کرنیوالا تعجب کا لرزہ اِسکو محسوس ہوا اور اسکا تمام بدن تھرتھرانے لگا۔ اِسکے زرد چہرے پر تپ دق کی سی چمک نمودار ہوئی۔ اُسنے اُس خط کو جو ایک مطول مکتوب تھا دوسری طرف اُلٹ کے پڑھا اور کاتب کے نام پر نظر ڈالی۔ یا میرے خدا۔ اِسوقت کیسا کچھ جوش اور تعجب اسکو اوّل ہی اول محسوس ہوا لیکن جہانتک ہو سکا اُسنے اپنے خیالات کو ٹھہرایا اور بقیہ خط کو پڑھا۔ اور چند لحظہ مین اسکی پلک تر ہو گئی اور پھر دو بڑے بڑے آنسو رخسارونپر سے نیچے کی طرف لڑھکے اِسکے لب جوش غضب سے سکڑے اور آہ نے جسکو وہ دبا رہا تھا ایک سخت اینٹھن اور تشنج اِسکے سینہ مین پیدا کیا۔ آخر کار وہ خط پڑھ چکا اور بجلے اِسکے کہ وہ اُسکو پھر پاکٹ بُک مین رکھدیتا اُسنے اپنی جیب مین رکھ لیا اور پاکٹ بُک کو بند کر کے اور باندھ بوندھ کے اُسی مقام پر پھینکدیا جہان سے اُٹھایا تھا!

اُب مارکوئس آف آرڈن ایوان عالیشان سے باہر نکلا اور خاص اپنے کمرے کیطرف جارہا تھا کہ ایک ملازم نے ٹھہرا کے عرض کیا:-
حضور کو بیگم صاحب نے یاد فرمایا ہے۔ آج ہی شب کو جسوقت مزاج مین آئے ایک آدھ گھنٹے کے لیے ہو آئیے"!
چارلس "ویری مین ابھی ابھی جناب عالیہ کی خدمت مین حاضر ہونگا"!
یہ جواب تو چارلس نے دیدیا مگر اُسکو اِس غیر معمولی طلبی کا جو اُسکی سوتیلی ماں نے کی تھی کمال تعجب ہوا اور چونکہ اسوقت اُسکے دل کی حالت نہایت ہی منتشر تھی اِسلیے اِس طلبی کی نسبت بھی اور کوئی خیال سوا اِسکے نہ آیا کہ یہ بھی مختلف و رخوفناک معاملات کا جنمین اِسکے خیالات ڈوبے ہوے تھے ایک جز وہے۔
بس سیڑھیون پر جلد جلد چڑھ کے مارکوئس آف آرڈن فوراً ڈچز آف بلمانٹ کے روبرو موجود ہوا!

چھتیسوان باب

(سوتیلی ماں اور مارکوئس)

اُسوقت سے جب ہمنے پہلے ڈچز آف بلمانٹ کو ناظرین سے معرفی کیا تھا اب وہ بہت ہی بدل گئی ہے۔ اِس دوسال کے عرصہ مین جو بہت سختی سے گذرے رفتہ رفتہ گلانے اور گھلانیوالے تفکرات و ترددات نے اُسکے چمکتے ہوے چہرے اور گول گول اور سڈول جسم پر اپنا اثر ظاہر کیا تھا۔ چہرہ زرد ہو گیا تھا۔ رخسار رونمین گڑھے پڑ گئے تھے۔ جسم چھپے چھپے وہ گداز ہی باقی نہ رہا تھا اب اسکا برس نتالیس ایک کا سن ہو گا اور اگرچہ اُسکے سیاہ سیاہ بالون کی شان و شوکت مین ایک بھی چاندی کی دھاری ملی ہوئی معلوم نہین ہوتی تھی اور اگرچہ اُسکے دُرِ دندان کی آبدا ایسی ویسی ہی پوری کامل تھی جیسی پہلے تھی تاہم جتنی اُسکی عمر تھی اُس سے بہت زیادہ معلوم ہوتی تھی اُسکے خط و خال تردد پریشانی پر حزن و ملال نے نرمی و استقلال

قیام کیا تھا اور آئینہ کے سے صاف خیالات اپنی برجستہ فصاحت سے بزبان حال گویا تھے کہ اس دنیا کی مسرت کے خواب کو اگسٹا نے خیر باد کہدیا ہے اور پُر ظاہر تھا کہ اب پژمردہ محبتوں اور غارت شدہ اُمیدوں کا چھپا ہوا رنج و اندوہ اُسکے حصہ مین تھا اور کچھ نہین تھا!

ڈچز آف بلمانٹ کے خاص کمرون کی تیاری و آرائش و زیبائش اور سجاوٹ وغیرہ کی وجہ سے ہمنے اس ناول کے کسی ابتدائی باب مین ایک چھوٹا مگر نہایت ہی نفائس و غرائب سے آراستہ کمرے کا بیان کیا تھا جسمین عالی رواج مستورات کے شوق ذوق اور عالی مذاق کے سب طرح کے ثبوت کثرت سے موجود تھے اور اب ہم دیکھتے ہین کہ اسی کمرے مین آتشدان کے قریب سوفا پر وہ ماہ عنبرین مو جلوس فرما ہے۔ اگرچہ وہ شب کا وقت تھا تاہم اسکو اتنا خیال کہان تھا کہ وہ صبح کا لباس پہنے تھی۔ ایک نہایت عمدہ بیش بہا سرمائی چادر مین اسکا جسم لپٹا ہوا تھا اور اُسکے بال شانو نپر پریشانی سے بکھرے ہوے تھے!

جب مارکوئس آف آرڈن کمرے مین داخل ہوا ڈچز نے اپنا ہاتھ مصافحہ کیلئے بڑھایا اور کہا۔

ڈچز "اے چارلس مین تمھاری بہت ممنون ہوئی کہ تم اسقدر جلد میرے بلانیسے آ گئے اور میری استدعا کی طرف فوراً تمنے توجہ کی۔ بیٹھ جاؤ۔ ہم دونون چند منٹ تک باہم کچھ بات چیت کرینگے کیونکہ میرے ذہن مین یہ بات آتی ہے کہ ہم دونونکو اپنے دلکا حال ایکدوسرے سے صاف صاف بیان کر دینا ضرور ہے لیکن ہای اے منصف خدا"!

رئیس اعظم کی بی بی نے اپنے سوتیلے بیٹے کی طرف بہ نسبت سابق کے اب کی مرتبہ زیادہ غور سے دیکھکے کہا!

"لیکن اے منصف خدا۔ کیسی عجیب و غریب طرح کی وحشت تمھارے چہرے سے پائی جاتی ہے۔ کیا خدانخواستہ کوئی ایسا امر واقع ہوا ہے جس سے"!!

چارلس ،، مین تمکو ایک لحظہ مین ایک دم سے جواب نہین دیسکتا۔ اور نہ اُس سب حال کے بیان کرنے مین جو مجھے معلوم ہی اور جیسی کچھ مجھپر گذرتی ہی چند الفاظ کافی ہونگے ،،

یہ سُن کے ڈچز گھبرا گئی اور اُسکو تعجب اور حیرت پیدا ہوئی اُسنے کہا۔

ڈچز۔ اچھا تو چارلس۔ بیٹھو۔ کئی مہینے سے مین تمکو بلانا چاہتی تھی کیونکہ چند معاملات ایسے تھے جنمین تمھارے مشورے کی ضرورت تھی۔ لیکن اُن معاملات مین دست اندازی کرنے اور دخل دینے سے مجھے ہمیشہ پس و پیش تھا۔ اور اِس بات کا اندیشہ رہا کہ مبادا میرا مافی الضمیر اُلٹا سمجھا جائے۔ لیکن اب چارلس مین اپنی اُس آرزو کو جو مجھکو ایسے معاملات مین تمسے صلاح لینے کیلئے آمادہ کرتی ہی جنمین مخصوص تمھارا لگاؤ بہت ہی زیادہ ہی اور نیز جنسے معلوم ہوتا ہی کہ تمھاری خلیق بہن میری کی مسرت کو ضرر پہونچا ہی اب زیادہ روک نہین سکتی ،،

مارکوئس آف آرڈن۔ اے میری پیاری سوتیلی مان۔ تمنے ہمیشہ میری بہنون کے اور میرے ساتھ ایسا مہربانی سے سلوک کیا ہی کہ کوئی بات جو تم ہماری بھلائی کیلئے کہو یا کرو گی ایسی نہ ہوگی جسکے اُلٹے معنی لگائے جائین۔ کلیرسا کے خیالات کی نسبت مین اسقدر شد و مد سے کہہ نہین سکتا ہون کیونکہ بہ نسبت میری چھوٹی بہن کے وہ مجھ سے ہمیشہ کشیدہ ہی رہتی ہی۔ لیکن میری۔ اور خاص اپنی نسبت مین بخوف ہوکے کہہ سکتا ہون کہ ہم دونون نے بڑے رنج و ملال سے دیکھا ہی اور اب بھی زیادہ رنج اور حیرت اور سچے غم سے اُن شہادتون کو دیکھتے ہین جو دو سال گذشتہ سے آپ کی تنہا نشینی اور گوشہ گزینی اور ایک خاص طریقۂ بسر حیات نے آپ کے انتہا کے مستقل اندوہ و الم کی نسبت دی ہین اور جن مین غلطی کو اصلًا اور مطلقًا دخل نہین ہی۔ ہم کو واجب تھا کہ اب تک کبھی کے ہم آپ کو تسکین دیتے مگر آپ کے غم و الم کو ہم نے ایسا طاہر اور پاک پایا جس سے ہم کو دخل بیجا اور بغیر استحقاق کے مداخلت کی جرأت نہ ہوئی ،،

ڈِجِز - (غم اندوز اور دلسوز آواز سے) "چارلس مین تمھاری بہت شکر گزار ہون کہ تمنے جو میرے ساتھ اِسقدر ہمدردی ظاہر کی اِسکا مین تہِ دل سے شکریہ ادا کرتی ہون لیکن تمکو اپنا ہی رنج و الم کیا کم ہے اور یہی طور پر غریب میری بھی اپنے حزن و ملال مین مبتلا رہتی ہے - افسوس ہے - نہایت افسوس ہے - معلوم ہوتا ہے کہ اس گھر پر کسی نے جادو کر دیا ہے - نحوست کو یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ ہر ایک کے غنچہ مسرت کو جو اس گھر مین کھِلنے کو ہوتا ہے کمھلا دیتی ہے"

مارکوئیس آف آرڈن - اے میری پیاری سوتیلی ماں پہلے تم اپنے رنج و ملال کا راز مجھسے یا کہو

ڈِجز - نہین چارلس پہلے ہم تمھاری چھوٹی بہن اور پھر تمھاری نسبت گفتگو کرینگے اور میری کے حال سے شروع کرتے ہین وہ صریحاً ہم لوگونکی آنکھون کے سامنے ہلاک ہو رہی ہے اور کسی مین اتنی جرأت پائی نہین جاتی اور نہ کوئی ارادہ کرتا ہے یا اختیار رکھتا ہے کہ اُسکے بچانے کیلئے اپنا ہاتھ پھیلائے اِن سب باتون کے معنی کیا ہین - وہ ارل آف کاسٹنڈیل کو پیار کرتی ہے اور وہ بھی اُسکو پیار کرتا ہے - ان دونونکی یکجائی مین اب کون امر سدّراہ ہے - جب یہ بات مشہور ہے کہ کاسٹنڈیل میری پر دل و جان سے فدا ہے اور اُسکی محبت مین تبدیلی واقع ہونا ممکن ہی نہین تو پھر وہ یہان آتا کیون نہین ہے یہ امر دو بات سے خالی نہین یعنی یا تو وہ اس گھر ہی سے خارج کر دیا گیا ہے - یا کسی خاص وجہ سے وہ علٰحدگی اختیار کرنیکو مجبور ہوا ہے - ایک بات مین اور کہنے کو ہون کہ ایک شخص جسکو اپنے روپیہ کا بڑا گھمنڈ ہے وہ اس گھر مین ایسی بیباکی - بے تکلفی سے آمد و رفت رکھتا ہے گویا یہ اُسی کا مکان ہے - چارلس تم سمجھ گئے ہوگے کہ مسٹر کارلٹن کی طرف یہ میرا اشارہ ہے"

مارکوئیس "وہ حرام زادہ"

نوجوان مارکوئیس نے یہ کلمہ اپنے لب گیر کے آہستہ سے کہا کیونکہ جو کیفیت اُسنے ابھی ابھی ایوان عالیشان مین دیکھی تھی وہ اُسکے حافظہ مین ایک ہیبتناک سرعت کے ساتھ پھر تازہ اور زندہ ہو گئی -

یہ کلمہ گو آہستگی سے کہا گیا تھا لیکن ڈِچز نے سُن لیا تھا اِسلیے اُسنے کہا۔
ڈِچز۔ اوہ۔ تم اُسکو سخت کہتے ہو۔ پس معلوم ہوا کہ اُسکی بداندیشی سے واقف ہو کیون۔ مجھے تو یقین کلی ہو کہ اِس گھر مین تمھارے باپ یا کسی دوسرے شخص کا وہ دلی بدخواہ ہو۔ مین متعصب نہین ہون۔ مگر ایسا بھی نہین ہو کہ ہونہار پر میرا بالکل اعتقاد ہی نہ ہو۔"
چارلس۔ (تلخکامی سے) "اور اگر تمکو ہونہار خرابی یا شدنی کالنس کی وجہ سے سوجھتی ہو تو درحقیقت اُسپر اعتقاد کرنے مین تمنے غلطی نہین کی ہو۔ تو تو پھر سُنو اور جانو کہ قصر بلبانٹ پر سلیٹ پھر قابض ہین۔
ڈِچز (چونک کے) "اوہ۔ تب تو مجھے صحیح صحیح اِسکی خبر ملی تھی میری خود نوکرون مین سے ابھی اُبھی ایک نے اتفاقیہ بیان کیا تھا کہ مُلاقاتیون کے منتظر رہنے کے کمرے مین اُسنے دو کریہ منظر شخص بیٹھے دیکھے تھے۔ اور دو برس ہوے جس شب کو دعوت بال تھی یہی دونون شخص یہان دکھائی دیے تھے۔"
اِسقدر کہہ کے اگسٹا کے سینہ مین کثرت سے جوش پیدا ہوا کہ پھر اُس نے سلسلۂ کلام اِس طور پر مربوط کیا۔
"اور یہ خبر سُنکے جو شدنی ہفتون اور مہینون سے میرے دِلمین بسی ہوئی تھی اُس سے بہت بدشگون باتین اور بڑی بڑی فالین ایک جگہ جمع ہوتی ہوئی معلوم ہوئین اور اِس شدت اور کثرت سے اُنھون نے میرے دِلکو خرابیون اور بلاؤن کی پیشینگوئیون سے پُر کیا کہ وہ پھٹنے اور چھلکنے کے قریب ہو گیا ہو۔ جب یہ نوبت ہوئی تو میرا ارادہ ہوا کہ تمھارے ساتھ جس صلاح و مشورہ کی مجھے مدت سے آرزو تھی اور جسمین مین برابر دیر لگاتی جاتی تھی اُسکو اب زیادہ ملتوی کرنا مناسب نہین ہو۔ اب تم مجھ سے کہو۔
چارلس۔ اب تم مجھ سے کہو کہ تم اپنے باپ کے معاملات کا حال کیا جانتے ہو۔ کیا وہ غیر صلاح پذیر ہین اور اُنکی درستی نہین ہو سکتی۔ یہ دوسرا حملہ جو عدالت کے ملازمون نے کیا ہو کیا یہ بھی کالنس کی وجہ سے ہوا ہو۔ اور اگر ایسا ہو تو اُسکا انجام کیا ہوگا۔"

چارلس ”ہائے - یہی سوال ہی - یہی پچھلا سوال ہی جو مین اپنے دل سے ایک منٹ مین سو سو بار کرتا ہون“

یہ فقرہ قریب قریب دیوانگی کی حالت مین اُسنے ایک جوش سے کہا - اور پھر اسقدر اور مستزاد کیا -

اور کسی قیاس یا پیش بینی سے یہ سوال حل نہین ہو سکتا“

ڈچز (نہایت دلسوزی اور سنجیدگی اور فروتنی کی آواز سے) ”جو جو تمکو معلوم ہو چارلس سب کہو - ایک بات بھی باقی نہ رکھو مین تمھاری منت کرتی ہون - باوجودیکہ مین خود اپنے رنج والم مین گرفتار ہون تاہم اس دو برس یا اٹھارہ مہینے مین تمھاری اس بدلی ہوئی حالت سے آگاہ تھی - لیکن ابتک اس بارے مین تمسے پوچھنے کی مجھے جرأت نہین ہوئی مین نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر مجھ سے تسکین حاصل کرنا اور مجھے اپنا ہمراز بنانا تمکو مرکوز خاطر ہوتا تو تم خود بغیر میرے کہے اور پوچھے میرے پاس آتے اور اپنا بھید مجھ سے ظاہر کرتے - اور چونکہ تم اب بچہ نہین ہو اسلیئے مین نے مناسب نہ سمجھا کہ مین خود تمھارے خلوتخانۂ دلمین تمھارا بطون دریافت کرنیکے لیے مخل ہوتی بیشک تمھاری غریب بہن کے غم کا سبب مین نے سنا ہی - دیکھا ہی - اور سمجھ لیا ہی اور افسوس ہی کہ وہ سب پر آشکارا ہی - گھر بھر جانتا ہی - اور جتنے اُسکے احبا و رفقا و شناسا ہین سب اُس سے واقف ہین - لیکن چارلس تمھارا کچھ ایسا استقلال سے ہمیشہ بنا رہنے والا رنج اور غم ہی کہ اُسکی اصلیت اور ماہیت میرے قیاس مین نہین آتی - اور اگر تم مجکو اپنا ہمراز بنانے کے قابل سمجھو تو مین کمال جرأت سے تمھارا بھید جاننے اور اُسکو پوشیدہ رکھنے کو تیار ہون - اے میری پیارے لڑکے یہ بات یاد رکھو کہ مین سچ تیلی ہان کا سا دباؤ تمپر ڈالا نہین چاہتی ہون - مین تمسے دوستانہ گفتگو کرتی ہون تمسے دوستانہ برتاؤ رکھتی ہون“

چارلس ”اور ایسا ہی مین تمھارا لحاظ کرونگا - اور ایسا ہی مین تمھارے ساتھ برتاؤ رکھونگا - علاوہ اسکے مجھے تمھاری صلاح کی از بس ضرورت معلوم ہوتی ہی -

بہت سی باتوئین ہین تمسے مشورہ لیا چاہتا ہون۔ اور میرے دلمین جو رنج والم کا غبار بھرا ہے اُسکو نکال ڈالنے سے مجھے تسکین ہوگی۔ مین اپنے رنج والم مین الفاظ کی صورتین پیدا کرونگا۔ تاکہ اُسکو بگوش ہوش سُنو اور اپنے دلمین اُسکی مقدار کا قیاس کرو۔ لیکن سب سے پہلے اے میری پیاری سوتیلی مان"!

اتنا کہکے چارلس اپنی کرسی اُسکے قریب لایا اور اپنی نگاہ دلسوز رقت آور اور ترحم انگیز اُسکے چہرے کیطرف اُٹھائی گویا اُسکو پہلے ہی سے ڈچز کے انتہا کے رنج و عذاب پر جو اُسکے اظہار اسرار سے ڈچز کے سینہ مین پیدا ہوتا رحم آیا تھا!

سب سے پہلے۔ (بہ آہستگی تمام) "مین تمکو اس امر سے متنبہ کرتا ہون کہ تم سکتہ مین ڈالنے اور حیرت مین لانیوالے انکشافات کے قریب پہونچ گئی ہو۔ تم ہیبتناک اور چونکا دینے والی باتین سُنا چاہتی ہو۔

ڈچز۔ (شدت کی بےصبری سے) "چارلس ذرہ ذرہ کہو۔ ایک ایک بات کہو کوئی بات چھپا نہ رکھو۔ مجھے سننے کی تاب طاقت ہے۔ مین تیار ہون"!

مارکوئیس۔ نہین نہین۔ تم تیار ہو ہی نہین سکتی ہو۔ تمھین سننے کی تاب طاقت ہو ہی نہین سکتی خواہ کتنے ہی وسیع تمھارے قیاسات کیون نہ ہون خواہ دور سے دور تک تمھارے خیالات کیون نہ دوڑ سکین تاہم ممکن نہین کہ بدن مین لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتون کے قریب تک جو تمھارے واسطے ذخیرہ مین جمع ہین تم پہونچ سکو۔

ڈچز۔ (دہشتناک تنبیہ کی نوعیت سے حیرت زدہ ہوکے) "بدن مین لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتین۔ میرے واسطے ذخیرہ مین"!

چارلس۔ "ہان۔ لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتین۔ انتہا کی زبون و زشت شدت سے قبیح"!

یہ کہتے ہوے مارکوئیس کی آنکھین بدفالی ڈپٹ سے کھلتی اور پھیلتی جاتی تھین اور اُسکے لب ایسے سفید ہوے جاتے تھے جیسے کسی مُردے کی لاش کے ہوتے ہین۔

ڈچز۔ "یا میرے اللہ۔ اسکے کیا معنی ہین"!

یہ کہتے ہوے اُسکے صاف منھ پر تمام دِل دکھانیوالے عذاب و عقوبت اور امید و بیم کے آثار پیچ و تاب کھاتے ہوے معلوم ہوتے تھے اور اُسکا دِل زور زور سے دھڑک رہا تھا کہ اُسنے اِس طور پر اپنا فقرہ تمام کیا۔

"تم بدن مین لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتون کا ذکر کرتے ہو۔ بیشک شبہہ ضرور بالضرور جرائم سے تمھاری مراد ہوگی"!

چارلس "میری یہی مراد ہے۔ میری یہی مراد ہے"!

یہ کلمات اُسنے اپنے دانتون کو بھینچ کے کہے۔ اور پھر کہا۔

"جہنمی جرائم جنپر خدا کی لعنت۔ جنپر خلقت کی پھٹکار"!

ڈچز "یا خدا کون شخص اُنکا مرتکب ہے"!

یہ الفاظ مرنیوالے کی سی آواز سے اُسکے مُنھ سے نکلے۔ کیونکہ اُسکے دِل کو اِس سوال کا پہلے ہی جواب ملگیا تھا۔

چارلس۔ (نہایت جوش اور تیزی سے) "کون شخص انکا مرتکب ہوا ہے میرا باپ۔ تمھارا شوہر"!

ڈچز "اللھم احفظنا من کُلّ بلاء"!

یہ کہہ کے ڈچز سوفا پر بیٹھ کے ڈھل گری۔ غشی یا بیہوشی سے نہین بلکہ نا اُمیدی آمیز بیچینی کی حالت مین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی ہمت کو انتہا کا صدمہ پہونچا تھا۔ اور وہ ٹوٹ گئی تھی۔

اِسکے بعد کمرے مین بہت دیر تک عالم خاموشی طاری رہا اور اِس عرصہ مین مارکوئس آف آرڈن بیٹھے بیٹھے اپنی غمگین دلسوزی سے اپنی ناشاد سوتیلی ماں کی طرف دیکھتا رہا۔ خیالات کی خوفناک نوعیت کے جوش مین جو گِدھ کی طرح اِسکے دماغ کا شکار کر رہی تھی۔ اُسکے سفید سفید لبون کی جنبش پیشانی کی شکنونکا پھیلنا اور سکڑنا اور آنکھونکی بدیمن و بدشگون شعلہ باری سے آشکار تھی۔

آخر کار ڈچز سوفا پر آہستہ آہستہ اُٹھ بیٹھی اور نہایت آہستہ آواز سے

جسمین بیحد و حساب درد و الم ملا تھا اُسنے کہا۔
ڈیچرز "اے چارلس - چارلس - مجھ سے سب حال بیان کرو۔ جان کنڈنی کا پہلا
پہلا دورہ ہو چکا۔ آزاردہ اذیت کی زیادتی اپنے پہلے پہلے دخل کا اثر دکھا چکی۔
اب چارلس میں سننے کو تیار ہوں مگر میری بار بار یہی التجا ہو کہ جو جو حال تمکو معلوم
ہو وہ ذرا ذرا بیان کرنا کچھ بھی باقی نہ رکھنا"
مادکوئس - (ضربت الفاظ سے) "مین ایسا ہی کرونگا - ہان - بہت مناسب
بلکہ واجب ہو کہ تمکو کل حال سے واقفیت ہو جائے - اور اسلیے مین اپنی حکایت بعض
خاص خاص حالات کے بیان سے شروع کرونگا جنسے اُس تبدیلی کا سبب جو
مجھ مین دو سال گزشتہ سے آگئی ہو ظاہر ہو۔ اے میری سوتیلی مان مہربانی سے تم
پچھلی باتین اپنے حافظ مین لاؤ اور ۱۶ جنوری ۱۸۴۴ء کے واقعات کو یاد کرو"
جان کنڈنی کی دل شکن آواز سے جو رنج اور یاد آوری واقعات گذشتہ سے
اچانک پیدا کر دی تھی ڈیچرز نے کہا"
ڈیچرز "اے یا خدا۔ اُس دن کے واقعات کا میرے دماغ پر داغ ہو۔ کیا ممکن ہے
کہ تمھارے رنج و آلام کی تاریخ بھی وہی ہو اور میرے رنج و آلام کی طرح اُنکی ابتدا بھی
اُسی ہیبتناک شام سے ہو"
نوجوان رئیس اعظم "نہین دعوت کی شام سے نہین بلکہ اُس دن کی صبح سے
اور مین بخنگی سے ظاہر نہین کر سکتا کہ میرے غم و آلام کی ابتدا خاص اُسوقت سے ہوئی ہو
جسکا حوالہ دیا گیا ہو کیونکہ میری حکایت کے ابتدائی حصّہ کے ساتھ جو مین اب
ظاہر کیا چاہتا ہون بہت سی خوش آیندہ اُمیدین ہمردیف تھین بہت دل پسند خیالات
اور نہایت راحت اور خواب ملے ہوسکتے تھے"
ڈیچرز "ہائے - ہائے - تب تو تمنے بھی پیار کیا ہو - اور بدنصیبی سے پیار کیا ہو"
یہ بات ڈیچرز نے بہت آہستہ تُلے ہوئے الفاظ اور نہایت دردآمیز آواز سے
کہی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ نادانستگی مین وہ اس سوال سے جو اُسنے اپنے سوتیلے بیٹے سے

کیا اپنی زندگی کا ایک بھید ظاہر کرنا چاہتی ہے۔
چارلس "ہان مین نے پیار کیا ہے اور خدا ہی جانتا ہے کہ کس اشتیاق اور جوش سے مین نے پیار کیا ہے۔ مگر اے میری پیاری سوتیلی مان جب مین تمسے کہتا ہون کہ تم اُس تاریخ یادگار دن کی صبح یاد کرو جو تمھارے حق مین قریب تھا کہ مہلک ثابت ہو کے ختم ہوتی اور جب مین چاہتا ہون کہ تم اُس تاریخ پر اپنی توجہ قائم کرو تو مین اس بات کو بھی تمسے تحقیق کیا چاہتا ہون کہ آیا تمکو ایک خاص واقعہ بھی یاد ہے۔ وہ خاص واقعہ جو تمھارے نزدیک گو بالکل خفیف اور ناچیز ہو مگر میرے واسطے وہ کافی طور پر اہم تھا جسپر میری تقدیر کے نفاذ کی ماہیت اور کیفیت منحصر تھی"۔
یہ سوال سُنکے ڈچز حیران ہو گئی اور اسکی سمجھ مین اپنے سوتیلے بیٹے کی بات نہ آئی۔ اور اُسنے پوچھا:
ڈچز "کس واقعہ کا تم حوالہ دیتے ہو"
چارلس "یاد کرو۔ حافظہ پر زور ڈالو۔ اور دیکھو کہ تمکو ایک نوجوان سینے والی کا جسکا مین ذکر کرتا ہون اُس خاص دن آنا یاد ہے"
جون ہی ایک راست بات کا اشتباہ ڈچز کو ہوا وہ یہ سُنتے ہی ایکدم تھرا اور خوف کھا کے جوش مین آئی اور پھر اُسنے کہا:-
ڈچز "یا خدا۔ تم کہتے کیا ہو۔ تمھاری مراد کیا ہے۔ ہان مجھے وہ واقعہ جسکا تم حوالہ دیتے ہو خوب یاد ہے"
چارلس (بکمال شوق سے) "پس تمکو وہ نوجوان سینے والی بھی یاد ہے"
ڈچز "ہان۔ ہان۔ مجھے یاد ہے۔ پھر کیا"
چارلس "وہ ایک شکیل لڑکی تھی۔ اور ایسی خوش اطوار اور تربیت یافتہ تھی جیسی اِس ملک کی بیگمات ہین۔ تمنے ان سب باتونکا بھی لحاظ کیا تھا"
ڈچز "ہان مین نے لحاظ کیا تھا۔ ہان مین نے لحاظ کیا تھا۔ تو پھر تم نے اُسکو دیکھا"

مارکوئس۔ (سنجیدگی سے) ہان مین نے اُسکو دیکھا اور وہ میری منظور نظر ہو گئی
مین اُسکو پیار کرنے لگا!!

ڈچز (جوش سے) "اُسکا نام۔ اُسکا نام!!

مارکوئس "ورجنیا مارڈونٹ!!

رئیس اعظم کی بیگم یہ سُنکے اپنی سوفا پر پیٹھ کے بل دراز ہو گئی اپنے دونون ہاتھون سے اُسنے اپنی پیشانی اس طور پر دبائی گویا وہ اپنی پیشانی کا سخت اختلاج ساکن کرتی تھی اور ایک منٹ سے زیادہ تک بےحس و حرکت پڑی رہی!!

آخر کار اُسنے اپنے ہاتھ سر سے بہ آہستگی علٰحدہ کئے اور بکمال سنجیدگی اور تحمل سے نوجوان رئیس اعظم کے چہرے کیطرف دیکھتے ہوے وہ آگے کیطرف جھکی اور اُسکی طرف اپنا سر جھکا کے اس طور پر گویا ہوئی۔

ڈچز۔ چارلس۔ چارلس تم مجھے اس طور پر جواب دو جس طور پر تم اپنے خدا کے روبرو اُسکو جواب دیتے۔ کیا ورجنیا کی حرمت اور عفت تمھارے خطوط نفسانی کا شکار ہو گئی ہے۔ یا ایسی آزمائش کے موقع پر وہ صاف اور بیداغ بچ رہی مجھ سے کہو چارلس سچ سچ مجھ سے کہدو جسقدر تم میری دُعاؤن کی قدر کرو یا میرے کوسنے کا اندیشہ کرتے ہو!!

مارکوئس نے یہ سُنکے اپنی سوتیلی مان کے طریقہ اور الفاظ اور نگاہون کو دیکھ کے تعجب کیا اور اُسکی جانب دیکھ کے کہا۔

مارکوئس "ورجنیا تو عصمت اور معصومیت کی فرشتہ ہے!!

رئیس اعظم کی بیگم نے اسکا بازو زور سے پکڑا اور اُسکی طرف ایسی نظر سے دیکھا جو بشرہ اور دل کی کیفیت جانچنے اور وزن کرنے مین دھنسی جاتی تھی اور یہ کہا۔

ڈچز "چارلس۔ تم قسم کھاتے ہو کہ تم سچ بولتے ہو!!

اُسکے تعجب کا ازدیاد وحشت کی حد تک پہونچ گیا تھا کہ الفاظ پر ایسا زور ڈال کے جسکا دل پر اثر پہونچتا تھا۔ اُسنے کمر کہا۔

چارلس "ہان ہان مین قسم کھاتا ہون"!
ڈچز "تب تو اے چارلس وہ خداے پاک جو آسمان پر ہی تمکو برکت دے"
سوتیلی مان کے رخسارونپر آنسوؤن کی دھارین روان تھین جب اُسنے جوش اور دلسوزی کی آواز سے یہ دعا دی۔ نوجوان رئیس اعظم کے پانوؤن کے پاس وہ دوزانو بیٹھ گئی اور اُسنے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور اُسپر اپنے لب زور سے مس کئے اور کہا۔
"چارلس۔ مین تمھاری کمال شکر گزار ہون جسں دل سے جسں سچائی سے بیر پائی سے مین تمھاری اِس بات کی شکر گزار ہون کہ تمنے اُس لڑکی کی آبرو قائم رکھی جسکی نیکی ہی بے شائبہ ریب اُسکا جہیز ہو وہ خدا ہی جانتا ہو جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے"
اور یہ کہہ کے مارکوئس کے ہاتھ کو اپنے بوسون اور اپنے آنسوؤن سے چھپا کے اُس اپنی لجاجت اور انکسار کی حالت سے ڈچز کھڑی ہو گئی۔ سوفا پر پھر اُسنے اپنی جگہ لی اور اپنے چہرہ کو تکیہ سے چھپا کے اپنے جوش اور جذبہ اور رنج و الم کی لہرون کو موج زن کیا۔ لیکن سوتیلا بیٹا اُسکے حقیقۃ جوش کی تھاہ نہ لے سکا۔

سینتیسوان باب

(منظر کنسٹرو سیڑھی پر بازنظری)

مختلف اور متناقض جوشون کے نکل جانے سے جو ڈچز آف بلمانٹ کے سینہ مین بھرے ہوے تھے ایک تعجب انگیز تسکین پیدا ہوئی۔ اور اپنے سر کو تکیہ سے اُٹھا کے اُسنے آنسوؤن کے نشان رخسارون سے پونچھے۔ نگاہون کو مستقل کیا اور مارکوئس کی طرف ایسی نظرون سے دیکھا جنسے پایا جاتا تھا کہ اُس سے دریافت کرتی ہو کہ کہان تک وہ اُسپر اعتبار رکھ سکتی ہو۔ وہ اِن نظرون کے معنی سمجھ گیا اور آہستہ اور نرم آواز سے اُسنے کہا۔
مارکوئس "مجھے معلوم ہوتا ہو کہ تمھارا کوئی بھید ہے جسکو میرے روبرو

ظاہر کرنے مین تمھارا نصف سے زیادہ میلان پایا جاتا ہے۔ یقین مانو ای میری پیاری سوتیلی مان مین تمھارے اعتبار اور اعتماد کے تمام و کمال قابل ہون علی الخصوص اس حالت مین جب میری یہ نیت ہے کہ قبل اسکے کہ آج کی رات ہم دونون علحدہ ہون مین اپنے دل کا کل حال تمسے بیان کرونگا اور ایک بات بھی کہ بغیر اپنے دلمین نہ رکھونگا"

ڈچیز آف بلمانٹ نے چند لحظہ تک کامل غور کیا اور پھر کہا۔

بلمانٹ کی بیگم "سنو چارلس مین کیا کہتی ہون اور میری طرف متوجہ ہو پہلے تو مین تمسے ایک حکایت بیان کرونگی جسکو بادی النظر مین ہماری گفتگو کے اصل مدعا سے کوئی تعلق معلوم نہوگا لیکن آخر کو اسکے سلسلہ سے اسکا ربط کلی پایا جائیگا"!

مارکوئس "ای میری پیاری سوتیلی ماں کہو مین آپکے سننے کو توجہ اور لطف سے مستعد ہون"

ڈچیز آف بلمانٹ "چند سال ہوے کہ اس سلطنت عظمیٰ کے ایک اعلیٰ ترین خاندان امرا مین ایک نوجوان خاتون تھی شرافت اور نجابت اور عالی رواج والون رئیسون اور امیرون کی دنیا مین وہ ستارہ کیطرح پوجی جاتی تھی کہتے ہین کہ وہ نہایت حسین۔ بہت قابل اور بڑی ہنرمند تھی۔ اور اگر شہرت کی زبان نے اسکی جسمانی دلکشی اور روحانی دلفریبی کی تعریف مین یہ کہا ہے کہ ایک لشکر عشاق اسکی اطاعت مین حاضر اور ایک سلسلہ سائلون کا اسکی نکاح کی درخواست ہردم ہاتھ مین لیے موجود رہتا تھا۔ تو بالیقین اسمین سرمو بھی مبالغہ نہین کیا ہے۔ لیکن باوجود کثرت سے مارکوئس اور ارل اور وائکونٹ شادی کی غرض سے اس شمع حسن کے پروانہ تھے تاہم نہ تو وہ خود پسند تھی اور نہ متکبر۔ حالانکہ بڑے بڑے رنگیلے سجیلے البیلے فوجی افسر اسکے پانوئنپر اپنی پیشانی رگڑتے تھے اور بڑے بڑے ارکان دولت اور اعیان سلطنت اسکی نگاہ فسون ساز اور اسکے تبسم نیم باز کیلیے خوشامد کرتے تھے لیکن انھین سے ایک کی بھی اسنے پروانہ کی اور ایک غریب گمنام بیٹے یار و مددگار نوجوان شریف آدمی کے ساتھ جو اسکے باپ کا پرائیوٹ سکرٹری تھا اپنی لو لگائی۔ ان دونونمین باہمی محبت تھی۔ یسنے اس عالی خاندان معالی دودمان خاتون اور

اُس آوارہ نما نمان نوجوان مین - وہ ایسی سچائی اور صدق دل سے ایک عشق مشتاق سے ایسی تمنا اور آرزو سے - ایسی گرمجوشی اور دلسوزی سے پیار کرتے تھے جسکی اصرف ناول لکھنے والے ہی تصویر کھینچ سکتے ہین اور جسکو شاعر ہی جان سکتے ہین - دونون کے ملجانے کے کامل اثر سے جو دونوکو تحریک و تحریص دیتا تھا اور جو دونونکی آنکھون مین نہایت رغبت سے کھلا ملا رہتا تھا - دلگداز اور درد انگیز توجہ کی نگاہون سے جو وہ ایک دوسرے پر ڈالتے تھے - ہواے نفسانی اور محبت کی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسون سے جو وہ لیتے تھے - پیار اور محبت کی باتون سے جو انہین کمال ذوق شوق سے ہوتی تھین - ان سب گرماگرم خیالات اور محسوسات اور نہایت فرح بخش اور راحت آور جذبونسے اُنھون نے اپنی پیش بینی اور دانائی کو کھودیا - دونون خفیہ خفیہ پیار کرتے تھے - اور دُنیا کو اس از و نیاز کا اُنتہبہ بھی نہین تھا - وہ جانتے تھے کہ اِس امر کی اُمید رکھنا یا اِس بات کا خواب دیکھنا کہ نوجوان خاتون کے والدین ایسے شخص کے ساتھ جسکے پاس نہ تو دولت تھی اور جو خاندانی بھی نہ تھا کبھی یگانگت کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرینگے - بیکار اور بے سود اور داخل حماقت ہی - اِسلیے لفظ عقد اِس نوجوان زوج کے درمیان کبھی بولا ہی جاتا تھا بس نتایج سے بیفکر اور غافل ہوگے - یا یون کہا جائے - کہ اپنی محبت کے دن دوپہرے خوش آیند اور دل پسند خواب مین بالکل اور بتمامہ ڈوب کے وہ مطلق العنان ہوگئے اور اپنی ہواے نفسانی کی مسرتون اور خوشیون مین بسر کرنے لگے - اِس ہوا و ہوس کے نشے سے اُسوقت تک اُنکو ہوش نہ آیا اور اِس آرام و عیش کے خواب نوشین سے اُسوقت تک وہ نہ جاگے جب تک کہ مہیب خطرہ اُنکے سامنے نہ آیا کیونکہ نوجوان خاتون مین ماں بنجانے کے آثار پائے گئے - ناامیدی اور مایوسی کی حالت مین وہ اپنے والدین کے پانٔون پر گر پڑی - بڑی زار نالی کی اور اپنے افعال و کردار سے اقبال کیا تم اُنکے خوف اُنکے غصہ اور اُنکے استعجاب کا اندازہ خود قیاس کر سکتے ہو - مگر جب اُنکی بیٹی کو معلوم ہوا کہ قطع نظر اِس سے کہ وہ اپنے افعال کے اقرار سے اپنی اُمید حاصل کرتی اُسکا نتیجہ ایسا پیدا ہوا جو اُنکے انبساط اور مسرت کا قاتل اور ضرر رساں تھا اُسوقت

جو وحشت اُسکو ہوئی اور جو رنج والم برداشت کرنا پڑا اُس سے کوئی بھی بات زیادہ نہین تھی۔ اس بات کی بڑی توقع تھی کہ بیٹی کی توہین اور بے آبروئی کا لحاظ کرکے اُسکے والدین اُسکے چاہنے والے کے ساتھ اُسکا نکاح پڑھا دینے پر فوراً راضی ہوجاینگے مگر بجاے اس تجویز کے اُنھون نے فوراً آپسمین مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر کیونکر خاک ڈالنی چاہیے اور کس طرح اُسکا مخفی رکھنا مناسب ہے۔ کیا جانے اُسکے والدین نے کیا کیا منت آمیز دھمکیان دین اور اِس امر کی نسبت کہ نوجوان خاتون کو اُنھون نے خود اپنی آنکھون سے دیکھ پایا تھا کیا کیا غلط بیانیان کین کہ اُسکا ملول و افسردہ دل چاہنے والا لندن چھوڑنے اور آئرلینڈ جانے کو مستعد ہوگیا۔ یہان اُسکے لیے ایک سرکاری عہدہ بہم پہونچا دیا گیا تھا۔ نوجوان خاتون کے ایام حمل مین حد درجہ کی احتیاط اور پوشیدگی عمل مین لائی گئی جو کارندہ اُسکے باپ کے علاقہ پر کام کرتا تھا اُسکی بیوہ بُلائی گئی اور اس عورت کو جو نہایت معزز و ممتاز تھی لندن کے اطراف مین ایک عمدہ اور چھوٹا سا مکان لے دیا گیا کہ وہ اُسمین رہے۔ وہان وہ نوجوان خاتون ایک لڑکی کی ماں بنی جسکو بیوہ عورت نے اپنا بچہ قرار دے کے قبول کیا۔ نوجوان خاتون کے والدین نے ایک مختار سے جسکا نام آج تک مجھے معلوم نہین ہو ایسا انتظام کر دیا کہ ہر سہ ماہی پر وہ رقم معینہ اُس عورت کو دیا کرے۔ لیکن اسمین شک نہین کہ وہ مختار اُس راز سے جو اس معاملے سے متعلق تھا آگاہ نہ تھا۔ چارلس اس بچہ کی ولادت کے بعد وہ نوجوان خاتون ایک ڈیوک کے ساتھ جو انگلستان کی فہرست اُمرا مین سب سے بڑے اور سب سے مغرور ڈیوکون مین مشہور ہے نکاح کے لیے مجبور کی گئی!!

ابھی ڈچز اپنی حکایت ختم کرنے نہین پائی تھی کہ چارلس نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور بڑے غور سے اُسکے چہرے کیطرف نظر اُٹھا کے دیکھتے ہوے اِس طور پر اُسنے دخل در معقول دیا۔

چارلس وہ اے سوتیلی ماں اگر مین تمھاری دلریشی اور تمکو رنج پہونچانے کا باعث ہوجاؤن اور تمھارے رخسارون پر عرق انفعال لانے کا سبب بنجاؤن تو تم مجھے

معاف کرو۔ مگر مین کرون تو کیا کرون مجھے تمھاری حکایت کے معنی سمجھنے مین کچھ تعجب اور حیرت نہین ہی!!

ڈِچرز (نیچی نگاہون سے) - اور نہ میری یہ نیت تھی کہ تمکو حیرت ہو۔ ہان یہ بات میرے خیال مین ضرور تھی کہ مین اپنی روسیاہی اور رسوائی کی حکایت رفتہ رفتہ تمپر حالی کرون نہ یہ کہ ایکدم سے ایک ہی لحظہ مین سب باتین تسلیم کرلون اور اسیطرح سے

چارلس "اور اسیطرح سے رفتہ رفتہ تم مجھپر ایسے تعجب انگیز۔ ایسے حیرت خیز ایسے چونکا دینے والے ایسے سکتہ مین ڈالنے والے۔ حال کو ظاہر کرو۔ کہ ورجنیا مارڈنٹ!!

ڈِچرز "وہ میری ہی سگی بیٹی ہی"!

چارلس کا فقرہ ڈِچرز نے اُسکی طرف سے پورا کرکے اپنے ہاتھ مین ہاتھ رکھکے سر نیچا کرلیا اور اُسوقت جب وہ اسطور پر ایک منٹ سے زیادہ تک بیحس و حرکت خاموش جھکی رہی تو ہو بہو بیحیائی اور رسوائی کے لعبت سنگی سے مشابہ تھی۔

چارلس (ڈِچرز کیطرح اپنا ہاتھ ہاتھ مین رکھکے۔ لیکن مایوسی اور رنج سے) "تمھاری سگی بیٹی"! (زور زور سے چلاکے) ہائے تو کہان ہی ورجنیا۔ تو کہان ہے اے میری فرشتہ۔ اے میری مجسم حُسن!!

ڈِچرز۔ (آخرکار سر اونچا کرکے اور اپنے سوتیلے بیٹے کی طرف شوق سے دیکھکے) "تو تمکو نہین معلوم ہی۔ چارلس وہ کہان ہی"!

چارلس۔ "خدا کرتا کہ مین اُسکے مکان کا پتہ پاتا۔ لیکن ابتو کوئی بات بھی جو اُس سے تعلق رکھتی ہی مجھے معلوم نہین - مجھے یہ بھی نہین معلوم ہے کہ آیا وہ ابتک زندہ آدمیون کے ملک مین ہی یا اُس ملک مین ہی جہان اس دنیا کو چھوڑ کے مرتاض لوگ چلے گئے ہین!!

اور خیالات کے غلبہ سے مغلوب ہو کے اُسکی آنکھون سے جوئے اشک جاری ہوئی۔ کیونکہ ایسا نامحدود جیسا آسمان ہی اور ایسا عمیق جیسا اتھاہ سمندر ہی اسکو تیری محبت تھی۔ اے ورجنیا مارڈنٹ!!

ڈِچرز۔(جلتے بلتے خیالات کی آواز سے اچانک) "ہم اُسکا پتہ لگائینگے-
چارلس۔ ہم اُسکے گھر کا پتہ ہر جگہ ڈھونڈھینگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ غریب لڑکی اِس دنیا مین ہو۔ یا میرے خدائے پاک۔ دو برس ہوے کہ مین نے ایک نوجوان لڑکی کو اسی پاس کے کمرے مین کھڑا ہوا دیکھا تھا۔ وہ ایسی حسین وجمیل تھی جیسے فرشتہ اُسوقت میرے دل کے جوش کو کوئی بیان نہین کرسکتا۔ جب مین نے اُس سے اُسکا نام دریافت کیا تو اُسنے جواب دیا "ورجنیا مارڈنٹ" اُس روز سے جب مین کارندہ منتظم علاقہ کی بیوہ سے اُسکے مکان پر رخصت ہوئی تھی اور مین نے اپنے شیر خوارہ بچہ کو بی بی مارڈنٹ کی گود مین دیکھا تھا وہ پہلا دن تھا کہ پھر مین نے اپنی سگی بیٹی کا حال سنایا اُسکو دیکھا تھا۔ لیکن ہاے۔ وہ ۱۶ جنوری ۱۸۴۸ء کی تاریخ فی الحقیقت یادگار رکے قابل ہے صبح کو میرا مقابلہ خود میرے اپنے بچہ سے ہوا جس کو مین نے اٹھارہ برس سے نہین دیکھا تھا اور جسکے جینے مرنے کا مجھے کچھ حال معلوم نہ تھا اور شام کو میرے نصیب مین اُس شخص کا دیکھنا لکھا تھا جسکو مین پیار کرتی تھی۔ جو اُسی مردود اور مخروج لڑکی کا باپ ہے اور جسکو کلنک لگایا گیا ہے کہ وہی میرا قاتل تھا"

چارلس "مسٹر لیوین ہیم۔ یا پاک پروردگار۔ کیا یہ ممکن ہے مسٹر لیوین ہیم ورجنیا کا باپ۔

ڈِچرز "ہان ایسا ہی ہے۔ جب اُسکو انگلستان چھوڑنے کی ترغیب دی گئی تھی وہ آئرلینڈ چلا گیا تھا جہان اُسکو ایک سرکاری چھوٹی سی نوکری دلوادی گئی تھی۔ لیکن پھر اُسنے سوداگری شروع کردی اور تجارت مین اسقدر فائدہ ہوا کہ شاہزادون کیطرح وہ مالدار اور متمول ہوگیا۔ یہ وہی دولت تھی جسکا کسیقدر حصہ وکثیر خاندان ٹلیمانٹ کے ڈھلتے ہوئے شکوہ وشان کے قائم وبرقرار رکھنے کیلئے وقتاً فوقتاً صرف ہوا کیا ہے"

چارلس (ہمدردی کی آواز سے) "غریب مسٹر لیوین ہیم۔ کسقدر شدت سے اب مجھے اُسکے حال پر رحم آتا ہے"

ڈچز۔ بلکہ پکار کے کہو۔ اے میرے پیارے سوتیلے بیٹے۔ کہ اُسکی تعریف اور ستائش مین تمھاری آواز ساتوین آسمان تک پہونچے۔ وہ ایک طرفہ آدمی ہے وہ ایک غریب شخص ہے جسنے اپنی لاثانی فیاضی سے مجھے رُسوائی سے بچانیکے لیے اپنی ذات کو قربان کر دیا۔ ہان۔ جولیس لیوین ہیم!

اِس مقام پر اگسٹا کے رخساروں پر اِس ذکر سے گرمجوشی کی سُرخی اور چمک پیدا ہو گئی تھی۔ اُسنے کہا۔

"ہان۔ جولیس لیوین ہیم۔ ایسے بہادر اور اعلی درجہ کی سیرت کے آدمیون مین ہے کہ اس دُنیا مین ایسے لوگ صرف مدت دراز کے بعد پیدا ہوتے ہین اور جو جسکو چاہتے ہین ایسا چاہتے ہین کہ اُسکے واسطے بکشادہ پیشانی اور مسرتا شہید ہو جانے کو تیار رہ کے اپنی جان فدائی کا ثبوت دیتے ہین"

چارلس۔ کیا تمھاری یہ مراد ہے کہ مین اُسکو بیجرم و بیخطا سمجھون!

ڈچز۔ (سنجیدگی سے) "مجھپر حملہ کرنے کو ایسا بیگناہ اور بیخطا جیسے کہ تم خود ہو!

یہ جواب سُنکے نوجوان مارکوئس کو ایک خاص واقعہ فوراً یاد آگیا اور اُسنے آہستہ سے کہا

چارلس۔ "تعجب ہے۔ نہایت ہی تعجب ہے۔ ورجینیا مسٹر لیوین ہیم سے کسیقدر واقف ہے وہ اُنسے نیوگیٹ ملنے گئی تھی۔ اور اُنکی بیجرمی کی نسبت اپنا پورا یقین ظاہر کرتی تھی!

ڈچز" اور وہ اُسی کا باپ تھا جسکی بیجرمی کی نسبت وہ اسطور پر ذکر کرتی تھی!!

اتنا کہہ کے ڈچز کے رخسار وں پر ندی کیطرح آنسو بہنے لگے اور ایک عرصہ تک خاموشی رہی۔ پھر اُسنے کہا۔

"لیکن بیشک تمکو کنسرویٹری کے مہیب اور ہیبتناک واقعہ کا صحیح صحیح حال سُننے کا بڑا شوق معلوم ہوتا ہے اور اگر تم صبر و تحمل کرو گے تو مین اِس بارے مین تمھارا اطمینان کرونگی۔ تو اب سنو میرے پیارے چارلس کہ اُس قابل یادگار شام کو جسروز وہ بڑی بھاری دعوت ہوئی تھی جولیس لیوین ہیم مجھ سے باتین کرتا تھا۔ باتون باتون مین جب ڈیوک کی قرضداری اور حیرانی اور لارڈ ماسٹنڈیل کی تمھاری بہن میری کے ساتھ

چاہ کا ذکر آیا تو سلسلۂ کلام مین ایک ملال انگیز تبدیلی واقع ہوئی - ایک نازک معاملے کے مضمون کی نوعیت مقتضی ہوئی کہ ہم دونون ایوان سے اُٹھ کے کنسرویٹری مین چلے جائین اور وہان تنہائی مین باتین کرین - مگر وہان جاکے اس گفتگو مین ایک اور نازک اور عمیق تر سلسلۂ پیدا ہوگیا اور اُسکا ایسا رنگ بدلا کہ سالہا سال سے مین نے اور لیوین ہیم نے کبھی گفتگو کو ایسا رنگ بدلنے کی اجازت نہین دی تھی کیونکہ مین تمھارے روبرو حلفاً بیان کرتی ہون - چارلس - کہ اُس تاریخ سے جب عبادتخانہ مین مین نے تمھارے باپ کے ساتھ عہد و پیمان کیا تھا پھر کبھی ایسا نہین ہوا - کبھی ایسا نہین ہوا کہ اپنے عقد کے عہد و پیمان سے منحرف ہوگئی ہون یا مین نے اُنکو توڑا ہو"

چارلس " اس طرح دیدہ و دانستہ ایک بات کا یقین دِلانے مین جسکی کوئی ضرورت نہین ہے اور جسکے بارے مین مین تم سے پوچھتا ہی نہین ہون - اے میری پیاری سوتیلی مان - تم کیون اپنی توہین کرتی ہو - ہان تم مجھ سے کہہ رہی تھین کہ جو گفتگو تم سے اور مسٹر لیوین ہیم سے ہو رہی تھی وہ ایک نازک معاملے کیطرف پھری جس سے مدت دراز سے تم دونون نے احتراز اور اجتناب کیا تھا"

ڈچز " ہان - اور مجھے معلوم نہین کہ گفتگو نے کیونکر اس طور پر ممنوع زمین کو مس کیا - لیکن ہوا ایسا ہی - جولیس لیوین ہیم نے مجھ سے ایسی دلسوزی کے انداز فصاحت سے گفتگو شروع کی جسکو کوئی عورت جو دلی شوق سے پیار کرتی ہو سُننے سے باز نہین رہ سکتی - اور مین لیوین ہیم کو تب بھی پیار کرتی تھی اور اب بھی پیار کرتی ہون - اور جب تک میرے دم مین دم ہے تب تک میری محبت اُس سے نہ چھوٹے گی - خیر - چارلس - تمنے بھی محبت کی ہے اور اب بھی جان فدائی سے تم محبت کے پھندے مین پھنسے ہوئے ہو - بس تم میرے حال پر رحم کرسکتے ہو اور مجھے معاف رکھ سکتے ہو - یا اور کچھ نہین تو اتنا ضرور سمجھ سکتے ہو کہ مختلف اقسام کے خیالات سے جو میرے سینہ مین ہجوم آور تھے مین مغلوب ہوگئی اور مین نے بے تحاشا اپنے ہاتھ اُسکی گردن مین حمائل کئے - مین نے اپنی غیر متغیر محبت کا اظہار

اظہار کیا۔ مین نے اُس سے یہ عہد و پیمان کیا کہ اب کبھی مین اُس سے جُدا نہ رہونگی
اور مین نے اُس سے منت کی کہ وہ مجھے یہان سے کہین لے چلے اور مجھے اپنا سمجھے
لیکن جولیس لیوین ہیم راضی نہ ہوا کہ وہ مجھے بدنام کرے۔ اور میری شہرت کو رسوائی
کا داغ اور بے آبروئی کا عیب لگائے۔ اُسکے دل کا جذبہ خود مطلبی اور خود غرضی
کا نہین تھا۔ اُسکا پیار سب سے طاہر اور سب سے پاک تھا۔ انتہا کی محبت سے وہ مجھے
بُت کیطرح پوجتا تھا اور خلوص صدق و عقیدت سے وہ میری پرستش کرتا تھا
اور یہ بات ہرگز نہین چاہتا تھا کہ عوام الناس کی لعنت ملامت کی دلدل مین میرے
کھینچنے کا وسیلہ یا سبب ہو۔ اپنے فیاض اشتیاق مین جو اُسکو میری نسبت تھا
اُسنے کنسرویٹری مین ایک میوہ تراشنے کی چھری اُٹھالی اور اس بات کی دھمکی دی کہ
اُسکو اِس چھری کا میرے سینہ مین بھونک دینا گوارا ہی مگر یہ منظور نہین کہ وہ میری من کا
غارت گر ہو اور مجھے زندہ رہنے دے۔ مجھے خوب یاد ہی کہ مین نے بڑا لعن طعن کیا۔ اور
یہ کہہ کے بھی ملامت کی کہ اُسکو میری محبت نہین ہی اور اپنے مجنونانہ الفاظ اور غضبناک
حرکات و سکنات سے اِسقدر اُسکو تنگ اور دق کیا کہ وہ متالم اور متحسر ہو کے فاتر العقل
ہو گیا۔ لیکن مین اُسوقت اپنے آپے مین بھی ہی نہین۔ مین اُسوقت بالکل مجنون ہو گئی
تھی۔ مین نے وحشت سے کہا کہ میرے سینہ مین چھری بھونک دے۔ اُسنے اپنے ہاتھ سے
چھری پھینکدی اپنی کنار مین مجھے لے لیا۔ اور میری منت کی کہ اپنا دل ٹھکانے لگاؤن
اور ہر طور سے اُسنے میری خوشامد کی۔ یہ ہو ہی رہا تھا کہ شیشہ کا دروازہ جس سے باغ کے
جانے کی راہ ہی یکایک کھلا اور ڈیوک آف بلمانٹ غصہ سے کانپتا ہوا ہمارے سامنے
آ کے کھڑا ہو گیا۔ غصہ نے اُسکے لبو نپر تو مُہر لگادی تھی مگر ہاتھ مین خونخوار طاقت پیدا
کر دی تھی اور اسی میوہ تراشنے کی چھری کو جسکو ابھی لیوین ہیم نے پھینکدیا تھا
اُٹھا کے کمبخت باپ نے اُسکو میرے سینہ مین بھونک دیا!!

چارلس ''میرے باپ نے۔ میرے باپ نے۔ جب دیکھو میرے ہی باپ کا
ذکر ہی۔ جہان دیکھو میرا ہی باپ ہی۔ یا منصف خدا۔ اِس گزشتہ دو سال سے

کیسے کیسے مصائب اور جرائم اُسکے سر کا بار بڑھاتے جاتے ہین لیکن اے میری پیاری سوتیلی مان۔ مین منت کرتا ہون کہ تم کہے جاؤ۔ تمھاری حکایت مین ایک وحشت انگیز اور خوفناک اثر ہی"

ڈچز "اگر مین اپنی تاریخ کے واقعات اس طور پر تفصیلوار بیان کرون کہ اُنکا سلسلہ نہ ٹوٹنے پائے تو مجھے اب اُن حالات کو اُسیطرح بیان کرنا چاہیے جسطرح بعد ازان وہ مجھ سے بیان کئے گئے تھے۔ کیونکہ تم بخوبی واقف ہو کہ اُس ہیبتناک زخم کے لگتے ہی مین نے ایک چیخ ماری تھی اور مجھے غش آگیا تھا"

چارلس "(اشتیاق سے) سب حال مفصل بیان کرو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ کسطرح سے وہ تمکو معلوم ہوا ہو"

ڈچز "ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کنسرویٹری مین جب مین مسٹر لیوین ہیم سے باتون مین مصروف تھی تمھارے باپ کو کوئی کتبخانہ مین بُلا لے گیا تھا اور وہان جا کے اُسنے دیکھا کہ سلیف افسر تعلیقہ کئے ہوے قابض ہین اُسکو اندیشہ ہوا کہ مبادا اس سانحہ کی خبر مجھے افواہا اور طرح پر پہونچے اور کوئی مبالغہ سے بیان کرے اسلیے اُسنے چاہا کہ وہ خود ہی اس رنج دہ خبر کو مجھ سے فوراً بیان کرے۔ اور چونکہ وہ مجکو کچھ دیر قبل ایوان عالیشان مین جسمین سے کنسرویٹری کی راہ ہی مسٹر لیوین ہیم کے پاس بیٹھے ہوے چھوڑ گیا تھا اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ مسٹر لیوین ہیم کو بھی اُس ناپسندیدہ واقعہ سے اطلاع دے اُسنے خیال کیا کہ مین اُسکو اُسی مقام پر ملونگی جہان تھی۔ اور یہ سمجھ کے کہ ایسے موقع پر جب رقص ہو رہا ہی ایوانون مین سے گزرنا مناسب نہین ہی تمھارا باپ سیدھا باغ کی راہ سے یہ تجویز کر کے آیا کہ کنسرویٹری مین سے ہوتا ہوا اُس ایوان مین چلا آئیگا لیکن جسوقت وہ پتھر کی سیڑھیون پر چڑھ کے سب سے اوپر کے زینہ پر پہونچا اُسنے دروازے کے شیشون مین سے دیکھا کہ مسٹر لیوین ہیم مجکو اپنے پہلو مین لیے ہوے میری خوشامد کر رہا ہی مغلوب الغضب ہو کے وہ اندر چلا آیا۔ چھری اُسنے اُٹھالی اور اُسکو میرے سینے مین بھونکدیا اُسکے بعد فوراً لیوین ہیم نے اپنے ہوش و حواس بجا کر کے ڈیوک کا بازو پکڑ لیا

اور آہستگی اور جلدی اور پر اثر آواز سے کہا کہ تھاری بی بی بیقصور ہی مین خدا کو شاد کرتا ہون۔ بس یہان سے چلے جاؤ اور اشتباہ سے بھی اُسکو محفوظ رکھو۔ مین اس فعل کو اپنی گردن پر لے لونگا۔ اور ایک ہاتھ سے اُسنے اُسکو کنسروٹیری کے باہر ڈھکیل دیا اور دوسرے ہاتھ سے میری چھاتی سے چھری کو نکالا۔ یہ سب باتین ایک لحظہ کا کام تھا الفاظ ایسے جلد جلد بولے گئے جیسے جلد خیال دوڑتا ہی اور ڈیوک بچھر کی سیڑھیونپر سے جھٹ پٹ باغ مین اُتر گیا اور ایوان عالیشان مین سے کنسروٹیری مین مہمان آکے پھٹ پڑے"!

چارلس "آہ۔ اب مین سمجھا کہ مسٹر لیوین ہیم نے کتنا بڑا کام کیا کیسی دریا دلی اور حوصلہ مندی کا کام کیا۔ اگر سچ سچ بات بمجبوری ظاہر کیجاتی تو میرا باپ اپنے فعل قاتلانہ کے جواز مین بالضرور ظاہر کردیتا کہ اُسنے اپنی بی بی کو مسٹر لیوین ہیم کی کنار مین دیکھا تھا اور تمھاری نیکنامی کو دھبہ لگتا اور پھر کسی طرح سے یہ کلنک کا ٹیکا نہ ٹلتا۔ لیکن اس تدبیر کے اختیار کرنے سے جسپر اُسنے عمل کیا مسٹر لیوین ہیم نے قرار واقعی تمھاری پردہ پوشی کی"!

ڈچز "اُس قابل یادگار واقعہ کے متعلق ایک ایک بات مجکو معلوم ہی کیونکہ کل حالات من وعن ڈیوک نے مجھ سے پیچھے بیان کئے تھے اور اُن سب حالات سے مین تمکو اب آگاہ کرتی ہون۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جو الفاظ مسٹر لیوین ہیم نے جلدی مین ایک اثر کے ساتھ اُس سے اُسوقت کہے تھے جب وہ اُسکو گرم مکان سے چلے جانے کے لیے مجبور کرتا تھا اُنکے معنی اُسکی سمجھ مین بخوبی آگئے تھے اور اُنکی اُسنے قدر بھی کی تھی اور جب وہ جلد جلد کتبخانہ کو واپس گیا تو اُسکو اسقدر وقفہ ملگیا تھا کہ وہ اپنے حواس کسی قدر درست کرلیتا قبل اسکے کہ مہمان گھبرائے ہوئے اُسکے پاس گئے اور اُنھون نے اِس واقعہ کی اُسکو اطلاع دی جس سے وہ خود پہلے ہی آگاہ تھا تب اُسنے اِن حالات سے جو اُسکے روبرو بیان کئے گئے تھے معلوم کیا کہ مسٹر لیوین ہیم نے جرم اقدام قتل سے انکار نہین کیا ہی۔ اور بہت سے وجوہ جمع ہوگئے تھے جنسے

تمھارا باپ اُس فریب کے لیے تیار ہو گیا جسکو فیاض جُولیس نے حالات مین رنگت پیدا کرنے اور میری آبرو بچانے کی غرض سے بخوشی عمل مین لانا منظور کیا تھا۔ کیونکہ تمھارا باپ مجھ سے انتہا کی محبت کرتا تھا اور مجھپر فدا تھا اور میرا اُسکو بڑا گھمنڈ تھا اور اس خیال سے وہ جھجکتا تھا کہ مبادا لوگ کہین کہ یہ بوڑھا اپنی جوان جورو پر شک کرتا ہے اسلیے اُس حلفیہ یقین پر جو لیوین ہیم نے میرے خطاوار نہ ہونے کی نسبت اُسکو دلایا تھا اعتماد کر کے اُسنے بہت خوشی سے اُس شخص کا شہیدون کی موت مرنا قبول کر لیا تھا جس سے جو اصل بات تھی اور جسکا درحقیقت وقوع ہوا تھا کھلنے نہ پائے اور راز فاش نہ ہو۔ جون ہی سب مہمان اپنے اپنے گھر چلے گئے تمھارے باپ نے تم کو کالنس کے بلانے کو بھیجا لیکن جون ہی تم گھر سے باہر نکلے ہو گے کہ ڈیوک بھی اپنا جورہ لپیٹ کے گھر سے نکل گیا۔ وہ تھانہ پر آیا۔ اور جب اُسنے اپنا نام بتا دیا تو اُسکو مسٹر لیوین ہیم سے خفیہ طور پر ملاقات کرنے کا موقع دیا گیا۔ اور منظر کنسروتیری کا کل حال جو اُسنے بچشم خود دیکھا تھا لیوین ہیم سے دریافت کیا۔ جُولیس نے سب الزام اپنے اوپر لے لیا اور ظاہر کیا کہ اُسنے مجھے تکلیف دہی کی درخواستون سے تنگ کرنے مین جرأت کی۔ اور یہ کہ مین اُسکو غصہ سے پسپا کرتی تھی۔ اور یہ کہ اُسنے مجھے اپنی بغل مین لیا تھا اور یہ کہ یہ بات اُسوقت ہوئی جب مین اُسکے دلیرانہ اور گستاخانہ فعل سے جو یکایک ظاہر ہوا تھا حالت اضطرار اور استعجاب مین تھی کہ ڈیوک کنسروٹیری مین در آیا تھا!!

چارلس۔ اور میرے باپ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ مسٹر لیوین ہیم کو تم اپنے شباب مین پیار کرتی تھین!!

ڈچز۔ تمھارا باپ ابتک اُس بات سے لاعلم ہے اور آخر تک لاعلم رہیگا۔ بس چارلس میرے تمھارے درمیان مین کسی بات کا پردا نہین ہے اور کوئی بات مین تمسے پوشیدہ نہ رکھونگی کیونکہ ایسے حالات کا وقوع اچانک ہو گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا تمھارا آپس کا اعتبار بنا رہے گا!!

چارلس :- اور مخصوص ایسے وقت جب خاندان ملمانٹ کی افسوسناک حالت ہوگئی ہے۔ اس اعتبار کی از بس ضرورت ہے۔ لیکن خدا کیواسطے جو تم کبھی یقین کے جامہ مین خیال کرتا ہون کہ جو کیفیت مسٹر لیوین ہیم نے تھانہ پر بیان کی تھی اُس سے میرے باپ کا اطمینان ہوگیا ہوگا!!

ڈ چرز :- بالکل تو اطمینان نہین ہوا تمھارے باپ نے مجھے جولیس لیوین ہیم کی بغل مین دیکھا تھا۔ اور یہ بھی دیکھا تھا کہ مین نے اپنے آپ کو اُسکی محبت کی باتون اور بوس و کنار کے حوالہ کیا تھا۔ اور اسلیے وہ اپنی آنکھین اس صریحی امر سے بند نہین کرسکتا تھا کہ مین نے بدلحاظی اور بے شوری کا کام کیا تھا گو مین بالکل مجرم اور تقصیروار نہین تھی باوجود اُس رنگت کے جو لیوین ہیم کی دلیرانہ جان نثاری نے اُس واقعہ کو دی تھی ایسی رنگت جسکا صرف اتنا ہی مقصود نہ تھا کہ دُنیا کے سامنے میری شہرت کو دھبہ نہ لگے بلکہ میرا شوہر بھی مجکو پاک و صاف سمجھے۔ باوجود اُس فیاضی کے جسنے جولیس کو اس بات پر مستعد کیا تھا کہ وہ اپنی ذات کو ایسی عورت کے اوپر حملہ کرنیسے جسکی جانب سے کوئی تحریک و تحریص نہین ہوئی تھی ایک بزدل اور فسادی مشہور کرے۔ باوجود ان سب باتون کے تمھارے باپ کا شبہہ نہ گیا پر نہ گیا۔ اگر زیادہ شبہہ نہین تو اسقدر بالضرور باقی رہا کہ مین نے اس معاملے مین کچھ تو بیباکی اور اشارت ظاہر کی تھی خواہ وہ عارضی ہی کیون نہ ہو لیکن اُسکو اس بات کا یقین ہوگیا کہ مین خطاوار نہین تھی۔ اور یہ خیال صرف اُسکو اس بات کے سمجھ لینے سے ہوا کہ لیوین ہیم کا اختلاط پہلی ہی اس موقع پر ہوا تھا!!

چارلس :- اور تھانہ کی ملاقات کا کیا نتیجہ ہوا؟

ڈ چرز :- تمھارے باپ نے مسٹر لیوین ہیم سے کہا کہ۔ تم نے میری بی بی کی بے آبروئی کرنی چاہی تھی لیکن مین تمکو ملامت اور سرزنش نہ کرونگا کیونکہ تم نے ایک ایسا کفارہ قبول کیا ہے جسکو بہ اسباب ظاہر تمھاری زیادتی کے مقابل مین مین بہت زیادہ جانتا ہون۔ تم نے اپنی ذات کو اُسکی حرمت اور آبرو بچانیکے لیے

قربان کرنا قبول کیا ہی جس سے اُسکی نسبت کسی طور کا شک شبہہ عائد نہین ہوسکتا
پس ہمکو خیال کرنا چاہیے کہ جب آزمایش کا موقع اور وقت آئیگا اُسوقت تم نہ نکلجانا
اور اپنے قول سے باہر نہ ہوجانا۔ عالی ہمت اور بلند نظر غولیس نے جواب دیا کہ
اگر یہ بات کبھی بھی ظاہر ہوجایگی کہ وہ تمھارا ہی ہاتھ تھا میرا ہاتھ نہین تھا جسنے کہ
کنسر وٹیری مین زخم لگایا تو اے میرے لارڈ یہ تمھاری خاص غلطی سے ہوگا۔ پولیس اسٹیشن
کی ملاقات اِس طور پر اختتام کو پہونچی۔ اور اب تمھارے باپ کا اطمینان کلی ہوگیا کہ
مسٹر لیوین ہیم اپنی جان نثاری اور جان فدائی کی راہ پر جسپر اُسنے قدم رکھا تھا ثابت قدم
ہی۔ اُسنے پھر چوغہ سر سے پانون تک لپیٹ لیا اور منھ چھپا کے گھر واپس آیا۔ بیڈ فورڈ
سکوئر سے مسٹر کالنسن کے ساتھ تمھارے آنے سے آدھ گھنٹہ پہلے وہ گھر آگیا تھا۔
اب مین نے تمھارے روبرو اُس قابل یادگار رات کی باتون کا جو تمھارے باپ نے
کی تھین اور جسقدر مجکو معلوم تھا اظہار کردیا ہی۔ اب باقی رہا میرا حال اُسکے
بیان کیلیئے صرف چند الفاظ کافی ہونگے جنسے کل ضروری کیفیتین معلوم ہوجائینگی"!
چارلس "جب تم کو بولنے کی طاقت دوبارہ حاصل ہوئی تھی اُسکے چند روز
پہلے ہی تمکو ہوش آیا تھا نا۔ کیون"!
ڈچز "صحیح ہی۔ اور سب سے پہلا نقش جو میرے پھر سے پیدا ہونے والے
حافظہ پر ہوا جب میرے ہوش وحواس بجا ہوئے تھے یہ تھا کہ تمھارا باپ میرے
پلنگ پر جھکا ہوا پھر سے ہمت دلانے والے الفاظ میرے کان مین کہہ رہا ہی۔
مین نے خیال کیا کہ مین خواب مین تھی۔ میرے دماغ مین انتشار تھا اور خیالات
بھٹکے ہوے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ میرے خیالات ومحسوسات اپنے اپنے مناسب
مقامات مین بجا اور قائم ہونے لگے۔ اور جب اُنکو اُن سب باتون کی مدد ملی جو
تمھارا باپ کہہ رہا تھا اُسوقت جون جون منظر کنسر وٹیری رفتہ رفتہ میری فہم و
ادراک کے سامنے آتا گیا اور شروع سے اُسوقت تک کی جب مین زخمی ہوکے
فرش پر گر چکی تھی ہر بات تفصیلوار مجھے یاد آتی گئی۔ میرے خیال کو علیحدہ علیحدہ

گزشتہ باتونکی یاد آوری اور ایک جگہ جمع کرنے کی قابلیت حاصل ہوئی - مجھے
تعجب ہونا شروع ہوا کہ آیا یہ کیا معاملہ ہے کہ ڈیوک اب مجھپر غمگین اور معافی کی
نگاہ سے جھکا ہوا ہے بجائے اسکے کہ وہ غصہ مین ہوتا اور پھر سے ہمت دلانیوالی
باتین کر رہا ہے بجائے اسکے کہ وہ لعنت ملامت کرتا - لیکن جب جو کچھ تمھارے
باپ کو کہنا تھا مین سن چکی - ہان سب سن چکی - تو جو بات سچ تھی وہ اسوقت میری سمجھ
مین آگئی مجھے معلوم ہوگیا کہ لیوین ہیم نے میرے واسطے اپنے پر سب لیا اور اپنی ذات
کو قربان کیا ہے مین نے جانا کہ ڈیوک نے اسکو ایسا کرنیکی اجازت دی تھی مین سمجھ گئی
کہ جان فدا کرنیوالے جولیس کی فیاضی اور اسکا میری نسبت لحاظ و پاس اس حد کو
پہونچ گیا کہ اسنے دنیا کی آنکھ مین میری شہرت اور نیکنامی کے بے داغ بچانے
کیلئے منظر کنسر ویٹری کے حالات مین ایسی رنگ آمیزی کی جس سے مجھے کوئی بدنامی
کا دھبہ نہ لگا اور داغ لگا تو صرف اس بات کا کہ مین نے بے شعوری کا کام کیا
اور مین اپنے شوہر کے نزدیک مجرم و خطاوار نہین ہون اسکے بعد جب تمام ثبوت
لیوین ہیسم کی غیر محدود اور لازوال محبت کے میری فہم کے سامنے کھلتے گئے
میری آنکھون سے آنسو جاری ہوئے - انتہا کی آہون نے مجھ مین تشنج پیدا کیا اور
میرے دل کی تہ مین جوش مین آئے ہوئے خیالات اور محسوسات اور تحریک پانے ہوئے
جذبے آلام و اندوہ کے اونچے اٹھنے والے سیلابون کیطرح املنے لگے اور ان آلام و اندوہ
مین حیران اور افسوس اور حسرتین اور محبت جولیس لیوین ہیم کی شامل تھی - ہان ہان
مین روئی - مین نے لمبی لمبی اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لین مین نے نالہ و زاری کی
مگر مین اپنے خیالات کو زبان سے ادا کرنیکے نا قابل تھی کیونکہ گفتار کی طاقت بالکل معطل
تھی اور گویائی کا مطلق یارا نہ تھا - تمھارے باپ نے اشتیاق اور بھاری آواز سے کہا
اگستا تمنے بڑی بدتمیزی اور نا عاقبت اندیشی کا کام کیا لیکن مین تمکو معاف کرتا
ہون - اگر مین تمکو مجرم سمجھتا تو تین اپنے فعل کو ادھورا نہ چھوڑتا - وہ فعل جسکی یاد
مین دوسرے پر مصیبت نازل ہے لیکن تمکو تمھاری بیجرمی کا کامل یقین ہے لیکن ہان

تمھاری اُسوقت کی بدتمیزی اور نادانی کی حرکت کا خیال ہو۔ اور مین تمکو معاف کرتا ہون۔ مگر تاہم اِس نرمی کے بدل مین جو مین تمھارے ساتھہ کرتا ہون اِس بات کا اصرار کرونگا کہ تم اِن معاملات کو اُسی طریق پر چلنے دو جس طریق پر وہ چل رہے ہین تم لیوین ہیَم کو شہیدونکی موت مرنے دو۔ یعنی صاف صاف یہ بات ہو کہ ہمیشہ کے لیے تم اپنے لبونپر مہر سکوت لگالو اور جو کنسٹر وِیٹری کے معاملات کی اصلیت ہو اُسکو ہرگز ہرگز زبان سے نہ نکالو۔ مجھہ مین گویائی نہین تھی کہ مین اِن تاکیدون کا جواب دیتی حالانکہ میری آرزو تھی کہ مین اپنے شوہر سے اِس حد درجہ کی ہٹ دھرمی اور ناانصافی کے بارہ مین جس سے مسٹر لیوین ہیَم صرف ہم دونونکے واسطے اور ہماری خاطرداشت سے قربان کیا جاتا تھا دلیلین کرتی۔ تاہم میری نگاہون نے میرے بہادر پرستش کرنیوالے کیطرف سے حجت اور بحث کی اور اُسکے جواب مین جو ڈیوک نے نصف لجاجت اور نصف معذرت کی نظر سے میری طرف دیکھا اُس سے مجھے اِس بات کا یقین آیا کہ اِس ملاقات کے نتیجہ سے منظر کنسٹر وِیٹری کے موقع پر میری نسبت جو اُسنے ضعیف العقلی کا یقین کرلیا تھا اُسمین تائید مزید ہوئی"!

چارلس "اور جب تمھاری گویائی کی قوت بحال ہوگئی تب کیا ہوا تھا"!

ڈچز "تمھارا باپ انتہائی عجلت سے میرے کمرے مین آیا اور دیر تک۔ بہت دیر تک المناک ملاقات رہی۔ اُسنے مجھہ سے صاف صاف کھدیا کہ اُسنے میری خواص اعلیٰ کو غریب کلیمنٹائن ہاے چارلس اگر تم چونک اُٹھو اور تمھاری رنگت زرد ہوجائے تو تعجب نہین ہو۔ وہ ایک نہایت رنج آور گومگو کا معاملہ تھا۔ غضب ہوگیا کچھ کہتے نہین بنتا کہ کیا راز تھا۔ ہائے وہ حادثہ جسکے بعد ہی بہت جلد اُسکی قضا آگئی"!

چارلس۔ "اِس مضمون پر تھوڑی دیر بعد ہمارے تمھارے بات چیت ہوگی"!

یہ فقرہ کہتے ہوے چارلس کی آواز سے غم اور طریقہ سے افسوس پیدا تھا۔ پھر اُسنے کہا "ہان تم کہتی تھین کہ میرے باپ نے تمھارے سامنے صاف صاف اقبال کیا تھا کہ"

ڈچز "کہ اُسنے کلیمنٹائن کو حکم دیا تھا کہ جونہی گویائی کی قوت مجھہ مین عود کرے

وہ فوراً بلا توقف اُسکو اس حال سے مطلع کرے۔ انواع و اقسام کے خوف و اندیشون سے وہ کانپتا تھا کہ مجھمین گویائی عود کرنے پر میرے منھہ سے مبادا پہلے پہلے کوئی ایسے کلمات نکلین جنسے کنسر ویٹری کے واقعی اور سچے حالات کا افشا ہو جائے جنسے جو کچھہ خطرہ ہونیکو ہو وہ ہو مگر مسٹر لیوین ہیم کے حق مین تو انصاف ہو۔ اسلیے اُسکو اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید مین کلیمنٹائن کو اپنا ہمراز بنالون سب باتین اُس سے ظاہر کردون اور شاید اُسکو مقام مناسب پر بھیجون کہ وہ وہان جاکے ضروری باتون سے جو مسٹر لیوین ہیم کی فوراً رہائی کا باعث ہون انکو مطلع کرے۔ ان اندیشون کا خیال تمھارے باپ پر اسقدر غالب تھا کہ اُسکو نہایت آرزو تھی کہ جب گویائی کی طاقت مجھہ مین آجائے تو پہلے وہی مجھہ سے پہلا لفظ سُنے۔ پس کلیمنٹائن نے اسکو اطلاع دی۔ جو جو معاملات ہم دونون کے درمیان بر روے کار آئے انکے بیان سے مین تمھارے صبر کو نہ تھکاؤنگی۔ صرف اسقدر رکھنا کافی ہے کہ وہ اس امر کا مجھے یقین دلانے مین کامیاب ہوا کہ مصلحت وقت اور دانائی اور ضرورت اور مناسب یہی ہے کہ جس راہ راہ معاملات جارہے ہین اُسی راہ پر اُنکو رکھنا انسب ہے۔ اور جسم و دل کی ردی حالت دیکھہ کے مین نے اُسکی خواہش کے مطابق عمل کرنے پر اپنی رضامندی ظاہر کی۔ تمکو اس بات کی اطلاع دینے کی ضرورت نہین ہے کہ جو ملاقات اس طور پر تکلیف دہ اور رنج آور تھی اُسکا اس طرح پر خاتمہ ہونیسے مجھے تسکین ہوئی بلکہ وہ تسکین مسرت کی حد تک پہونچی۔ اور جب مجھے یہ بات یاد آئی کہ جس فیصلے کی نسبت مجھے ترغیب دیجاتی تھی وہ بالکل لیوین ہیم کی دلسوز خواہش کے مطابق تھی تو مجھے ایک قسم کا اطمینان حاصل ہوا۔ باقی سب حال چارلس تم کو معلوم ہے اور مسٹر لیوین ہیم ابتک مجرمون کے قید خانے مین مسکن گزین ہے!!

پچھلا فقرہ ڈچیز نے بڑی لمبی اور ٹھنڈی سانس لے کے کہا ؛

چارلس ‘‘ مگر وہ وہان نرہیگا۔ اے میری پیاری سوتیلی ماں۔ وہ وہان نرہیگا اب نا انصافی انتہا سے بھی گذر گئی ہے۔ اب ادھر کی دُنیا اگر اُدھر ہو جائے تو بھی نا انصافی روا اور جائز نہ رکھی جائیگی!!

یہ سُنکے ڈِچیز کی آنکھوں سے احسانمندی کی نگاہوں کی گرمین جھلکنے لگین جنکی جھلک اُن بلوری اشکو نمین سے ظاہر ہوتی تھی جو تھرتھراتے ہوئے مژگان دراز پر آویزان تھے اور اُسنے پھر کہا۔

ڈچیز "اہ میرے پیارے چارلس! تمھاری زبان سے یہ بات سُنکے میرے دلکو راحت اور میری روح کو فرحت حاصل ہوتی ہی۔ جولیس پر خدا اپنا فضل و کرم رکھے کہ ابتو وہ دُنیا مین خوش رہے اور اگر ایسے ایسے سخت سخت خوفناک امتحانون کا جو اسکے ہوئے ہین کوئی انعام یا صلہ اُسکے لئے ہوگا تو صرف اس بات کا علم ہوگا کہ اُسکی ایک بیٹی موجود ہی"۔

چارلس۔ (ماتمی سنجیدگی سے) "بشرطیکہ وہ بیٹی ہنوز زندہ ہو"۔

اسکے بعد اسکو ایک خیال گذرا اور یکایک اُسنے کہا۔

"لیکن یہ بات کس طرح سے ہوئی کہ مسٹر لیوین ہیم اس بات سے لاعلم رکھا گیا ہی اُسکا بچہ زندہ ہی اور وہ بچہ ورجینیا مارڈنٹ ہی"!

ڈچیز۔ "مین ابھی تمسے بیان کر چکی ہون کہ جب ہمارے شباب کی محبت کا حال میرے والدین کو معلوم ہوا تھا مسٹر لیوین ہیم آئرلینڈ بھیجدیا گیا تھا۔ مجکو جب یہ لڑکی پیدا ہوئی تھی میرے والدین نے اُسکا حال اُسکو لکھ بھیجا تھا لیکن یہ بات غلط لکھدی تھی کہ ہماری محبت کا ثمر پیدا ہوتے ہی تلف ہو گیا تھا۔ یہ تدبیر میرے والدین نے اس غرض سے کی تھی جیسا اُسوقت اُنکے ذہن مین گزرا۔ کہ یہ بڑا رشتہ جس سے ممکن تھا کہ جولیس لیوین ہیم کا دل میری طرف بندھا رہے توڑ ڈالا جائے۔ کچھ برس بعد میری اُس سے پھر ملاقات ہوئی مگر اُسوقت اُسنے مجکو بحیثیت ڈچیز آف بلمانٹ مراسم عرفیہ ادا کین پرانی باتون کی نسبت صرف چند مختصر الفاظ مین نے اور اُسنے مبدل کیے۔ جولیس نے کہا کہ۔ اب تم دوسرے شخص کی زوجہ ہو اور آج سے ہمارے تمھارے دوستانہ ملاقات رہے گی۔ ہمارے تمھارے درمیان مین محبت کا جو لفظ ہی اُسکو حک کر ڈالنا چاہیئے مین اس امر کو اُسپر کس طرح سے ظاہر کر سکتی تھی کہ ہمارا بچہ زندہ ہی اور میرے والدین نے اسکو فریب دیا تھا۔ ایسے ایجاب و قبول کی تفصیل کرنا ایسا تھا جیسا خطرناک زمین پر

فوراً چلینا۔ اور چونکہ اُسنے اپنا ارادہ صریحاً مصمم کرلیا تھا کہ وہ میرے ساتھ دوسرے شخص کی زوجہ کی حیثیت سے بہ اعزاز و اکرام پیش آئیگا اسلیے مین نے بھی اپنی جگہ اور اپنی طرف سے یہ قصد کرلیا تھا کہ مین بھی وفادار بنی رہونگی اور اُس عہد پیمان کے مطابق جو مین نے ڈیوک آف بلمانٹ سے عقد کے وقت کیے تھے چلونگی اور اُنکو قائم رکھونگی پس اُس تاریخ سے جب اُسنے کہا تھا کہ۔ ہمارے تمھارے درمیان مین محبت کا جو لفظ آئے اُسکو حک کرڈالنا چاہیئے اُس دعوت کی رات تک۔ کوئی نشانی۔ کوئی اشارہ۔ کوئی لفظ۔ کوئی نگاہ جو جادہ اتحاد سے تجاوز ہوتی میرے اور اُسکے درمیان مین جائز نہین رکھی گئی تھی۔ اب چارلس تم سمجھ سکتے ہو کہ مسٹر لیوین ہیم کو اپنی بیٹی کے زندہ رہنے کا علم نہین ہے۔ تاہم خدائے تعالیٰ کی جسکے کام انسان کی سمجھ سے باہر ہین یہ مرضی ہوئی کہ وہ آپسمین ملے جسکی تمنے ابھی مجھے اطلاع دی ہے"

چارلس "ہان بیٹی اور باپ آپسمین اجنبی نہین ہین لیکن قبل از انکہ مین اپنے مختلف اور خوفناک حالات کو بیان کرون جنکے بیان کی اب میری نوبت ہے۔ میرا ایک اور سوال ہے"

ڈچز "اور وہ سوال"

چارلس "اُس مختار سے متعلق ہے جسکو تمھارے والدین نے ذمہ دار کیا تھا کہ وہ تمھارا کی پرورش کیواسطے بی بی مارڈنٹ کو پنشن دیا کرے تمکو یہ بات بھی معلوم ہے کہ اُس مختار کو اس مطلب کے لئے روپیہ بھی دیا گیا تھا"

ڈچز "مجھے اِس کیفیت سے تام و کمال واقفیت نہین ہے لیکن میرے والدین نے مجکو یقین واثق دلادیا تھا کہ میرا بچہ کبھی محتاج رہنے نہ پائیگا اور ہمیشہ خوشحال اور فارغ البال رہے گا۔ پس جس روز اتفاقیہ وہ میرے روبرو ایک غریب سینے والی کی حیثیت سے آئی اُس روز جو میری حیرانی اور پریشانی اور رنج والم کی حالت ہوئی اُسکا انصاف تم ہی سے مین چاہتی ہون"

چارلس۔ "میز پر گھونسہ مار کے" اِس لئے کہ اُس غریب لڑکی کو حقارت سے کمینہ پن سے اور بیرحمی سے اُس حرامزادے نے لوٹ لیا ہے۔

تمھارے باپ نے تین لاکھ روپیہ کا سرمایہ ورجنیا کے فائدے کیلئے بی بی رڈمنڈ اور اُس مختار کے نام سے جمع کر دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مختار منافع پاتا رہا اور بی بی مارڈنٹ کو اُس وقت تک دیتا رہا جب تک وہ زندہ رہی لیکن وہ یکایک مر گئی اور پھر اُسکے بعد اُس حرامزادے نے جسکی ناانصافی آج شام کو مجھے اتفاقیہ ایک واقعہ سے ثابت ہوئی غریب ورجنیا کو دینا بالکل ترک کر دیا اُسکی بات بھی نہیں پوچھی۔ اُسکو اس وسیع اور فراخ دنیا مین اُسکی تقدیر چھوڑ دیا کہ جہان سینگ سمائے وہان جائے جس طرح سے ہو سکے بسر کرے اور ذلیل و خوار ہو۔ یہ واقعہ ایسا تھا جسکو لوگ اتفاق کے نام سے تعبیر کرتے ہین لیکن درحقیقت یہ اتفاقات اور حادثات ہین جنکو خداوند تعالیٰ خود اپنی ذات سے ظاہر کرتا ہے"!

ڈچیز۔ (اپنے سوتیلے بیٹے کی طرح سے جوش مین آ کے) "ہائے ہائے یہ ممکن ہے کہ میرے غریب بچہ کے ساتھ اس طور پر بیرحمی اور سنگدلی سے عمل کیا گیا ہو۔ کیا تم اُس بدبخت سے واقف ہو جسنے اس طور پر اُس غریب کو فریب دیا ہے"!

حیارلیس۔ (ایک کاغذ نکال کے ڈچیز کو دیتے ہوئے) دیکھو اُس کی شرارت کی شہادت۔ یہ ایک کاغذ ہے جو بی بی مارڈنٹ نے چند ہفتہ قبل اپنی وفات کے مختار کو لکھا تھا۔ اور جو جو اُسمین حوالے دیئے گئے ہین اور تفصیلین لکھی ہین اُنسے ثابت ہے کہ زر کے بارے مین ورجنیا کی ٹھیک ٹھیک کیا حالت تھی"!

ڈچیز۔ "اور وہ مختار کالنبن ہے"!

یہ فقرہ ڈچیز نے اُسوقت کہا جب اُسکی نگاہ خط کے اُس مقام پر پڑی جہان مکتوب الیہ کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور وہ کاغذ وہی خط تھا جسکو کاؤنٹ آف آرڈین نے اُسکو دیا تھا۔

اڑتیسوان باب

(بقیہ بیانات)

جب ڈچیز آف بلمانٹ کی طبیعت اس قدر بحال ہوئی اور اسکو اپنے خیالات پر قادر ہونے اور قابو رکھنے کا اسقدر یارا ہوا کہ وہ اُن خوفناک انکشافات کے سُننے کے قابل ہو جو اُسکے واسطے ذخیرے مین تھے تو مارکوئس آف آرڈن نے اپنی حکایت شروع کی ورجنیا مارڈنٹ کی محبت مین جو جو واقعات اور اتفاقات ظہور پذیر ہوئے تھے اُسنے سب تفصیلوار کشادہ دلی سے بیان کئے اور کوئی بات مخفی نہین رکھی۔ اپنی محبت اُسکے دلمین پیدا کرکے جگہ کرنا اپنا معزز ارادہ اُسکے ساتھ عقد کا۔ کسی ہیبتناک غلط فہمی سے نوجوان ناکتخدا لڑکی کا تمام عہد و بیان اور قول و قرار کا جو اُنمین آپسمین ہوئے تھے ایک دم سے کالعدم کر ڈالنا یہ سب حالات اُسنے بیان کیے۔ اُسنے اپنے انتہا کے رنج و خیالات اور ہمدردی پیدا کرنیوالے درد سے اُس غیر تلف شدنی اُس غیر عدم پذیر محبت کا بیان کیا جسنے اسکو نوجوان لڑکی کی تلاش کی ترغیب دی تھی اور جس تلاش کی کوشش مین اُسنے کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا تھا اُسنے اُس تبدیلی کی وجہ بیان کی جو اس پاک اور طاہر محبت نے اُسکے دلمین اُسکے مذاق مین اور اُسکے شوقون مین پیدا کی تھی۔ اُسنے اپنی بے ثمر سرگردانی کو بکو پھرنے کی حیرانی اپنی گم گشتہ ورجنیا کی جستجو مین شہر بھر گھومنا تمام دارالخلافہ کے ایک ایک گوشہ مین پتہ لگاتے پھرنا اور پھر پتہ و نشان نہ پانا ناکامی۔ تلخکامی حسرت و افسوس سے بیان کی۔ اور پھر ڈچیز سے حیرانی اور جوش سے دریافت کیا کہ آیا اب بھی اُسکو تعجب ہے کہ اُسکی شکل کیون بدل گئی ہے اُسکا چہرہ کیون زرد ہو گیا ہے۔ اور اُسکے بشرے سے کیون تفکرات اور ترددات کے آثار پیدا ہین!!

مگر بلا انتظار جواب ان سخت اور دلسوز سوالات کے پایا نے اُن تسلیون اور

تسکینون کے جو اُسکی سوتیلی ماں اُسکے زخم خوردہ اور نیش زدہ دل کی کرتی چارلس اپنی حکایت کے نہایت مہیب اور نہایت زبون آثار ابواب وفصول کے بیان کی طرف مستعجل ہوا اُسنے بیان کیا کہ کس طور پر اُستے وہ گفتگو جو اُسکے باپ اور جولیا مین ہوئی تھی چھپ کے سُنی۔ وہ گفتگو جسکی توضیح سے اُسکو یقین کامل ہوگیا تھا کہ خود اُسکا باپ اُس خوفناک جرم کا بانی ہوا تھا جسکے ارتکاب کا خاص یہ منشا اور مدعا تھا کہ اُسکا نکاح وَرجنیا کے ساتھ نہ ہونے پائے۔ اور اس موقع پر اُسنے اپنے شکوک بھی جو اُسکے دلمین نسبت امکان اور قرائن قتل کلیمنٹائن کے ہوے تھے ظاہر کردیے کیونکہ وہ فعل زشت وزبون جسکا تذکرہ جولیا اور اُسکے باپ کی گفتگو مین ہوتا تھا اُس فعل قبیح کے مشابہ تھا۔ مارکوئس نے وہ تمام حالات اُس گفتگو کے بھی جو اُسکے باپ اور جولیا مین ہوئی تھی بیان کئے۔ یعنی وہ حالات جنسے ثابت ہوتا تھا کہ ڈیوک اور کرنل جلساز کے درمیان کوئی خفیہ اور اندرونی اور خوفناک سازش ہی سب سے پیچھے نوجوان رئیس اعظم نے اپنی سوتیلی ماں سے اُس ملاقات کا احوال بھی ظاہر کیا جو اُسکے شوہر اور مسٹر کالنسن سے ہوئی تھی۔ غرض ان بیانات نے اپنا اثر یہانتک پیدا کیا کہ یہ بدنصیب بیگم اب نہایت خوف زدہ ہوکے اس امر کے سوچنے اور سمجھنے کے قابل ہوئی کہ بڑا سلسلہ دھمکانے اور ڈرانے والے حالات کا اُس خاندان کو گھیرے ہوے ہے جسمین اُسکی شادی ہوئی ہے۔ فی الحقیقت یہ اُسکا سوچ بڑاہی ہیبتناک تھا اور دراصل وہ خطرات جنھون نے بلمانٹ والے نواب کے مکان کو اپنے بیچون بیچ مین لیکے چارون طرف سے اُسکا محاصرہ کرلیا تھا سخت مہیب سے اُس مکان کے نیچے ایسی ایسی سُرنگین لگی ہوئی تھین کہ ایک ذرا سا واقعہ اُسکو بھک سے اُڑا دیتا۔ اُس مکان پر گرجتے ہوے نحوست کے بادل تھے جو ٹوٹ پڑنے کو اور اپنے کڑکڑا کے نکلنے والے تیرون اور اپنی جھلس دینے والی بجلیون کے چھوڑنے اور گرادینے کو تیار تھے اُسکے گرداگرد ایسے ایسے خطرات تھے جنکے دیکھنے سے انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ ایسی ایسی خرابیان تھین جن کا

دھمکانیوالا وجود ہی بہادر سے بہادر آدمی کے دِل کو دہلا دیتا اور مضبوط سے مضبوط انسان کے سینہ مین حیرتناک خوف پیدا کرتا۔

جب مارکوئیس آف آرڈن اپنی داستان کو ختم تک پہونچا چکا اُسکے بعد دیر تک ایک سکتہ اور خاموشی کا عالم طاری رہا تو اُسنے کہا؛

مارکوئیس آف آرڈن :- "اے میری سوتیلی ماں مجھے تمسے آنکھین دوچار کرتے ہوے شرم معلوم ہوتی ہے۔ مین تمھارے چہرے کیطرف خجالت سے دیکھ نہین سکتا۔ اِس بات کا خیال کرنے سے شرم آتی ہے کہ تمھارا عقد ایسے خاندان مین ہوا جیسا یہ ہے!!"

رئیس اعظم کی بیگم نے زیادہ ہمت دلانیوالی ملامت اور بے تکلفانہ خاطر جمعی سے اِس طور پر مندرجۂ ذیل گفتگو کی جیسے وہ خود اپنے خاص بیٹے سے جو اُسکے بطن سے پیدا ہوا ہو تا کرتی کیونکہ ایسی حالت مین جبکہ وہ خود مبتلاے رنج و محن تھی دوسرے کی غم شناسی غمخواری اور ہمدردی سے اصلی اور سچے اخلاص اور ربط مین زیادتی پیدا ہوتی ہے۔

ڈچز :- "اے میرے پیارے لڑکے میرے سامنے ایسا نہ کہو۔ نہین نہین اِس طور پر مجھ سے گفتگو نہ کرو۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ اب ہم تم وہ صلاح اور مشورہ کرین جس سے تحفظ کی کوئی تدبیر نکالی جائے کیونکہ اے چارلس اب وہ وقت سر پر آگیا ہے کہ ہم تم ہمصلاح ہو کے مِل کے استقلال سے کام کرین"!

چارلس - (مایوسانہ مستعدی اور استقلال سے)"۔ اور نہ ہمکو یہ واجب ہے کہ آج کی رات جب تک سب تدبیرین درست نہ ہو جائین ایک دوسرے سے علحدہ ہون۔ پہلے تو روپیہ کی ضرورت ہے وہ کہین نہ کہین سے آنا چاہیے کہ جعلسازی کے معاملات کی جنکا لول مرتکب ہوا ہے تدبیر اور بندش کیجائے کیونکہ مجھے یقین کلی ہے کہ اِس ضرورت کے دفعیہ کیلئے میرے باپ کے پاس نہ روپیہ ہے اور نہ وہ اُسکی تدبیر کرسکتا ہے۔

ڈچز :- "چارلس۔ تم کہتے تھے کہ شاید چھ سات لاکھ روپیہ کا کام ہے"!

مارکوئیس آف آرڈن :- "ہان اسیقدر اور کیا جو لیا اسیقدر کہتی تھی"!!

چیز۔ لکھنے کا ڈکس، کھول کے اور چارلس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی پاکٹ بک دیکے" تو پھر یہ دس لاکھ روپیہ موجود ہے۔ اب تم کپتان لوول کے خطرناک معاملات کو طے کر سکتے ہو۔ اور باقی روپیہ جو بچے وہ بھی تم اُسی کو اس شرط پر دیدینا کہ اب وہ اس ملک کو چھوڑ کے کہین چلا جائے۔ اہا مین دیکھتی ہون تمکو تعجب سا معلوم ہوتا ہے کہ مین یہ روپیہ کہان سے لائی لیکن تمکو یاد نہین ہے کہ قبل اپنی روبکاری کے جولیس لیوین ہیم نے تمام اپنی جائداد اس طور پر منتقل کردی تھی کہ اُسکی کل آمدنی ابتک مجھے ملے جاتی ہے اور اُسکا حق وراثت بھی طے ہو گیا ہے کہ میرے بعد وہ تمھارے نام منتقل ہو جائیگی۔ اب تم خود قیاس کر سکتے ہو کہ یہ روپیہ جو مین نے ابھی تمھارے سپرد کیا ہے اور جسکی اپنے اوپر صرف کرنیکی میری کبھی نیت نہین تھی کہان سے آیا۔ کئی مرتبہ تمھارے باپ نے اشارتاً مجھسے کہا تھا کہ جو روپیہ اُس سرمایہ سے مجھے ملتا جائے مین اُسکو مصلحتاً حوالہ کرتی جاؤن۔ مگر ہمیشہ مین یہی ظاہر کرتی رہی کہ مجھے اُسکے ایسے اشارات اور کنایات کا سمجھنا پسند یا مرغوب نہین ہے۔ اصل مین میرا یہ ارادہ تھا کہ اس روپیہ کو جو مسٹر لیوین ہیم کے عطیہ کے موافق آتا جائے مین دیانت و امانت سے جمع کرتی جاؤن اور جب مسٹر لیوین ہیم کی رہائی کا دن آئے اُسوقت اُسکا روپیہ اُسکو واپس کردون۔ اور اگر اُسکے واسطے اُس دن کی کبھی صبح نہ ہو تو میرا یہ ارادہ تھا کہ جسقدر اُس آمدنی کا روپیہ وقتاً فوقتاً جمع ہوتا گیا ہو وہ اے چارلس تمھاری بہنون کے نام مین منتقل کردون۔ لیکن اب ایسے حالات پیدا ہو گئے ہین کہ مجھے اپنے پہلے پہل کے اندوختہ کو اُس مطالبہ زر کثیر کے ادا کردینے مین کچھ بھی پس و پیش نہین ہے۔ ہان جس اصل مطلب کیلئے مین نے اسکو جمع کیا تھا وہ اب نہ ہو گا۔ خیر نہ ہو۔ اور اسلیے جس طور پر مین نے بیان کیا ہے تم اُسکو ٹھکانے لگا دو"۔

چارلس "کل صبح مین پہلے یہی کام کرونگا۔ یہ معاملہ مین ایک وکیل کو سپرد کردونگا جسکو اسکے انتظام مین کچھ دشواری نہ ہوگی کیونکہ جعلی دستاویزین دو فریق کے قبضہ مین ہین۔ ایک تو وہ ہے جسنے لوول کو گرفتار کرایا ہے اور دوسرا اسکا لٹیشن بدذات

یہ دونون ایسے ہین کہ روپیہ کیلئے منھ کھولے بیٹھے ہین۔ جب لول کے دوسرے اظہار کی نوبت آئے گی مدعی پیروکار کی غیر حاضری کے سبب سے وہ رہا ہوجائیگا۔ اسوقت یہ باقی کا روپیہ جو تم نے ایسی فیاضی سے میرے حوالہ کیا ہے اُسکو دیدونگا۔ لیکن صرف اِس شرط پر کہ وہ اِس ملک کو چھوڑ کے چلا جائے جب اِن سب امور کا انتظام ہوجائیگا تب میرا باپ اُس بے ایمان آدمی کے پنجہ سے نکل جائیگا اور اُسکی دھمکیون سے نجات پائیگا اور پھر بلبانٹ کے نام کو کلنگ کا ٹیکا اور بدنامی کا داغ نہ لگے گا اور بے آبروئی سے وہ محفوظ رہیگا!!

ڈِ جِرز۔ (آہستگی سے) "ہان میرے پیارے چارلس تمھارا باپ اپنے نہایت زشت و زبون جرائم سے محفوظ رہیگا اور اُسکا پردہ فاش نہ ہونے پائیگا۔ لیکن اُسکو کھلم کھلا اِس امر سے اقبال کرنا ضرور ہوگا کہ وہ ہاتھ خود اُسی کا ہاتھ تھا جس نے کنسرویٹری مین میرے سینہ مین چھُری ماری تھی۔ یہ امر اُسکو اپنے افعال قبیحہ کی تکفیر اور مجہول مگر موثر تدبیر کے طور پر انصافاً کرنا ہی پڑیگا تاکہ جولیس لیوین ہیم بندی خانہ سے رہائی پائے!!

چارلس۔ "مگر میرے باپ کا یہ اقبال کہ وہ اُسی کا ہاتھ تھا جسنے چھُری ماری تھی تمھاری نسبت اُن ضرررسان شکوک کا باعث ہوگا جنسے مسٹر لیوین ہیم نے اپنی دریادلی اور دلیری سے تمھین محفوظ رکھنے کی تدبیر کی تھی۔ آہ۔ میری پیاری سوتیلی مان جب مین نے ابھی غصہ مین آکے مسٹر لیوین ہیم کی نسبت انصاف کی ضرورت ظاہر کی تھی اُسوقت مین نے نتیجون کو میزان عقل مین بالکل وزن نہین کیا تھا۔

ڈِ جِرز۔ "مگر چارلس مین نے اُنکو وزن کرلیا ہے۔ اور مین نے نتائج سے کلہ بکلہ مقابلہ کا اپنا پکا قصد کیا ہے!!

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

بارے مین تمنے اپنے ذمہ لیا ہے اُسکو تم کرو!"
یہ فقرات ڈچز نے مضبوط ہوکے قطعی فیصلہ کے طور پر کہے۔
چارلس۔ (جلدی اور اشتیاق سے) "اور ورجنیا کا مسکن دریافت کرنے کیلئے کیا تدبیر کرنی چاہیئے بشرطیکہ وہ ابھی تک اس دنیا کے باشندون مین ہے اور عالم باقی کو سدھار کے فرشتہ نہین ہو گئی ہے!"
پچھلا فقرہ کہتے ہوئے یکایک اُسکی آواز آہستہ ہو گئی اُسمین غم والم کا لہجہ پیدا ہو گیا اور الفاظ مین حسرت واندوہ کی ضربات تھین۔
ڈچز "کل مین خود اُس لائق بی بی کے پاس جسکا تمنے ذکر کیا ہے اور جو گیٹون مین رہتی ہے جاؤنگی۔ اور اگر کوئی بات تم کو غیر جنس جان کے تمسے اُسنے چھپائی ہے جیسا تمھارے خیال مین ہے یا جسکا تمکو شبہہ ہے تو شاید مجھکو اپنا ہمجنس سمجھ کے وہ مجھ سے بیان کر دے۔ مین خیال کرتی ہون۔ چارلس۔ کہ ہمنے اب اپنی سب تدبیرین کرلی ہین اور ہم دونون اُن سب امور مین جو کپتان لول اور تمھارے باپ اور مسٹر لیوین ہتھم اور ہماری غریب ورجنیا سے متعلق ہین متفق الرائے ہو گئے ہین۔ اور اب صرف کالنس باقی رہ گیا ہے!"
مارکوئس آف آرڈن۔ (کرسی سے اُٹھتے ہوئے) "اے میری پیاری سوتیلی مان اُسکو تم میرے سپرد کر دو۔ پاجی۔ حرامزادہ۔ اُس غریب لڑکی کو لوٹ لیا۔ تمام اُسکا سرمایہ ہضم کر لیا۔ اور سانس ڈکار بھی نہین لی۔ اور اُسکی یتیمی پر بھی اُسکو رحم نہ آیا۔ وہ سنگدل اپنے اِس فعل سے پشیمان بھی نہین ہوا۔ اور ابھی بھی قانع نہین ہے۔ پھر اسکے بعد وہ بدنامی کا کام کیا اور اُسپر بھی قانع نہ ہوا۔ اسکے بعد اُسکو ایک اور نادان ساده دل اور معصوم جوان لڑکی کی اُمید پر پانی پھیرنے مین بھی تامل نہ ہوا جو خود میری پیاری بہن میری ہے اور جسکا وہ چاہتا ہے کہ مجبور کرکے عقد کے لیے گرجا کھینچتا ہوا لیجائے۔ آہ یہ ایک بڑا بھاری قضیہ ہے جسکا تصفیہ مین آپ خود کالنس سے کرونگا!"

ڈچز:۔ "دیکھو۔ ہوشیار رہنا چارلس وہ آدمی بڈھب ہے"
یہ فقرہ بیگم نے جوان رئیس اعظم کی چتون کو تاڑ کے خائف ہو کے کہا کیونکہ اسکی
نگاہون اور طریقہ سے ایک ہولناک بدی کے ارادے کی شہادتین پائی جاتی تھین
چارلس:۔ "آہ میری پیاری سوتیلی ماں میرا تم کچھ اندیشہ نہ کرو"
اور جلدی سے مصافحہ کر کے وہ بیگم کے کمرے سے چلا گیا۔
اب اسوقت رات کے گیارہ بجے تھے۔ قصر بلمانٹ کے عالی وقار اور معالی مقدار
مکین اپنی اپنی خوابگاہون مین چلے گئے تھے۔ اگرچہ سب لوگون نے اپنے
مقام پر جگہ لی تھی اور اگرچہ اس عالیشان مکان مین ہر طرف خاموشی تھی
تاہم ہر ایک مکین کے خانۂ چشم مین نیند نہین آئی تھی۔ نہین وہان وہ آنکھین
تھین جنکو نیند نصیب نہین تھی۔ اور وہ دل تھے جو بار غم سے دبے جاتے تھے
وہان پانوٗن کی آوازین جو کمرون مین ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر جوش
اور طیش کی حالت مین پڑتے تھے صبح ہونے کے قریب تک سُنی جاتی تھین اور
آخر کار صبح ہوتے ہوتے جب وہ آنکھین اور پانوٗن تھک گئے تھے ذرا انھون نے
آرام کیا تھا۔ یہ حالت ایک کمرے مین ڈیوک آف بلمانٹ کی۔ دوسرے مین
ڈچز کی۔ اور تیسرے مین مارکوئس آف آرڈن کی تھی۔ کیونکہ گذشتہ باتون کے
خیال سے ہر ایک کو اپنا جُدا جُدا حزن و ملال تھا اور رنج اور آیندہ سے جو
کل ہونیوالا تھا ہر ایک علٰحدہ علٰحدہ بیم و رجا مین تھا۔

۳۹
اُنتالیسوان باب

(ڈیوک اور ڈچز)

جبکہ ٹھیک ساڑھے نو بجے تھے کہ ڈیوک آف بلمانٹ ڈچز کا پیغام جو
ایک خواص چند منٹ پہلے لائی تھی پا کے کتب خانہ مین گیا۔ اس پیام کے
معنی اور مطلب کی تحقیقات اور تعجب کا موقع بھی اُسکو نہین ملا تھا کہ ڈچز خود

وہان پہونچ گئی لیکن تشویشون اور مصائب کے سبب سے جو اُسکے اوپر ہجوم آور تھے ڈیوک کا دل ایسا پاش پاش تھا کہ چند ہی لمحون مین جو اُسکی زوجہ کو وہان جانے مین لگے تھے اُسکو ایسا محسوس ہوا کہ وہ پیام جو قبل جانے کے اُسکو دیا گیا تھا گویا ایک تازہ مصیبت کا پیش خیمہ تھا۔

ڈچز کی پیشوائی کو آگے بڑھتے اور اِسکو ایک کرسی کیطرف بٹھانے کو لیجاتے ہوے ڈیوک نے کہا۔

ڈیوک "یہ تو تم نے ایک ننہی سی بات کی میری پیاری اگسٹا مجبور ہو کر کہلا بھیجنا کہ اتنے سویرے مجھ سے تم کچھ کہنا چاہتی ہو۔ اور وہ بھی کوئی امر ضروری ہے"

ڈچز "مجھے اندیشہ تھا کہ کہین حضور باہر نہ چلے جائین کہین اور کام نہ ہو۔ اِس سے مین نے کہا کہ پہلے مین ہی مل لون"

یہ آہستہ اور غمگین آواز جو ڈچز کے مُنھ سے نکلی فال بد اور ہونہار برائی کی طرح اسکے شوہر کے دل کو معلوم ہوئی۔

ڈیوک "تم آج کچھ سُست سی اور ملول دکھائی دیتی ہو اگسٹا"

یہ بات ڈیوک نے ایسے وقت کہی جب خود اُسکا دل درد شکنجہ سے ہاتھ اور جہنمی عذاب مین مبتلا تھا۔

ڈچز۔ (تلخ ہو کے) "کیا پچھلے دنون سے مین ایسی مسرور اور محظوظ تھی کہ اب میری وضع اور روش مین تبدیلی لحاظ کے لائق ہو گئی ہی۔ لیکن تم میرے لارڈ تم بہت بدل گئے ہو۔ اور تہ دل سے مجھے تم پر رحم آتا ہی"

ڈیوک۔ (یکایک تلملاتے ہوے چونک کے) "مجھپر رحم آتا ہی۔ تمکو مجھپر رحم آنے کی کیا وجہ ہی۔

یہ کہہ کے اُسنے تکلیف کش نگاہین اپنی زوجہ پر ڈالین۔

ڈچز۔ وجہ یہ ہی کہ تم غمون کو پالتے ہو جسکے سبب سے ہر انسان کے

تم واجب الرحم ہو اگر کل انسان نہین لیکین وہ لوگ تو ضرور جنکا عیسائی دل ہی
تم کو ضرور واجب الرحم سمجھتے ہین !!
یہ کہہ کے ڈچز نے اپنے شوہر کیطرف اُس طریق سے دیکھا جس سے تیقن طلبی
پائی جاتی تھی ۔
ہان ۔ اور اُس بوڑھے آدمی نے خیال کیا کہ کیا خوب ہوتا ۔ آہ ۔ کیا خوب
ہوتا کہ وہ اُس عورت سے لپٹ جاتا جو اب بھی شکیل و جمیل اور آن بان کی عورت
تھی باوجودیکہ تفکرات اور ترددات سے اُسکے شباب کی دلکشی کا جلال اور اُسکے
حُسن گلوسوز کی تجلی دُھندلی ہوگئی تھی حالانکہ سن اُسکا کچھ ایسا زیادہ نہ تھا ۔
ہان ۔ ہم کہتے ہین کہ اُس سے لپٹ جاتا اور اُسکے سینہ کو اپنے درد کرتے ہوے
سر کا تکیہ بناتا اور اُسکے کانون مین اپنے مصائب اور اپنے جرائم کی حکایت
چپکے چپکے بیان کرتا ۔ مگر یہ نہین ہوتا ہی ۔ کیونکہ اُس بوڑھے آدمی کا غرور اسکی
اجازت ہی نہین دیتا ۔ ممکن ہی کہ وہ اپنے رنجون کا اظہار کردے ممکن ہی کہ اپنے
مصائب وہ بیان کردے مگر اپنے جرائم کو وہ افشا نہ کریگا ۔ ہاے نہین ۔ ہاے نہین
یہ بات تو اُس سے ہوسکتی ہی اور وہ گوارا کرسکتا ہی کہ دوسرون کی ہمدردی کا وہ
اپنی ذات کو مدنظر سمجھے حالانکہ یہ بھی کسی قدر اُسکی جبلی کشیدگی اپنے آپ کو لیے رہنا
کبر و نخوت اور امارت کے مغائر اور مخالف ہی ۔ لیکین اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہ اُسکی سہمناکی
اور عبرت کا مدنظر ہوجائے ۔ یہ نہین ہونے کا یہ ہرگز نہ ہوگا ۔ اُسکو مرنا قبول ہی ۔
اور لوگونکی عبرت کا باعث بننا قبول نہین ۔
ڈچز بخوبی سمجھ گئی کہ اُسکے شوہر کے دلمین کیا ہی ۔ ہر طرح کی اندرونی تکلیفات اور
رنج اور شکوک اور قلق اور کوفت اُسکے بشرہ اور چہرہ اور خط و خال سے ظاہر تھے ۔
اور جون ہی اُسنے اُسکی طرف دیکھا تو اِس چوبیس گھنٹہ ہی کے عرصہ مین تفکرات اور
تخیلات اور تشویشات اور وساوس اور تاسفات سے ایسی اُسکی شکل بدلی ہوئی
نظر آئی کہ ڈچز دیکھ کے گھبرا گئی اور اُسکو صدمۂ عظیم پہونچا ۔

ڈیوک :- اے میری پیاری اگسٹا کہو کہ اِس صبح ہی کی ملاقات سے تمھارا کیا مطلب ہے۔

ڈچز۔ میں فوراً اُس تکلیف دہ مطلب کے قریب قریب آتی ہوں میرے لارڈ۔ کیونکہ میں بخوبی جانتی ہوں کہ بموجب سے بڑھ کے کوئی اور بات زیادہ عذاب دہ نہیں ہے۔ اگر کہہ سکتے ہو تو تم مجھ سے کہو میں ملتجی ہوں کہو کہ اُس غریب لڑکی وِرجِنیا مارڈنٹ کا کیا حال ہوا!!

یہ سن کے وقت وہ تعجب سے ڈیوک چونک اُٹھا اور پھر فوراً ہی اُسنے اپنی جھنجھلاہٹ کو انسان کی قدرت سے باہر کوشش کر کے فرو کیا اور ایسی آواز سے جسمیں پھر بھی غصہ کا رعشہ پایا جاتا تھا اُسنے کہا۔

ڈیوک :- وِرجِنیا مارڈنٹ ؟ مجھ سے یہ سوال تم کسواسطے کرتی ہو!!

ڈچز :- اسواسطے کہ مجھ سے اور آپکے بیٹے سے عرصہ تک گفتگو رہی۔ اُسنے اپنی محبت کا میرے سامنے اقبال کیا۔ اُس غیر تبدل پذیر محبت کا اقبال کیا جو اُسکو نوجوان سینے والی کے ساتھ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ باتوں کا اقبال کیا ہے یہ بات تو اُسکو معلوم ہوگئی ہے۔ اِس امر کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیونکر معلوم ہوئی۔ کہ جسکو وہ پیار کرتا تھا اُسکے ساتھ عقد نہ ہونے کیلئے حضور نے کوشش کی ہے!!

ڈیوک۔ (قریب قریب خفگی سے) "خیر۔ اگسٹا۔ اور اگر میں نے کوشش کی تو کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کرنے آئی ہو کہ میں نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ایسے عقد سے محفوظ رکھا جو اُسکی تفضیح اور ذلت کا باعث ہوتا!!

ڈچز۔ (سختی سے) "یہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ اُسکی تفضیح اور ذلت ہوتی"

یہ کہہ کے فوراً اُسنے اپنے جذبہ کو لگام دی اور یہ بات یاد کی کہ اگرچہ اُس کو خود ماں ہونیکی حیثیت سے وہ حقارت آمیز کلمات جنکے استعمال سے اُسکی بیٹی کیطرف اشارہ کیا جاتا تھا بُرے معلوم ہوں لیکن ڈیوک تو وِرجِنیا مارڈنٹ کو ایک غریب

سلینے والی ہی جانتا تھا اسلیے اُسنے زیادہ نرمی اور ملامت اختیار کر کے کہا۔
"اے میرے لارڈ مارکوئیس آف آرڈن کی تمام زندگی کی خوشی اور مسرت اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی محبّت پر بالکل منحصر اور موقوف ہی اور ایسے موقع پر یہ خیال کرنا کہ آیا وہ امیر ہی یا غریب عالی خاندان ہی یا نیچ نامناسب معلوم ہوتا ہی"!
ڈیوک "اگسٹا۔ ہم تم اس بارے مین پھر بحث کرینگے کسی اور موقع مناسب پر جب زیادہ فرصت ہوگی"!
یہ بات ڈیوک نے بصبری سے کہی کیونکہ دس بجنے کے قریب تھے اور اُس وقت بی بی کول آنے کو تھی"!
ڈچز۔ (تامل سے) "اس سے بہتر اب کوئی اور موقع اور مناسب وقت نہین ہوسکتا اور دن گذر جانے کے قبل تم اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے کیلیے مجبور کیے جاؤگے"
ڈیوک "اُسکے معنی کیا ہین۔ اگسٹا۔ تمھاری مراد تو معلوم ہو"!
یہ کلمات ڈیوک نے اپنی زوجہ سے دلمین ڈرتے ڈرتے اور حیرت مین آکے کہے
ڈچز "میری یہ مراد ہی۔ میرے لارڈ کہ پوشیدگی اور رموز کا اب وقت نہین ہی اور تمکو چاہیے کہ تم اُن لوگون سے صلاح لو اور اُنکی ہمدردی حاصل کرو جو ان دونون کے دینے اور کرنیکے قابل ہین اور جو اُن مصائب کے غار مین ڈھکیل دیے جائینگے جو خاص تمھاری ذات کو نگلنے کے لیے تمکو دھمکا رہے ہین۔ پس مجھ سے کہو۔ کہو مجھ سے کہ ورجنیا مارڈنٹ کا کیا حال ہوا"!
ڈیوک "مجھے اپنی جان کی قسم ہی کہ مین سب باتون سے جو اُس سے متعلق ہین لاعلم ہون۔ عمر بھر مین کبھی اُس سے بولا بھی نہین۔ مین"!
ڈچز۔ (بات کاٹ کے) "تو پھر تمنے کوئی پیش خدمت مقرر کیا تھا کہ وہ مضرّت اور ذرکر نہ پہونچائے۔ اور بیس مہینے ہوے کہ ورجنیا مارڈنٹ اور مارکوئیس کا عقد جو ہونیوالا تھا اُسکو روک دے"!
ڈیوک "(کسی ہونہار بدی کی وجہ سے کانپتے ہوے) - ہان اگسٹا مین نے

ایک پیش خدمت مقرر کیا تھا۔ مگر یہ سوالات کس غرض سے کیے جاتے ہین۔
ڈِجرز۔ (اپنی آنکھین اپنے شوہر کے چہرے پر جما کے۔) "صبر کرو۔ لحظہ بھر صبر کرو
جس پیش خدمت کو تم نے مقرر کیا تھا وہ وہی شخص تھا جسکو تم نے ہوا سطے
رشوت دی تھی کہ جب مجھ مین طاقت گویائی کی عود کرے وہ تمکو فوراً اطلاع دے
اِسکا تم پہلے مجھ سے اقبال کر چکے ہو۔ ہان۔ وہ پیش خدمت کلمینٹائن تھی"!
ڈیوک۔ "کلمینٹائن"۔
ڈیوک نے اعادہ کیا اور اُسکی آنکھین ناگفتنی کوفت کی وجہ سے چمکنے لگین
اور پھر اُسنے کہا۔
"اُسکا کیا ذکر ہی۔ وہ اب زندہ نہین ہی"!
ڈِجرز۔ (کرسی سے اُٹھ کے) "ہاے رے بدنصیب آدمی کس شیطان نے
تمھین اُنگلی دکھائی تھی کہ اُس غریب بیکس عورت کو تمنے اپنی راہ سے علحدہ کرنے
کیلیئے ایک قاتل کے ہاتھ کو اجیر مقرر کیا تھا"!
ڈیوک۔ (اپنی کرسی پر پیٹھ کے بل گرتے ہوے۔ اور اپنا مُنھ دونون ہاتھو
سے چھپاتے ہوے) "اے ہمیشہ رہنے والے خدا۔ کیا یہ میری زوجہ ہی جو
خود مدعی بن کے میری گریبان گیر ہو رہی ہی"!
ڈِجرز (بہت ہی آہستگی سے) "ڈرو نہین۔ ڈرو نہین۔ کہ مین تمھارے
جرائم کی تشہیر کرونگی۔ میری تم سے اِسوقت کی ملاقات تمھاری حفاظت کی
غرض سے ہی نہ کہ تمکو خطرے مین ڈالنے کی نیت سے"!
یہ سُنکے اُسکا شوہر درشتی سے کھڑا ہو گیا اور گڑھون مین دھنسی ہوئی
آنکھون سے ہیبت کی چمک معلوم ہوتی تھی کہ اُسنے کہا"!
ڈیوک "لیکن تمکو یہ سب حال معلوم کیونکر ہوا۔ اگر ان باتون کی خبر تمکو کسی
دوسرے شخص نے دی ہی تب تو وہ دوسرا میرے بھید سے واقف ہو گا۔ اور
جب چاہیگا میرے خلاف عمل کریگا لیکن اگر تم کو اس طور پر اطلاع نہین ہوئی ہی

تو تمنے خود چھپ کے یہ سب باتین سنی ہونگی"!

ڈچرز۔ (عالی منصبی ملی ہوئی ملامت سے) "کیا یہ وقت میرے لارڈ میرے لارڈ جھگڑا مول لینے کا ہے"!

یہ سنکے ڈیوک کا چہرہ بھوت کا سا ہو گیا۔ انتقام کشی کے غصہ سے جوش مین اُسکے خاکستری لب بل کھانے لگے کہ اُسنے یہ تقریر کی"!

ڈیوک "اوہ۔ آب مین سمجھ گیا۔ بی بی کول کسی وقت میرے بیٹے کی آشنا تھی۔ یہ دونون پھر ملے ہین۔ اُسنے اُسکو یہ سب حال کہا ہے۔ اور اب شاید"!

اِس مقام پر پہونچ کے ڈیوک نے اپنی آواز بدل کے تلخ طنز آمیز اور تضحیک و نفرت سے اِس طور پر ایک قہقہہ لگایا جو بعض اوقات انتہا کے غیظ اور غضب کی حالت مین لگایا جاتا ہے۔ اور پھر کہا۔

"اور اب چونکہ کول کے ساتھ میرے تعلق کا بھید کھل گیا ہے تو تم اور چارلس دونون مِلکے روپیہ بہم پہونچاؤ تاکہ اُس بدمعاش شریر کی جلسازیون کی بابت ادا کیا جائے۔ کیونکہ مجھ سے تو ایک اٹھنی بھی جمع نہ ہو سکے گی"!

ڈچرز "تم مجھ سے سنگدلی کے طنز اور ہیبتناک مضحکہ سے باتین کرتے ہو گویا مین تمھاری دشمن ہون اور یہ چاہتی ہون کہ تمکو رنج و عذاب مین پھنساؤن اور دُکھ دون لیکن شاید تمھارا خیال بدل جائیگا جب مین تمکو اِس بات کا یقین دلاتی ہون کہ چارلس کبھی کا آج صبح سے مع روپیہ کے گیا ہوا ہے کہ کول کو جلاوطنی سے بچاے اور اِس بات کا اطمینان حاصل کرے کہ جس وقت وہ حراست سے رہائی پائیگا اُسی دم وہ اِس سلطنت کے باہر نکل جائیگا پھر یہان قدم نہ رکھے گا"!

ڈیوک "کیا یہ سچ ہے۔ اگستا"!

نواب بلمانٹ کو اِس سوال کے وقت اپنے کانون پر بھی اعتبار نہ رہا

اور اُسکے بھوت کے سے خوف زدہ چہرے کی رنگت کم ہوکے تعجب اور بے اعتباری کا رنگ لائی۔

ڈچز۔ سچ ہی۔ میرے لارڈ۔ بالکل سچ ہی۔ لیکن اگر تم میری اس تدبیر کا اور تمھارے مطلب کے لیے روپیہ بہم پہونچا دینے کا احسان مانو تو سچ سچ کہدو لگی لپٹی نہ رہنے دو کہ تم وَرجنیا کو اپنے بیٹے سے علیحدہ کرنیکی غرض سے کیا کیا تدبیرین عمل مین لائے اور کون کون فکرین کین۔"

یہ کہہ کے ڈچز آف بلمانٹ ایسی ادا سے اپنی کرسی پر بیٹھی جسکے یہ معنی سمجھے جاتے تھے کہ ملاقات کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ اور یہ سُنکے ڈیوک آف بلمانٹ اپنی کرسی کو اپنی زوجہ کے قریب لاکے بیٹھ گیا مگر اس طور پر بیٹھا کہ اُسکا رُخ اُسکی طرف سے پھرا ہوا تھا اور اُسنے کہا۔

ڈیوک ویر اگسٹا تمھاری فرانسیسی خواص فریب کے فن مین ایک ہی بھتنی تھی۔ بڑی مکّار۔ بڑی عیّار۔ بڑی فتین۔ بڑی فطرتی۔ بڑی فریبی۔ یہ اُسی کا کام تھا کہ اُسنے میرے بیٹے اور ورجنیا کی محبت کا بھید دریافت کیا تھا۔ یہ اُسی کا کام تھا کہ اُسنے ایسی ایسی تدبیرین سوچ کے نکالین اور انپر عمل کیا کہ دونون کے ربط کا باہمی سلسلہ شکست ہوگیا۔ معاملہ درہم برہم ہوگیا۔ اور سب کھیل بگڑ گیا۔ اور میرے لیے جس کام کے کرنے کا اُسنے بیڑا اُٹھایا تھا اُسکی مین نے اُسکو اجازت دی تھی اور منظور کیا تھا اس طور پر میری اجازت حاصل کر کے اُس متفنی اور حیلہ باز فرانسیسی عورت نے وَرجنیا کے دل مین اپنی جگہ پیدا کر کے اُسکا اعتبار حاصل کیا اور اُسکے روبرو ایک قصّہ ایک فرضی بہن کا شرارت سے پھیلا اور بہکا لیجانیکا اور پھر اُسکو چھوڑ دینے کا بیان کیا۔ پہلے سے تدبیر ہو گئی تھی کہ اُسکے مطابق ایک روز چارلس اور کلیرسا اور مین کھُلی ہوئی گاڑی مین سوار ہو کے ریجنٹ پارک ہو کے گذرا۔ اُسوقت وہان کلیمنٹائن وَرجنیا کو لیے ہوے

ٹہل رہی تھی۔ اَب تم قیاس کرلو کہ اُس فرانسیسی عورت کو اپنے قصہ کی نسبت برملا شکایت کرنا کس قدر آسان ہوگیا ہوگا۔ بناوٹ سے جونک کے اور جوش مین آکے اُسنے ہمارے جیارلس کیطرف اشارہ کیا کہ وہ بھگا لیجانیوالا یہی شخص ہے جسکا ذکر اُسنے وَرجنیا سے کیا تھا۔ اور کلیرسا کو اُسنے ظاہر کیا کہ یہ جیارلس کی جورو ہے"۔

ڈِحَرز۔ "اور اُس بیچاری لڑکی کو اِس طور پر یقین دلایا گیا کہ جو شخص خلوص اُسکے ساتھ نکاح کا خواہان تھا اُسکی شادی ہوگئی"۔

یہ سُنکے ڈِحَرز کا خون اُس شیطانی جھوٹ سے جو خود اُسکی بیٹی کی نسبت عمل مین لایا گیا تھا جوش کھانے لگا۔ وہ بیٹی جسکو وہ اَب بھی اپنی قبول کرنے مین جرأت نہین رکھتی تھی۔

ڈِیُوک۔ "اُس فریب کا یہ نتیجہ ہوا کہ وَرجنیا مارڈنٹ اپنے مسکن سے بھاگ گئی اور اِس طور پر میرا بیٹا ایک نیچ کی یگانگت سے محفوظ رہا لیکن فرانسیسی عورت نے ایک ایسے خلاف سرشت ایسے بیحد وحساب ایسے خلاف قیاس انعام کا دعویٰ کیا کہ درحقیقت مین نے اپنی جلد بازی پر جو اُسکی جو اعانت منظور کرنے مین کی تھی تلخکامی سے پشیمانی حاصل کی"۔

ڈِحَرز۔ (بیصبری سے) "اور وہ معاوضہ کس قسم کا تھا جسکا وہ مطالبہ کرتی تھی"۔

ڈِیُوک۔ "میرے بیٹے کے ساتھ عقد چاہتی تھی"۔

ڈِحَرز۔ (انتہا کے تعجب سے) "تم ہنسی کرتے ہو"۔

ڈِیُوک۔ "مین سچ کہتا ہون یہ ہنسی نہین ہے۔ اگسٹا۔ مین تمکو یقین دلا سکتا ہون اُسنے مجھ سے کہا کہ وہ مارکوئس کی بیگم بنے گی ورنہ تمام سازش اور کارسازی جو میرے بیٹے اور اُسکے سرمایۂ محبت کے برخلاف عمل مین آئی ہے ظاہر کردیگی تم سوچو کہ یہ کیسا پیچ اُسنے کھیلا اور کس بیرحمی سے مین اُسکے پیچ مین آگیا۔

کس سہمناکی سے مین حیرت مین ہوگیا اور یہ بات بمقتضاے اُنھین حالات کے
ہوئی کہ اتفاقاً شیطان نے مجھے ایک ایسے ہمت والے اور بیدرد سفاک سے
ملادیا جو اپنے پلے کا سب کھو کھا کے اور اپنے دوستون کو جو اُسکی مدد کرتے
تھے اُنکی فیاضانہ استمداد سے تھکا کے خودکشی کے لیے جو افلاس اور مصائب کا
نتیجہ ہے مستعد ہوگیا تھا اور سوا اُسکے اور کوئی چارہ کار اُسکو نظر نہ آیا۔ پس مین نے
اُسکو اُسکے مہلک ارادے سے باز رکھ کے نجات دی اور وہ میرا غلام بن گیا
اور خرابی پیدا کرنے کیلئے میرا مستعد اور تیار آلہ ہوگیا۔ پھر بھی کلیمنٹائن کی نسبت
مجھے آخری تدبیر عمل مین لانے کا پس وپیش ہوا لیکن اُسنے خود ہی بار بار کے
تقاضے سے مجھے مجبور کیا۔ جب مین مایوس ہوگیا اور میری فہمائش اُسپر کارگر
نہ ہوئی تب جو تدبیر تھی وہ کی گئی۔ انتہا کی ظاہرداری اور راستی نما حیلون سے
مین نے کلیمنٹائن کو ترغیب دی کہ میری بیٹیون مین سے ایک کا لباس فاخرہ
لے لے اور تمھارے جواہرات کے زیور کا صندوقچہ بھی اپنے قبضہ مین کرلے
اُسکو اس گھر سے نکالنے کی تدبیرین جو مین نے رنگ دیا وہ اُسکے جال مین
پھنس گئی لیکن جو کچھ کہ اُسکا نتیجہ ہونیوالا تھا اُس سے اپنے آپ کو اور چارلس کو
محفوظ رکھنے کی غرض سے اور اس خیال سے کہ ہم دونو پر کسی قسم کے شک کا
سایہ بھی نہ پڑنے پائے۔ مین چارلس کو اپنے ہمراہ لارڈ مرٹن کی دعوت مین
لے گیا۔ یہ بھید کا معاملہ اُسوقت بروے کار آیا جب ہم دونون وہان تھے
اور اُس فعل کا مرتکب کول تھا۔ اب اگسٹا تم کو سب حال معلوم ہوا۔ میری
عزت۔ اور آبرو۔ میرا امن۔ میری عافیت اور خود میری جان اب تمھارے
اختیار سے اور تمھارے ہاتھ مین ہے"!

یہ پچھلے الفاظ ڈیوک کی زبان سے ایسی آواز سے نکلے جنمین مایوسی کا
لہجہ ملا ہوا تھا"!

یہ سُنکے ڈچز آف بلانٹ کو جاڑا سا چڑھا اور سر سے پانوُن تک وہ

کانپنے لگی اور اُسنے کہا۔
ڈچز۔ "تمنے بڑا ہولناک کام کیا ہے۔ لیکن اُسکا جواب تو تمھین خدا کو دینا ہوگا۔ مجھ غریب۔ گنہگار۔ فانی۔ غلط کار۔ کا یہ منصب نہین کہ مین تمھارا انصاف کرنے مین جرأت کرون مگر مین تمکو تمھارے جرائم کے خوفناک نتیجون سے بچانے مین مدد دیسکتی ہون۔ اور اس مطلب کے انجام کیلیئے تمھارا بیٹا محنت کر رہا ہے اور جو روپیہ مین نے اُسکو دیا ہے وہ اُسکے پاس موجود ہے"!
یہ بدنصیب نواب کمرے کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھرتا جاتا تھا۔ قدم تیز پڑتے تھے مگر کوئی یہان اور کوئی وہان پڑتا تھا کہ وہ بڑبڑایا۔
ڈیوک۔ "ہاے ہاے میرا بیٹا۔ میرا بیٹا۔ شک نہین کہ وہ اپنے باپ کو ایک قاتل سمجھ کے اُس سے متنفر ہوگا۔ اور پھر وہ اُسکو ورجنیا کے بارے مین اپنی مسرت اور خوشی کا غارتگر سمجھ کے متنفر ہوگا"!
ڈچز۔ (دلدہی سے) "لیکن اپنی بعض بعض بُرائیون کا تو بھلا تم کفارہ کر سکتے ہو۔ اوہ۔ یقینًا۔ یقینًا تم مان لوگے کہ آخر کار وہ دن آگیا ہے جب تم کو جہانتک ہوسکے جہانتک تمھارے اختیار مین ہو خوشی سے مستعدی سے اور جلدی سے مکافات عمل اور تلافی مافات کرنا ضرور ہے"!
ناشاد اور کمبخت ڈیوک آف بلمانٹ اپنی رنج آور جھپل قدمی سے یکایک ٹھہر گیا دونون ہاتھ دونون بغل مین رکھ کے اپنی بی بی کے سامنے کھڑا ہوگیا اور دادخواہ نگاہ اُسکی طرف کر کے اس طور پر گویا ہوا۔
ڈیوک "کیا مکافات عمل مین کر سکتا ہون۔ کیا تلافی مافات مجھ سے ہوسکتی ہے۔"
ڈچز۔ (شوق سے) "تم میری صلاح پر چلوگے۔ تم میرا مشورہ مانوگے"!

ڈیوک ؎ ہان۔ ہان۔ ہان۔ ہان۔ آہ۔ اَب تم اِس طرح کہتی ہو۔ اب تم
اِسطور پر نظر آتی ہو گویا تم میری محافظ فرشتہ ہو۔ گویا تم بھے مجھے محفوظ رکھنے والی
پری ہو ؎

ڈچز ؎ بس اگر تم درحقیقت مجھے ایسا ہی سمجھتے ہو جیسا کہتے ہو تو جو مین کہو
وہ کرو اور مین تمھین بتاؤنگی کہ کیا تلافی مافات کرنا چاہیئے ؎
ڈیوک۔ (امید و بیم کی بیصبری سے) ؎ بتاؤ بتاؤ اگسٹا کہ وہ کیا ہی ؎
ڈچز ؎ جو تلافی میرے ذہن مین ہی وہ دو باتون کی ہی۔ اوّل تو تمکو اپنے
بیٹے اور ورجنیا مارڈنٹ کے نکاح کی بابت اپنی رضامندی ظاہر کرنی چاہیئے
بشرطیکہ درحقیقت وہ بیچاری زندہ ہی اور ہم لوگ اُسکے مسکن کا پتہ لگانے مین
کامیاب ہون ؎
ڈیوک ؎ اگسٹا اُس شادی کی نسبت مین راضی ہون ؎
اِس اظہار رضامندی کے وقت ڈیوک کی رگون کا سلسلہ ایک دو سر ایسے
شکست اور اُسکا دل قریب قریب فاتر العقل شخص کے مانند ہو گیا تھا کہ اُسنے پھر
کانپتے ہوئے کہا ؎
اور تم کیا چاہتی ہو ؎
ڈچز نے لمحہ بھر پس و پیش کیا پھر دلیری اور استقلال سے جواب دیا۔
ڈچز ؎ اور یہ کہ منظر کنٹر و یڈری کی نسبت جو حال ہو سچ سچ بیان کر دو
اور ایک بیگناہ بیجرم کو بندی خانہ سے چھڑاؤ ؎
ڈیوک۔ (تعجب اور رنجیدگی سے) ؎ مگر اُس بات سے تمھاری نسبت نہایت
مضرت رسان شکوک عائد ہونگے۔ اِس بات سے اُس امر کا تسلیم و ایجاب کرنا
ہوگا کہ تمنے نادانی کا کام کیا بلکہ تم نے اُس شخص کے اختلاط اور ارتباط مین
دیدہ و دانستہ گرویدہ ہو کے اپنی ناقص العقلی اور اپنا ضعف عقیدت ظاہر کیا۔
ڈچز۔ (اولوالعزمی کے طریقہ سے) ؎ جو کچھ ہو۔ یہ تلافی مافات کا دِن ہی۔

یہ مکافات عمل کا دن ہے۔ یہ کفارہ کا تکفیر کا بدل کا معاوضے کا اور انصاف کا دن ہے۔ اور مجھے اور تمھیں اپنی اپنی شرط خدمت ادا کرنی چاہیئے۔ جو نتیجے میری شہرت میری بدنامی۔ میرے نام کی نسبت ہون وہ ہون۔ مگر اس خدمت کا انجام ہونا ضرور ہے۔ چاہے جو ہو۔ اس بیگناہ کی بدنامی کا داغ تو دُھل جائیگا۔ وہ بیگناہ سزا تو نہ پائیگا۔

ڈیوک "اچھا اگستا جو تمھاری خوشی جو تمھاری مرضی ہی ہوگا جو تم کہو گی جب تمھاری ہی یہ یہ مرضی ہے تو مجھے کیا جائے کلام ہے"!

اسوقت دروازہ کھلا اور ایک ملازم نے حاضر ہو کے اطلاع دی کہ بی بی لِل حاضر ہے۔ کیونکہ ڈیوک نے اُسکے آنے کا یہی وقت مقرر کیا تھا!!

ڈیوک "کہدو کہ چند منٹ مین ملاقات ہوگی"!!

اِسکے بعد جون ہی ملازم چلا گیا وہ ڈچز کیطرف مخاطب ہوا۔ اور استفسار کے طور پر مستفسر ہوا۔ "اُس عورت کو مین کیا کہون"!!

ڈچز "بس یہ کہدو کہ جس معاملے مین اُسنے تمسے گفتگو کی تھی اُسکے طے کرنے کیلئے ایک وکیل کو ہدایت کیگئی ہے۔ علاوہ اسکے ایک اور رقم جو تین لاکھ سے کم اور چار لاکھ روپیہ سے زیادہ نہین ہے کپتان لول کو اُسوقت دیجائیگی جب وہ تارکان وطن کے جہاز کی تختہ بندی پر قدم رکھے گا"!!

ڈیوک "اور جب مین اِسکو ان باتون کا یقین دلا کے رخصت کر لون تو یہان پھر تمھارے پاس آؤن۔ یا بالفعل اس ملاقات کا خاتمہ سمجھا جائے"!!

ڈچز اپنے شوہر کو واپس آنے کے لیے کہا ہی چاہتی تھی تاکہ وہ کالسٹن کے دعاوی کی نسبت جو زر اور زن سے متعلق تھے گفتگو کرے مگر فوراً اُسکو یہ بات یاد آگئی کہ اِس معاملے کا مختار سے طے کرنا چارلس نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اس لیے وہ خاموش ہو رہی اور اُسنے کہا "کہ اب اُنکے ملنے کی کوئی ضرورت نہین ہے"!!

چنانچہ ڈیوک کتب خانہ سے چلا گیا اور ڈچز تنہا رہ گئی اور جو باتین ابھی ابھی

میان بی بی مین ہوئی تھین اُنپر غور کرنے لگی۔

چالیسوان باب

(علی التواتر وقائع کا تسلسل)

لیکن اس موقع پر بلمانٹ کی بیگم کا غور بلا تخلل زیادہ دیر تک نہ رہا۔ مارکوئس آف آرڈون اُسکے سوتیلے بیٹے کے آجانے سے اسمین تفرقہ پڑا۔ عالیجناب بیگم نے اپنی ملاقات کے تمام حالات جو نواب نامدار کے ساتھ ہوئی تھی بے کم وکاست بیان کئے جب نوجوان رئیس اعظم کو معلوم ہوا کہ اُسکے باپ کی جانب سے اس قدر ندامت اور توبہ نصوح اور تربیت پذیری کا اظہار ہوا ہے تو بڑا بھاری بوجھ اُسکے دل کا اُتر گیا اور اب بجائے خود اُسنے ڈچز کو مطلع کیا کہ بڑا تیز و چالاک وکیل مقرر ہو گیا ہے وہ فوراً لول کی جعلی ہنڈیون کو کالنس اور دوسرے شخص سے جسکے پاس وہ ہین چھڑانے گیا ہے۔

چارلس۔ (فیصلہ کی غمناک ادا سے) "جب مین نے وکیل سے یہ بات کہی تھی کہ پہلے کالنس کا معاملہ طے کرنا تو میرا ایک خاص مطلب تھا"!

ڈچز۔ "چارلس اسکے کیا معنی ہین۔ اوہ۔ تمھاری نگاہون سے مجھے خوف معلوم ہوتا ہے"!

یہ پچھلا فقرہ جوش کے طریقہ اور دلسوز آواز سے کہہ کے اُسنے پھر پوچھا"!

"مین تمسے پھر پوچھتی ہون کہ کالنس کے بارے مین تمھاری کیا مراد ہے"!

مارکوئس آف آرڈن۔ (عزم بالجزم سے) "میری یہ مراد ہے کہ قبل اسکے کہ میرے اور کالنس کے پھر ملاقات ہوتی وہ لول کی جعلی ہنڈویان حوالہ کردیتا تو بہتر تھا ورنہ کیا تعجب ہے کہ وہ مختار زندہ نہ رہے اور ہنڈویان اُسی کے پاس رہ جائین اور اُسکے ورثا جعلساز کو پھانسنا اور اُسپر جعلی مقدمہ ہی قائم کرنا پسند کرین اور باہمی تصفیہ پر راضی نہ ہون۔ ای میری سوتیلی مان اب تمنے میری مراد سمجھی"!

لیکن قبل اس کے کہ اسکی زبان سے جواب نکلے۔ حالانکہ جواب کی کوئی ضرورت نہین تھی کیونکہ ڈچیز کے بشرے ہی سے وہ تردد ہویدا تھا جو نوجوان رئیس اعظم کی گفتگو سے اُسکے دل مین پیدا ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ جلد اور زور سے کھلا اور ڈیوک آف بلمانٹ کتب خانہ مین داخل ہوا اُسکے بشرے سے وحشت برستی تھی اور چہرہ غصہ سے سرخ تھا۔ اُسکی لٹکتی ہوئی جھریون دار پیشانی کے نیچے سے آنکھین خون چکان معلوم ہوتی تھین اُسکے سفید سفید لب غیظ کی شدت سے کانپتے تھے اور موٹے موٹے پیشانی کے خطوط جنین کل چہرہ سمٹ کے ایک جگہ ہوگیا تھا ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا گوشت مین کھدے ہوے ہین۔ یہ انتہائی سرکہ جبینی ایسی پیشانی کی شکنین تھین جنسے صریحًا معلوم ہوتا تھا کہ وہ آتش فشان بندھا ہوا اُسکے سینہ مین اُبل رہا ہی۔ یہ حال دیکھ کے ڈچیز کانپنے لگی اور مارکوئس بھی اُس بوڑھے آدمی کی خوفناک دہمکی سے حیرت مین آکے پیچھے ہٹ گیا۔

چرخ کی سی خونخواری سے اُسنے اپنی آنکھین ڈچیز کیطرف نکالین اور موٹی اور بھدی آواز سے جسکا تلفظ نہین ہوسکتا تھا اُسنے اُسکی طرف مخاطب ہو کے کہا

ڈیوک — سنو بی بی۔ تمنے مجھے اِس بات کا یقین دلایا تھا کہ بی بی پول نے میرا سب بھید میرے بیٹے سے ظاہر کردیا ہی حالانکہ اُسنے کوئی راز فاش نہین کیا ہی۔ بلکہ ایک مدت گذر گئی کہ اُسکی اُس سے ملاقات ہی نہین ہوئی ہی۔ اب تم ہی بتاؤ کہ مین تمھاری بات چیت اور گفتگو سے کیا نتیجہ نکالون۔ یہی نا کہ تم دونون مین سے ایک نے چھُپ چھُپ کے سُننے والے کمینہ کا کام کیا ہے اپنے شوہر یا اپنے باپ کا تم دونون مین سے ایک جاسوس بنا ہو اور شاید تم دونون نے چھپ کے کان لگانیوالے قسائی کا مَن مانتا کھیل کھیلا ہی!!

یہ سُنکے چارلس اپنے دونون بازو سینہ پر پیچ اوپر رکھ کے آگے بڑھا لیکن اُسوقت اُسکا طرز بریت کا نہین تھا بلکہ اُس سے رنج و ملال ظاہر ہوتا تھا اُسنے کہا

چارلس :- اے باپ یہ تمھاری زجر و توبیخ میرے سر آنکھوں پر ہے اسلیئے کہ تم کسی دغابازی کی کارروائی سے جو تمھاری نسبت سرزد ہوئی ہو میری سوتیلی ماں کو بری کرو!!

یہ سنکے ڈیوک نے جسکی آنکھیں یقیناً خون فشان تھیں اپنے بیٹے کو گھور کے دیکھا اور کہا -

ڈیوک :- خیر یہی سہی صاحب - تو پھر مین خیال کرتا ہون کہ تمنے میرے سب بھیدون کو سُنا ہے - تمنے سب باتین سماعت کی ہین تم سب جان گئے ہو!!

چارلس (طیش مین آکے) بہر کیف مین بہت کچھ جانتا ہون - بہت کچھ - اے باپ مین بہت کچھ جانتا ہون - مثلاً مین جانتا ہون کہ تم میرے اور میری مسرت کے درمیان سنگِ راہ ہوے ہو - جسکو مین پیار کرتا ہون اُسکو مجھ سے چھڑانے کیلئے تم ہی باعث ہوے ہو - یا میرے خدا جب مین اِن سب باتون کا خیال کرتا ہون تو مجھے صبر آئے تو کیونکر آئے!!

یہ کہتے ہوے نوجوان رئیس اعظم کی آواز وحشت سے کمرے مین گونجی تھی اور وہ اپنی تپکتی ہوئی پیشانی پہ ہاتھ رکھے تھا -

یہ سنکے ڈیوک پر اچانک دہشت غالب ہو گئی اور ایک ہی منٹ مین اُسکا سارا غصہ اُتر گیا اور اُسنے کہا -

ڈیوک :- چارلس - میرے پیارے چارلس - مجھے طعنے نہ دو - اپنے باپ کو نہ کوسو - چارلس - میرے پیارے لڑکے - آگسٹا - تم اِسکو سمجھاؤ - تم اِس سے کہو - تم میری طرف سے کہو تو!!

یہ پچھلا فقرہ اُسنے اپنی رنج و آلام وہ عاجزی سے ڈچز کی طرف مخاطب ہو کے کہا -

اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کے اور اپنے باپ کی طرف اپنا چہرہ جسپر ناقابل بیان آلام و اندوہ کے نقش مرتسم تھے جھکا کے چارلس نے غمگین اور دلخراش

آواز سے حسبِ ذیل تقریر کی۔

جا رلس وہ اے باپ تم کیا جانو کہ تم نے کتنا بڑا بھاری نقصان مجھے پہونچایا ہے میری طرف دیکھو۔ میرے زرد زرد گالوں پر نظر کرو۔ میری گڑھے مین دھنسی ہوئی آنکھوں پر نگاہ کرو۔ میرے زار و نزار ضعیف و ناتوان جسم کیطرف خیال کرو تیئیس ۲۳ ہی برس کے سن مین ایسا کمزور اور زیادہ عمر کا دکھائی دیتا ہون بیقدر قبر کے قریب پہونچ گیا ہون جیسے اور لوگ عموماً پچاس برس کی عمر پا کے ہوتے ہین۔ شباب کا ولولہ اور اُسکی طاقت مجھ مین باقی نہین رہی ہے۔ ابھی خون میری رگون مین سستی سے دوڑتا ہے۔ میری طاقتین تحلیل گئی ہین اور میرا دل پاش پاش ہو گیا ہے۔ اُمید میرے نزدیک ایک کملایا ہوا پھول ہے اور مایوسی ایک فرضی جن کی طرح جو انسان کا خون چوستا ہے اپنے پر و بال میرے اوپر پھیلائے ہوے ہے۔ لیکن یہ سب باتین کسکی بدولت ہوئی ہین کسنے مجکو اپنی بیرحمی کی جناتی گرفت مین پکڑ کے میری مسرت کے بلند ترین کنگرے سے لاعلاج غم کے غار مین پٹک دیا ہے۔ تمنے۔ میرے باپ۔ تمنے یہ سب باتین کی ہین۔ ہان۔ تم اپنے فعل کی طرف دیکھو۔ اور تم دیکھو کہ تمھارا بیٹا بہت جلد قبر مین جانیکی تیاری کر رہا ہے اور تب تو کہہ کہ اسطور پر اُسکے درپے جان ہونیسے تمکو کیا ملا ہے؟"

نوجوان آدمی کی آواز حد درجہ کی وحشت کی ضربات الفاظ سے معمور تھی اور اُسکی نگاہون سے وہ جوش ٹپکتا تھا جو جنون کے قریب تھا۔ اُسکا باپ مغلوب الغضب اور غصہ ور نوجوان کے سامنے خم ہو گیا گویا اُسکی آنکھون مین انتقام کی بجلیان چمکتی تھین اور اُسکی زبان سے تحلیل ڈالنے والی لعنت کی گرج اور کڑک نکلتی تھی۔ ڈچز تو دہشت اور حیرت سے فالج زدہ ہو گئی۔ اپنی ہیبت زدہ نگاہ سے اِس خوفناک منظر کی طرف دیکھتی رہی لیکن ایک لفظ بھی نہ بولی۔

آخر کار ڈیوک آف بلمانٹ نوجوان رئیس اعظم کے پانوں پر گر پڑا۔ اور اُسکے زانو پکڑ کے کہنے لگا۔

ڈیوک "میرے بیٹے۔ میرے پیارے بیٹے مجھے معاف کر مین تیری منت کرتا ہون کہ مجھے معاف کر!!"

چارلس "یا خداوندا۔ میرا باپ اور اُسکے مقدر مین یہ ذلت ہو!!" چارلس نے یہ کہا اور اُسکے رخسارے اُن فیاض خیالات سے چمکنے لگے جو جلتے ہوئے طوفان کیطرح اُسکے دلمین اُمنڈ آئے تھے۔ اپنے باپ کو اُسنے اس لجاجت اور انکسار کی حالت سے اُٹھایا اور اُسکے گلے سے لپٹ کے ڈاڑھین مار مار کے رونے لگا!!

اور بوڑھا آدمی بھی رویا اور ڈچز اپنے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے زور زور سے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لینے لگی۔ اس حد درجہ کے درد اور نہایت رقت کا وہ منظر تھا کہ اُسکی کیفیت سمجھنے کے لیے وہ حالت دیکھنے کے قابل تھی الفاظ اُسکو بیان نہین کر سکتے۔

اس طور پر اپنے بیٹے کی معافی حاصل کر کے ڈیوک کتب خانہ سے اپنے کمرے کو چلا گیا تاکہ وہان جا کے وہ اپنا مَن سمجھوتا کرے۔ اور ڈچز اور مارکوئس آف آرڈن پھر اکیلے رہ گئے۔ اب رئیسہ زہرہ پرستار نے چارلس کے روبرو سب حال مفصّل فرانسیسی عورت کلیمنٹائن کی دغابازی کا جو اُسنے وزر جینیا کے معاملے مین کی تھی بیان کرنا شروع کیا وہ مفصّل حال جس کا ڈیوک نے ابھی ابھی اقبال کیا تھا اور جو اب ایک برباد کن اور زیان رسان جھونکے کے مانند اُسکے بیٹے کے گوش زد ہوا۔ لیکن ڈچز کا جلد جلد بیان ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ ایک پیادہ ایک خط لیکے اندر آیا اور وہ خط اُسنے نوجوان مارکوئس کو دیا۔

اس خط کو لیکے جون ہی اُسنے دیکھا کہ ایک اُجڈپن سے لپیٹا گیا تھا۔

ویفر سے بند تھا اور اُسکے لفافہ پر مکتوب الیہ کا نام گھسیٹ کے لکھا ہوا تھا کہ چارلس نے غصہ کی بیصبری سے کہا۔

چارلس "یہ خط کون لایا ہی!!

ملازم حضور کے درزی نے اُسکو لیا ہی اور اگرچہ وہ مسٹر اوسمنڈ کے نام ہی تاہم وہ کہتا ہی کہ وہ حضور ہی کے لیے ہی۔ اور چونکہ اُسپر لفظ ضروری لکھا ہوا ہی اِسلیے اُسنے خیال کیا کہ وہ خود ہی یہان لاتا۔

لیکن بہت عرصہ قبل ملازم کی گفتگو ختم ہونے کے چارلس نے خط کھول کے اُسکا مضمون پڑھ لیا تھا۔ خوشی۔ بیم و رجا۔ رنج۔ اور ناامیدی یکے بعد دیگرے علی التواتر اُسکے چہرے پر ہویدا ہوے اور ڈچز کیطرف خط پھینک کے دِل توڑنے والی آواز سے اُسنے کہا۔

چارلس "وہ مِل گئی۔ میری وَرجنیا مل گئی۔ مگر وہ قریب مرگ ہی۔ یا میرے خدا۔ یا میرے خدا!!

اور اگرچہ اُسکو اِس آرزو نے دیوانہ بنا دیا تھا کہ وہ فوراً اُسکے پاس جسکو وہ پوجتا تھا دوڑا ہوا جاتا۔ لیکن اُسکے خیالات اُسپر غالب آئے اور وہ اپنی کرسی پر پیٹھ کے بل گر پڑا جسپر سے وہ دہشت مین آکے اُٹھا تھا۔ اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا۔

دِل دھڑک رہا تھا دماغ پھڑپھڑا رہا تھا کہ ڈچز نے اپنی آنکھین خط پر دوڑائین یہ خط اُس بیوہ عورت کیطرف سے تھا جسکے مکان واقعہ کیمڈن ٹون مین ورجنیا پہلے رہتی تھی۔ مضمون مختصر تھا مگر جسقدر تھا وہ پُردرد تھا نوجوان ناکتخدا لڑکی جو اُس بیوہ کی بہن کے ساتھ رہتی تھی قریب مرگ تھی۔ جب اُسنے دیکھا کہ آخری وقت قریب ہی وہ اُس شخص کی آخری ملاقات کے لیے جسکو اب تک وہ اور اُسکی مہربان شفیق مسٹر اوسمنڈ کے نام سے جانتی تھی رضامند ہوئی ناظرین کو یاد ہوگا کہ کیمڈن ٹون کی صاحب خانہ عورت سے چارلس نے

درخواست کی تھی کہ اگر کوئی تحریر اُسکے نام کی ہو وہ اُسکو وسٹ انڈ کے خیاط کی معرفت اُسکے پاس روانہ کرے۔ اور اب آخر کار اُسنے اِس طور پر اپنی ورجینیا کی خبر پائی۔

لیکن یا خدا۔ یہ کس قسم کی خبرین تھین جنسے نہ صرف اسکو انتہا کا رنج پہونچا اور نہ صرف اُسکا ہی جگر پاش پاش ہوا بلکہ کمبخت ڈچز ورجینیا کی ماں کا بھی یہی حال ہوا۔ اِن دونون کی خوش قسمتی سے جو خدمتگار یہ خط لایا تھا وہ فوراً ہی وہ کیفیت بیان کرکے جو ہمنے اوپر لکھی ہی باہر چلا گیا تھا اور اگر وہ بنظر استعجاب یا انکشاف حال چند لمحہ تک دروازہ کے باہر ٹھٹک جاتا تو وہ بالضرور وہ ملال آمود جوش کے جملے اور ٹوٹے ٹوٹے فقرے سُنتا جنسے حد سے زیادہ شکوک اُسکے دلمین پیدا ہوتے۔

جسمانی اور دلی درد کے نہ رُکنے والے دَورے مین چارلس کے مُنھ سے نکلا

چارلس ،، ورجینیا قریب مرگ ہی۔ یا خداوندا اُسپر رحم کر،،

انتہا کی تلخ تر آہ وزاری سے ڈچز اِس طور پر گویا ہوئی۔

ڈچز ،، ہاے میری غریب بیچاری لڑکی۔ ہاے میری بیٹی جسکو مین نے چھوڑ دیا اور جسکے حال سے اتنی مین غافل رہی کہ اُسکی خبر تک نہ لی۔ چلو چلو اُسکے پاس جلد چلین،،

چارلس۔ (اب کھوئی ہوئی طاقت کسی قدر پھر حاصل کرکے اور کھڑے ہوکے) ،،ہان چلو اُسکے پاس چلین۔ آؤ میری پیاری سوتیلی مان۔ آؤ اپنی پیاری کے پاس جلد چلین اور اگر خدا کی مرضی ہی تو وہ ابھی اور جئے گی ہملوگون کو برکت اور خوشی نصیب ہوگی اور وہ بھی خوش رہے گی۔ ہاے وہ فرشتہ۔ وہ پیاری وہ میری پیاری،،

اِسوقت کتب خانہ کا دروازہ پھر کھُلا اور چارلس اور ڈچز دونون نے جو چلنے کو تیار ہو گئے تھے بیصبری اور قریب قریب غصّہ کی نگاہ اُسنور کر پڑ ڈالی

جو اندر آیا اور جسکو اُنھون نے ایسے وقت پر اپنا مخل سمجھا۔

نوکر۔ "ایک اور خط ہے۔ میرے لارڈ!!"

اور خط دیکر وہ فوراً باہر چلا گیا۔

چارلس نے لفافہ کھولکر اور اُسکا مضمون جو حسب ذیل تھا اپنے دلمین پڑھا۔

"۱۷۔ جنوری ۱۸۴۶ء"

کل شام کو۔ چارلس۔ مین رہا کیا گیا۔ میرا قصد ہے کہ بلا توقف انگلستان سے روانہ ہو جاؤن لیکن مین تمسے رخصت ہونیکا نہایت متمنی ہون۔ تم خود واقف ہو کہ کس مسرت اور دلی خوشی سے مین تمھارا ہمیشہ ہی خواہ رہا ہون اسلیے مجھے اُمید ہے کہ یہان آنے کی مہربانی سے تم انکار نہ کروگے۔ مجھے کامل توقع ہے اگر تم میری یہ درخواست منظور کروگے کیونکہ اپنی قید کی حالت مین مین نے گورنر سے سُنا تھا کہ تم خود کئی مرتبہ میری خیر و عافیت دریافت کرنے گئے تھے ای چارلس۔ خداوند تعالیٰ تمکو برکت دے اس طور پر جو تمنے اپنی ہمدردی ظاہر کی اُسکے عوض مین خدا تم کو برکت دے۔

"مین ایک دوست کے مکان پر ٹھہرا ہوا ہون اور اُسکا پتہ ملفوف ہے اور مجھے اُمید ہے کہ آج دن بھر مین کسی وقت تمکو دیکھون۔

"کیا تمھارے تمام ارکان خاندان کی خدمت مین اپنا آداب بجالانے کی مین جرأت کرسکتا ہون!!"

"تمھارا محب صادق!!"

"جولیس لیوین ہیم!!"

مارکوئس آف آرڈن "۔ ان سب اُمور مین خداوند تعالیٰ کا ہاتھ ہے!!"

یہ کہہ کے اُسنے یہ خط ڈیجرز کو دیا جو اُسکے چہرے کیطرف اشتیاق کی بیصبری سے دیکھ رہی تھی جب وہ اُسکو پڑھ رہا تھا کیونکہ اُسکے بشرے سے وہ جان گئی تھی کہ وہ خط صرف معمولی اور ادنیٰ لحاظ کے لائق نہین تھا۔

ڈچز (اشتیاق اور مسرت کی آواز سے) شکر ہی خدا کا۔ وہ کیسا کریم و کارساز ہی کہ باپ کی رہائی عین ایسے وقت پر ہوئی جب وہ بھی اپنی بیٹی کو گلے لگائے۔ شاید اسکا دم اسی کے سامنے نکلے!!

پچھلا جملہ کہتے ہوے اسکی آواز اور طریقے یکایک حد درجے کے ملال ور مایوسی کے ہوگئے۔

چارلس (جذبۂ شوق سے) ہاے اُس اُمید کو نہ مٹاؤ جو میرے دِل مین مسکن گزین ہی۔ بالضرور اُسکو صحت ہو جائیگی۔ خدا پھر اُسکو ہمین دیگا۔ وہ پیاری وہ مجسم حسن !!

اکتالیسوان ۴۱ باب

(سفید غلام کے دَور کا خاتمہ)

فرض کرلو کہ اُن عجیب و غریب اور بعید العقل واقعات کے علی الاتصال پھوٹ نکلنے کو جو باب ملحقہ ماسبق کے آخر پر واقع ہوے دو گھنٹے گذر گئے۔ اَب قصرِ ڈیوک کا منظر بدلتا ہی اور ایک سفالہ پوش غریبانہ مکان کا منظر پیش نظر ہی۔ گروس ونر اسکوئر کے طبقۂ اُمرا اور رُوسا سے منظر بدل کے اَب کیمڈن ٹون کے چپ چاپ اطراف مین آتا ہی۔

ایک صاف و رفتہ کمرے مین جو سادہ سادہ چیزون سے آراستہ تھا، ڈچز نیٹا مار ڈ ایک پلنگ پر لیٹی تھی اور اسکے پاس تین آدمی موجود تھے۔ وہ خداداد حسن جسکو کوئی شے تمام و کمال تلف نہین کر سکتی اَبتک سحر کیطرح اُسکے گرد معلق نظر آتا تھا اور اپنی زبان حال سے بکمال فصاحت و ملال درد انگیز حال کا قیل و قال کرکے ملال در ملال پیدا کرتا تھا۔ اُسکا جسم پھیجتے پھیجتے ایسا ہلکا ہو گیا تھا جیسا پری کا ہوتا ہی اور وہ پری سے بھی زیادہ لاغر اندام ہو گئی تھی۔ اُسکا رنگ جو ہمیشہ توانائی اور تندرستی کی حالت مین چکا چوند لگاتا تھا اَب ایسا صاف و شفاف ہو گیا تھا

کنارمین سے چھوٹی سی چھوٹی رنگین پیشانی پر اپنی نیلی نیلی لیک پر چلتی ہوئی نظر آتی تھین لیکن دونون رُخسارون پر دریائی کوڑی کی سی سُرخی کی چمک نہایت نزاکت سے شفاف پوست کے آر پار دکھائی دیتی تھی - افسوس ہے - افسوس ہے - کہ وہ وہ دلکش و دلپذیر فریب وہ خوبصورتی تھی جو اِس مقتول و ذبیح کا قبر کیواسطے سنگار کرتی تھی -

ہمنے لکھا ہے کہ اسکے پلنگ کے گرد تین آدمی موجود تھے - یہ تینون ڈچز آف بلمانٹ مسٹر لیوین ہیم اور مارکوئس آف آرڈن تھے یہ سب باتین جنکا ظاہر کرنا اور اوسکو جاننا مناسب اور قرین مصلحت تھا ظاہر کردی گئین - سب سے پہلے جب ڈچز اور اُسکا سوتیلا بیٹا اپنی دولتسرا واقع گروس ونر اسکوئر سے چلے وہ سیدھے مسٹر لیوین ہیم کی عارضی قیام گاہ کو گئے تھے - اِس مقام پر ان سبکا آپسمین ملنا بہت وجوہ سے ایک دردناک اور رنج آور واقعہ تھا عجلت سے حالات بیان کئے گئے اور جو لیس لیوین ہیم کو معلوم ہوا کہ ورجینیا مارڈنٹ یعنی وہ غریب سینے کا کام کرنیوالی لڑکی خاص اسی کی بیٹی ہے - اِس موقع پر اُس سے دریافت کرنیکی ضرورت نہین تھی کہ وہ بھی ڈچز اور مارکوئس کے ہمراہ اُس غریبون کے مسکن کو چلے گا جہان وہ غریب لڑکی اپنی موت کے بستر پر تھی - کیونکہ وہ خود چاہتا تھا و تڑپ رہا تھا کہ اُس سے بغلگیر ہو - اُسکو اپنی گود مین لے - اُسکو دیکھ کے روئے اور اِسکے ساتھ ملکے دعا مانگے - اُس سفالہ پوش گوشہ غریبان تک آنے مین اُنکو دیر نہ لگی کسی قدر فاصلے پر وہ اُتر پڑے اور ڈچز سب سے پہلے اپنی بیٹی کو اُس خبر سے مطلع کرنے اندر گئی جو باوجودیکہ ہزار احتیاط اور بیش بینیون اور دوراندیشیون سے ظاہر کیجاتی تاہم ایک خطرناک اثر سے اُسکو چونکا دیتی -

اِسکے بعد ورجینیا مارڈنٹ کو معلوم ہوا کہ وہ عظیم الشان رفیع الدرجہ عالی حسب معالی نسب ڈچز آف بلمانٹ اور مسٹر لیوین ہیم کی بیٹی ہے - اُنکے شباب کی ناجائز محبت کی اولاد اُسکے ممنوع اتحاد کا ثمر مراد - اور وہ جوش اور ولولے جو ڈچز آف بلمانٹ نے اُسوقت ظاہر کئے تھے جب دو برس ہوئے مخملی لباس قصر بلمانٹ

پہونچایا گیا تھا۔ ہان اُن جوشون اور ولولون کے معنی اب اُسکی سمجھ مین آئے
اسیطرح وہ ذاتی اور جبلی مروڑے اور اصلی ہمدردیان جو اُسوقت اُسکو
مسٹر لیوین ہیم کیطرف کھینچے لیے جاتی تھین جب مصیبت کی گھنگھور گھٹا اُسپر
چھائی تھی۔ ہان اُن مروڑون اور ہمدردیون کا مطلب اب اُسنے سمجھا۔ لیکن
اگرچہ اُسکی ولدیت کا افشاء راز نہایت نازک احتیاط اور انتہا کی خبرداری اور
ہوشیاری سے اُسکے سامنے کیا گیا تھا۔ اور اگرچہ جسوقت اِس اقبال کا آخری نقطہ
کہ وہ اُسفین کی بیٹی ہے اُسکے سامنے کہا گیا اُسیوقت اُسکو اُسنے جسنے اُسکی ماں ہونا
اپنے تئین بتایا تھا اپنی کنار عاطفت مین نہایت مسرت اور جوش خون سے
لیکے بہت پیار کیا تھا۔ تاہم وہ تعجب اور خوشی کی ملی بھری اس دل شکستہ اور
بیمار بیچاری مرنیوالی لڑکی کیواسطے بہت سخت تھی۔ اِس اقبال سے بھیدون کی
تمام وکمال توضیح وتشریح بلکہ یون کہنا چاہیے کہ پورا پورا انکشاف تعجب انگیز
سچائیون کا جو اِس نوجوان لڑکی کے لیے ذخیرے مین تھین نہین ہونے پایا۔
کیونکہ اُسکے بعد ہی یہ بات اُسکو معلوم ہونے کو تھی۔ اور یہ بھی اُسکی ماں کی زبان سے
کہ اُسکا مسٹر اڈمنڈ درحقیقت مارکوئیس آف آرڈن ڈیوک آف بلبانٹ کا اکلوتا
بیٹا تھا۔ علاوہ اِسکے جب ورجنیا اپنی ماں کے سینہ پر سر رکھے ہوے لیٹی تھی
اور اُسکو اپنے راحت آور اور مسرت بخش اشکون سے تر کرتی تھی کہ اُس نے
اسیطرح پھر اپنی ہی ماں سے سُنا کہ نوجوان مارکوئیس کا عقد نہین ہوا ہے اور یہ
بات بھی اُسکو معلوم ہوئی کہ جو بھگا لیجانے اور چھوڑ دینے عورت کی حکایت
کلیمنٹائن نے کہی تھی وہ بالکل مصنوعی اور بناوٹ کی تھی کیونکہ مارکوئیس نے
نہ صرف اپنی ذات کو اُسکی محبت مین وفادار اور ثابت قدم ثابت کیا ہے بلکہ
اُسکی غیر تبدیل پذیر محبت مین وہ نالہ وشیون کرتا ہے اور مرتا ہے۔
مسرت اور احسانمندی اور تعجب کے جذبے جو اُسوقت ورجنیا کے
عمیق چشمہ دل سے اونچی اُٹھتی ہوئی لہرون کے بعد لہرون کیطرح جوش مارتے

اور بہ نکلے تھے وہ کسی کے خیال مین نہین آسکتے ہین اور نہ کوئی اُنکو بیان کرسکتا ہی۔ اور چونکہ جتنی زبانین روے زمین پر بولی جاتی ہین اُنمین کوئی ایسی زبان نہین اور انسان کی زبان کو اِسقدر الفاظ معلوم نہین کہ اُن خیالات اور محسوسات کی زیادتی۔ اُنکی دلگدازنرمی۔ اُنکی دلدوز حیرت کا مشرح اور مفصل منصفانہ بیان کیا جائے اِسلیے اُس منظر پر جو آنا جوش مین لایا تھا ہم صرف سرسری طور پر نگاہ ڈالتے ہین۔ اور اِس وجہ سے اُس ملاقات کی کیفیت کا خیال جو وُرجنیا اور اُسکے چاہنے والے اور اُسکے باپ مین ہوئی تھی۔ یعنی وہ ملاقات جسکے ہونیکا طریقہ ڈچز آف بلمانٹ نے نکالا تھا اور اُسکے لیے حتی الامکان کوشش کی تھی۔ ہم اپنے ناظرین کے قیاس اور ادراک پر جو اُنکو کرنا مناسب آ۔ ہان خیالات اور محسوسات کا پہلا بہاؤ تو بالکل نہایت مسرت سے پُر تھا کیونکہ اور سب مخیلات اور ملحوظات صرف ایک دل مین دخل پانیوالے اور جوش مین لانیوالے اُس مسرت کے خیال مین منجذب تھے کہ کارساز حقیقی نے اپنے فضل وکرم سے کیونکر اِن بچھڑون کو ایک دوسرے سے ملایا۔ لیکن جب ہنوز بوسون کی اولاد بدلی کی گرمی سب کے رُخسارونپر محسوس ہوتی تھی اور جب خوشی کے اشک جو اِس کثرت سے اُمنڈے تھے ہنوز ہر ایک کی پلکونپر جھلک رہے تھے۔ کہ یکایک ہر ایک کا دِل پیس ڈالنے والی مایوسی کے بوجھ سے دب گیا اور دبتے دبتے ڈوب گیا۔ اور یہ مایوسی اُس یقین سے پیدا ہوئی تھی جو اُس جوش مین چھُپ کے آر پار ہو گیا تھا۔ یعنی وہ دِل دُکھانیوالا اور رنج و عذاب مین ڈالنے والا اِس بات کا یقین کہ وہ وقت اب بہت ہی قریب ہی جب اِس منظر مین موت اپنا دخل کریگی۔

چارلس۔ ڈچز۔ اور مسٹر لیوین ہنیم کے دِلمین یہ خیال کہ یہ عزیز لڑکی جسکو وہ انتہا کا پیار کرتی تھی۔ اب اُنسے عنقریب چھٹنے والی ہی اِس طرح پر آتا تھا جیسے دس ہزار خاردار آگ مین سرخ کئے ہوے تیرون کے

چھدنے کا درد اُٹھتا ہو۔ اور وَرجینیا کے دِلمین ایسے ایسے جوش اور ایسے ایسے
جذبے طغیانی کرتے تھے جنسے اُسکو محسوس ہوتا تھا کہ جس مسرت کے لیے
وَرجینیا چاہتی تھی جب اُسکے اسباب اور سامان ایسے مہیّا ہو گئے ہین تو
کسقدر سخت۔ کسقدر سخت تر ہو مرنا۔

ڈچز آف بلمانٹ کے دِلمین نہ صرف انتہا کے غم کا اثر تھا بلکہ سخت پشیمانی
اور تاسف کا بھی اثر تھا۔ اُسکو وہ دِن یاد آیا جب وَرجینیا اُسکے روبرو
سجے ہوے ایوان عالیشان واقع قصر بلمانٹ مین کھڑی تھی۔ جب اُسنے جو
اُسکی مان تھی اپنی مدت سے بھولی بسری اور بچھڑی ہوئی بیٹی کو اپنے روبرو
اور دوبدو دیکھا تھا اسنے اپنے دِل ہی دِل مین کہا " ہاے اگر اُسوقت
مَین اپنی شرط خدمت بجالاتی تو آج یہ میرا بچہ بچ جاتا۔ مجکو چاہیے تھا کہ
تب ہی مَین اُسکو اپنی بیٹی مان لیتی۔ یا اقل درجہ اتنا تو کرتی جس سے اُسکی
دستگیری ہوتی۔ لیکن دونون باتونمین سے مین نے ایک بھی نہ کی۔ اپنی
شہرت کو خطرے مین ڈالنے کے خوف سے ہراسان ہو کے۔ یہ خیال کر کے
کہ حالات گذشتہ کے انکشاف سے ایسا نہ ہو کہ نیکنامی کو ذرا بھی داغ لگ جائے
اور تمام اپنی خود فروشی اور خود ستائی کے لحاظون کو اُس موقع پر جو اُسوقت
چمکتا ہوا اور عظیم القدر میرا حال کا زمانہ تھا یکجا کر کے مَین نے کمینہ پن۔ بزدلی
اور قانون قدرت کے خلاف کام کیا۔ اور اُنھین سب باتون سے اِس
بدبخت زمانۂ استقبال کیلیئے سب اسباب بہم پہونچائے۔ اور وہ بدبختی اب
قریب ہی ہے۔ وہ آہی گئی ہے۔ دیکھو دیکھو وہ یہ ہے!!"

اور جون ہی یہ خیالات گردون کیطرح ڈچز آف بلمانٹ کے دماغ مین
پھرنے لگے اُسنے اپنی دونون باہین اپنی بیٹی کی گردن مین ڈالدین اور ناقابل
بیان مجنونانہ طاقت سے اُسنے مرنیوالی لڑکی کو اپنی چھاتی سے لگالیا۔

مسٹر لیوَین ہیم کو بجاے خود اِس خیال سے قریب قریب سودا ہو گیا تھا

کہ اُسکو اپنی بیٹی کی موجودگی کا حال ایسے وقت پر معلوم ہوا جب وہ ہمیشہ کیلیے
اُسکی نظروں سے غائب ہوا چاہتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ لڑکی محبوب القلوب
اپنے اصول نیک کی پابند اور نیکذات ہے۔ اُسکی فیاضانہ خصلت اور عالی دماغی
کے خود اُسکو بہت سے ثبوت ملے تھے۔ اور لیونین ہیم کی آنکھوں نے اُسکو خبر دی تھی
کہ اِس بدن کے گلانے۔ اور گھلانیوالی بیماری ہی مین بھی وہ ایسی حسین وجمیل تھی
کہ اُسکی تعریف فن مصوری اور شاعری دونون کے حیطۂ اختیار سے باہر تھی
اِسکے بعد جیسے ہی اُسکے دِل کی نگاہ جلدی سے گذشتہ زمانہ کی سیہ کاری کے
حالات کی مجلد کتاب پر پڑی۔ یعنی وہ مجلد کتاب جسکے اسرار اور بھیدون سے
وہ صرف اِسی دو گھنٹہ کے عرصہ مین آگاہ ہوا تھا۔ اُسکو سوا اِس خیال کے
اور دوسرا خیال نہ آیا کہ وزجینیا سے غفلت کی گئی۔ ہاے بڑی بیرحمی اور سنگدلی
سے اُسکی مان نے اُس سے غفلت کی۔ اور اِس انتہا کی غفلت۔ بے پروائی۔
اور استغنائی۔ کے یہ نتیجے ہوے کہ اُس لڑکی کو ایسی کچلڈالنے والی محنت
کرنی پڑی۔ ایسی سخت سخت تکلیفین فاقہ کشی کی اور سب طرح کی اور تکلیفین
برداشت کرنی پڑین جنسے یہ بیماری پیدا ہوئی جو اُسکو قبر کی طرف کشان کشان
لیے جاتی تھی۔

اِسکے بعد جون ہی مسٹر لیونین ہیم نے اپنی نوبت پر مرنیوالی لڑکی کو اپنی کنار
مین لیا۔ وہ رو دیا۔ آہ۔ وہ شیر خوار بچہ کی طرح رو دیا۔ اور اُسکو اپنے سینہ سے
چمٹائے رہا اندوہ و آلام کی زیادتی نے کچھ عرصہ تک اُسکو بچہ بنا دیا۔ یعنی ایسا کہ دلدوز
آواز اور ناقابل بیان عذاب اندرونی سے وہ ڈاڑھین مار مار کے روتا جاتا تھا
اور اُسکی منت کرتا جاتا تھا۔ کہ ابھی نہ مر۔ ہاے ابھی نہ مر۔

لیکن مارکوئیس آف آرڈن کے۔ یعنی اُس چاہنے والے۔ اُس وفادار۔
اُس پرستش کرنیوالے چارلس کے اب کیا کیا خیالات تھے۔ اے قادر قیوم
اے خداے لایزال۔ اِس دُنیا مین ایسے تلخ تلخ غم و الم کسواسطے پیدا ہوے ہین

کس واسطے یہ بیحد حساب آلام - وہموم انسان کی سر نوشت مین لکھدیئے گئے ہین اس زبان مین اتنے الفاظ ہی نہین کہ جنمین اس ناشاد نوجوان آدمی کے اندوہ ورنج کافی ووافی زور شور سے معرض بیان مین آئین - آخر کار وہ اپنی ورجنیا سے ملا تو - مگر کیونکر ملا کس حالت مین ملا ہائے ہائے - اُسکے بدترین اندیشے راست ہوگئے - ہائے ہائے اُسکے صدہا خواب پریشان جو اُسنے اُسکے بارے مین دیکھے تھے وحشت ناکی سے درجۂ صداقت اور شہادت کو پہونچے - احتیاج - افلاس - فاقہ کشی - ظلم بیدردی - بیرحمی - روحانی اور جسمانی عذاب وعقوبت بیماری - یا منصف خدا - یہ کیا کیا خواب کی باتین تھین جو صادق آئین - یہ سب اُسپر گذر چکے تھے یہ سب اُسپر بیتی تھی - اُس بیچاری نکمسن لڑکی پر جسنے کسی پھول کو بھی کبھی بھول کے نہین توڑا تھا - اور جسکا پانون بچپن مین بھی کسی کیڑے پر نہ پڑا تھا - یہ مصائب گذرے تھے کیا ایسی لڑکی کی تقدیر مین اسقدر جلد مرنا تھا - کیا اس بیگناہ - اس حسین وجمیل اُس پیاری کے پلنگ پر ابھی سے موت کو منڈلانا تھا - کیا خداوند کریم اُسکو چند سال اور ایسی اجازت نہ دیگا - کہ جیتی اور خوشی کا کسی قدر مزا تو چکھ لیتی - کچھ تو اُسکو اُسکے آلام واندوہ اور تکلیفات اور تصدیعات کا جنھون نے اُسکی زندگی کے چشمہ کو سم آلود کردیا تھا معاوضہ اور بدل ملجاتا - ورجنیا - ورجنیا - کیا درحقیقت تو مرنے کے قریب ہی -

اور جون ہی یہ عذاب وعقوبت کے خیالات مارکوئس آف آرڈن کے دلمین پیدا ہوئے وہ اُسکے پلنگ کے برابر دوزانو کھڑا ہوگیا - مرنیوالی لڑکی کا چھوٹا سا نازک ہاتھ اُسنے اپنے ہاتھ مین لیلیا - اپنے لبون سے اُسکو لگایا اور نرم نرم بوسون اور کڑوے کڑوے آنسوون سے اُسکو چھپا دیا -

اُس روز صبح کو جب تک یہ سب آنیوالے پیارے جواب اُسکو گھیرے ہوئے تھے نہ آئے تھے غریب سینے والی نے نہایت پاک نہایت ظاہر انتہا کا مسیحی توکل ظاہر کرکے اپنی ہستی کو تقدیر کے حوالہ کیا تھا - اور یہ بھی اُسنے سوچ لیا تھا کہ جب مسٹر اوسمنڈ اُسکی ملاقات کو آئیگا جسکی خطاؤن کے معاف کرنے کا اُس ...

قبل سے ارادہ کرلیا تھا تو اُسوقت کسی جوش یا جذبۂ دل کی وہ پابند نہ ہوئی تاکہ دنیا سے وہ بہ امن و امان سدھارے اور کسی کی شکایت اُسپر باقی نہ رہے لیکن یہ سمجھ جو اِس چند ہی گھنٹہ کے عرصہ مین آنیکو تھا اُسکو معلوم نہ تھا اور نہ اُسنے اُس کی پیش بینی کی تھی۔ اُن تعجب انگیز انکشافات کو جو بعدہ وہ سُننے کو تھی اُسنے پہلے سے دریافت نہین کرلیا تھا جسوقت وہ اپنی صبح کی نماز پڑھ رہی تھی اور دُعا مانگ رہی تھی اور اپنے پیدا کرنیوالے کو اِس بات کا یقین دلا رہی تھی کہ جب حکم ہو وہ اپنا دم واپسین توڑنے کو تیار ہے۔ اُسوقت اِسکو یہ بات معلوم نہ تھی کہ قبل اسکے کہ آج جو حوادث روزگار اور نیرنگی زمانہ ناہنجار کا دن ہے آفتاب نصف النہار سے گذرے۔ اُسپر اپنا دعوی کرنیکو ایک مان پیدا ہو جائیگی۔ اُسکو اپنی ولدیت مین قبول کرنیکو ایک باپ پہونچ جائیگا۔ اور اُسکے کنوارپنے کا چاہنے والا اُسکو ملجائیگا وہ حق شناسی کی سچائیان جو اُسکے چاہنے والے کی ایمانداری اور اعزاز کی نسبت اُسکے لیے ذخیرہ مین موجود ہین اُسکو پیشتر سے معلوم نہین تھین اور پھر اُسکو معلوم ہوئین اور یہ بھی اُسکو معلوم نہ تھا کہ وہ گمنام اور غیر معلوم شخص جسنے اپنا نام مسٹر اوسمنڈ بتایا تھا درحقیقت ایک مغرور و متکبر خطاب و اعلےٰ تر درجہ کے نام کا حامل تھا۔

اِن تمام حالات اور واقعات مین چند ہی گھنٹہ کے اندر ایک تعجب انگیز تبدیلی واقع ہوگئی۔ پس یہ سوال ہے کہ آیا اب بھی وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی اپنی نیستی اور فنا پر متوکل تھی کیا وہ اپنے مان باپ کو جنکو ابھی اُسنے پایا تھا اور اپنے اُس پیارے کو جو ابھی اُس سے ملا تھا چھوڑنیکو تیار تھی۔ آہ۔ کیا ہم ابھی اوپر نہین لکھ آئے ہین کہ غریب وِرجنیا کو مرنا سخت دشوار معلوم ہوتا تھا۔ آہ ایسی حالت مین اور ایسے وقت پر جب اُسکی تقدیر کے سیاہ سیاہ ابر پھٹتے جاتے تھے اور دَوڑتے ہوے نظر آتے تھے۔ اور گویا بگولے کے بازو پر اُڑتی ہوئی دھوپ کی شان اور نیلے آسمان کی شوکت ظاہر کرتے تھے۔ اُسکو مرنا سخت دشوار معلوم ہوتا تھا۔

لیکن جب اُسنے اپنی شبنم آلود آنکھون سے چارون طرف دیکھا اور پھر وہ آنکھین

اُن نگاہونسے دوچار ہوئین جو نا قابل بیان غم اور انتہا کی مایوسی سے اُسی کیطرف تھین اسکو پھر وہی مسیحی توکل محسوس ہوا۔ جو ان مختلف اور جوش پیدا کرنیوالے منظرون کے ظاہر ہونے سے گھنٹہ بھر قبل اُسکی روح کو تسلی دیتا تھا۔ اس انتہا کی مایوسانہ حالت مین جو اُسکے باپ اور مان پر طاری تھی اور عموم وہموم کی مجنونانہ وحشت مین جسکا چارلس شکار بن گیا تھا۔ اُس بیچاری لڑکی نے اپنی جبلی ہمت اختیار کرنے اور حتی الامکان اپنی جرأت اور دلیری سے مدد لینے کی وجہ پائی۔ چند منٹ تک اُسکی روح چپکے چپکے اُس سے باتین کرتی رہی بڑے جوش مین اُسنے نماز پڑھی اور دُعا مانگی۔ حالانکہ اُسکے لب تک ہلنے نہ پائے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ اُسکی نمازون کے جواب مین ایک آواز غیب طبقات جنت سے آئی جسکو اُسی نے سُنا۔ اس آواز نے اُسکے کان مین اُس اُمید کی بشارت دی کہ فرشتون کی سی حالت کی خوشی جو قریب آ پہونچی ہو اُسکو حاصل ہونیوالی ہو۔

اور اس طور پر اِس بشارت سے دل شاد ہو کے ایک تبسم جسمین نا قابل بیان حلاوت ملی ہوئی تھی اُسکے لبون پر آیا۔ وہ ایسا تبسم تھا جو اس درد والم کے موقع پر اندوہگینی سے اُسکے مناسب اور موافق تھا اُسنے کہا۔

ورجینیا۔ "اے میرے پیارے والدین نہ رو ؤ میرے لیے۔ اے میرے چارلس کیون روتے ہو میرے واسطے۔ مین اب دوسری اور خوشتر دنیا کو جاتی ہون گی

ڈچز آف بلمانٹ (دلدوز اور سودائیون کے طریقے سے) "ہائے۔ اے میرے لال۔ اے میری پیاری بچی۔ یہ نہ کہو۔ تم جیو۔ تم جُگ جُگ جیو۔ ہم سب تمھارا سکھ دیکھین اور تمھاری پیاری ہنسی دیکھ کے خوش ہون!!

مسٹر لیوئین ہیتھم "اور اپنے باپ کی راحت جان اور سرور سینہ بنو۔ کیونکہ ورجینیا مین تمکو پیار کرتا ہون۔ مجکو تم سے دلی محبت ہو۔ ایسی محبت ہو کہ گویا تم بچپن سے میری گود مین کھیلی اور میرے پاس رہی ہو!!

چارلس۔ (اُسکا ہاتھ چومتے ہوے) "اے سب سے پیاری لڑکی۔ اے

پیاری لڑکی تم اپنے دِلمین ایسے غمگین خیالات کو جگہ نہ دو۔ ابھی خداوند تعالےٰ تمکو ہمسے چھین نہ لیگا۔ ہمکو خدا پر اُمید اور بھروسا رکھنا چاہیئے!!
ورجنیا ”مین رکھتی ہون۔ چارلس!“
یہ جواب مرنیوالی نوجوان کنواری لڑکی نے ایسی آواز سے جسمین فردوسی ملائمت اور ایسی نگاہ سے جسمین ملکوتی حلاوت پائی جاتی تھی دیا اور پھر کہا۔
”اور مین دعا مانگتی ہون کہ جب وہ مجکو تمھارے بیچ مین سے اُٹھا لیجائے تمکو صبر و تسکین عطا کرے!!
چارلس ”(انتہا کے غم والم اور مجنونانہ وحشت سے) ”تم جیوگی ورجنیا تم ابھی جیوگی۔ ہمنے بڑے بڑے اطبا رحاذق بُلائے ہین۔ تھوڑی دیر مین وہ آتے ہی ہونگے۔ ہم تمکو جنوبی فرانس لے چلین گے۔ اے میری پری نژاد۔ اُس خوش آیند راحت بخش اور صحت آور ملک مین چلینگے جہان پہونچتے ہی پہونچتے تم صحیح و تندرست توانا اور حسینت ہو جاؤگی۔ اور جب تک اپریل کی گرم ہوا سے درختون مین نئی نئی کونپلین نکلینگی!!
ورجنیا ” تب تک موسم بہار کے پھول میرے مزار پر اُگنے لگین گے!!
یہ فقرہ جب ورجنیا نے اپنی نہایت آہستہ اور نرم آواز سے کہا اُسوقت ”موٹے موٹے آنسو اُسکی دونون کنجی کنجی آنکھون مین ڈبڈبانے لگے۔
جب یہ دردآمود جواب سُنا گیا اُسوقت ڈیجر کا غم ایسا دُکھ دینے والا بنگیا اور چارلس کا غم ایسا جنون آمیز ہو گیا کہ مسٹر لیوین ہم نے جسکا اندرونی الم اُنکے برابر شدید تھا تاہم جسمین ظاہری شدت کم تھی اُنکو مجبور کیا اور منت سے کہا کہ وہ اپنے خیالات کو جادۂ اعتدال پر لائین۔ مرنیوالی کے پاس خاطر سے تو سنگ صبر اپنے سینہ پر رکھین۔ اِس لڑکی کا تو خیال کرین کہ اُسکے دِلمین کیا ہوتا ہوگا!!
ورجنیا ” ہلو، دیکھو پھر۔ پیاری مان کیون روتی ہو؟ ان میرے سے

مین منت کرتی ہون امّان نہ روؤ۔ نہ روؤ۔ دیکھو چارلس۔ مین کیا کہتی ہون پیارے۔ میری وجہ سے اتنا نہ روؤ۔ اتنا غم نہ کرو میرے پیارے۔ کیا ہوگا کیا فائدہ۔ تم میرے بھی آخری وقت کو تلخ کروگے۔ میرے واپسین منٹ مجھے تو معلوم اور محسوس ہوتا ہے کہ اب وہ گنتی کے باقی رہ گئے ہین مجھے خدا کا شکر کرنے دو کہ مین نے اپنے دمِ واپسین کے وقت اسقدر تو مسرت حاصل کی۔ مین نے چلتے چلتے اتنا تو سُکھ بھوگ لیا کہ تم سب کس محبت سے میرے پاس ہو۔ ماں۔ ای پیاری امّان۔ خداوند پاک تمکو برکت نصیب کرے۔ باپ۔ اے پیارے ابّا۔ جو جو تکلیفین تمنے برداشت کی ہین خدا تمکو اُنکا نیک ثمرہ دے مین جانتی تھی کہ تمھاری کوئی خطا نہ تھی تم بیجرم اور بیجرم تھے۔ ایک غیب سے آواز مجھے آئی تھی۔ اور کہہ گئی تھی کہ تمھارا کچھ بھی قصور نہین ہے۔ اور اے چارلس۔ میرے پیارے۔ میرے پوجے ہوے چارلس خدا کرے کہ بہتر سے بہتر برکتین تمھارے اوپر برسین !!

چارلس "یہ کبھی نہ ہوگا۔ ورجنیا۔ یہ کبھی نہ ہوگا کہ تو مرجائے اور مین جیتا رہون۔ مین تیرے بغیر زندہ رہ ہی نہین سکتا ہون۔ میرا دل پاش پاش ہوجائیگا۔ میرا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ یا میرے خدا۔ وہ ابھی سے دھڑک رہا ہے۔ ہاے ورجنیا تم نہ مرو۔ تم مجھے اپنے ہی ساتھ لے چلو۔ تم مجھے پیچھے نہ چھوڑ جاؤ۔ مین نے تمھین سب جگہ تلاش کیا۔ ہر مقام پر ڈھونڈھا مارا تمھارا پتہ لگاتے ہوے مین مارا مارا پھرا ہون۔ اور اب آخرکار ہم ملے ہین۔ اب تو مجھے نہ چھوڑ۔ ای میری پیاری۔ اب تو مجھے ساتھ ہی لے چل۔ ای میری پوجی ہوئی پتلی !!

ورجنیا۔ (آنکھون سے اشک جاری) "صبر کرو چارلس۔ اپنے غم کو اعتدال پر لاؤ۔ پیارے منت کرتی ہون۔ ای جان صبر کرو صبر۔ مین دوسری دُنیا کو سدھارتی ہون۔ جہان ہم تم پھر ملینگے۔ اسکے بعد ملینگے۔ لیکن جب تک

تو تم اِس دُنیا مین خوش رہو !!

چارلسن - (مرنیوالی لڑکی کا سفید ہاتھ اپنے دِل پر رکھ کے سختی سے) "نہین یہ ہرگز نہین ہونے کا - یہ ممکن ہی نہین - اے میری پیاری میری پری مین قسم کھاتا ہون کہ مین بیوفا نہین ہون - مین ہرگز تیری یاد سے بیوفائی نہ کرونگا - مین تیری شکل کا پتلا اپنے سامنے رکھونگا - اے میری مجسم حسن - اے میری پیاری - اور جلد - آہا بہت ہی جلد مین تیرے پہلو بہ پہلو قبر مین سوؤنگا !!

یہ سنکے ورجنیا نے اُس آواز سے جو جوش اور جذبۂ دِل کے سبب سے ٹوٹی ہوئی نکلتی تھی اور ایسی آہستہ تھی کہ مشکل سے سُنائی دیتی تھی یہ کہا اور اُسی وقت مسرت کی جھلک اُسکے چہرے پر نمودار ہو گئی -

ورجنیا - تو پھر تم اقرار کرتے ہو کہ مجھے نہ بھولوگے - ہائے اِس طور پر مرنا کیسا اچھا ہے - تیری محبت کے یقین مین - اور جب میرے والدین میرے پاس ہین !!

ڈچز (شدت کے رنج والم سے) "مرتی ہے - ہائے ہائے - یا میرے خدا - وہ تو درحقیقت مرتی ہی ہے !!

مسٹر لیوین ہیم - (دروازے کیطرف سودائیون کیطرح دوڑ کے) طبیب ہائے وہ آتے کیون نہین !!

ورجنیا - (آہستہ تاہم خوش الحانی اور پیار سے) "ٹھہرو ابّا - مجھے چھوڑ کے نہ جاؤ - پیارے باپ طبیبون کی آمد موت کی آمد کو روک نہین سکتی - اب میرا وقت آپہونچا ہے - قریب تر آجاؤ - اِس سے بھی زیادہ قریب آجاؤ - اے میرے پیارے والدین اپنے رنج والم کو کم کرو - اے سب سے پیارے اے میرے سب سے پیارے چارلس !!

یہ کہہ کے وہ خاموش ہو گئی - موت کا پسینا اُسکی پیشانی اور بالونپر نمایان ہوا - رخساروں کی فریبندہ رنگت اور چمک اُڑ گئی - اور وہ ایسی زرد ہو گئی جیسے سنگ مرمر ہوتا ہے - جب آخری الفاظ جنکے تلفظ کی اُسکو طاقت نہ تھی نہایت

صنعف اور آہستگی سے اُسکے لبون کے باہر نکلے۔ اُسوقت وہ کھُلے کے کھُلے رہ گئے۔ ڈچز زانو کے بل کھڑی ہوگئی اور اُسنے وَرجنیا کا ایک ہاتھ اپنے سینہ پر رکھا۔ جولَنیس لیوین ہیم اُسکا دوسرا ہاتھ اپنے لبون کے پاس لیجاکے چوم رہا تھا اور اُسکو اپنے اشکون سے جو اندھا بنا دینے والے سیلاب کیطرح اُسکی آنکھون سے برستے تھے بھگو رہا تھا مارکوئس آف آرڈن جو گھٹنون کے بل جھُکا ہوا کھڑا تھا اب سیدھا کھڑا ہوگیا پھر اُسنے اُسکے کمھلاتے ہوے جسم کو تکیہ پر سے اُٹھا کے اپنی کلائیون پر لے لیا۔ وَرجنیا کا سر اُسکے سینہ پر تھا اور وہ اپنی محبت آمیز آنکھون سے اُسکے چہرے کیطرف بہ اشتیاق تمام دیکھ رہی تھی۔ ہائے وہ ناقابل ملامت اور پاک پرستش کی آخری نگاہ جسنے اپنا کسی قدر تو کل رنج والام کشیدہ نوجوان کے دلمین پیدا کر کے اُسکے جنون اور اُسکی وحشت کو مغلوب کر دیا تھا۔ اور ہائے یہ روح کو ہلا دینے والی بیحد محبت کی شائق آنکھین جو کنواری لڑکی کی دم بدم بدلتی صورت کیطرف نگران تھین۔

اُس عالم خاموشی مین جو موت کی سنجیدہ خاموشی کے مساوی تھا ایک منٹ گذر گیا کہ اُسوقت مارکوئس آف آرڈن کے لبون سے ایسی صدمہ پہونچانیوالی ہائے کی آواز بے تحاشا نکلی جسنے ڈچز اور جولیس لیوین ہیم کے مررگ و پے مین بجلی کیطرح سرایت کی کیونکہ اُس درد آلود آہ سے اُسکے دلمین یہ دل شکن یقین پیدا ہوا کہ اب خاتمہ ہوگیا اور وَرجنیا اب زندہ نہین ہے!!

بیالیسوان باب

(بد انجامی)

رات کے نو بجے تھے جب ڈچز آف بلانٹ اور مارکوئس آف آرڈن ولسترا واقع گروس وینر اسکوئر مین واپس آئے۔ مسٹر لیوین ہیم اس قصد سے کہ اپنی بیٹی کی لاش کو جب تک قبر کا منھ اُسکے اوپر بند نہ ہوجائے اکیلا نہ چھوڑیگا سفالہ پوش مکان مین رہ گیا تھا اس غم کدہ او سرا سے حزن و حرمان سے جو طرح طرح کے

الام و اوہام کا منظر تھی نہایت عجز و الحاح سے مسٹر لیوین ہیم اور مارکوئس آف رڈ
ڈچیز کو چلے جانے کیلئے سمجھایا اور قصر بلمانٹ سے غیر حاضر رہنے مین جو جو عجیب و
غریب شک و شبہہ پیدا ہوتے اُنکا نشیب و فراز اُسکے روبرو مو بمو عیان کیا اور
یہ بھی کہا کہ کچھ عجب نہین ہر کہ وہی شکوک و اشتباہات ورجنیا مرحوم کی ولدیت کے
بھید کے انکشاف کا باعث ہوجائین - غرض بہت مشکل سے حد درجہ کے
غموم و ہموم اور مایوسی کی حالت مین بلمانٹ کی بیگم نے اپنے قدیم دوست اور
نوجوان مارکوئس کی صلاح مانی اور چونکہ مارکوئس بھی گروس ونر اسکوئر جانے کو
اسکے ساتھ تھا اُسنے اثناء راہ مین کئی دفعہ آہستہ آہستہ کہا کہ چارلس یہ ایسا صدمہ
عظیم ہر کہ مین اب جانبر نہ ہونگی "

لیکن ہای یہ اندوہناک صدمہ جو مارکوئس نے خود اُٹھایا تھا اُسکو اُسنے خود کیونکر برداشت
کیا - اور وہ ہولناک حادثہ جسکا اُسکو اُس روز تجربہ ہوا تھا کیونکر اُسکو جھیلنا پڑا - پہلے پہلے تو
اور چند گھنٹے بعد تک جب ورجنیا نے اُسکے سینہ کو اپنا تکیہ بنایا تھا اور اُسکی گود مین
دم توڑا تھا اُسکی کیفیت ایک ایسے شخص کی سی ہوگئی تھی جسکی عقل و فہم اُس سے
کنارہ کش ہوئی جاتی ہر - وہ رویا - اُسنے بال نوچے - اپنا سر اور سینہ پیٹا - اور نہایت کی
آہ و زاری اور گریہ و بکا اور جزع و فزع کرنے لگا - لیکن مسٹر لیوین ہیم نے اِسکو علیحدہ
لیجا کے سمجھایا کہ اِس ناشکیبائی سے کیا حاصل ہر - راہ مصابرت اختیار کرنا اور صبر کا پتھر
سینہ پر رکھنا چاہیے مشیت ایزدی مین چارہ نہین خداوند تعالی کے خلاف مرضی
دم مارنے کا یارا نہین - اور بہت اُسنے منت کی کہ اپنے غم کو جادۂ اعتدال سے متجاوز نہ
کرے کیونکہ اُسکو اپنی سوتیلی مان کے ساتھ گھر جانا ہر پس اُسکو شکوک و شبہات اور
انواع و اقسام کی تفتیشون سے جو مبادا ناموافق انکشافات اور افشاء راز کا باعث
ہوجائین محفوظ رکھنا چاہیے - چنانچہ اِس فہمائش سے چارلس نے اپنے خیالات
پریشان کو جمع کرکے اور دل نالان کو سمجھاکے یہ بات ملحوظ رکھی کہ اُسکو نہ صرف
اُس شرط خدمت کا بجالانا ہر جو ابھی ابھی سمجھائی گئی تھی بلکہ ایک اور بھی ایسا

جوشش خیالات کی کشمکش جاتی رہی اور عجیب و غریب سکون کی حالت پیدا ہوگئی۔ اُسکا چہرہ تو مُردونکا سا زرد بنا رہا لیکن اُسکی نگاہین جو دہشتناک جوش اور جذبۂ دل سے متحرک تھین۔ ساکن اور مستقل طور پر قائم ہوگئین۔ گویا اُسنے صبر کا پتھر اپنے سینہ پر رکھ لیا تھا مگر اُس صبر مین مایوسی ملی ہوئی تھی۔ اَب اُس نوجوان آدمی کے بشرے سے ایک شدّت سے خوفناک اور زشت و زبون فعل کے آثار نمایان تھے مگر اُنکا پورا پورا اثر تو مسٹر لیوین ہیم نے اور نہ ڈچزنے دیکھا کیونکہ یہ دونون خود اپنے ناپیدا کنار غم والم کے دریا مین غرق اور ڈوبے ہوے تھے۔

ہمنے اوپر لکھا ہے کہ رات کے نو بجے تھے جب ڈچز اور اُسکا سوتیلا بیٹا دونون قصر بلہانٹ مین پہونچے۔ ڈچز اپنی انتہا کی مایوسی اور درد و اندوہ کا شکار تھی اور مارکوئس ایک سرکش عزم بالجزم اور سخت قصد مصمم کا بُت بنا ہوا تھا۔ لیکن جون ہی دولتخانہ کی ڈیوڑھی کے اندر اُنھون نے قدم رکھا اُنکے تمام نوکر۔ چاکرون۔ ملازمون۔ اور خدمتگارون۔ چوبدارون۔ اور عصابردارون نقیبون۔ اور سپاہیون۔ لونڈیون۔ اور باندیون۔ خواصون۔ اور مصاحبون کا ایک ہجوم ہوگیا۔ ہر ایک کے بشرے اور چہرے سے کسی نئی مصیبت کی ہیبت جو صریحاً وقوع مین آچکی تھی ظاہر ہوتی تھی۔ ہر ایک کا چہرہ فق تھا۔ ہر ایک کو انتہا کا قلق تھا۔ اور فی الحقیقت اُن سب ملازمین کیا مرد کیا عورت پر ایک ایسی بیقراری کی حالت طاری تھی کہ اُنھون نے اپنے اپنے اضطراب مین ڈچز اور مارکوئس کی ایک خاص طور پر بدلی ہوئی نگاہون کا خیال نہین کیا جب وہ مارکوئس کے بازو پر جھکی ہوئی محل کے اندر داخل ہوتی تھی۔ بلکہ رئیسہ زہرہ پرستار اور اُسکے سوتیلے بیٹے کے حضور مین ہجوم آور ہوکے اُنھون نے ٹوٹے پھوٹے فقرون کے ذریعہ سے بکمال رنج و ملال اُس آفت ناگہانی اور نزول بلاے آسمانی کا بیان کیا جو وقوع پذیر ہوئی تھی۔ قصّہ مختصر یہ کہ ڈیوک اُسن بلہانٹ نے خودکشی کی تھی۔

اِس حادثۂ جانفرسا اور واقعۂ اندوہ افزا کا ماجرا سنتے ہی ڈچز اس طور پر بیہوش ہوکر گری جیسے کسی پر بجلی گرتی ہے۔ ادھر اُسکی خادمہ اور خواصین اُسکو اُسکے کمرے مین اُٹھا کے لے گئین اور اُدھر چارلس نے اُن نوکرون سے جو ایوان عالیشان مین رہ گئے تھے چند سوال جلد جلد کئے اُنکی زبانی معلوم ہوا کہ اُسوقت سے جب ڈیوک اُسکی سوتیلی مان اور خود اُس سے جب وہ کتب خانہ مین تھے علٰحدہ ہوا تھا یعنی دس اور گیارہ بجے کے بیچ مین وہ اپنے ہی کمرے مین رہا ٹھیک دوپہر بجے مسٹر کالنس آیا اور ایک ملازم ڈیوک کے کمرے مین اُسکو اطلاع دینے گیا کہ مختار حاضر ہے اور نوجوان لیڈیون کے پاس دیوان خاص مین بیٹھا ہے۔ ڈیوک نے جواب دیا کہ اسوقت طبیعت بہت ناساز ہے کالنس اِسوقت معاف رکھین شام کو ملاقات ہوگی ساتھ ہی ڈیوک نے قطعاً ممانعت کردی تھی کہ کوئی اُسکو دِق نہ کرے اور اُسکا مخل نہ ہو۔ اور یہ حکم دیا تھا کہ اگر کسی چیز کی ضرورت ہوگی وہ خود گھنٹی بجا کے کسی کو بُلائے گا۔ اِسمین کئی گھنٹے گذر گئے اور ایک متنفس کو بھی جرأت نہ ہوئی کہ ڈیوک کے کمرے کے قریب تک جاتا۔ تھوڑے عرصہ تک مسٹر کالنس اُن لیڈیون کے پاس بیٹھا رہا پھر رخصت ہوگیا۔ لیکن قریب سات بجے شام کے جب کھانا میز پر لگایا جاتا تھا پھر آیا۔ لیڈی میری میلکومب ڈیوک کی دختر اصغر کو انتہا کی تشویش ہوئی کہ آج کس واسطے اسقدر عرصہ تک اُسکا باپ اپنے کمرے مین رہا ہے علاوہ اِسکے اسکو اُس سے کچھ کہنا بھی تھا۔ پس وہ اُس کے کمرے کے پاس گئی اور وہان جا کے اُسنے دستک دی۔ لیکن کچھ جواب نہ ملا اب اُسکی بےچینی اور بیقراری اچانک رنج آور اور خوفناک ہوگئی اور اُسنے نوکرون کو بلایا دروازہ جس طرح سے ہوا زبردستی کھولا گیا اور دیکھا کہ کمبخت رئیس اعظم فرش زمین پر بیجان پڑا ہے۔ پہلے یہ خیال کیا گیا کہ اُسکو دورہ ہوا اور اس لئے وہ گر پڑا اور فوراً ڈاکٹر بلائے گئے لیکن قبل اِسکے کہ ڈاکٹر آئین معلوم ہوا کہ

کمرہ بادام کی بو سے بسا ہوا ہی - اِس سے جو اصل بات تھی اُسی کا شبہہ پیدا ہوا
اور رئیس اعظم کی مٹھی مین ایک شیشی پائی گئی جو ہاتھ مین پیوست ہوگئی تھی
اور نکل نہین سکتی تھی کیونکہ ہلاکت کے سبب سے اُنگلیان جکڑ گئی تھین اور
شیشی گویا اُنمین جم کے رہ گئی تھی پس اِس واقعہ سے وہ شبہہ رفع ہوگیا۔
اِسکے بعد ڈاکٹر آئے اور اُنھون نے دیکھ کے کہا کہ اَب جان باقی نہین ہی اور
چند گھنٹے ہوے ہین کہ زہر کے اثر سے ہلاکت واقع ہوئی ہی۔
یہ حالات چارلس کو ملازمین سے معلوم ہوئے۔ یہ بھی اُسکو دریافت
ہوا کہ اُسکی دونون بہنون کی حالت دیوانگی کے قریب قریب ہی۔ لیکن اُسکا
مضبوط اور غیر تسکین پذیر ارادہ کا برف کا سا اثر جو اُسکے دِلمین سب پر بالاتر تھا
ایسا تھا کہ خاص اُسکے غم والم کے چشمے ایسے جم گئے تھے کہ اَب وہ ایک آنسو بھی
بہا نہین سکتا تھا۔ یا اِس نئی مصیبت کے پڑنے سے گریہ وزاری نہین کر سکتا
تھا۔ علاوہ اِسکے اُسکو معلوم تھا کہ کیسے کیسے ہولناک جرائم کے بارے
اُسکے باپ کی قوت تمیز حق وناحق دبی ہوئی تھی اور کیسی کیسی حیرت انگیز
مشکلات تھین جنمین وہ پھنسا ہوا تھا جنکی وجہ سے ممکن ہی نہین تھا کہ اُسکا
باپ عقوبت کے قابل بے آبروئی اور بے عزتی اور حد درجہ کی حقارت اور
اور ذلت وخواری سے بچ سکتا۔ پس اِس حادثہ کو وہ کوئی ایسا حادثہ یا مصیبت
نہین سمجھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ اچھا ہوا جو کچھ ہوا اُسکا باپ ذلت اور
رُسوائی سے تو محفوظ رہا۔
جس ملازم سے چارلس سوالات کر رہا تھا اُس سے عجیب طرح کی
جلدی مین اُسنے پوچھا۔
چارلس۔ وہ مسٹر کالنسن کہان ہی۔
جواب۔ کتب خانہ مین منتظر ہی میرے لارڈ۔ کیونکہ وہ کہتا تھا کہ
بحیثیت ایک دوست اِس خاندان عالیشان کے یہ اُسکی ایک شرط خدمت ہے

کہ تا تشریف آوری حضور بیگم صاحب کے وہ منتظر رہے "

چارلس "ایک دوست "

یہ کہتے ہوئے اُسکے خوبصورت باریک باریک لب انتہائے حقارت سے پرشکن ہوئے اِسکے بعد ملازم کیطرف پیٹھ پھیر کے دو ایک لمحہ تک کھڑا رہا کیونکہ وہ اپنے کمرے کی سیڑھیو نپر چڑھنے کو تھا کہ اُسنے کہا۔

" جاؤ مسٹر کالنبنج سے کہدو کہ مجھے اُسکی ملاقات کی نہایت ضرورت ہی اور چند منٹ بعد مین اُسکے پاس کتب خانہ مین آتا ہون "

یہ حکم دے کے چارلس اپنے کمرے مین چلا گیا اور وہان پہونچ کے اُس نے دروازہ بند کرکے ٹکنی چڑھا دی اور اُسکو مقفل کر دیا۔ ایک نہایت خوبصورت گلاب کی لکڑی کا صندوقچہ کھول کے اُسنے ایک جوڑی پستول کی نکالی اور اُنکو قاعدے سے بھرا اور ایک بارود کی کپی اور گولیون کی تھیلی سمیت اُنکو اپنی جیب مین رکھ لیا تاکہ اگر ضرورت ہو تو پستول دوبارہ بھر لیے جائین۔

یہ تیاریان کرکے نوجوان رئیس اعظم نے دروازہ کا قفل کھولا اور آہستہ سے کمرے کے باہر نکلا۔ جون ہی وہ سیڑھیونپر سے اُتر رہا تھا اُسکے زرد چہرے پر لمپ کی روشنی مین تیزی اور چستی اور ناتبدل پذیر فیصلہ کی مضبوطی کے آثار نمایان تھے۔ وہ تول تول کے قدم رکھتا تھا اور ہر سیڑھی کے اوپر اُسکا قدم استحکام کے ساتھ پڑتا تھا تاکہ غیر واجب جلدی اور اضطراب سے حواس مین جوش پیدا نہ ہو جو اُس کام کی سنجیدگی کے جو اُسکو منظور تھا بالکل غیر موافق تھا۔

اِس بدشگونی سے ساکن اور مہیب ناکی سے غمگین طریقے سے نوجوان ڈیوک آف ملپانٹ (کیونکہ باپ کی وفات کے بعد وہی اِس خطاب کا مستحق تھا) اُترا اور کتب خانہ کیطرف چلا اور آہستہ سے اُسمین داخل ہوا اور بڑی احتیاط سے اُسنے دروازہ بند کیا مسٹر کالنبنج جو آتشدان کے قریب بیٹھا تھا کھڑا ہو گیا اور چارلس کیطرف بڑھ کے اُسنے اپنی ظاہر آباد اور باطن خراب جبلی عادت سے

ایسی اندوہناک اور درد آلود آواز بنائی جیسا کہ ممکن ہوا اور کہا۔

کالنس "اس ہیبتناک حادثہ کے وقوع سے جو باعث رنج و الام حضور اور اس خاندان عالیشان کا ہوا ہی۔ ای میرے لارڈ میں نہایت غم والم سے حضور کی ہمدردی کرتا ہون"!

چارلس "اور۔ اس مایوسانہ فعل پر مجبور ہو جانے کو کس نے اپنی ملعون مدد میرے باپ کو دی"!

اس سوال کے وقت نوجوان ڈیوک کی آنکھین مختار کے چہرے کیطرف بدی سے نگران تھین۔

کالنس "مجھے امید ہی کہ حضور کی مراد کسی خاص شخص سے نہین ہی"!

اس جواب کے وقت کالنس کی نگاہ جب نوجوان ڈیوک کی نگاہ سے لڑی تو اسنے ایک قسم کی غیر معلوم ایذا کا تجربہ کیا۔

چارلس "میری یہ مراد ہی مسٹر کالنس۔ میری یہ مراد ہی کہ تم پکے بدذات اور شریر ہو اور مین ثابت کرونگا کہ تم ایسے ہی ہو"!

یہ کلمات چارلس نے ایسی آواز سے کہے جو غیر عذر شناس تھی اور ایسا چہرہ بنا کے کہے جس سے سخت نفرت پیدا تھی۔

کالنس۔ (غصہ سے آگ ہوکے) "خبردار۔ میرے لارڈ۔ خبردار پھر ایسا کلمہ منھ سے نہ نکلے یہ میری اشتعال طبع کا باعث ہوگا۔ افسوس ہی کہ مین اسوقت دھمکیون کا استعمال نہین کر سکتا۔ لیکن اپنی بریت کے لیے مجھے کہنا ہی پڑتا ہی کہ اوج وحضیض ڈیوک آف بلمانٹ کے خاندان کا میرے ہی قبضہ اختیار اور حیطۂ اقتدار مین ہی"!

چارلس۔ (خاموش رہنے کے لیے جابرانہ اشارہ کرکے) "مجھے معلوم ہی مین سب جانتا ہون۔ ذرہ ذرہ تک تمھاری شاخ در شاخ پھیلی ہوئی بدذاتی مجھ سے پوشیدہ نہین ہی۔ اور مین قیاس کرتا ہون کہ آج جو تم دوپہر کو

آئے تھے تو میری بہن میری کو مطلع کرنے آئے تھے کہ تم نے اُسکو اپنی قربانی کے لیے منتخب کیا ہی!!

کالنس "فی الحقیقت مین نے اُنکی حضور کو اس حال سے اطلاع دی تھی کہ آیندہ سے وہ مجھ سے بطور اپنے طالب اور اُمیدوار عقد کے پیش آیا کرین۔

یہ جواب کالنس نے اپنی خاطر جمعی دوبارہ حاصل کر کے اپنی عادی استقلال سے دیا اور کل حالات مقدمہ کو اپنے دل کی نگاہ سے دیکھا جس سے اُسکو معلوم اور ثابت ہوا کہ کس طور پر جزاً و کلاً خاندان بلمانٹ کی نیکی بدی اُسی کے رحم و کرم اور دستگیری و حمایت پر موقوف و منحصر ہی اور اُسپر یہ فقرہ اور مستزاد کیا۔

"لیکن مین ایسا نادان نہین ہون کہ اپنے دعوی کو خواہ مخواہ اِسی وقت پیش کرون۔ ماتم کی معمولی میعاد جہان تک ایک لڑکی کو اپنے باپ کا کرنا چاہیئے جب تک گذر نہ جائیگی تب تک مین اپنے دعوے کا دباؤ نہ ڈالونگا"

چارلس۔ (مغلوب الغضب بصیری سے) "بس بس کافی ہی۔ اب اِس بارہ مین زیادہ گفتگو نہ کرو!!

اِسکے بعد ہی فوراً اُسنے سرد مہری اور سنگدلی کی آواز اور طریقہ اختیار کر کے کہا۔

"دو موتین سنو مسٹر کالنس دو موتین جو آج ہوئی ہین وہ تمھاری سیہ کاری اور ناانصافی سے واقع ہوئی ہین۔ دو قتل عمد ہوے ہین۔ جنکا تم نے ارتکاب کیا ہی!!

کالنس۔ (پہلے سے زیادہ غصہ سے زیادہ لال ہو کے) "کیا اِسکے معنی کیا ہین جو آپ کہہ رہے ہین!!

چارلس۔ (بیرحمی اور سختی سے) "پہلے تو حضرت میرے باپ کی خودکشی ہی۔ اِسکا باعث ایک سخت مایوسی ہوئی جسکی زیادہ سے زیادہ

ہیبتون اور ہولون مین تمھاری ناانصافی کی باچھ کا دوسرا درجہ نہین ہے اور دوسرے حضرت - ایک نوجوان لڑکی - ایک پیاری - رحیم النفس بے گناہ "!

یہان پہونچ کے رئیس اعظم ہکلانے لگا - لیکن اپنے لبون کو بڑے زور سے اُسنے بند کیا تاکہ جو جوش یکا یک اُسکے دل مین پیدا ہو گیا تھا اور باہر پھٹ نکلنے کے لیے اُسکو دھمکا رہا تھا فرو کر دیا جائے کہ پھر سنبھل کے اُسنے کہا۔

" ہان - ایک نوجوان - سادہ مزاج معصوم صفت مرنج و مرنجان لڑکی فاقہ کشی اور مصائب اور حد درجہ کے افلاس اور انتہائی تنگدستی کا شکار ہو کے جسمین اُسکی تقدیر نے اُسکو ڈھکیل دیا تھا - آج ہی مری ہے - وہ اِن مصائب سے محفوظ رہ سکتی تھی اگر ایک حرام زادہ بدذات اُسکے تمام سرمایہ کو غصب نہ کر لیتا - اوہ اَب تو تم مسٹر کالنسن جو کنے ہوے جاتے ہو اور تمھاری ڈرپوک نگاہ سے جرم عیان ہے - کیونکہ تم ہی وہ بدذات ہو اور وہ بیچاری جسکے تم قاتل ہو وِرجِنیا مارڈنٹ ہے "!

کالنسن "! اوہ وہ دستاویز "!

یہ وہی دستاویز تھی جو کالنسن کی پاکٹ بک سے گم ہو گئی تھی جو دوسرے دن جب وہ قصر بلمانٹ مین آیا تھا اُسکو دیدی گئی تھی اور جون ہی اُسکا چہرہ نیلا ہو گیا اور وہ خوف سے زرد پڑ گیا تو اُسنے کہا۔

کالنسن " تو حضور نے کسی کمبخت کی اور پوشیدہ دستاویز کو پایا اور پڑھا ہے

چارلس " جس سے تمھاری بالکل پردہ دری ہوئی ہے - تمھاری - اے نامرد - دغاباز - قزاق لوٹیرے "!

یہ کہتے ہوے اُسکی آنکھون سے غیظ و غضب کے شعلے نکلنے لگے اور اُسکے رُخسارون پر تپ دق کی سی سُرخی کا دھبہ نظر آنے لگا - اور موٹی

آواز مین تلخی ملی ہوئی تھی اور اُسنے کہا۔
"لیکن انتقام کا وقت اَب قریب آگیا ہی!"
کالنسن "وہ انتقام - یہ بھی یاد ہی - میرے لارڈ - گو وہ دو آدمیون کا کھیل ہی"!
یہ کہتے ہوئے جو گھبراہٹ تھوڑی دیر کے لیے اُسکو ہوئی تھی وہ اُسکے عادی استقلال سے فرو ہوگئی -
چارلسن "مین بھی کہتا ہون"!
یہ کہہ کے نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ نے دونون پستول جیب سے نکالے اور میز پر رکھ دیے -
یہ دیکھ کے کالنسن گھنٹی کیطرف دوڑا کہ اُسکی رسّی کھینچ کے باہر سے کسی کو اپنی مدد کو بُلائے لیکن چارلسن اچانک اجگر کی طرح اُچھل کے اپنی جنّی طاقت سے اُسکو پیچھے گھسیٹ لایا اور جھٹ پٹ دونون پستولون کو اپنی جیب مین رکھ کے اُسنے دوڑ کے گھنٹی کی سب رسّیان کاٹ دین دروازہ کو مقفل کیا اور کنجی اپنے پاس رکھ لی -
چارلسن - (پستولون کو پھر میز پر رکھ کے) "اَب حضرت ان دونومین سے ایک کو پسند کر لیجئے"!
کالنسن - (دلیر ہو کے کیونکہ وہ بھی بالکل بزدل نہین تھا) "کیا ڈویل - خانہ جنگی - میرے لارڈ"!
چارلسن "ہان - ڈویل جب تک دونون مین سے ایک کی ہلاکت واقع نہ ہو - اَب شکایت - دھمکی - عاجزی کا مقام نہین ہی سب بے فائدہ اور بے سود ہین"!
کالنسن - (یہ دیکھ کے کہ اَب بیڈھب معاملہ ہی) "عاجزی کرنیوالے پر تو مین لعنت بھیجتا ہون - لیکن اگر اے میرے لارڈ - ہمارے آپ کے

خانہ جنگی ہوئی اور دونو نمین سے کوئی گرا اور ہلاک ہو گیا تو جو زندہ رہیگا وہ قانونا قتل عمد کا مجرم قرار پائیگا۔

چارلس ”یہ سچ کہا“

اسکے بعد وہ ایک میز کے قریب بیٹھ گیا اور اُسنے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھا کہ جو خانہ جنگی ہونیوالی ہے وہ بتراضی طرفین ہے اور یہ تجویز کی گئی ہے کہ چونکہ کوئی گواہ موجود نہین ہے اسلیے اُسکی شرائط کی پابندی اور اُنکا اثر دونون فریق پر بدرجہ مساوی ہو گا۔ یہ لکھ کے چارلس میز کے پاس سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ قلم ہاتھ سے پھینکدیا اور کالنسن کی طرف مخاطب ہو کر اس طور پر حرف زن ہوا۔

”لیجیے حضرت اسکو دیکھیے اور اپنا العبد میرے العبد کے نیچے ثبت کیجیے“

کالنسن نے اس اقرار نامہ کو پڑھا اور فوراً اُسپر اپنے دستخط کر دیے اور پستولونمین سے ایک پستول اُٹھا کے اُسنے کہا۔

کالنسن ”فاصلہ کتنا رکھا جائیگا اور کہان سے لیا جائے گا اور اشارے کے لیے کیا تجویز ہوتی ہے جسکو دیکھتے ہی ایک ساتھ پستول داغے جائین“

چارلس۔ (پہلے سوال کے جواب مین) ”اس کمرے کا طول۔ تم ایک سرے پر چلے جاؤ مین دوسرے سرے پر کھڑا رہونگا“

اسکے بعد اُسنے ٹائیم پیس گھڑی کیطرف دیکھا اور کہا۔

اب دس بجنے کے قریب ہے اور کلاک مین گھنٹہ بجنے کے قبل جو آواز آتی ہے آرہی ہے جونہی پہلے آواز گھنٹہ کی ہو ہم داغ دین“

مسٹر کالنسن ”یہ بہت خوب“

یہ کہہ کے وہ پیچھے ہٹا اور دیوار کے پاس کتب خانہ کے ایک سرے پر

جا کے کھڑا ہو گیا اور نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ اسکے مقابل دوسرے سرے پر جا کے متمکن ہوا۔ ان دونون کے بیچ مین بارہ قدم کا فاصلہ تھا۔
اب ان دونون کی نگاہین مقیاس وقت کے اوپر تھین جو ہلاکت کا اشارہ کرنے کو تھا مسٹر کالنسن کی نگاہ شوق اور جوش اور توجہ سے پر تھی گویا اُسکا ارادہ تھا کہ وہی پہلے گولی چلائے گا۔ مگر چارلسن کی نگاہ ایسی مستقل اور دور اندیشی کی تھی جیسے اِسکے طرز و روش اُسکے مضبوط ارادے مین ساکن اور مقرر تھے۔
منٹ کی سوئی متحرک تھی۔ بیتابی مین لمحے گھنٹے معلوم ہوتے تھے۔ عالم خاموشی مین عبرت اور رعب پیدا تھا۔ کالنسن کے دل کی دھڑک ایسی اچھی طرح سے سُنائی دیتی تھی جیسے گھڑی کی کٹ کٹ کی آواز تھی۔ اِس کے مد مقابل نوجوان کی ہر ایک حرکت اور جنبش ساکت اور معطل تھی۔
یکایک کلاک گھنٹے سے ایک ایسی تیز آواز نکلی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گھنٹہ بگڑ گیا ہے اور اِس آواز کے بعد جو ہمیشہ اطلاع کے طور پر ہوتی ہے۔ لیکن اُسوقت وہ ایک نہایت بدشگونی کی اطلاع تھی۔ پہلا گھنٹہ نقرئی گھنٹہ مین بجا۔
اور یکے بادیگرے گھنٹہ ٹھن ٹھن بج رہا تھا اور اِسکی آواز تمام کمرے مین گونج رہی تھی کہ زیادہ زور کی اور زیادہ سخت آواز مین اسلحۂ آتش فشان کے چھوٹنے کی سماعت مین آئین۔ جون ہی کالنسن بہت اونچا اُچھل کے دھڑام سے زمین پر گرا اُس کے مُنھ سے جان کندنی کی تکلیف مین ایک چیخ نکلی اور وہ گرتے ہی مر گیا۔ اور اُسی دم اور اُسی لحظہ نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ بھی دھم سے گرا اور بغیر کراہنے کے جان بحق تسلیم ہوا۔

جن طائرین نے پستولون کے چھٹنے کی آوازین سُنی تھین وہ دوڑے

اور کتب خلنے مین گھس آئے اور یہ ہیبت ناک قیامت اور غضب کا سامنا کر کے وہ اِس حال کے ہول سے ششدر وحیران خائف و ترسان ہو گئے۔ جو ڈاکٹر اسوقت ڈچز کے معالجہ مین مصروف تھے فوراً بلا لیے گئے مگر اُن کا آنا بے سود تھا۔ کالنسن کے دِل کے آر پار گولی ہو گئی تھی اور نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ کے دماغ مین گولی جا کے رہ گئی تھی۔

نتیجہ

اب ہماری تاریخ کا بقیہ جسکا جزو اعظم نہایت دردآلود اور ماتم انگیز ہے چند الفاظ کے ذریعہ سے بطریق ایجاز معرض تحریر مین آتا ہے۔

ڈچز آف بلمانٹ کو جو اپنے شوہر کی خودکشی کا حال سُنکے دیوان عام مین غش آگیا تھا تھوڑے عرصہ کے بعد ہوش آیا اور اسلحہ آتش فشان کی آواز جس سے تمام ملازم چونک پڑے تھے اُسنے بھی سُنی تھی۔ لیکن گویا یہ آواز اِس بدنصیب بیگم کو ہیبت سے مغلوب کر دینے کے لیے کافی نہ تھی کہ یکایک ڈاکٹرون کے طلب ہو جانے سے اُسکو یقین کامل ہو گیا کہ کوئی اور نئی اور ہولناک مصیبت نازل ہوئی ہو۔ ممکن نہ تھا کہ سچ بات اُس سے چھپائی جاتی اور نہ یہ ممکن تھا کہ وہ احتیاط سے اور بتدریج اُس سے کہی جاتی۔ پس جسوقت اُسکے سوتیلے بیٹے کا نام کالنسن کے نام کے ساتھ لیا گیا اُسی وقت تمام زشت و زبون دھمکیان جنکا اُس مختار کی نسبت حال مین نوجوان رئیس اعظم نے بیان کیا تھا اُسکو یاد آگئین اِس لیے قبل اِس کے کہ تمام حال راست راست اُسکی حضور مین بذریعۂ الفاظ بیان کیا جاتا اُسنے اِس واقعہ کے پورے پورے ہول کی پیشین گوئی بجائے خود کر لی۔ اور دیوانہ وار جوش مین آ کے اپنے ہاتھ زور سے اپنی کنپٹیون پر مار کے چیخین مارنا ڈاڑھین مار مار کے رونا آہ و زاری اور نالہ و فغان کرنا اِس طور پر شروع کیا۔

جیسا کوئی وحشت مین مدہوش ہو کے گریۂ و بکا اور نالہ و شیون کرتا ہے۔ دماغ مین گرمی نے سرایت کی۔ سرسام ہو گیا۔ اور تین ہی دِن کے بعد اُس چمکیلی۔ سجیلی۔ حسین و جمیل۔ عالیشان بلمانٹ کی بیگم کا لاشہ ہی نظر آیا۔

وَرجینیا ہارڈمنٹ کی لاش مضافات لندن کے ایک نہایت دلکش و دلپذیر قبرستان مین خواب راحت مین ہے۔ اور اُسکی وفات کے بعد دو برس سے زیادہ عرصہ تک ہفتہ مین تین یا چار مرتبہ جولیس لیوین ہیم وہان جاتا تھا اور سبزے کے اوپر جو اُسکے مزار پر اُگا ہوا ہے تازہ تازہ پھول بکھیرتا تھا۔ ہان۔ اور جب کوئی آس پاس نہ ہوتا تھا اُسوقت وہ اپنے زانوؤن کے بل کھڑا ہو کے انتہا کے رنج و الم مین زور زور سے دُعا مانگتا تھا کہ اس دُنیا سے سدھاری ہوئی وَرجینیا کی پاک روح برکت و الے مساکن سے نیچے کی طرف نگاہ کرے اور اپنے ناشاد باپ کی بیکسی پر جو اُس کے ساتھ وہان شامل ہونے کی آرزو رکھتا تھا۔ رحم کرے۔ اگرچہ اب بھی مسٹر لیوین ہیم کی عمر کا زمانہ اوسط زمانۂ عمر تھا تاہم اُسکے بال بالکل سپید ہو گئے تھے اور اُسکا جسم جُھک گیا تھا گویا کسی سو برس کا بوجھ اُس کی پشت پر لدا تھا۔ جن انتہائی مصیبتون اور تکلیف دہ غمون نے اُس کا یہ حال کر دیا تھا اور اُس کو ایسا بدل دیا تھا اُنکی وجہ سے وہ زیادہ دِن تک زندہ نہ رہا۔ بلکہ دو سال ختم ہونے کے بعد ہی جنکا اوپر ذکر ہوا ہے خداوند تعالیٰ کو اُسپر رحم آیا کہ اُس نے اُس کو اِس ماتمکدۂ عالم اور ستم خانۂ آلام مین زیادہ عرصہ تک رہنے سے نجات دی۔ کچھ روز بیمار رہ کے اُسنے وفات پائی اور اُسکی وصیّت کے بموجب اُسکی لاش بھی اُسی قبرستان مین دفن کی گئی جسمین اُسکی بیٹی سوتی تھی۔

ڈیوک اور ڈچز آف بلمانٹ اور وہ کمبخت بدنصیب چارلس خاندانی

مدفن کے روضہ مین دفن کیے گئے مگر ان سب کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے وقت کسی قسم کا تجمل اور احتشام۔ نمایش اور دکھاوے کی شان و شوکت نہین تھی۔ اب اس خاندان مین لخطاب ڈیوک بالکل نیست و نابود ہوگیا اور عرصہ قلیل کے بعد تمام تعلقہ اور جائداد پر نیلام کرنے والے کی ہتوڑی بجی۔ قرضخواہون کو دس مین پانچ روپیہ دیے گئے۔ اور ویسٹ انڈ کے امرائے عظام اور روسا ذوالکرام نے ڈیوک مرحوم کی اس امر مین بڑی تعریف کی کہ وہ کچھ ایسا بہت قرضدار نہ تھا۔

لیڈی کلیرسا اور لیڈی میری اپنی ایک بیوہ چچی کے مکان کو بیرونجات مین چلی گئین اور وہان اُنھون نے سکونت اختیار کی ریئیسانہ منصب اور امیرانہ حیثیت کے باقی نہ رہنے سے بڑی بہن کو بہت رنج رہا کرتا تھا اور چھوٹی بہن اپنے نزدیکترین رشتہ مندون کی دائمی جدائی سے اور ہیبت ناک مصیبتون کو دیکھ دیکھ کے انتہا کے رنج والم مین مبتلا رہتی تھی۔ اور چونکہ لیڈی میری کے مزاج مین بالکل خود غرضی نہین تھی اس لیے اُس کا رنج زیادہ عقوبت دہ اور زیادہ روز تک قیام پذیر رہا۔ دو برس بعد اُس بدانجامی کے لیڈی کلیرسا کو اس قدر ہمت حاصل ہوگئی کہ وہ ایک بوڑھے لومڑی کے شکار کرنے والے زمیندار کو جو دیہات مین اسکوئر کہلاتا تھا اور جو گرگ باران دیدہ سے کچھ کم نہ تھا بڑھاوا دینے کے قابل ہوئی کہ وہ اُس سے نکاح کی بات چیت کرتا۔ اِس شخص کی عمر اُسکی عمر سے سہ چند تھی مگر بڑا مالدار اور متمول تھا۔ اور چند ہی مہینے کے بعد وہ اُسکی منکوحہ بی بی ہوگئی۔ لیکن بہت عرصہ کے بعد تک بلکہ در اصل اُس تاریخ سے چار برس گذر گئے جب مصیبتون نے ایک تباہ و برباد کرنیوالے سیلاب کے مانند خاندان پلمانٹ پر نازل ہوکے اُسکے ارا کین مین سے بعض کو تو بالکل نیست و نابود کر دیا تھا اور بعض کو اسواسطے باقی رکھا تھا کہ

کہ وہ گذر جانے والون کے رنج والم مین نوحہ گر اور خاک بسر ہون - ہان ہم کہتے ہین - کہ چار برس بعد تک اُس قابل یادگار تاریخ کے ایسا نہوا کہ کبھی لیڈی میری میلکومب کو ارل آف ماسٹنڈیل کے ساتھ انجام مراسم عقد کے واسطے عبادت خانہ جانے کی ترغیب دیجاتی - یہ وجہ نہین تھی کہ اُسکی محبت مین اُسکے ساتھ کمی ہوگئی تھی - ہاے - ہاے - نہین بلکہ برعکس اِسکے اُس تاریخ سے جبکہ اُس مہلک حادثہ کا وقوع ہوا تھا جسکا تذکرہ اوپر کیا گیا ہی اُسکی محبت نوجوان بیگم کے ساتھ یوماً فیوماً ترقی پذیر تھی لیکن بات یہ تھی کہ نوجوان لیڈی کے دِل - اُسکی ہمت - اُسکی ہستی اور وجود نے اِس قدر خوفناک صدمہ برداشت کیا تھا کہ اُسکو ایک عرصۂ دراز تک غم غلط کرنے کے لیے آسائش و آرام اور کامل امن مین رہنے کی ضرورت تھی تاکہ اِس قدر زمانے کے بعد وہ اپنی ذات مین اتنی ہی قابلیت حاصل کرتی کہ وہ کبھی کبھی تو مسکراتی یا زندگی کے حالات سے کسی قدر تو اپنی امید کا تعلق ظاہر کرتی - اور سمجھتی کہ پھر سے زندون مین داخل ہوئی ہی - لیکن جوانی - عالم شباب وہ زمانہ نہین ہی کہ آدمی ہر طرف اور ہر طرح سے مایوس ہوکے بیٹھ رہے - اور ممکن ہی کہ محنت اور محبت و وفادار عاشق کے دِل کے نہایت گہرے زخمون پر کبھی تو خوشبودار مرہم لگانے مین کامیاب ہوکے اُنکو مندمل کرے - یہ حال ہر دِل عزیز رحیم دِل لیڈی میری میلکومب کا تھا - اب صرف چند ہی مہینے گذرے ہین کہ وہ کونٹس آف ماسٹنڈیل یعنی ماسٹنڈیل کے نواب کی بیگم بنی ہی - اور اگرچہ علی العموم برطانیہ عظمیٰ کے امراء عظام سے جنھون نے عنان حکومت اپنے ہی ہاتھ مین رکھی ہی ہمکو کمال نفرت ہی اور ہم اُن کو ناپسند کرتے ہین لیکن جس قدر زیادہ کہ ہم اُن سے نفرت اور اُن کو ناپسند کرتے ہین اِسی قدر زیادہ ہم نہایت گرمجوشی سے لکھتے ہین کہ ہر طرح کی خوشی جسکا

حاصل ہونا ممکنات سے ہی اُس نیک نہاد بیگم اور اُسکے نیک ذات اور فیاض دِل شوہر عالی گہر کو نصیب ہو۔

کپتان پول رہا کیا گیا۔ مدعی نے جسنے اُس کو گرفتار کرایا تھا پورا پورا روپیہ پاکے پیروی سے انکار کیا۔ اور اُس بدذات نے جو جعلساز بھی تھا اور قاتل بھی تھا رہائی پائی۔ اور جولیا برنٹ کو اپنے ہمراہ برّ اعظم لیجانے کی ترغیب دینے مین اُس کو بہت کم مشکل پیش آئی لیکن وینیا پہونچ کے کسی بدکرداری مین وہ پکڑا گیا۔ اور جیلخانہ مین بھیجا گیا۔ پہلے مجسٹریٹ کے سامنے اُسکی روبکاری ہوئی اور عدالت فوجداری سے دس سال قید کا سزایاب ہوکے وہ ایڈریا بھیجا گیا کہ وہان کان سیماب مین مشقت کرے۔ وہان وہ ابتک موجود ہی۔ کمبخت جولیا برنٹ انگلستان واپس آئی اور گم گشتہ عورات کی فہرست مین جو اپنا نفرت انگیز پیشہ لندن کے بازارون مین کرتی پھرتی ہین اُسکا نام بھی ایزاد کیا گیا۔

کیمڈن ٹون کی لئیق بیوہ اور اُسکی بہن جس کے گھر مین ورجینیا مارڈنٹ نے وفات پائی تھی مسٹر لیوئن ہیم کی بخشش سے مالا مال ہوگئین۔ کیونکہ ڈچز آف بلمانٹ اور چارلس کی وفات کے بعد اُس نے اپنی جائداد پر پھر قبضہ کرلیا تھا۔ مسٹر لیوئن ہیم نے اِن دونون نیک نہاد عورتون کو جنھون نے بلا واسطہ و غرض اُسکی بیٹی کے ساتھ اِس قدر سلوک کیا تھا اور اُس پر اِس قدر مہربانی کرتی تھین اپنی جائداد کا جزو کثیر عطا کیا۔ اُسکی دولت کا بقیہ اُسکی وفات کے وقت خیراتی کامون اور امور متعلقہ مردم دوستی مین صرف کیا گیا۔

بی بی جنکنس جو چھوٹی اُمت والی درمیانی عورتون کے فرقہ کا ایک نمونہ ہی اپنا پُرانا پیشہ کئے جاتی ہی اور دوسرون کی محنت پر جسکی اُجرت نہایت ہی کم ہی آرام سے بسر کرتی ہی۔ بی بی بیچم بروک نے جو درمیانی

عورتون کے اعلیٰ درجہ کا مفروضہ بھبیس ہر بڑی دولت جمع کر لی ہے۔ گاڑی مین سوار ہوتی ہی۔ بلاناغہ ہر اتوار کو گرجا گھر جاتی ہی اور مذاہبی سوسائیٹون کو جنکا ایکسٹر ہال مین سالانہ جلسہ ہوتا ہی بہت کچھ روپیہ دیتی ہے۔

اَب ہمکو کارخانہ مسرس آران اینڈ سنز کی نسبت لکھنا باقی رہا ہی پہلے تو ہم یہ کہتے ہین کہ خداوند تعالیٰ کی ایسی مرضی ہوتی کہ زمین پھٹ جاتی اور اُسکو نگل جاتی اور وہ اُسمین سما جاتا۔ یا یہ کہ جہوداکا سُرخ داہنا ہاتھ انتقام کی بجلی اُسکی چھت پر گراتا۔ مگر ایسا نہین ہوا ہی۔ وہ کارخانہ ابتک قائم ہی اور وہ رواج جسپر وہ مبنی ہی پہلے سے زیادہ پھلتا پھولتا اور ترقی کر رہا ہی جبکہ بیچاری وَزِجِنیا جو اُسکے زبون ترین رواج کے لاتعدولا تحصے مقتولون مین سے ایک مقتول ہی قبر مین چُپ چاپ پڑی سُوتی ہی۔ اُن سفید غلامون کی محنتین جنکو وہ پیچھے چھوڑ گئی ہی اَب تک اپنا حصہ رسدی چندہ اُس بیشمار دولت مین شامل کر رہی ہین جو رُسوائی کے محل کی چاردیواری کے اندر جمع ہوتا جاتا ہی۔

تمام شد

نام کتاب	قیمت
...کلکتہ - ہر دو حصہ	عہ ر
روز الیمبرٹ مترجمہ منشی مرزا صاحب حیرت دہلوی	۸ ر
... اول	۶ا ر
... حصہ دوم	۶ا ر
...دان ناحق - ترجمہ منشی خلیل الرحمن اس مین علاوہ دیگر مفید مطالب ہونے کے سراغ رسانی پولیس قابل ملاحظہ ہے -	۱۰ ر ب
الف لیلہ اُردو نثر - بطرز ناول مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب اس مین قصص بترتیب رات نمبروار درج ہین جلد اول	سے ر
,, جلد دوم	عہ ر
جذبۂ عشق - ایک مشہور ناول ٹرائمف آف لف کا ترجمہ ہے - اس مین ایک یونانی لڑکی کا ذکر ہے جس نے اپنے حسن اور تمیز سے ایک وحشی کو مہذب بنایا تھا	۶ ر ب
ہنگامۂ عشق - ناول یا سٹورا...	

نام کتاب	قیمت
...کا ترجمہ ہے ایسا دلفریب اور دلچسپ ناول ہے کہ ایک دفعہ اگر ہاتھ مین آجائے پھر ممکن نہین کہ بے ختم کیے چھوڑ... کو جی چاہے -	
قصۂ حاجی بابا اصفہانی ترجمۂ کتاب اڈوینچرز آف حاجی بابا آف اصفہان مصنفہ کپتان موریر صاحب مشہور سیاح ممالک ایران مترجمہ مولانا مرزا حیرت دہلوی -	
راز عشق - اس مین حال ... پولیس کی کارروائی کا درج ...	
گناہ بے لذت - مترجمہ منشی خلیل الرحمن صاحب	۶ ر ب
نئے بگڑے	۸ ر ب
روہنی ناول - مترجمہ منشی جوالا پرشاد صاحب بی - اے برق سب جج - یہ ایک بنگال کے قصہ کا ترجمہ ہے -	۹ ر ب
فسانۂ حسرت وصل مترجمہ...	

نام کتاب	قیمت
راجی داس صاحب۔	۵ر
ناول اسرار۔ جارج ڈبلیو ایم رینالڈز کے نیکرومنسر کا ترجمہ مترجمہ منشی صدیق احمد منیجر آنس پریس لکھنؤ در دو حصہ	عار
فسانۂ لارنس ورورتھ ترجمہ راہی ہوس پیلاسٹ مصنفہ مسٹر جارج ایم ڈبلیو رینالڈز صاحب مترجمہ منشی امیر حسن صاحب قائم مقام ڈپٹی کلکٹر ضلع جالون مترجمۂ فسانہ آلہ دین ولیلی وویگز وسیڈا عجیب قصہ دلچسپ ہے دو جلدین	عار
ناول دربار اودھ جلد دوم	عار پ
اندر موہنی حصۂ اول	عہ ر
" حصۂ دوم	عہ ر
" حصۂ سوم	عہ ر
" حصۂ چہارم	۱۲ر
کلجگ کی کھونٹی۔ زمانۂ حال کے مطابق لکھا گیا ہے اور سوقت کے طرز تمدن اور معاشرت کا نقشہ کھینچکر دکھایا گیا ہے۔	۸ر

نام کتاب	قیمت
بزم اکبری۔ دو حصہ مین عہد اکبری کا ایک عمدہ اور دلچسپ قصہ ہے حصۂ اول	
" حصۂ دوم	
عیارون کا عیار۔ اسقدر عیاریون اور دلچسپ باتون سے لبریز ہے کہ اس دیکھکر عمرو عیار کی داستان نظر سے گرجاتی ہے نہایت دلچسپ اور قابل دید ہے	
بادشاہ سلامت انگریزی ناول کا ترجمہ	
ماتا اردو۔ ایک تاریخی ناول ہے،	
کرشن کانتا۔ جن لوگون نے طلسمی ناول دیکھے ہون وہ اسکو پڑھکر ضرور یہی فیصلہ کرین گے کہ اس سے بہتر ابتک اس قسم کا کوئی ناول نہین لکھا گیا قیمت حصۂ اول	عہ
" حصۂ دوم	عہ
شمس وقمر۔ درد انگیز اور دلچسپ ناول ہے۔	۵